بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (الآیہ)
جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اُس نے اللہ کا حکم مانا
(ترجمہ کنز الایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

تصنیف
امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ
فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری
(مترجم بخاری شریف، ابو داؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار، لاہور ۲

مضامین الابواب	صفحہ
۶۔ کتاب الزکوٰۃ	۳۷۶
کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے	۳۸۵
صدقہ فطر کا بیان	۳۹۱
صدقہ کس کے لیے حلال نہیں ہے؟	۳۹۳
سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کس کو نہیں؟	۳۹۶
خرچ کرنے کا بیان اور کنجوسی کی برائی	۴۰۱
صدقہ کی فضیلت کا بیان	۴۰۹
بہترین صدقہ کا بیان	۴۱۸
خاوند کے مال سے بیوی جو خرچ کرے	۴۲۲
جو صدقہ کے مال کو واپس نہ لے	۴۲۴
۷۔ کتاب الصوم	۴۲۵
چاند دیکھنے کا بیان	۴۲۸
سحری اور روزے کے مختلف مقاصد کا بیان	۴۳۱
روزے میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے؟	۴۳۴
مسافر کے روزے کا بیان	۴۳۸
روزے کی قضا کا بیان	۴۴۰
نفلی روزوں کا بیان	۴۴۱
روزے کے دیگر متعلقات	۴۴۸
شب قدر کا بیان	۴۵۰
اعتکاف کا بیان	۴۵۲
۸۔ کتاب فضائل القرآن	۴۵۵
تلاوت کے آداب کا بیان	۴۷۳
اختلافِ قرأت وغیرہ امور کا بیان	۴۷۸
۹۔ کتاب الدعوات	۴۸۲
ذکرِ الٰہی اور تقرب خداوندی	۴۹۰
۱۰۔ کتاب اسماء اللہ تعالےٰ	۴۹۸
تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل کے ثواب کا بیان	۵۰۱
توبہ واستغفار کا بیان	۵۰۸
رحمتِ الٰہیہ کی وسعت کا بیان	۵۱۸
صبح وشام اور سوتے وقت پڑھی جانے والی دعائیں۔	۵۲۳
مخصوص اوقات کی دعائیں	۵۲۴
پناہ مانگنے کا بیان	۵۳۳
جامع دعاؤں کا بیان	۵۳۸
۱۱۔ کتاب المناسک	۵۵۴
احرام اور تلبیہ کا بیان	۵۶۰
حجۃ الوداع کے واقعے کا بیان	۵۶۲
مکہ مکرمہ میں داخلہ اور طوافِ کعبہ	۵۶۹
وقوفِ عرفات کا بیان	۵۷۵
عرفات ومزدلفہ سے واپسی	۵۷۸
کنکریاں مارنے کا بیان	۵۸۱
ہدی کا بیان	۵۸۲
سر منڈانے کا بیان	۵۸۶
قربانی	۵۸۷

مضامین الابواب	صفحہ	مضامین الابواب	صفحہ
دس ذی الحجہ کا خطبہ اور ایامِ تشریق رمی اور طوافِ وداع	۵۸۸	حرم مکہ معظمہ کا بیان اللہ تعالےٰ اُس کی حفاظت فرمائے۔	۶۰۰
محرم کن کاموں سے بچے؟	۵۹۲	حرم مدینہ منورہ کا بیان اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت فرمائے	۶۰۳
حالتِ احرام میں شکار کرنے سے بچے	۵۹۶	جداول	۶۱۰
روکے جانے اور حج فوت ہونے کا بیان	۵۹۸	قطعۂ تاریخ طباعت	۶۱۱

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم جلد اوّل

مضامین ابواب	صفحہ
عرضِ ناشرین	۲
عرضِ مترجم	۴
فہرست	۷
خطبۂ کتاب	۱۲
۱۔ کتاب الایمان	۱۵
کبیرہ گناہ اور نفاق کی علامتیں	۲۷
وسوسہ کا بیان	۳۰
تقدیر پر ایمان کا بیان	۳۳
عذابِ قبر کا ثبوت	۴۴
کتاب وسنّت پر یقین وعمل	۴۹
۲۔ کتاب العلم	۶۲
۳۔ کتاب الطہارۃ	۷۷
جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں	۸۱
بیت الخلاء کے آداب	۸۶
مسواک کا بیان	۹۲
وضو کی سنتیں	۹۴
غسل کا بیان	۱۰۱
جنبی سے ملنا اور اُس کے لیے کیا جائز ہے	۱۰۴
پانی کے احکام	۱۰۸
نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان	۱۱۰
موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۱۴
تیمم کا بیان	۱۱۶
مسنون غسل کا بیان	۱۱۹
حیض کا بیان	۱۲۰
مستحاضہ کا بیان	۱۲۳
۴۔ کتاب الصلوٰۃ	۱۲۵
اوقاتِ نماز کا بیان	۱۲۸
نماز میں جلدی کرنا	۱۳۱
نماز کے فضائل	۱۳۷
اذان کا بیان	۱۳۹
اذان اور جوابِ اذان کی فضیلت	۱۴۲
بقیہ دو فصلیں	۱۴۷
مساجد اور نماز کی جگہیں	۱۴۹
ستر کا بیان	۱۶۲
سترہ کا بیان	۱۶۵
نماز کی صفات کا بیان	۱۶۸

مضامین الابواب	صفحہ	مضامین الابواب	صفحہ
تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے؟	۱۷۵	ماہِ رمضان میں قیام	۲۷۴
نماز میں قرأت کا بیان	۱۷۸	نمازِ چاشت کا بیان	۲۷۸
رکوع کا بیان	۱۸۶	نوافل کا بیان	۲۸۰
سجدہ کا بیان	۱۹۰	صلوٰۃ التسبیح	۲۸۲
تشہد کا بیان	۱۹۳	سفر کی نماز کا بیان	۲۸۴
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے	۱۹۶	جمعہ کا بیان	۲۸۸
کی فضیلت کا بیان۔		وجوبِ جمعہ کا بیان	۲۹۲
دورانِ تشہد کی دعا کا بیان	۲۰۰	طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان	۲۹۴
نماز کے بعد ذکر کرنا	۲۰۳	خطبۂ جمعہ اور نماز کا بیان	۲۹۸
دورانِ نماز کونسے کام جائز نہیں ہیں اور کونسے	۲۰۸	نمازِ خوف کا بیان	۳۰۱
جائز ہیں۔		نمازِ عیدین کا بیان	۳۰۴
نماز میں بھول جانے کا بیان	۲۱۵	قربانی کا بیان	۳۰۹
قرآنِ کریم میں (آیات) سجدہ	۲۱۷	عتیرہ کا بیان	۳۱۲
جن وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے	۲۲۰	سورج گرہن کے وقت کی نماز	۳۱۴
نمازِ باجماعت اور اس کی فضیلت	۲۲۴	سجدۂ شکر کا بیان	۳۱۸
صف سیدھی کرنے کا بیان	۲۳۰	نمازِ استسقاء کا بیان	۳۱۹
نماز میں کھڑے ہونے کی جگہ	۲۳۴	ہواؤں کا بیان	۳۲۲
امامت کا بیان	۲۳۶		
امام پر مقتدیوں کے حقوق	۲۳۹	**۵۔ کتاب الجنائز**	۳۲۵
مقتدی پر کتنی پیروی لازم ہے اور مسبوق کا حکم	۲۴۰		
جو ایک ہی نماز دو دفعہ پڑھے	۲۴۴	بیمار پرسی اور مریض کا ثواب	〃
سنتیں اور ان کے فضائل	۲۴۷	موت کی تمنا اور اس کی یاد	۳۲۹
رات کی نماز کا بیان	۲۵۲	مرنے والے کے قریب کیا کہے؟	۳۴۳
جب رات کو اٹھے تو کیا کہے؟	۲۵۸	میت کو غسل و کفن دینے کا بیان	۳۵۱
راتوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب	۲۶۰	جنازے کے ساتھ جانا اور اس پر نماز پڑھنا	۳۵۳
عمل میں میانہ روی ہو	۲۶۴	میت کو دفن کرنے کا بیان	۳۶۲
وتر کا بیان	۲۶۷	میت پر رونے کا بیان	۳۶۷
قنوت کا بیان	۲۷۲	زیارتِ قبور کا بیان	۳۰۶

عرضِ مترجم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمّا بعد۔ جب سے اُردو زبان متحدہ ہندوستان کے اندر معرضِ وجود میں آئی تو دیگر علوم وفنون کی طرح اِس زبان میں بھی دینی کتابوں کے انبار لگتے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آرہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ دین سے وابستگی کا ایک ثبوت اور علوم دینیہ کی نشر و اشاعت کا بہت بڑا ذریعہ یہی شعبۂ تصنیف و تالیف ہے۔ تقریر کے الفاظ ہوا میں اُڑ جاتے ہیں جبکہ معیاری تصانیف شہرتِ عام اور بقائے دوام کا لباس پہن کر تاریخ کا ایک حصہ بن جاتی ہیں۔ اِسی سرمایۂ ملت کے لٹ جانے پر شاعرِ مشرق یوں نوحہ کناں ہوئے تھے۔

؎
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی !
اُنھیں دیکھیں جو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

کس کو یہ معلوم نہیں کہ دینِ متین کی پوری عمارت اللہ تعالیٰ کے کلام معجز نظام یعنی قرآنِ مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور ہماری ناقص عقل مجبور ہے کہ کلامِ الٰہی کو سمجھنے کی غرض سے احادیثِ رسول کا سہارا لے۔ یوں قرآنِ کریم متن اور سنّتِ رسول اُس کی شرح یا حاشیہ ہے۔ دریں حالات سب سے زیادہ کام اُردو زبان میں بھی کتاب و سُنّت پر ہونا چاہیئے تھا اور ہونا بھی شایانِ شان چاہیئے تھا۔ حالات کی ستم ظریفی کہ علمائے اہلِ حق نے اِس ضرورت کا کما حقہٗ احساس نہیں کیا اور نہ اِس خطرے کو محسوس کیا کہ برٹش گورنمنٹ اپنی اسلام دشمنی اور سیاسی ضرورت کے تحت مقدس شجرِ اسلام میں اپنے زرخرید علماء کے ذریعے بڑے پُراسرار طریقے سے غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگوا رہی ہے۔ اگر اِس ضرورت کا احساس کیا ہوتا تو قرآنِ مجید کے متعدد ترجمے کرتے اور بے شمار تفسیریں لکھ کر بدخواہوں کے راستے بند کر دیتے۔ اِسی طرح کتبِ احادیث کے اُردو میں ترجمے کرتے اور شروح لکھتے۔ دین کی علمبرداری اور اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کا تقاضا تو یہی تھا لیکن ایسے پُرفتن دَور میں یہ حضرات لمبی تان کر سو گئے۔

؎
سوچ تو دل میں لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے ؟
انجمن پیاسی ہے اور پیمانہ بے صہبا ترا

قرآنِ مجید کے مفہوم و مطالب کی حفاظت کا تو ہمارے موجودہ رہنماؤں اور سرپرستوں کی جانب سے یہ اہتمام ہوا کہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء کو کنزالایمان کے نام سے ایک ترجمہ منظرِ عام پر آیا اور اُس کی نشر و اشاعت کا تقریباً پچاس سال تک کوئی شایانِ شان اہتمام نہ کیا گیا۔ اِتنے عرصے میں بدخواہوں نے بیس پچیس ترجمے ملک کے گوشے گوشے میں پہنچا دئیے ترجمانی کے پردے میں مقدس شجرِ اسلام کے اندر دل کھول کر غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائیں۔ جب اُنھوں نے میدان مار لیا تو آج علمائے اہلِ سنت روتے ہیں کہ فلاں فلاں ملکوں میں ہمارے کنزالایمان پر پابندی لگا کر ہمارے اُوپر ظلم

کیا ہے، ستم ڈھایا ہے، ہمارے دِلوں کو تڑپایا ہے۔ اِن مہربانوں سے کوئی پوچھے کہ آپ اکیلے کنز الایمان پر اکتفا کیوں کر بیٹھے تھے؟ گمراہوں نے قرآنِ مجید کے بیس پچیس اُردو ترجمے کیے تھے آپ حضرات چالیس پچاس کر ڈالتے، متعدد تفسیریں لکھتے اور اُن کی خیانتوں کا پردہ چاک کرتے۔ جب کچھ نہ کیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے یا لمبی تان کر سو گئے تو اور کیا نتیجہ نکلتا؟ اگر پیرانِ عظام کچھ آنکھیں کھولتے تو پیر خانوں میں نذرانے وصول کرنے اور روحانی ترقی کرنے کے لیے اور علمائے کرام ذرا کروٹ لیتے تو عوام الناس کی جیبوں پر نگاہیں جما کر لچھے دار تقریریں جھاڑنے کے لیے۔ بس اس کے سوا باقی سب خیریت تھی۔ جب ہمارے موجودہ رہنما خود کو اتنا مجبور اور حق و صداقت کی حفاظت سے عاجز بنا بیٹھے تو نتیجہ بھی اِسی صورتِ حال کے مطابق برآمد ہونا تھا، یعنی:۔

؎ تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

حالات کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ اگر ہم قرآنِ کریم کے یہ جملہ اُردو تراجم کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اُس کا دماغ چکرا جائے گا۔ وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبردار اور مبلغ کہلانے والے آج اپنے پروردگار کی شان اور اپنے نبی کے مقام پر ہی متفق نہیں اُنھوں نے باقی دین کا دلیہ بنانے میں کونسی کسر باقی چھوڑی ہوگی۔ جو اپنے دین وایمان کی اساس پر خود ہی حملہ آور ہیں اُنھیں اسلام کے خیرخواہ شمار کیا جائے یا بدخواہ؟ اُن کے نام رہنماؤں کے خانے میں آتے ہیں یا پُراسرار رہزنوں کی فہرست میں؟ دریں حالات کوئی غیر مسلم اگر مسلمان ہونا چاہے تو وہ اِن میں سے کس کے پیچھے لگے؟ کس کو سچا اور کس کو جھوٹا قرار دے؟ وہ جدھر بھی نظر دوڑائے گا تو اُسے ہر نظریے کے علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کی پوری فوج نظر آئے گی۔ ایسے حالات میں وہ اصلی اور جعلی اسلاموں کے اندر کس طرح تمیز کر سکے گا؟ نتیجہ یہی نکلے گا کہ وہ اسلام کو دُور سے ہی سلام کرے گا۔ کیا دین وملت کے بہی خواہوں نے اِس ستم ظریفی کا آج تک کوئی علاج کیا ہے؟ کیا اُن حضرات کے نزدیک یہ مرض ہی نہیں ہے کہ اصلی اور جعلی سارے ہی اسلام اُن کے نزدیک سچے اور اصلی ہیں؟ دوستو!

؎ ایسا نہ ہو یہ درد بنے دردِ لادوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

ترجمۂ احادیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کارفرما رہی ہے۔ جعلی اسلاموں کے علمبرداروں نے دِل کھول کر اِن کے اندر بھی اپنی کارگزاری اور ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے کیونکہ اسلام کے دشمنوں اور بدخواہوں نے اپنی سیاسی ضرورت کے لیے کتنے ہی علماء کو خرید کر اصلاح وتحقیق کے نام پر اُن سے نئے نئے اسلام بنوائے۔ اِس ستم ظریفی کے باعث دیکھتے ہی دیکھتے متعدد خانہ ساز اسلام اور معرضِ وجود میں آگئے جنھوں نے اصلی اسلام کو اپنے نرغے میں لے لیا۔ ہر گروہ اپنے جعلی اسلام کو اصلی بتانے اور اصلی کو جعلی اور غلط منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ اہلِ حق کو دبانے اور اصل اسلام کو مٹانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جاتا۔ اِس سازش کے باعث صورتِ حال سے بے خبر عجیب چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔

برٹش گورنمنٹ کی اِس شرارت نے پاک و ہند کے مسلمانوں کو اِس مقام پر لا کھڑا کیا کہ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے،

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کے اُمتی کہلانے والے، قرآنِ مجید کو اپنا ضابطۂ حیات قرار دینے والے اور ایک ہی قبلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے والے بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈفلی اور اپنا راگ ہے۔ ہر فرقے کے چھوٹے بڑے علمبردار تقریر و تحریر کے ہر میدان میں اہلِ حق سے برسرِ پیکار اور دست و گریباں ہیں۔ سازشوں کا کونسا جال ہے جو اُن کو قابو کرنے کے لیے بچھایا نہیں جاتا۔ کونسا حربہ ہے جو انہیں زیر کرنے کے لیے کام میں لایا نہیں جاتا۔

غیر مسلم ہیں آپس میں بھڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں۔ اپنی سازش کی توقع سے بڑھ کر کامیابی پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ اِدھر ہم ہیں کہ آج تک برطانوی سازش کے اِس جال کو توڑنے اور مسلمانوں کے سر جوڑنے کا کوئی منصوبہ قوم کے بہی خواہوں اور رہنماؤں کو سوجھتا ہی نہیں۔ سوجھتا تب کہ ضرورت محسوس کرتے۔ کبھی نہیں سوچا کہ غیر مسلموں نے کیسی چابکدستی اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا رُخ کفر دشمنی سے ہٹا کر باہمی دشمنی کی طرف کر دیا۔ کبھی ہم کافروں کو زیر کیا کرتے تھے لیکن اب کافروں اور بُت پرستوں کی حمایت اور سرپرستی کی بدولت دوسرے فرقے کو زیر کرتے ہیں۔ پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے میں لاتے تھے لیکن اب دوسرے فرقے والوں کو بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ ملانے پر زور لگایا جاتا ہے تاکہ اپنے فرقے کی تعداد بڑھ جائے اور وہ سوادِ اعظم نظر آنے لگے۔ گویا ہے۔

؎ دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات میں اور اس پُراسرار سازش کا شکار ہونے والوں کے ہاتھوں کتبِ احادیث کے اُردو ترجمے ہوئے تو ظاہر ہے کہ ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہوگا۔ کس نے اپنے جعلی اسلام کو اصلی منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہوگا؟ بہرحال کسی طرح بھی سہی، لیکن اِس میدان میں بھی کام ہُوا اور خاص طور پر بدخواہوں نے اِس میدان میں بھی اپنی ضرورت کے تحت خوب جولانی دکھائی۔ میرے خیال میں اِس کام کی اب تک دو لہریں آئی ہیں۔ دوسری لہر کو آئے تو ابھی پانچ چھ سال ہوئے ہیں جبکہ پہلی لہر برٹش گورنمنٹ کے پُرفتن عہد میں اُسی کے زیرِ سایہ آج سے قریبًا ایک صدی پہلے آئی تھی یعنی سنہ ۱۲۹۰ھ کے بعد۔

درحقیقت پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی بلکہ لائی گئی تھی کیونکہ متحدہ ہندوستان میں نجد سے لا کر ایک منحوس پودا لگایا گیا تھا جس کو اپنے زندہ رہنے اور حقانیت کا ڈھول بجانے کے لیے سرمایۂ ملت پر قبضہ جمانے کی ضرورت تھی۔ تراجم کی ابتداء یُوں ہوئی کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزمان خاں صاحب حیدر آبادی (المتوفی سنہ ۱۳۳۸ھ سنہ ۱۹۱۹ء) متحدہ ہندوستان کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی (المتوفی سنہ ۱۳۰۷ھ سنہ ۱۸۸۹ء) نے اپنے نوزائیدہ فرقے کو تقویت پہنچانے، حدیثِ رسول سے اپنا تعلق منوانے اور کتبِ احادیث کے اندر من مانی کارروائی کروانے کی غرض سے کتبِ احادیث اور خصوصًا صحاح ستہ کا اُردو ترجمہ کرنے کی موصوف سے فرمائش کی اور پچاس روپیہ ماہانہ اُن کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی اڑھائی من گندم آجاتی اور ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل جاتا تھا۔ گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپیہ ماہوار گھر بیٹھے مل جاتے تھے جن کے باعث موصوف فکرِ معاش سے بالکل مطمئن ہو کر ترجمۂ احادیث میں مصروف ہو گئے اور حدیث کی چھ سات کتابوں کا اُردو میں

ترجمہ کر دیا۔ ترجمہ خواہ کسی مقصد کے تحت کیا اور جس معیار کا بھی کیا لیکن اس میدان میں اُنھوں نے کافی کام کر دکھایا، جس سے اُن کے تازہ فرقے کو اپنی نشو و نما کے لیے کافی سہارا ملا اور اُس کی بے جان رگوں میں زندگی کی کچھ لہریں دوڑنے لگی اور دوسری جانب اُردو زبان کا دامن کتبِ احادیث کے ترجموں سے خالی نہ رہا۔ موصوف نے اپنی ہجرت اور وظیفے کے بارے میں یوں تصریح فرمائی ہے :۔

> بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزماں عفا عنہ المنان خدمت میں برادرانِ دین اور متبعان شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ سنہ ۱۲۹۳ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدر آباد سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا جس وقت شہر پونا میں وارد ہوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دارالاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اُس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض مآب، قامع بدعت، محی سنت، نواب والاجاہ، امیر الملک سید محمد صدیق حسن خاں بہادر دام اقبالہ ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گزر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اِس خبر فرحت اثر کے سنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا۔[1]

مولوی وحید الزماں خاں صاحب اگرچہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے مسلمانوں کے ناجی گروہ اور ملتِ اسلامیہ کے سوادِ اعظم کو خیرباد کہہ کر ایک نومولود فرقے میں شامل ہو گئے تھے، جو اُن دنوں اپنی کم سنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، لیکن اس کے باوجود وہ امام موصوف سے اپنی کارکردگی پر داد پانے کی پوری اُمید رکھتے تھے۔ علاوہ بریں علامہ حیدر آبادی صاحب کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر الہام کی مُہر لگا کر یہاں تک لکھ گئے :۔

> کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہلِ ہند کی معمول بہ یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانہ مہدی علیہ السلام میں جو اب بلحاظ کیفیت اور حالتِ اعمال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر جھکا کر عالمِ خلوت میں تصورِ ذاتِ الٰہی میں مصروف تھا۔ دفعتہً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہوگا اور اہلِ اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ اِن کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوں گی اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعثِ ترجمہ کو محروم نہ فرمائیں گے ”[2]

؎ دیکھو تو دلفریبیٔ اندازِ نقشِ پا
موجِ خرامِ یار بھی کیا گُل کتر گئی

---

[1] وحید الزماں خاں، علامہ: دیباچہ مؤطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۷

[2] وحید الزماں خاں، علامہ: دیباچہ سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۱

مذکورہ حیدر آبادی برادران کے بعد احادیث کے اُردو ترجمے کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہیں ہُوا بلکہ جس عالم سے ہو سکا اُس نے ایک آدھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا اُردو ترجمہ دیوبندی حضرات کی طرف سے بھی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ترجمان السنّہ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے بھی چار جلدوں میں کافی فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنت وجماعت کی جانب سے علامہ محمود احمد رضوی مدظلہٗ فیوض الباری کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے۔ ہر پارے کی شرح ایک جلد میں لا رہے تھے لیکن دس گیارہ جلدوں کے بعد علامہ موصوف شاید ہار تھک کر چھوڑ بیٹھے۔ تفہیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہٗ بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ چھ جلدیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ اشعۃ اللمعات کا مولانا سعید احمد نقشبندی مدظلہٗ آٹھ جلدوں میں اُردو ترجمہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ ابتدائی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہٗ نے چھ جلدوں میں مسلم شریف کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا ہُوا ہے اور ۱۹۸۰ء میں ہی کام شروع کر دیا تھا۔ پہلی جلد کی کتابت ہو چکی ہے۔ قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) نے مرآۃ کے نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو روح پرور اور ایمان افروز شرح لکھی، وہ اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں عام دستیاب ہے۔ پوری ایک صدی کے مقابلے پر دیکھا جائے تو احادیث پر اُردو میں یہ کام بہت تھوڑا اور ناکافی ہے۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ علمائے اہلسنت نے اپنی ذمہ داری کو کماحقہٗ محسوس نہیں کیا اور جتنا کام ہونا چاہیے تھا اُس کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہُوا۔ گویا یہ میدان بھی سرمایۂ ملت کو بازیچۂ اطفال بنانے والے شعبدہ بازوں اور گمراہ گروں کے لیے خالی چھوڑا ہُوا تھا۔

سہ

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا!

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں کو بھیڑیوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہُوا ہے۔ ملتِ اسلامیہ کی کشتی تلاطم خیز طوفانوں میں گِھر کر بے رحم موجوں کے تھپیڑے کھا رہی ہے۔ ان حالات میں کشتیِ ملت کے ان ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خرابِ خرگوش کے مزے لینا کہاں تک زیب دیتا ہے یہ تو وہ حضرات خود ہی بتا سکتے ہیں یا کل صبحِ قیامت کو داورِ محشر کے حضور بتائیں گے۔ چاہیے تو یہی تھا کہ ملتِ اسلامیہ کے سارے رہنما منظم طریقے پر اپنے خون پسینے سے گلشنِ اسلام کی آبیاری کرتے تاکہ یہ بہاروں سے ہمکنار رہتا۔ اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے حق وصداقت کے خلاف اُٹھنے والے ہر فتنے کے سامنے اسلاف کی طرح سدِّ سکندری بن کر حائل ہو جاتے۔ نصوصِ دین کے کسی ظاہر یا پُراسرار منصوبے کو کامیاب نہ ہونے دیتے یوں اُمتِ مرحومہ کی خیر خواہی کا فریضہ ادا کرتے رہتے اور ہر میدان میں اپنے جبّوں اور عماموں کی لاج رکھتے۔ خانقاہوں کی عظمت اور علمی مسندوں کی وجاہت پر حرف نہ آنے دیتے۔

افسوس! ہمارے موجودہ علمائے کرام نے اہلسنت وجماعت کے بھولے بھالے اور بے خبر مسلمانوں کو دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی کے باعث مایوسی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دیا تھا۔ اہلِ حق کی اس بے کسی اور بے بسی پر خدائے ذوالمنن کو ترس آ گیا کیونکہ یہ بھولی بھالی بھیڑیں جنھیں چاروں طرف سے بھیڑیئے گھسیٹ رہے ہیں آخر کار یہ حبیبِ پروردگار کی بھیڑیں ہیں۔ پروردگارِ عالم نے اہلسنت وجماعت کی بھیڑوں میں ہی زندگی کی کچھ رُوح پھونک دی جس کے باعث

بیداری کی چند سالوں سے کچھ لہر سی دوڑ گئی ہے ۔ اور ہر میدان میں کچھ کام ہونا شروع ہو گیا ہے ۔ کام زیادہ تر وہی حضرات کر رہے ہیں جنھیں موجودہ علمائے اہلسنت اپنی صف میں شامل کرنے سے عار محسوس کرتے ہیں بلکہ پوری ہمت سے انھیں بدنام کرتے اور اُن کے راستوں میں کانٹے بچھاتے ہیں ۔ ہاں گمراہی جن جن راستوں سے جسدِ ملت میں داخل ہو رہی ہے اُس کا جائزہ لے کر سدِّ باب کرنے سے ہماری روحانی اور علمی مسندیں تا حال خاموش اور خود فراموش ہیں ۔

خیر ایک وقت آیا کہ اہلسنت وجماعت کے اندر بھی کتبِ احادیث کے اُردو ترجمے کا کام شروع ہوا ۔ یوں کہ داتا کی نگری (لاہور) کے دو سید برادران اِس کام کا عزم بالجزم لے کر میدان میں یوں کود پڑے کہ اپنا سارا اثاثہ داؤ پر لگا دیا ۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ دوڑ کر دنیا سے جانے والا تھا اور اُس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پر تول رہا تھا ۔ ترجمۂ احادیث کی دوسری لہر سے میری مراد یہی مبارک موقع ہے ۔

فرید بک سٹال والے سید اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سید حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اُردو ترجمے کروانے شروع کر دیئے اور بفضلہٖ تعالیٰ اب حدیث کی نصف درجن سے زیادہ کتابیں اُردو ترجموں سے مزین ہو کر شایانِ شان طریقے سے افادۂ عوام کی خاطر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں اور اتنی ہی کتابیں تیاری کے جملہ مراحل طے کر کے پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار بیٹھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کام برابر جاری ہے ۔ میرے جیسا بے کس ، بے بس اور ناکارہ انسان دعائے خیر کے سوا ایسے مبارک میدان میں اِن حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے ؟ خداوندِ کریم اِنھیں مزید ہمت و استقامت اور دینی و دنیاوی وسائل دے کر اِس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے ۔ آمین ۔

خدائے ذوالمنن نے اِس مبارک موقع پر میرے جیسے ناقابلِ ذکر انسان اور کج مج بیان کو اِس سعادت سے محروم نہ رکھا ۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ ناچیز علمی دنیا کے سامنے اُردو ترجمے کے ساتھ بخاری شریف اور سنن ابن ماجہ پیش کر چکا ، اور ان کے بعد موطا امام مالک اور سنن ابوداؤد کو اُردو ترجمہ و تحشیہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی جبکہ آج مشکوٰۃ شریف کو اُردو ترجمے کے ساتھ لے کر حاضرِ خدمت ہے ۔ یہ میرے ولی نعمت ، مرشدِ برحق ، مفتیِ اعظم دہلی ، حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) کی نگاہِ لطف و کرم اور میرے مشائخِ عظام کا فیضان ہے کہ خدائے رحیم و کریم نے اپنے اِس عصیان شعار بندے کو اپنے محبوبِ اکرم ، خلیفۂ اعظم ، رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس اقوال و افعال کی اُردو ترجمانی سے نوازا اور پیہم نوازتا ہی جا رہا ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا ۔

؎ لطف و کرم ہے یہ مرے ربِّ کریم کا
چمکا دیا نصیب جو عبد الحکیم کا

مارچ ۱۹۶۶ء سے مختلف امراض نے نڈھال کر رکھا ہے ۔ یہ صرف پروردگارِ عالم کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں کرم ہے کہ ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عصر اِس مقدس ترجمانی کے میدان میں قدم رکھا اور علالت کے باوجود چلتا ہی جا رہا ہوں ۔ قدم اُٹھ نہیں رہے بلکہ اُٹھائے جا رہے ہیں ۔ یہ میرے خالق و مالک

کا ذرّا کرم ہے کہ جسمانی علالت و نقاہت کو راہوارِ قلم کے راستے میں حائل نہ ہونے دیا کیونکہ مرحلہ دستِ قدرت کے اُس شہکار حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی ترجمانی کا ہے جن کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر بے جانوں میں جان پڑ جاتی تھی، بے زبانوں کو زبان مل جاتی تھی اور کنکروں پتھروں کو بھی بولنے کا شعور آجاتا تھا جس خلاصۂ کائنات کے فیضان و اعجاز کا یہ عالم ہو جسے خدا نے سراپا رحمت اور ذرہ نواز بنایا ہو تو:۔

؎ پھر کر گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

احقر نے ترجمہ کرتے وقت یہی کوشش کی ہے کہ احادیثِ مطہرہ کا وہی مفہوم بیان کیا جائے جو اس میدان کی مسلّمہ علمی ہستیوں نے بیان کیا ہے۔ اپنی جانب سے پیوند لگانے یا بعض لفظوں کا ترجمہ حذف کر جانے کی قطعاً جسارت نہیں کی جبکہ بعض مترجمین کے ہاں ان باتوں کی ریل پیل ہے۔ کوشش یہی کی ہے کہ ترجمے کی عبارت آسان، شگفتہ، با محاورہ اور ایمان افروز ہو۔ علمی میدان کی پل صراط یعنی حفظِ مراتب کو صاحبِ کنز الایمان کے فیضان سے پوری طرح ملحوظ رکھا ہے جس کا اس آزادی اور فتنہ پروری کے دور میں بڑی حد تک قحط ہے اور اکثر فخرِ زمین و آسمان بننے والے علامۂ دوراں بھی بڑی حد تک اسے طاقِ نسیاں کی زینت بنا چکے ہیں۔ حواشی میں جو کچھ کہا وہ کتبِ معتبرہ و معتمدہ کی روشنی میں کہا ہے کیونکہ امتِ محمدیہ کو اُن کی دین فہمی پر پورا اعتماد ہے اور تا قیامت رہے گا۔

یہاں ایک تلخ حقیقت کا اظہار کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مقدس میدان میں قدم رکھتے ہی کتبِ احادیث کے متعدد اُردو ترجمے بھی دیکھنے پڑے۔ اُنہیں دیکھا تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ بڑا افسوس ہوا، بہت صدمہ پہنچا کہ انبیائے کرام کے وارث کہلانے والے بعض حضرات تو احادیثِ مطہرہ کے تقدس سے کھیلتے رہے ہیں۔ عظمتِ خداوندی اور ناموسِ مصطفوی کا پاس لحاظ اگر رکھا ہے تو صرف رسمی حد تک اور بعض حضرات ایسے بھی ہیں جو اس میدان کی نزاکتوں سے پوری طرح نا آشنا ہیں۔ صرف جبّوں کے بھرم اور دستاروں کے پیچ و خم کی پذیرائی کے زعم میں جو چاہا کہہ دیا اور جس طرح چاہا لکھ دیا کیونکہ:۔

ع میرِ حرفِ آخر ہے اپنا فرمایا ہوا

بعض حضرات ایسے بھی نظر آئے جنہوں نے پوری دلیری کے ساتھ دوسروں کے ترجموں کو معمولی سی ردّ و بدل کے ساتھ اپنا بنا لینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی۔ حتّیٰ کہ تھوڑی بہت لفظی تبدیلی کر کے دوسروں کے حواشی کو اپنا علمی کارنامہ بھی بنا لیا ہے۔ اس کارگزاری کا شرعی، اخلاقی اور قانونی کوئی جواز نہیں۔ علاوہ بریں جب دیدۂ بینا رکھنے والے دیگر پڑھے لکھے حضرات دیکھیں گے کہ حدیث کی ترجمانی جیسے مقدس میدان میں علمائے دین جیسی مبارک اور رہنما ہستیاں بھی یہ کرتب دکھا رہی ہیں۔ دوسروں کو صراطِ مستقیم کا پتہ بتانے والے اور اُنہیں راہِ راست پر چلانے والے اگر چاہیں تو خوفِ خدا اور خطرۂ روزِ جزا کو بالائے طاق رکھ کر خود بھی اس درجہ گم کردۂ منزل ہو جاتے ہیں تو غور فرمایئے ایسے حالات میں گروہِ علماء کی قدر و قیمت اُن کی نگاہوں میں کیا رہ جائے گی؟

جب یہ صورتِ حال راقم الحروف کے سامنے آئی تو کتبِ احادیث کے تمام اُردو ترجموں کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جو حاصل ہو سکے اُن سب کو ایک نظر دیکھا اور ساتھ ہی اُن حضرات کی بے حسی پر رونا آیا جو علمِ پیمبر کے وارث کہلاتے

اور رُشد و ہدایت کی مسندوں پر براجمان ہیں۔ یہ حضرات سرمایۂ ملّت کی نگہبانی کے سلسلے میں کھا کما تو رہے ہیں لیکن حفاظت کون سے سرمائے کی کر رہے ہیں؟ خدائے ذوالمنن نے انہیں آنکھیں کیا دیکھنے کے لیے دی تھیں اور وہ دیکھ کدھر رہے ہیں؟ پروردگارِ عالم نے تو انہیں سرمایۂ ملّت کو دیکھنے والی آنکھیں دی تھیں اور اسی ذمہ داری کی مسند پر بٹھایا تھا لیکن جب ایک عرصہ سے کتاب و سنّت کے مفہوم و معانی پر دن دہاڑے ڈاکے پڑ رہے ہیں تو انہوں نے اس جانب دیکھا کیوں نہیں؟ دیکھ کر بدخواہوں کے مقابلے پر کیوں نہیں آئے؟ کیوں سرمایۂ ملّت کی حفاظت نہیں کی؟ کیا ان کی حفاظت پنڈت اور پادری آکر کریں گے؟

رہِ منزل میں سب گُم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے
میرِ کارواں بھی ہے انھیں گم کردہ راہوں میں

معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ یہ مہربان سرمایۂ ملّت کے صرف برائے نام و دوام اور در حقیقت اپنے اپنے کاروباری دھندوں کے نگہبان ہیں ورنہ ضرور دیکھتے کہ اس دولتِ دین و دنیا کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ اپنے جیتے جی کبھی بدخواہوں اور نا اہلوں کو من مانی کارروائی نہ کرنے دیتے۔ اسلاف کی اس مقدس امانت کو کبھی بازیچۂ اطفال نہ بنانے دیتے بلکہ اس کی خیر خواہی اور حفاظت کے لیے وقف ہو کر رہ جاتے اور سرمایۂ ملّت کے مقدس شجر میں کبھی من مانی قلمیں نہ لگانے دیتے۔ معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ اُن حضرات کی مقدس زندگیوں میں اِس فرض سے عہدہ برآ ہونے کے لیے کوئی وقت ہی نہیں ہے۔ اِس ذمہ داری کو نبھانے اور قرآن و حدیث کے حقیقی مفہوم و مطالب کی پاسبانی کے لیے انہیں فرصت ہی نہیں ملتی۔ دریں حالات خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں اور کوہِ ہمالیہ سے اونچی علمی و روحانی بلندیاں کس مرض کی دوا ہیں؟ یہ حضرات خود ہی بہتر جانتے ہوں گے کہ اُن کا منصبی فریضہ ہے کیا؟ ہم تو اُن کی بارگاہوں میں بصد ادب صرف یہ التماس کرتے ہیں:۔

اے چشمِ اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

اِس ناچیز کو اپنی نا اہلی اور علمی بے مائیگی کا پورا پورا احساس ہے۔ شیطان جیسے دشمن کی طرف سے ہر قدم پر خطرہ موجود ہوتا ہے۔ گھر کے بھیدی کی طرح لنکا ڈھانے والا نفسِ امّارہ اُس سے ساز باز رکھتا ہے لہٰذا نہیں کہہ سکتا کہ اِس مقدس میدان میں یہ علمی طفلِ ناداں کتنی جگہ پر ٹھوکریں کھا بیٹھا ہو۔ دریں حالات اُن حضرات کا مجھ پر بہت احسان ہوگا جو ناشر کی معرفت مجھے میری فروگزاشتوں اور علمی غلطیوں سے مطلع فرمائیں گے تاکہ شکریہ کے ساتھ پہلی فرصت میں اُن کی اصلاح کر دی جائے اور کتبِ احادیث کے تقدس کو ٹھیس نہ پہنچے نیز قارئین بھی میرے ساتھ اُن غلطیوں کی مضرت سے محفوظ ہو جائیں۔ اُمید ہے کہ اس مرحلے پر اختلافِ مسلک کو بالائے طاق رکھا جائے گا۔ خدائے ذوالمنن اپنے حقیر بندے کی اِس ناچیز کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے۔ اسے میرے لیے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

گدائے دَرِ اولیاء:۔ عبدالحکیم خاں اختر
مجددی، مظہری، شاہجہان پوری
لاہور

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ
مطابق ۱۰ جون ۱۹۸۵ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُطْبَۂ کِتَاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھَادَۃً تَکُوْنُ لِلنَّجَاۃِ وَسِیْلَۃً وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ کَفِیْلَۃً وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ بَعَثَہٗ وَطُرُقُ الْاِیْمَانِ قَدْ عَفَتْ اٰثَارُھَا وَخَبَتْ اَنْوَارُھَا وَوَھَنَتْ اَرْکَانُھَا وَجُھِلَ مَکَانُھَا فَشَیَّدَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَامُہٗ مِنْ مَّعَالِمِھَا مَا عَفَا وَشَفٰی مِنَ الْعَلِیْلِ فِیْ تَاْیِیْدِ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ مَنْ کَانَ عَلٰی شَفَا وَاَوْضَحَ سَبِیْلَ الْھِدَایَۃِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْلُکَھَا وَاَظْھَرَ کُنُوْزَ السَّعَادَۃِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ یَّمْلِکَھَا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّمَسُّکَ بِھَدْیِہٖ لَا یَسْتَتِبُّ اِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِّشْکٰوتِہٖ وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللّٰہِ لَا یَتِمُّ اِلَّا بِبَیَانِ کَشْفِہٖ وَکَانَ کِتَابُ الْمَصَابِیْحِ الَّذِیْ صَنَّفَہُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّۃِ قَامِعُ الْبِدْعَۃِ اَبُوْ مُحَمَّدِ نِ الْحُسَیْنُ بْنُ مَسْعُوْدِ نِ الْفَرَّاءُ الْبَغَوِیُّ رَفَعَ اللّٰہُ دَرَجَتَہٗ اَجْمَعَ کِتَابٍ صُنِّفَ فِیْ بَابِہٖ وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِیْثِ وَاَوَابِدِھَا وَلَمَّا سَلَکَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ طَرِیْقَ الْاِخْتِصَارِ وَحَذَفَ الْاَسَانِیْدَ تَکَلَّمَ فِیْہِ بَعْضُ النُّقَّادِ وَاِنْ کَانَ نَقْلُہٗ وَاِنَّہٗ مِنَ الثِّقَاتِ کَالْاِسْنَادِ لٰکِنْ لَّیْسَ مَا فِیْہِ اَعْلَامٌ کَالْاَغْفَالِ فَاسْتَخَرْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْہُ فَاَعْلَمْتُ مَا اَغْفَلَہٗ فَاَوْدَعْتُ کُلَّ حَدِیْثٍ مِّنْہُ فِیْ مَقَرِّہٖ کَمَا رَوَاہُ الْاَئِمَّۃُ الْمُتْقِنُوْنَ وَالثِّقَاتُ الرَّاسِخُوْنَ مِثْلُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ الْبُخَارِیِّ وَاَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَیْرِیِّ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مَالِکِ بْنِ اَنَسِ الْاَصْبَحِیِّ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدَ

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی ہم تعریف کرتے ہیں اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے بخشش بھی مانگتے ہیں ہم اس سے اپنے نفس کی شرارتوں سے پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے برے اعمال سے بھی جس کو وہ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو راہ حق کی ہدایت نہ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہدایت دینے والا نہیں ایسی شہادت جو نجات کا وسیلہ اور ترقی درجات کے لیے کافی ہو جائے میں گواہی دیتا ہوں تحقیق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اس نے ایسے وقت مبعوث فرمایا جبکہ ایمان کے راستوں کے نشان مٹ چکے تھے ان کی روشنی ماند پڑ گئی تھی اور اس کے ستون کمزور ہو گئے تھے اور منزل غیر متعین ہو گئی تھی ان نبی مکرم نے جن پر اللہ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں ہوں مٹے ہوئے نشانوں کو ظاہر کیا اور کلمہ توحید کی تائید سے بیمار کو شفا عطا کی جو تباہی کے کنارے پہنچ چکا تھا اور راہ ہدایت کے متمنی کو سیدھی راہ دکھائی اور سعادت کے خزینوں کو حاصل کرنے والوں کے لیے ان کی نشاندہی کی۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد۔ بیشک آپ کی سنت سے استفادہ اس وقت ممکن ہے جبکہ ان باتوں کا اتباع کیا جائے جو قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئیں اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنا اس وقت ممکن ہے جب فرمودات نبوی کی واضح تعلیم ہو کتاب مصابیح جس کو جناب محی السنۃ قامع البدعۃ ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی نے تصنیف فرمایا تھا اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے، اس موضوع پر جامع کتاب تھی جس میں منتشر اور متفرق احادیث کو عمدہ طریقہ پر جمع کیا گیا ہے لیکن فاضل مصنف نے اختصار کو مدنظر رکھ کر احادیث کی سندوں کو بیان نہیں کیا تھا جس پر بعض ناقدین نے اعتراض کیا لیکن ثقہ عالم ہونے کی وجہ آپ کا نقل کرنا ہی کافی تھا اور بمنزلہ سند کے تھی لیکن نشان والی چیز کو بے نشان نہیں کیا جاتا میں نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کی یعنی استخارہ کیا

الرِّوَايَةِ لَا إِلٰى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهُ فِي الدَّارَيْنِ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ إِذَا وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَيْهِ وَأَرْشَدَنَا طَرِيْقَ الصَّوَابِ وَلَمْ اٰلُ جُهْدًا فِي التَّنْقِيْرِ وَالتَّفْتِيْشِ بِقَدَرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُ وَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ أَوْ ضَعِيْفٍ أَوْ غَيْرِهِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهُ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشِرْ إِلَيْهِ مِمَّا فِي الْأُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّيْتُهُ فِي تَرْكِهِ إِلَّا فِي مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ أَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَإِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَأَلْحِقْهُ بِهِ أَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ وَأَسْأَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْإِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا أَقْصِدُهُ وَأَنْ يَنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔

امام حمیدی کی جمع بین الصحیحین اور جامع الاصول اور طریقہ تخریج محدثین کے بعد شیخین کی صحیحین (بخاری و مسلم) کے متون پر اعتماد کیا ہے اگر متن حدیث میں اختلاف نظر آئے تو اس کی وجہ حدیث کی مختلف اسانید ہیں لیکن شاید میں اس اصل متن حدیث پر مطلع نہ ہو سکا جس کو جناب مصنف نے نقل کیا ہے کتاب میں بعض جگہیں ایسی بھی ملیں گی جہاں میں نے یہ لکھا ہے کہ یہ روایت میں نے اصول کی کتاب میں نہیں پائی یا اس سے مختلف دیکھی ہے یا اس سے مختلف دوسری روایت موجود ہے ایسے مواقع پر اس کو میری کم علمی پر محمول کیا جائے نہ کہ جناب شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے کی جانب منسوب کیا جائے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ برائی کے تصور سے پناہ مانگتا ہوں اگر کوئی صاحب غلطی سے واقف ہو کر مجھے اس سے مطلع کریں اور راہ راست دکھائیں تو ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ میں نے حدیث کی تحقیق و تدقیق اور کاوش میں اپنی صلاحیت کے مطابق کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کی ہے البتہ اختلاف کو بعینہٖ نقل کر دیا ہے فاضل مصنف نے جس حدیث کے غریب اور ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا میں نے اس کا سبب بیان کیا ہے لیکن جس طرف انہوں نے اشارہ نہیں کیا [illegible] میں نے اصول کے بیان کرنے میں شیخ کی پیروی کی ہے لیکن بعض جگہوں پر کسی خاص غرض سے اس کا اہتمام ترک کر دیا ہے۔ کتاب میں بعض مقامات ایسے بھی ملیں گے جہاں کتاب کا نام نہیں لکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے راوی کے نام کی اطلاع نہ مل سکی اس لیے میں نے وہ جگہ خالی چھوڑ دی اگر کسی قاری کو راوی کا نام معلوم ہو جائے تو اس کو شامل کتاب کر دے اللہ تعالیٰ اس کو جزا دے۔ میں نے اس کتاب کا نام مشکوۃ المصابیح رکھا ہے اللہ تعالیٰ سے توفیق، مدد، ہدایت اور غلطی سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اور جس کام کا میں نے ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو مجھ پر آسان کر دے اور اس کا اجر دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ بہترین وکیل ہے اور وہ ہمارے لیے کافی ہے گناہوں سے بچنے اور اچھے کاموں کی صلاحیت دینے کی طاقت اسی میں ہے وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر ہے جس شخص کی ہجرت صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی خوشنودی کا سبب ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی خاتون سے شادی کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے (متفق علیہ)

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيِّ وَأَبِي عِيسَى مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى التِّرْمِذِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيِّ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ النَّسَائِيِّ وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيِّ وَأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيِّ وَأَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيِّ وَأَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ حُسَيْنٍ الْبَيْهَقِيِّ وَأَبِي الْحَسَنِ رَزِينِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيِّ وَغَيْرِهِمْ وَقَلِيلٌ مَا هُوَ وَإِنِّي إِذَا نَسَبْتُ الْحَدِيثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي أَسْنَدْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوا مِنْهُ وَأَغْنَوْنَا عَنْهُ وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ أَثَرَهُ فِيهَا وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلَى فُصُولٍ ثَلَاثَةٍ أَوَّلُهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنِ اشْتَرَكَ فِيهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ وَثَانِيهَا مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَذْكُورِينَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيطَةِ وَإِنْ كَانَ مَأْثُورًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ ثُمَّ إِنَّكَ إِنْ فَقَدْتَ حَدِيثًا فِي بَابٍ فَذَلِكَ عَنْ تَكْرِيرٍ أُسْقِطُهُ وَإِنْ وَجَدْتَ آخَرَ بَعْضُهُ مَتْرُوكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُومًا إِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ دَاعِي اهْتِمَامٍ أَتْرُكُهُ وَأُلْحِقُهُ وَإِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِي فَاعْلَمْ أَنِّي بَعْدَ تَتَبُّعِي كِتَابَيِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُولِ اعْتَمَدْتُ عَلَى صَحِيحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا وَإِنْ رَأَيْتَ اخْتِلَافًا فِي نَفْسِ الْحَدِيثِ فَذَلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْأَحَادِيثِ وَلَعَلِّي مَا اطَّلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِي سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَلِيلًا مَا تَجِدُ أَقُولُ مَا وَجَدْتُ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي كُتُبِ الْأُصُولِ أَوْ وَجَدْتُ خِلَافَهَا فِيهَا فَإِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسُبِ الْقُصُورَ إِلَيَّ لِقِلَّةِ

اور اس سے توفیق طلب کر کے بغیر نشان والی چیز پر نشان ثبت کر دیا اور ہر حدیث کو اس کے مقام پر ثبت کیا جس طرح کہ روایت کے اماموں ثقہ راویوں نے مثلاً ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری۔ ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری ابو عبداللہ مالک بن انس اصبحی ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی۔ ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی۔ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی۔ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی۔ ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری وغیرہ سے مروی ہیں اور وہ قلیل ہیں لیکن جب میں نے کسی حدیث کی نسبت ان حضرات کے ساتھ کی ہے گویا اس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی ہے کیونکہ سند حدیث کے سلسلہ میں وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو چکے اور ہمیں اس سے مستغنی کر دیا ہے میں نے کتابوں اور اسناد حدیث کو اسی طرح نقل کیا ہے جس طرح صاحب مصابیح نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ میں ان کے نقوش قدم کا اتباع کیا ہے میں نے اکثر ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل میں وہ احادیث ہیں جن کو امام بخاری و مسلم نے یا ان دونوں میں سے کسی ایک نے روایت کیا ہے میں نے ان دونوں کی ہی روایات پر تکیہ کیا ہے اگرچہ حدیث کے راویوں میں ان دونوں کے علاوہ دوسرے راوی بھی اپنے بلند مراتب کی وجہ سے شریک ہے جبکہ دوسری فصل میں وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں شیخین کے علاوہ مذکور ائمہ میں سے کسی نے بیان کیا ہے تیسری فصل میں وہ احادیث منقول ہیں جو عنوان باب پر مشتمل ہیں اور اس سے مناسب تعلق رکھتی ہیں اور مذکورہ شرائط کے مطابق ہیں اگرچہ وہ صحابی یا کسی تابعی سے نقل کی گئی ہوں۔ اگر کسی باب میں کوئی حدیث نہ ملے تو یہ سمجھا جائے کہ میں نے اس کو تکرار کی وجہ سے حذف کیا ہے اور اگر کوئی حدیث ایسی ملے جس کا بعض حصہ اختصار کی وجہ سے ترک کیا گیا ہے یا بقیہ حدیث کا اضافہ کیا ہے تو ایسا مناسب اہتمام کی وجہ سے ہے جس کی وجہ سے ترک و اضافہ ہے۔ اگر دونوں فصلوں میں طریق کار سے اختلاف معلوم ہو کہ شیخین کے علاوہ دوسرے محدثین کی احادیث تو فصل اول میں ہیں اور شیخین کی روایات کردہ حدیث فصل ثانی میں تو مطالعہ کرنے والوں کو معلوم ہو کہ میں نے اس سلسلہ میں

كِتَابُ الْإِيْمَانِ

ایمان کا بیان

پہلی فصل

۱ — عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْأَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ. الْآيَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے، اچانک ایک صاحب حاضر بارگاہ ہوئے جو نہایت سفید لباس پہنے ہوئے تھے ان کے بال گہرے سیاہ تھے اور چہرے سے سفر کی تھکان ظاہر نہ ہوتی تھی لیکن حاضرین میں کوئی بھی اس شخص سے واقف نہ تھا، وہ آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح بیٹھے کہ آپ کے گھٹنے سے اپنا گھٹنا ملا لیا اور سید عالم کے زانو پر اپنا ہاتھ رکھا اور حضور علیہ السلام سے عرض کرنے لگے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کی بابت بتائیں سرکار نے ارشاد فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بشرط استطاعت خانہ کعبہ کا حج کرو، یہ سن کر اس آنے والے مہمان نے کہا آپ نے درست فرمایا، راوی حدیث فرماتے ہیں یہ سن کر ہمیں تعجب ہوا کہ سوال بھی کرتے ہیں اور جواب پر تصدیق بھی، مہمان سائل نے دوسرا سوال کیا کہ آپ ایمان کے بارے میں بھی بتائیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ رب العالمین، ملائکہ، کتابوں، رسولوں، روز قیامت پر ایمان رکھو اور تقدیر کی اچھائی برائی پر بھی تمہارا ایمان ہو، سائل نے کہا آپ نے درست فرمایا اس کے بعد ایک اور سوال کیا کہ آپ احسان کے بارے میں خبر دیجئے تو ارشاد فرمایا کہ تم اس انداز سے عبادت گزار ہو گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو لیکن اگر یہ منزل حاصل نہ ہو تو عبادت کا یہ تصور ہو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے اس کے بعد سائل نے کہا کہ قیامت کے بارے میں بھی بتائیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے متعلق [illegible] سائل سے زیادہ [illegible] سائل نے عرض کی کہ [illegible] نشانیاں ہی بتا دیں تو سرکار نے فرمایا پہلی نشانی یہ کہ باندی اپنے آقا کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے سر، ننگے پیر پھرنے والے ننگے بدن رہنے والے بکریوں کے چرواہے اور مفلس محلوں میں عیش کریں گے، راوی حدیث حضرت عمر فرماتے ہیں کہ سوالات کر کے وہ صاحب تو چلے گئے لیکن میں تھوڑی دیر بیٹھا رہا تو سرور کون و مکان نے مجھ سے فرمایا عمر جانتے ہو وہ سوالات کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، سرکار نے فرمایا وہ جبریل امین تھے جو تمہیں دین اسلام کی تعلیم دینے آئے تھے، روایت مسلم ہے، روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تھوڑی سی تبدیلی سے مروی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں کہ جب ننگے پیروں والوں برہنہ جسم والوں گونگے بہروں کو خطۂ زمین کا حاکم دیکھو اور پانچ باتیں ایسی ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اللہ کو قیامت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے آخر آیت تک۔ (متفق علیہ)

۲/۲ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳/۳ — وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴/۴ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ ۔

۵/۵ — وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶/۶ — وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَّا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ أَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷/۷ — وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۸/۸ — وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ستر اور کچھ شاخوں میں منقسم ہے اس کا افضل ترین حصہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے اور کمتر ین حصہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کی شاخوں میں سے ہے (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو ترک کر دے جن کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے (یہ الفاظ امام بخاری سے منقول ہیں) امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مسلمانوں میں سے کون شخص بہتر ہے آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامتی میں رہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری ذات اس کو والدین اولاد اور تمام عالم انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ ایمان کی حلاوت اور چاشنی کو پالے گا (۱) جس کو ماسوی سے اللہ اور اس کا رسول محبوب ہوں (۲) جو دوسرے انسان کو اللہ تعالیٰ کے لیے محبوب رکھے (۳) اور جو حالت کفر میں لوٹنے کو (جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس حالت سے نکال لیا ہے) اتنا ہی برا جانے جتنا کہ آگ میں ڈالے جانے کو (متفق علیہ)

حضرت عباس بن عبدالمطلب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اسلام کے دین (کامل) ہونے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہو (روایت مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں کوئی یہودی اور نصرانی اگر میری بات سنے بغیر مرگیا

بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهٖ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحٰبِ النَّارِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

9/9 وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ
إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ أَمَةٌ
يَطَؤُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا
ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ أَجْرَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

10/10 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا
الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ
مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ۔

11/11 وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ
ذَبِيحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهٗ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهٖ
فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

12/12 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ
قَالَ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ
وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ
فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ
أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

13/13 وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا

اور اس دین و شریعت (اسلام) پر ایمان نہ لایا جس کو میں لایا ہوں تو وہ جہنمیوں میں سے ہو گا (روایت مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جن کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہے پہلا وہ اہل کتاب جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا دوسرا کسی انسان کا غلام جبکہ وہ حقوق اللہ کے ساتھ اپنے مالک کے حقوق کو بھی کما حقہ ادا کرتا ہے تیسرا وہ شخص جس کے پاس باندی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اس کو اچھے آداب سکھائے بہتر تعلیم دی پھر اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لیا لہٰذا ایسے اشخاص دوہرے ثواب کے مستحق ہیں (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں (لڑائی لڑوں) جب تک کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت نہ دیں۔ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ لہٰذا جب انہوں نے ایسا کر لیا تو انہوں نے (مجھ سے) اسلام کی وجہ اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ کر لیا اور حساب (بد اعمال) کا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے متفق علیہ مگر مسلم نے الا بحق الاسلام یعنی

اسلام کی وجہ کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا اور ہمارا ذبیحہ کھایا ایسا شخص مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کا رسول ذمہ دار اور ضامن ہیں لہٰذا اس کے ذمہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے عہد شکنی نہ کرو (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک اعرابی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیے جس پر عمل کر کے میں جنت میں جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس میں کسی کو شریک نہ ٹھہرا فرض نمازوں کو ادا کر اور مقررہ زکوٰۃ کو ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ یہ سن کر اس دیہاتی نے کہا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس پر نہ تو زیادتی کروں گا اور نہ کمی یہ کہہ کر جب وہ واپس ہوا تو رسول اللہ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کسی جنتی کو دیکھے وہ اس شخص کو دیکھ لے (متفق علیہ)

سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام

بَعْدَكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ غَیْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴/۱۴ — وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا فَقَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَآ اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَآ اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۱۵/۱۵ — وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِیْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَّاْتِیَكَ اِلَّا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَكَ هٰذَا الْحَیُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ

بارے میں ایسی (جامع) بات بتا دیں جس کے بعد مجھے کسی دوسرے سے سوال کی حاجت نہ رہے یا آپ کے بعد کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقرار کر کہ میں اللہ رب العالمین پر ایمان لایا اور اس اقرار پر قائم رہ۔

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک نجدی پریشان بال ژولیدہ بال بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور وہ اس طرح گنگنا رہا تھا کہ آواز تو سنی جا رہی تھی لیکن ایک لفظ بھی سمجھ میں نہ آتا تھا وہ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بیٹھ گیا اور اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب و روز میں پانچ نمازیں ادا کرنا ہیں۔ سائل نے دریافت کیا ان کے علاوہ مجھ پر کچھ اور بھی ہے سرکار نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی مرضی سے پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے رکھنا سائل نے کہا رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے مجھ پر ہیں فرمایا نہیں مگر تو اپنی مرضی سے رکھے اس کے بعد سرکار نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو سائل نے معلوم کیا کہ اس کے علاوہ اور صدقہ بھی کرنا ہے سرکار نے فرمایا اگر تو چاہے تو صدقہ کر یہ سن کر وہ واپس ہوا اور یہ کہتا جا رہا تھا خدا کی قسم میں اس میں زیادتی نہ کروں گا اور نہ کمی اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ صادق القول ہے تو فلاح پائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عبد القیس کے وفد نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کس قوم (شک راوی) یا کون سا وفد ہے کہنے لگے کہ ہم قوم ربیعہ سے ہیں تو سرکار نے فرمایا اس جماعت یا وفد کی آمد مبارک نہ انہیں رسوائی سے واسطہ ہوا اور نہ پشیمانی سے اس کے بعد اہل وفد نے کہا یا رسول اللہ ہم شہر حرم (حرمت والے مہینوں) کے علاوہ آپ کی خدمت میں حاضری کی طاقت نہیں رکھتے کیونکہ ہماری آبادی اور آپ کے شہر کے درمیان مضر قبیلہ آباد ہے جو کافر ہیں اب آپ ہمیں ایسے امر کی تعلیم فرما دیں تاکہ ہم اپنے پسماندگان کو جا کر سکھا دیں اور وہ ہمارے لیے جنت میں داخلہ کا سبب بن جائے پھر وفد کے لوگوں نے پینے کے برتنوں کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا اور مزید چار کاموں کے کرنے اور چار کو ترک کرنے کا حکم فرمایا (۱) اللہ کی وحدانیت کے اقرار کا حکم فرما کر دریافت فرمایا تم جانتے ہو کہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا ہے کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں تب سرکار نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد

عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ۔

۱۶/۱۶ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰىكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ دِيْنِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ

(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، مال غنیمت سے پانچواں حصہ دینا اور چار باتوں سے منع فرمایا: سبز لاکھی برتن، کدو کے تونبے، چوبی برتن اور روغنی برتن کے استعمال سے منع کیا اور فرمایا کہ انہیں یاد کر لو اور جو تمہارے پیچھے ہیں انہیں بتا دینا۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی۔ آپ نے فرمایا مجھ سے ان باتوں پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے اور زنا کا ارتکاب نہ، اپنی اولاد کو قتل کرو گے نہ ایسی بہتان طرازی کرو گے جس کو تم نے اپنے ہاتھ اور پیروں کے ساتھ متعلق کر رکھا ہے یعنی اپنی ذات کے ساتھ متعلق کیا ہے اور نہ نیک کاموں کے کرنے میں نافرمانی کا اظہار کرو گے۔ پس جو اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے یہاں ہے لیکن اگر کسی نے ان میں سے کسی عمل کا ارتکاب کیا تو دنیا میں سزایاب ہوگا اور یہ سزا اس کے لیے کفارہ ہوگی اور اگر کسی نے دنیا میں کوئی ایسا عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے ذمہ ہے چاہے تو اس بندہ کو عذاب دے یا معاف فرما دے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں باتوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عیدگاہ جاتے ہوئے عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا اے گروہ خواتین! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں نے تم میں زیادہ تر کو دوزخ میں دیکھا ہے۔ وہ عورتیں عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تم لعنت زیادہ کرتی ہو اور شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو۔ میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی ناقص عقل اور ناقص دین رکھنے والی کسی ہوشیار مرد کی عقل کو تم سے زیادہ ضائع کرنے والی ہو۔ خواتین نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے دین اور عقل میں کمی اور نقصان کا سبب کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا کیا عورت کی شہادت مرد کی نصف شہادت کے برابر نہیں ہوتی؟ جواب دیا گیا ہاں بیشک۔ تب سرکار نے فرمایا یہی ان کی عقل کا نقصان ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ ماہواری کے دنوں میں نہ تو نماز ادا کر سکتی ہیں اور نہ روزہ رکھ سکتی ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لیے مناسب نہ تھا، اس نے مجھے برا بھلا کہا یا گالی دی اور یہ بات اس کے لیے درست نہ تھی۔ اس کی تکذیب کا مطلب یہ ہے کہ اس نے کہا کہ مرنے کے بعد مجھے دوبارہ زندہ نہ کیا جائے گا جس طرح کہ اول میری تخلیق فرمائی تھی حالانکہ پہلی بار پیدا کرنا اس کو دوبارہ زندہ کرنے سے زیادہ آسان

اللهِ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ وَّفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ لِیْ وَلَدٌ وَّسُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

۱۹/۱۹ — وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰/۲۰ — وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَّسْمَعُهٗ مِنَ اللهِ يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱/۲۱ — وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ لَّيْسَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲/۲۲ — وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَّدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ قَالَ

نہیں ہے (یعنی دوبارہ زندہ کرنا تخلیق کے عمل سے آسان ہے) اور ابن آدم کے گالی دینے سے مراد یہ ہے کہ اس نے مجھ پر بہتان باندھا کہ میں نے اپنے لیے بیٹا بنا لیا ہے حالانکہ میں ایک اور بے پرواہ ہوں نہ جنتا ہوں نہ جنا گیا ہوں اور نہ میرا کوئی ہمسر ہے۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح مروی ہے کہ بندے کا گالی دینے سے اس کا یہ کہنا مراد ہے کہ میرا کوئی بیٹا ہے حالانکہ میں بیوی اور اولاد سے پاک ہوں۔

[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالق کائنات فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے ایذا دیتے ہیں اور زمانہ کو برا بھلا کہتے ہیں حالانکہ زمانہ میں خود ہوں اقتدار و اختیار میرے دست قدرت میں ہے اور میں ہی شب و روز کو تبدیل کرتا ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایذا کے کلمات کو سننے اور ان پر صبر کرنے والا کوئی اللہ رب العالمین سے بڑھ کر نہیں کیونکہ بندے اس کے لیے بیٹا ثابت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ ان کو معاف کر کے رزق بھی عطا فرماتا ہے (متفق علیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دراز گوش پر سواری کا شرف ملا اس وقت میرے اور آپ کے درمیان صرف زین کی لکڑی تھی رحمت دوعالم نے مجھ سے فرمایا اے معاذ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کے کون سے حقوق اللہ تعالیٰ پر ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں تب سرکار نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق رب تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو شخص شرک کا ارتکاب نہ کرے اس کو مبتلائے عذاب نہ فرمائے میں نے عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا میں یہ خوشخبری دوسروں کو نہ پہنچا دوں سرکار نے فرمایا یہ بات دوسروں کو نہ بتانا کیونکہ وہ مجبور ہو کر بیٹھیں گے (عمل ترک کر دیں گے) (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سواری پر سوار تھے سرکار نے فرمایا اے معاذ یہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ حاضر ہوں اور ہمہ تن گوش ہوں یہی کلمات سرکار نے تین مرتبہ فرمائے سرکار نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر نار دوزخ حرام فرما دیتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ میں اس بشارت کو لوگوں کو سنا دوں تو سرکار نے فرمایا کہ لوگ ابھی سے اعتماد کر بیٹھیں گے لہٰذا جناب

SEISLAM.COM

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳/۲۳ — وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴/۲۴ — وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵/۲۵ — وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْآخَرُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي سَنَذْكُرُهُمَا

معاذ نے مرتے وقت گناہ کے خوف سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو سرکار اس وقت سفید چادر اوڑھے ہوئے مصروف خواب تھے جب میں دوبارہ آیا تو اس وقت آپ بیدار ہو گئے تھے اس وقت آپ نے فرمایا جس بندہ نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور اسی اقرار پر مرا تو وہ داخل جنت ہو گا میں نے عرض کیا چاہے وہ چوری اور زنا کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو میں نے ان کلمات کا اعادہ کیا چاہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے میں نے پھر عرض کیا چاہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو اور ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جناب ابوذر کا معمول یہ تھا کہ وہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو ابوذر کی ناک خاک آلود ہو ضرور کہتے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں بلاشک جناب عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول اور اللہ کی بندی کے فرزند اور اللہ کی نشانی اور وہ روح جو اللہ کی طرف سے حضرت مریم کی جانب پھونکی گئی ہیں جنت اور دوزخ کا وجود حق ہے یہاں تک کہ داخل کرے گا اس کو جنت میں خواہ کیسے ہی عمل کرتا ہو۔ متفق علیہ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اپنا دست مبارک بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں رحمت دو عالم نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضور علیہ السلام نے مجھ سے دریافت کیا اے عمرو کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ میں اسلام لانے سے قبل کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں سرکار نے فرمایا کیا چاہو شرط لگا لو میں نے عرض کیا میرے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو سن کر سرکار نے فرمایا اے عمرو کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ اسلام ان گناہوں کو دور کر دیتا ہے جو پہلے سرزد ہوتے ہیں اور ہجرت بھی سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے (روایت مسلم) اور جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی

فِي بَابِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

روایت کردہ دو حدیثیں انا اغنی الشرکاء عن الشرک اور دوسری الکبریاء ردائی ان کو ریا اور کبر کے باب میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۲۶/۲۶ — عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۷/۲۷ — وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَأْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهٗ۔

۲۸/۲۸ — وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۹/۲۹ — وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جہنم سے دور کر کے جنت میں داخل کر دے سرکار نے فرمایا کہ تم نے بڑی بات دریافت کی ہے البتہ جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے اس کے لیے آسان ہو جاتی ہے وہ بات یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز کو قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اس کے بعد سرکار نے فرمایا اے معاذ کیا میں تجھے بھلائی کے دروازوں کی طرف رہنمائی نہ کروں۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔ اور کسی شخص کا نصف شب کے وقت نماز پڑھنا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تتجافی جنوبہم عن المضاجع سے یعملون تک اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں کسی کام کا ابتدا یا اس کے سرے اس کی بلندی اس کے ستون کے بارے میں نہ بتاؤں میں نے عرض کیا بتائیے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کسی کام کا سر یا اصل ہر اسلام ہے اس کا ستون نماز اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے اس کے بعد سرکار نے مجھ سے پھر فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ ان اعمال کا دارومدار کس پر ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا نبی اللہ تو آپ نے میری زبان پکڑ کر فرمایا تو اس کو بند رکھ میں نے کہا یا نبی اللہ کیا ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پر مواخذہ ہوتا ہے سرکار نے فرمایا تیری ماں تجھے کھوئے لوگوں کو آگ میں منہ یا ناک کے بل ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں ہی گرائیں گی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے لیے کسی کو محبوب رکھے یا برا جانے اللہ ہی کے لیے کچھ دے یا اللہ ہی کے لیے کسی سے ہاتھ روکے پس اس نے ایمان کو مکمل کر لیا روایت کیا ابوداؤد نے اور ترمذی نے حضرت معاذ بن انس سے تقدیم و تاخیر کلمات کے ساتھ نقل کیا ہے اور ان کی روایت میں ہے کہ اس نے اپنے ایمان کو کامل کیا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں بہترین عمل یہ ہے کہ اللہ کے لیے دوستی یا دشمنی رکھے۔

(روایت ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَآئِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے کہ جس سے انسانوں کے مال اور جانیں محفوظ رہیں (ترمذی و نسائی) لیکن بیہقی نے شعب الایمان میں فضالہ کی روایت سے یہ اضافہ کیا ہے کہ مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے کنارہ کشی کرے۔

۳۰/۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم خطبہ دیتے لیکن جب بھی خطبہ دیتے تو یہ فرماتے جو امانتدار نہیں وہ کامل الایمان نہیں اور جو عہد کو پورا نہیں کرتا وہ پورا دیندار نہیں (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

تیسری فصل

۳۱/۳۱ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیتا ہے۔ (مسلم)

۳۲/۳۲ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو موت آئی اور وہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ داخل جنت ہوگا (مسلم)

۳۳/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزیں ایسی ہیں جو دو چیزوں کو واجب کر دیتی ہیں ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ واجب کرنے والی دو چیزیں کونسی ہیں سرکار نے فرمایا جو اللہ کی ذات کے ساتھ شرک کرتے ہوئے مرا وہ دوزخ میں جائے گا اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا وہ جنت میں جائے گا (مسلم)

۳۴/۳۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا أَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر بھی تھے سرکار وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے اور بہت دیر تک واپس نہ آئے ہمیں تشویش ہوئی کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں دشمن نے آپ کو اذیت نہ دی ہو لہٰذا تشویش کے عالم میں ہم اٹھ کھڑے ہوئے سب سے پہلے میں تلاش میں نکلا یہاں تک کہ تلاش کرتا

الله عليه وسلم حتى أتيت حائطا للأنصار لبني النجار فدرت به هل أجد له بابا فلم أجد فإذا ربيع يدخل في جوف حائط من بئر خارجة والربيع الجدول قال فاحتفزت فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو هريرة فقلت نعم يا رسول الله قال ما شأنك قلت كنت بين أظهرنا فقمت فأبطأت علينا فخشينا أن تقتطع دوننا ففزعنا فكنت أول من فزع فأتيت هذا الحائط فاحتفزت كما يحتفز الثعلب وهؤلاء الناس ورائي فقال يا أبا هريرة وأعطاني نعليه فقال اذهب بنعلي هاتين فمن لقيك من وراء هذا الحائط يشهد أن لا إله إلا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة فكان أول من لقيت عمر فقال ما هاتان النعلان يا أبا هريرة فقلت هاتان نعلا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني بهما من لقيت يشهد أن لا إله إلا الله مستيقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بين ثديي فخررت لاستي فقال ارجع يا أبا هريرة فرجعت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأجهشت بالبكاء وركبني عمر فإذا هو على أثري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لك يا أبا هريرة قلت لقيت عمر فأخبرته بالذي بعثتني به فضرب بين ثديي ضربة خررت لاستي فقال ارجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمر ما حملك على ما فعلت قال يا رسول الله بأبي أنت وأمي بعثت أبا هريرة بنعليك من لقي يشهد أن لا إله إلا الله مستيقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فإني أخشى أن يتكل الناس عليها فخلهم يعملون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فخلهم۔

(رواه مسلم)

٣٥/٣٥ — وعن معاذ بن جبل قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم مفاتيح الجنة شهادة أن لا إله إلا

ہو انبی نجار کے باغ تک آیا میں اس باغ کے گرد اگرد پھرتا رہا کہ اس کا دروازہ ملے تو اندر جا کر حضور علیہ السلام کو تلاش کروں اتفاق سے پانی کے نکاس کی ایک بڑی نالی نظر آئی میں نے اس نالی کے نکاس کو اتنا وسیع کیا کہ میں آسانی سے اس کے ذریعہ اندر داخل ہو سکوں اس طرح میں باغ میں داخل ہوا جس طرح لومڑی داخل ہوتی ہے تو سرکار نے مجھ سے فرمایا تم ابوہریرہ ہو میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ سرکار نے ارشاد فرمایا پریشانی کی کیا بات ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے پاس رونق افروز تھے اور وہاں سے تشریف لے آئے اور دیر تک واپسی نہ ہوئی تو ہم تشویش میں مبتلا ہو کر تلاش میں نکلے میں سب سے آگے آیا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر اس باغ میں آیا ہوں بقیہ ساتھی عقب میں آ رہے ہیں سرکار نے فرمایا اے ابوہریرہ یہ میری دونوں نعلین لے جاؤ اور اس باغ کی دیوار کے پار جو کوئی بھی تمہیں ملے اور وہ اللہ کی وحدانیت کا صدق دل سے گواہ ہو اس کو جنت کی بشارت دے دو میں جب باغ سے نکلا تو جو شخص مجھے سب سے پہلے ملے وہ جناب عمر تھے دریافت کرنے لگے اے ابوہریرہ یہ نعلین کیسی ہیں میں نے عرض کیا کہ سرکار کی نعلین مقدس ہیں سرکار نے انہیں دے کر مجھے حکم دیا ہے کہ راستہ میں مجھے جو شخص ملے اور وہ اللہ کی وحدانیت کا صدق دل سے اقرار کرتا ہو تو میں اس کو جنت کی بشارت دے دوں یہ سن کر جناب عمر نے میرے سینے پر دو ہتڑ مارا اور میں پشت کے بل گر پڑا جناب عمر نے مجھ سے کہا واپس جاؤ چنانچہ میں ہٹ کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر رونے لگا جناب عمر بھی میرا تعاقب کرتے ہوئے آ گئے اس وقت سرکار نے مجھ سے دریافت فرمایا ابوہریرہ تمہیں کیا ہوا ہے میں نے واقعہ سنایا تو سرکار نے جناب عمر سے فرمایا اے عمر تمہیں کس بات نے اس عمل پر برانگیختہ کیا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ نے ابوہریرہ کو یہ حکم دیا تھا کہ میری نعلین لے کر جاؤ اور لوگوں کو یہ بشارت دو کہ جو صدق دل سے توحید الٰہی کا معترف ہوگا اس کو جنت کی بشارت ہے سرکار نے فرمایا ہاں حضرت عمر نے عرض کیا سرکار ایسا نہ کریں مجھے یہ خوف ہے کہ لوگ عمل کرنا چھوڑ کر مغفرت کے بھروسہ پر بیٹھ جائیں گے لہٰذا آپ انہیں عمل کرنے دیں سرکار نے فرمایا اچھا انہیں کرنے دو۔

(مسلم)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجیاں یہ

اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۳۶/۳۶ — وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَدْ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۳۷/۳۷ — وَعَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِّنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۳۸/۳۸ — وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيْلَ لَهٗ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَّيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)

۳۹/۳۹ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ

گواہی دیتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ (احمد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کتنے ہی صحابہ بہت زیادہ غمگین ہوئے اور یہ خدشہ ہوا کہ کہیں بعض وسوسوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ میرا بھی یہی حال تھا ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر آئے اور مجھے سلام کیا لیکن مجھے احساس نہ ہوا اور نہ سلام کا جواب دیا۔ اس کی شکایت حضرت عمر نے حضرت صدیق اکبر سے کی پھر دونوں میرے پاس آئے اور سلام کیا حضرت ابوبکر نے مجھ سے فرمایا اے عثمان کیا وجہ ہے کہ تم نے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے جواب دیا ایسا تو نہیں ہوا حضرت عمر نے فرمایا بخدا ایسا ہی ہوا ہے حضرت عثمان فرماتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم مجھے تو اس کا احساس بھی نہیں ہوا کہ آپ آئے اور سلام کیا اور میں نے جواب نہ دیا میری بات سن کر حضرت صدیق نے فرمایا عثمان صحیح کہہ رہے ہیں ان کو کسی چیز نے سلام کے جواب سے باز رکھا ہے میں نے جواب دیا عثمان، کہا بیشک ایسا ہی ہے حضرت ابوبکر نے فرمایا وہ کیا بات ہے تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو قبل اس کے کہ ہم ان سے نجات کا ذریعہ معلوم کر لیتے وفات دے دی جناب ابوبکر نے فرمایا اے عثمان میں نے حضور سے اس بارے میں دریافت کر لیا تھا یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور حضرت ابوبکر سے کہا اے ابوبکر میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ اس سوال کو معلوم کرنے کے زیادہ حقدار تھے ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے حضور سے دریافت کیا تھا یا رسول اللہ اس کام سے نجات کا طریقہ کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس نے اس کلمہ کو قبول کر لیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کو رد کر دیا تھا اور نہیں مانا تھا وہی کلمہ نجات کا ذریعہ ہے (روایت احمد)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خطہ زمین پر مٹی سے بنا ہوا کوئی گھر یا خیمہ باقی نہ رہے گا مگر رب تعالیٰ اسلام کو اس میں داخل فرمائے گا عزت دینے والے کی عزت افزائی کے ساتھ یا ذلیل کرنے والے کی رسوائی کے ساتھ یا تو اس کلمہ (اسلام) کی وجہ سے ان (بندوں) کو عزت دے گا یا وہ نافرمانی کی وجہ سے خوار اور رذیل حال ہو کر مطیع و فرمانبردار ہو جائیں گے۔ میں نے کہا۔ یوں سارا دین اللہ کے لیے ہو جائے گا (احمد)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان سے یہ دریافت کیا گیا کیا لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں لیکن ہر کنجی میں دندانے ہوتے ہیں لیکن اگر تم ایسی کنجی لائے جس میں دندانے ہیں تو تالا کھل جائے گا ورنہ نہیں (بر ترجمۃ الباب۔ بخاری م)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے اسلام کو سنوارتا ہے تو ہر نیکی کے عمل پر دس گنے سے سات سو گنے تک لکھا جاتا ہے اور ہر برائی صرف ایک ہی لکھی

يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللهَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰ — وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا الْإِثْمُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۱ — وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ مَعَكَ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طِيبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۲ — وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۳ — وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

جاتی ہے یہاں تک کہ وہ (بندہ) اللہ سے ملاقات کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا جب تیری نیکی تجھے مسرور کرے اور برائی غمگین کرے تب تو کامل الایمان ہے سائل نے دوسرا سوال کیا گناہ کیا ہے فرمایا جب تیرے دل میں کسی بات کی وجہ سے تردد آئے تو اس کو ترک کر دے۔ (احمد)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ (ابتداء میں) اس دین پر کون تھا سرکار نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام (جناب صدیق اور زید بن حارثہ) راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا کہ اسلام کیا ہے سرکار نے فرمایا اچھی گفتگو اور کھانا کھلانا میں نے دوسرا سوال کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا صبر اور سخاوت میں نے دریافت کیا اسلام میں کون افضل ترین ہے سرکار نے فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں میں نے معلوم کیا کہ ایمان میں کونسی بات بہتر ہے سرکار نے فرمایا اچھا اخلاق میں نے ایک اور سوال کیا کہ کونسی نماز بہتر ہے سرکار نے فرمایا طویل قیام والی نماز بہت کے وقت میں نے ایک اور بات یہ دریافت کی کہ کس عمل کو ترک کرنا بہتر ہے آپ نے فرمایا اس عمل کو ترک کر جس کو تیرا رب برا فرمائے میں نے مزید سوال کیا کہ کونسا جہاد افضل ہے آپ نے فرمایا جس کا گھوڑا مار دیا جائے اور اس کا خون بہا دیا جائے میں نے پھر ایک سوال کیا کہ عبادت کے لیے جو کونسی گھڑی افضل ہے آپ نے فرمایا درمیان شب کا آخری حصہ (احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس نے اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو پانچوں نمازیں روزانہ پڑھتا رہا ہو رمضان کے روزے رکھے ہوں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو بشارت سنا دوں سرکار نے فرمایا چھوڑ دو اور انہیں اچھے عمل کرنے دو (احمد)

(احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کی بہترین خصلتیں کیا ہیں آپ نے فرمایا کہ کسی سے دوستی کرے تو اللہ کے لیے اور دشمنی کرے تو اللہ کے لیے اور تیری زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہے میں نے دریافت کیا اور اس کے بعد کیا ہے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا تو دوسروں کے لیے اس چیز کو پسند کرے جو اپنے لیے چاہتا ہے اور دوسروں کے لیے اس چیز کو ناگوار گر جس کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

کبیرہ گناہ اور نفاق کی علامتیں

پہلی فصل

۴۴ ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الْاٰيَةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵ ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَّشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶ ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۷ ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے نزدیک بڑا گناہ کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ کبیرہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں نے ایک اور سوال کیا کہ اس کے علاوہ اور کونسا بڑا گناہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرے اور اللہ تعالیٰ نے ان امور کی تصدیق کتاب ہدایت میں فرمائی ہے (ترجمہ آیت) اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس نفس (جان) کو قتل کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا مگر حق کے ساتھ اور زنا نہیں کرتے آخر آیت تک (متفق علیہ)

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کبیرہ یہ ہیں اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا کسی (جان) کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری) لیکن حضرت انس کی روایت میں جھوٹی قسم کی بجائے جھوٹی گواہی کے الفاظ مروی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مہلک چیزوں سے بچو حاضرین نے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا جادوگری کرنا اور اس شخص کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق کی وجہ سے سود کھانا یتیم کا مال ہضم کرنا، لڑائی کے دن پیٹھ دکھانا، اور پاکدامن بے خبر ایماندار عورتوں پر تہمت لگانا

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ ایمان کی حالت میں ہو اسی طرح بحالت ایمان میں چور چوری کا مرتکب نہیں ہوتا اور ایمان کی حالت میں شرابی شراب نوشی کا ارتکاب نہیں کرتا اور لٹیرا نہیں لوٹتا اور لوگوں کی آنکھیں جس میں اٹھتی ہیں۔ وہ ایمان کی حالت میں ہو اسی طرح خیانت کرنے والا حالت ایمان میں خیانت کا جرم نہیں کرتا بس تم احتیاط کرو۔ احتیاط کرو (متفق علیہ) اور حضرت ابن عبا

رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ وَقَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ نُوْرُ الْإِيْمَانِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ۔

کی روایت کے مطابق کہ کوئی مومن کسی شخص کو حالت ایمان میں قتل نہیں کرتا عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا کہ ایسے اعمال کے کرنے والے کا ایمان کس طرح سلب کیا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا اس طرح اور اپنی انگلیوں کو مروڑ کر پھر سیدھا کر کے فرمایا اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کی جانب لوٹ آتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں کو مروڑا ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا ایسا شخص مومن کامل نہیں ہوتا اور اس کا ایمان منور نہیں ہوتا۔ (یہ الفاظ بخاری)۔

۴۸/۵ — وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں اور امام مسلم نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا اگرچہ وہ مسلمان ہونے کا دعویدار ہو نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے (اس کے بعد کے الفاظ مشترک ہیں) جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

۴۹/۶ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے ایک بات بھی ہوئی اس میں نفاق کی علامت ہوگی یہاں تک کہ اس کو ترک کر دے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد یا وعدہ کرے تو عہد شکنی یا وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑا کرے تو برا بھلا کہے۔ (متفق علیہ)

۵۰/۷ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ إِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَإِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو دو ریوڑوں یا گلوں کے درمیان پھرتی ہے کبھی ایک گلہ میں جاتی ہے کبھی دوسرے گلے میں۔

(مسلم)

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسری فصل

۵۱/۸ — عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اذْهَبْ بِنَا إِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ إِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَأْكُلُوا

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا کہ میرے ساتھ ان نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس چلو اس شخص نے چلنے والے سے کہا کہ انہیں نبی نہ کہو اگر انہوں نے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی الغرض وہ نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نو روشن نشانیوں کے بارے میں سوال کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اللہ کا شریک ٹھہراؤ نہ زنا کا ارتکاب کرو نہ چوری کرو اور نہ اس جان کو قتل کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور کسی کو قتل کرانے کے لیے بادشا

الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ أَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ قَالَا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَا إِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ أَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَّإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ أَنْ يَّقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

کے پاس نہ لے جاؤ، جادو نہ کرو، اور نہ سود کھاؤ، نیک اور پارسا عورتوں پر الزام تراشی نہ کرو، نہ لڑائی کے دن پیٹھ دکھا کر بھاگو اور اے یہودیو! تمہارے لیے خصوصی حکم یہ ہے کہ تم ہفتہ کے دن حد سے آگے نہ بڑھو۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ باتیں سن کر ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دست بوسی اور قدم بوسی کر کے عرض کیا ہم شہادت دیتے ہیں بلاشک آپ اللہ کے نبی ہیں۔ تب ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اس اقرار اور میری پیروی کے بعد تمہیں اسلام لانے میں کونسی چیز مزاحم ہے؟ تب ان دونوں نے کہا ؎

؎ حضرت داؤد علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے دعا کی تھی خداوندا ہمیشہ میری ذریت میں نبی پیدا فرما اگر ہم آپ کا اتباع کرلیں گے تو ہمیں یہ خوف ہے کہ یہودی ہمیں مار ڈالیں گے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۵۲/۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ أَصْلِ الْإِيْمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَّالْجِهَادُ مَاضٍ مُّنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ إِلٰى أَنْ يُّقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَّالْإِيْمَانُ بِالْأَقْدَارِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایمان کی اصل ہیں (۱) رک جانا ایسے شخص سے جس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا ہو تو گناہ اس کے کفر کا سبب نہیں بنتے ہیں اور نہ تم اس کو کسی عمل کی وجہ سے اسلام کے دائرہ سے خارج کرو اور جہاد اس وقت سے جاری ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ اس امت کا آخری فرد دجال کو قتل کرے کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل اس جہاد کو باطل نہ کر سکے گا اور تقدیر پر ایمان رکھنا۔ (ابوداؤد)

۵۳/۱۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس کے سر پر سائبان کی طرح رہتا ہے اور جب وہ اس عمل سے فارغ ہوتا ہے تو واپس آجاتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۴/۱۱ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهٗ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَّإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّأَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَّأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے سرکار نے نصیحت فرمائی کہ میں دس باتوں پر عمل کروں (۱) اگر مجھے جان سے مارے جانے یا جلائے جانے کا بھی خوف ہو تب بھی اللہ کی وحدانیت میں کسی کو شریک نہ کروں (۲) اگر والدین مجھے یہ حکم دیں کہ اہل وعیال کو چھوڑ دے تب بھی ان کی نافرمانی نہ کروں (۳) جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک نہ کروں کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز کو ترک کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے نکل جاتا ہے (۴) شراب نوشی سے احتراز کروں کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے (۵) ارتکاب گناہ سے بچوں کیونکہ گناہ غضب الٰہی کا سبب بنتے ہیں (۶) اگر جنگ میں لوگ مر کٹ بھی رہے ہوں تو بھی جنگ سے نہ بھاگو (۷) اگر کہیں (وبا کی وجہ سے) اموات ہونے لگیں تو وہیں ٹھہرو اور وہاں سے نہ بھاگو (۸) اور استطاعت کے مطابق اہل وعیال کی کفالت کرو (۹) اور ان کی تربیت سے غافل نہ رہو (۱۰) اور ان کو خشیت الٰہی کی تعلیم دو۔ (احمد)

۵۵/۱۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ أَوِ الْإِيمَانُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں تھا اب یا تو کفر ہے یا ایمان۔ (بخاری)

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ
وسوسہ کا بیان

پہلی فصل

۵۶/۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے قلوب میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک کہ وہ ان پر عمل نہ کریں یا ان کا تذکرہ نہ کریں (متفق علیہ)

۵۷/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمارے دلوں میں ایسے وسوسے آتے ہیں جن کو ہم زبان پر لانا نامناسب اور برا سمجھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کیا ایسا واقعہ تم پر گزرا ہے صحابہ نے عرض کیا بیشک تب سرکار نے فرمایا کہ یہ ایمان (محکم) کی صحیح نشانی ہے (مسلم)

[illegible]

۵۸/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ اس چیز کو کس نے بنایا اور اس چیز کو کس نے بنایا اور یہاں تک ہوتا ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے لہٰذا جس شخص کو یہ معاملہ پیش آئے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ سے پناہ مانگے

۵۹/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ دریافت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ تمام مخلوقات کو اللہ نے بنایا ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب کسی کو ایسا خیال آئے تو کہنا چاہیے کہ وہ یہ کہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں (متفق علیہ)

[illegible]

۶۰/۱۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے ساتھ اس کا مصاحب (ہمزاد) فرشتوں اور جنوں میں سے مقرر نہ کیا گیا ہو صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے سرکار نے ارشاد فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی مجھے بھلائی

۶۱/۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۶۲/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا یَمَسُّہُ الشَّیْطَانُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَسِّ الشَّیْطَانِ غَیْرَ مَرْیَمَ وَابْنِھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۶۳/۲۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَۃٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۶۴/۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَآءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاہُ یَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاھُمْ مِّنْہُ مَنْزِلَۃً اَعْظَمُھُمْ فِتْنَۃً یَّجِیْءُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ فَعَلْتُ کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَیْئًا قَالَ ثُمَّ یَجِیْءُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ مَا تَرَکْتُہٗ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ امْرَاَتِہٖ قَالَ فَیُدْنِیْہِ مِنْہُ فَیَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاہُ قَالَ فَیَلْتَزِمُہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۶۵/۲۲ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ مِنْ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کی شریانوں میں خون کے ساتھ سرایت کر جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم میں کوئی مولود ایسا نہیں مگر وقت ولادت شیطان اس کو چھوتا ہے اور اس چھونے کی وجہ سے وہ چیختا ہے سوائے حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادت کے وقت بچے کا چیخنا شیطان کے ٹھونگا مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنی ذریت کو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لیے روانہ کرتا ہے اس ذریت میں ابلیس کے قریب ترین اس کا وہ ادنیٰ فرد بھی ہو جاتا ہے جس نے بڑا فتنہ جگایا ہو جب وہ اپنی کارگزاری سناتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا کیا ہے اس پر شیطان کہتا ہے تو نے تو کچھ بھی نہیں کیا ہے اس کے بعد جب دوسرا آتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو دنیا کو کس حال میں چھوڑ کر آیا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے شوہر اور بیوی کے درمیان علیحدگی کرائی ہے سرکار نے فرمایا کہ پھر شیطان اس چیلے کو اپنے قریب کر لیتا ہے کہتا ہے کہ ہاں تو نے کام کیا اعمش کہتے ہیں کہ میری

۲ یادداشت کے مطابق شیطان اپنے اس چیلے کو لپٹا لیتا ہے (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جزیرۂ عرب کے نمازیوں سے اس بات میں ناامید ہو چکا ہے کہ وہ نمازی اس کی اطاعت کریں لیکن اس بات سے ناامید نہیں ہوا ہے کہ وہ انہیں آپس میں ورغلائے۔ (روایت مسلم)

دوسری فصل

۶۶/۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ بِالشَّیْءِ لَاَنْ اَکُوْنَ حُمَمَۃً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَکَلَّمَ بِہٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ اَمْرَہٗ اِلَی الْوَسْوَسَۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

وسوسے کی [illegible] (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں یہ خیال پاتا ہوں کہ میں کوئلہ بن جاؤں اور مجھے یہ بات زیادہ پیاری ہے کہ میں اس سے ہمکلام ہوا، یہ سن کر سرکار نے ارشاد فرمایا الحمد للہ، اس اللہ کی جس نے اپنے معاملے کو

۶۷/۲۴ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن للشيطان لمة بابن آدم وللملك لمة فأما لمة الشيطان فإيعاد بالشر وتكذيب بالحق وأما لمة الملك فإيعاد بالخير وتصديق بالحق فمن وجد ذلك فليعلم أنه من الله فليحمد الله ومن وجد الأخرى فليتعوذ بالله من الشيطان ثم قرأ الشيطان يعدكم الفقر ويأمركم بالفحشاء رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اور فرشتے کے انسان کے ساتھ دو کام ہیں یا اس پر ان دونوں کا تصرف پایا جاتا ہے شیطان کا کام حق کی تکذیب کرنا یا برائی کی طرف توجہ دلانا ہے لیکن فرشتے کا کام نیکی کی طرف متوجہ کرنا اور حق کی طرف دعوت دینا ہے جو کوئی فرشتے کی بات کو پائے تو سمجھے کہ یہ توفیق الٰہی ہے اور اللہ کا شکر ادا کرے لیکن اگر کوئی دوسری چیز کو پاتا ہے تو اس کو چاہیے کہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) شیطان تمہیں فقر کی طرف بلاتا ہے اور برائی کا حکم کرتا ہے اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ غریب ہے۔

۶۸/۲۵ وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزال الناس يتساءلون حتى يقال هذا خلق الله الخلق فمن خلق الله فإذا قالوا ذلك فقولوا الله أحد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد ثم ليتفل عن يساره ثلاثا وليستعذ بالله من الشيطان الرجيم۔ (رواه أبو داود)

وسنذكر حديث عمرو بن الأحوص في باب خطبة يوم النحر إن شاء الله تعالى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آپس میں ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے کہ اس مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا جب وہ یہ کہنے لگیں تو انہیں یہ جواب دیا جائے کہ اللہ رب العالمین ایک اور تنہا بے نیاز ہے نہ اس کو کسی نے پیدا کیا اور نہ وہ کسی سے پیدا کیا گیا نہ اس کا کوئی کفو ہے وہ تو تنہا ہے پھر وہ (سائل) اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (ابوداؤد)

ہم انشاء اللہ عمرو بن احوص کی حدیث کو خطبہ یوم النحر میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

۶۹/۲۶ عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يبرح الناس يتساءلون حتى يقولوا هذا الله خلق كل شيء فمن خلق الله عز وجل رواه البخاري ولمسلم قال قال الله عز وجل إن أمتك لا يزالون يقولون ما كذا ما كذا حتى يقولوا هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله عز وجل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ آپس میں ہمیشہ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہر چیز کو پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا (بخاری) لیکن امام مسلم یہ اضافہ کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ رسول اللہ سے فرمائے گا کہ تمہاری امت کے افراد ہمیشہ یہ کہتے رہیں گے کہ یہ کیا ہے یعنی حقائق اشیاء کے بارے میں سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ بھی کہیں گے کہ اللہ نے مخلوقات بنائی لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔

۷۰/۲۷ وعن عثمان بن أبي العاص قال قلت يا رسول الله إن الشيطان قد حال بيني وبين صلاتي وبين قراءتي يلبسها علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك شيطان يقال له خنزب فإذا أحسسته فتعوذ بالله منه واتفل على يسارك ثلاثا ففعلت ذلك فأذهبه الله

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شیطان میری نماز اور قرات کے درمیان حائل ہو جاتا اور مجھے شبہات میں مبتلا کرتا ہے سرکار نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تم اس کی مداخلت کا احساس کرو تو اللہ سے پناہ طلب کرو اور اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارو میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے دور

عَنِّیْ ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کر دیا۔ (مسلم)

۷۱/۲۸ وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَھِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیَکْثُرُ ذٰلِکَ عَلَیَّ فَقَالَ لَہٗ اِمْضِ فِیْ صَلٰوتِکَ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّذْھَبَ ذٰلِکَ عَنْکَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ ۔

(رَوَاہُ مَالِكٌ)

حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے دریافت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اپنی نماز میں وہم ہوتا ہے جو مجھے بہت ناگوار ہے میں نے اس کو بتایا کہ تم نماز پڑھتے رہو وہ وہم اور وسوسہ ہرگز ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ تم نماز ختم کرکے یہ کہو کہ میں نے ابھی نماز مکمل نہیں کی ہے

(مالک)

بَابُ الْاِیْمَانِ بِالْقَدَرِ

تقدیر پر ایمان کا بیان

پہلی فصل

۷۲/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ قَالَ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو بنانے سے پچاس ہزار سال قبل خلائق کی تقدیریں تحریر فرما دی تھیں اس وقت عرش الٰہی پانی پر تھا۔

(مسلم)

۷۳/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مقدر ہو چکی ہے حتیٰ کہ ناتوانی اور توانائی یا دانائی و حماقت (مسلم)

۷۴/۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عِنْدَ رَبِّھِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَاَسْجَدَ لَکَ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَسْکَنَکَ فِیْ جَنَّتِہٖ ثُمَّ اَھْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِیْئَتِکَ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِرِسَالَتِہٖ وَبِکَلَامِہٖ وَاَعْطَاکَ الْاَلْوَاحَ فِیْھَا تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ وَقَرَّبَکَ نَجِیًّا فَبِکَمْ وَجَدْتَ اللّٰہَ کَتَبَ التَّوْرٰىۃَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰی بِاَرْبَعِیْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَھَلْ وَجَدْتَ فِیْھَا وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰٓی اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم و موسیٰ علیہما السلام اپنے رب تعالیٰ کے سامنے مصروف مذاکرہ ہوئے اور اس مذاکرہ میں جناب آدم موسیٰ پر غالب ہوئے جناب موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا اے آدم آپ وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اپنی روح پھونکی پھر فرشتوں کا مسجود بنایا اپنی جنت میں رکھا لیکن آپ کی لغزش کی وجہ سے بندوں کو زمین کی طرف اتار دیا جناب آدم نے اس کا جواب اس طرح دیا کہ اے موسیٰ آپ بھی وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے شرف سے مشرف فرمایا آپ کو الواح تورات عطا کیں جن میں ہر چیز کا بیان تھا اور سرگوشی کے لیے آپ کو تقرب عطا ہوا اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ میری تخلیق سے کتنے سال قبل اللہ رب العالمین نے الواح تورات لکھیں موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا چالیس سال تب آدم علیہ السلام نے جناب موسیٰ سے دریافت کیا کہ آپ کو تورات میں یہ آیت ملی وعصی آدم ربہ فغوی جناب موسیٰ نے فرمایا ہاں [illegible] صورت میں ہے تب جناب آدم نے فرمایا کیا آپ مجھے ایسے عمل پر ملامت کرتے ہیں جو میری تخلیق سے چالیس سال قبل لکھا جا چکا ہے [illegible] فرمایا آدم موسیٰ پر غالب آگئے [illegible] روایت مسلم

۷۵/۴ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَأَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۶/۵ — وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهٗ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهٗ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ۔

۷۷/۶ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ أَصْلَابِ آبَائِهِمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۸/۷ — وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سچوں کے سچے ہیں نے یہ حدیث بیان کی کہ تمہاری پیدائش کا انداز یہ ہے کہ چالیس دن نطفہ ماں کے پیٹ میں جمع کیا جاتا ہے پھر جما ہوا خون رہتا ہے پھر وہ گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف چار باتوں کے لیے فرشتہ کو بھیجتا ہے تو وہ مولود کا عمل اس کی موت رزق اور بدبختی و نیک بختی کی بابت لکھتا ہے پھر اس مضغہ گوشت میں روح ڈالی جاتی ہے۔ اس ذات وحدہ لاشریک کی قسم تم میں کا کوئی جنتیوں جیسے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے اور اس پر وہ مکتوب غالب آ جاتا ہے تو وہ دوزخیوں جیسے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے اسی طرح ایک بھی برابر ہو کر دوزخیوں جیسے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر اس نوشتہ کا غلبہ ہوتا ہے اور اہل جنت جیسے کام کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشک بندہ دوزخیوں کے جیسے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے اور جنتیوں کے جیسے کام کرتا ہے اور وہ درحقیقت دوزخیوں میں سے ہوتا ہے درحقیقت اعمال کا اعتبار ان کے خاتمہ پر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچے کے جنازہ میں بلایا گیا میں نے اس وقت عرض کیا کہ خوش قسمتی ہے بچے جنت کی چڑیوں میں سے ہے نہ برائی تک رسائی ہوئی اور نہ برائی پر عمل کیا سرکار نے ارشاد فرمایا اس کے علاوہ بھی کچھ بات ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے کچھ لوگ کو بنایا اور جنت کو ان کے لیے بنایا اسی طرح دوزخ کے لیے کچھ لوگ بنے اور دوزخ ان کے لیے بنائی گئی حالانکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے (مسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں لکھ دیا گیا ہو۔ حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ ہم لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل کرنا چھوڑ دیں سرکار نے فرمایا عمل کرو کیونکہ جس بات کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دی گئی ہے اور اگر وہ سعادت مندوں میں سے ہے تو نیک اعمال اس کے لیے آسان ہیں اور اگر وہ شقیوں میں سے ہے تو برائی اس پر آسان

ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اَلْاٰیَۃَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۷۹/۸ — وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّہٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَکَ ذٰلِکَ لَا مَحَالَۃَ فَزِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَہِیْ وَالْفَرْجُ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ وَیُکَذِّبُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ کُتِبَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ نَصِیْبُہٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِکٌ ذٰلِکَ لَا مَحَالَۃَ الْعَیْنَانِ زِنَاھُمَا النَّظَرُ وَ الْاُذُنَانِ زِنَاھُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاہُ الْکَلَامُ وَالْیَدُ زِنَاھَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاھَا الْخُطٰی وَالْقَلْبُ یَھْوٰی وَ یَتَمَنّٰی وَیُصَدِّقُ ذٰلِکَ الْفَرْجُ وَیُکَذِّبُہٗ۔

۸۰/۹ — وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ مِنْ مُّزَیْنَۃَ قَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ الْیَوْمَ وَیَکْدَحُوْنَ فِیْہِ اَشَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْہِمْ وَمَضٰی فِیْہِمْ مِّنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُوْنَ بِہٖ مِمَّا اَتٰھُمْ بِہٖ نَبِیُّہُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّۃُ عَلَیْہِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْہِمْ وَمَضٰی فِیْہِمْ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰھَا فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۸۱/۱۰ — وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِی الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِہِ النِّسَاءَ کَاَنَّہٗ یَسْتَاْذِنُہٗ فِی الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِکَ اَوْ ذَرْ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

۸۲/۱۱ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّھَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ

ہو گی۔ اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) لیکن جس شخص نے دیا اور تقویٰ پرہیزگاری اختیار کی اور اچھی بات کی تصدیق کی (آخر آیت تک) (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے ان کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جو اس کو لامحالہ پہنچے گا گویا آنکھ کا زنا برائی سے دیکھنا اور زبان کا زنا بری بات کرنا ہے نفس شہوت دلاتا اور خواہش پیدا کرتا ہے لیکن شرمگاہ اس کو سچا یا جھوٹا کر دیتی ہے (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے ابن آدم کے لیے اس کے زنا کا حصہ مقدر ہے جو اس کو یقیناً ملے گا گویا کہ آنکھوں کا زنا دیکھنا اور کانوں کا زنا سننا اور زبان کا زنا بری بات کہنا ہے ہاتھ کا زنا برائی سے پکڑنا پیروں کا زنا برائی کے لیے چلنا دل میں شہوت اور آرزو ہوتی ہے لیکن شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

حضرت عمران ابن حصین روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ کے دو شخصوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بتائیں کہ لوگ جو عمل کرتے ہیں یا اس میں کوشاں رہتے ہیں کیا وہ چیز ان کے لیے مقدر کر دی گئی ہے ازل سے لکھی جا چکی ہے وہ ان پر گزر چکی ہے یا مستقبل میں پیش آنے والی چیز ان کے نبی لے کر آئے اور ان پر بندوں پر حجت قائم ہو چکی ہے سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ ازل میں اس کا حکم ہو چکا ہے اور وہ لوگوں پر واقع ہو چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب الٰہی سے ہوتی ہے آیت میں۔ مجھے قسم ہے جان کی اس ذات پاک کی جس نے اس کو برابر کیا اور دل میں برائی اور بھلائی کو ڈالا (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں جوان العمر ہوں اور اپنے نفس پر برائی کا خوف کرتا ہوں لیکن اتنی استطاعت نہیں کہ نکاح کر لوں کیا میں خصی ہو سکتا ہوں ابوہریرہ فرماتے ہیں سرکار نے میری بات سن کر سکوت فرمایا میں نے اپنی بات کا اعادہ کیا تو بھی آپ نے سکوت ہی فرمایا میں نے پھر وہی بات کہی آپ نے پھر بھی سکوت ہی فرمایا لیکن جب میں نے چوتھی مرتبہ یہی بات کہی تو آپ نے فرمایا تم پر جو گزرنے والی ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے اب تم خصی ہونے کا ارادہ کرو یا چھوڑ دو (تقدیر پر شاکر ہو جاؤ پرہیزگار رہو جو مقدر ہو چکا ہے) (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی آدم کے قلوب رب کریم کے دست قدرت

من أصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه كيف يشاء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك۔

(رواه مسلم)

۸۳/۱۲ — وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود إلا يولد على الفطرة فأبواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم۔

(متفق عليه)

۸۴/۱۳ — وعن أبي موسى قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمس كلمات فقال إن الله لا ينام ولا ينبغي له أن ينام يخفض القسط ويرفعه يرفع إليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور لو كشفه لأحرقت سبحات وجهه ما انتهى إليه بصره من خلقه۔

(رواه مسلم)

۸۵/۱۴ — وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يد الله ملأى لا تغيضها نفقة سحاء الليل والنهار أرأيتم ما أنفق منذ خلق السماء والأرض فإنه لم يغض ما في يده وكان عرشه على الماء وبيده الميزان يخفض ويرفع۔ (متفق عليه)

وفي رواية لمسلم يمين الله ملأى قال ابن نمير ملآن سحاء لا يغيضها شيء الليل والنهار۔

۸۶/۱۵ — وعنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذراري المشركين قال الله أعلم بما كانوا عاملين

(متفق عليه)

دوسری فصل

۸۷/۱۶ — عن عبادة ابن الصامت قال قال رسول الله

کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ ایک قلب کی مانند جس کو وہ جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اے دلوں کو پھیرنے والے خالق و مالک ہمارے دلوں کو اپنی بندگی کی جانب پھیر دے

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نومولود اپنی فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اس کو یہودیت یا نصرانیت و مجوسیت کی جانب مائل کر دیتے ہیں جس طرح چار پایہ پورا بچہ جنتا ہے کیا تم اس میں نقص محسوس کرتے ہو اس کے بعد سرکار نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اس نے پیدا فرمایا اور اللہ کی فطرت قابل تبدیل نہیں یہ دین درست ہے (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پانچ باتوں کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ سونا اس کے شایان شان ہے وہ ترازو کو پست اور بلند فرماتا ہے اس کی بارگاہ میں رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں اس کی بارگاہ کے حجابات نور و جلال کے ہیں اگر پردوں کو اٹھا دیا جائے تو اس کی ذات کا نور جہاں تک اس کی نظر کی وسعت ہے مخلوق کو جلا ڈالے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں اور شب و روز کا خرچ اور عطا ان کو خالی نہیں کرتے کیا تم نے دیکھا کہ اس نے جب سے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے کتنا خرچ کیا ہے اور اس کے دست قدرت سے کچھ بھی کم نہ ہوا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دست قدرت میں میزان (ترازو) ہے جس کو وہ جھکاتا ہے اور بلند فرماتا ہے (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے رب کریم کا دایاں دست قدرت بھرا ہے ابن نمیر کہتے ہیں کہ اس کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں اور شب و روز کی کوئی [illegible] میں سے کچھ بھی کم نہیں کرتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بارے میں زیادہ جانتا ہے (متفق علیہ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ اُكْتُبْ قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

88/17 وَعَنْ مُسْلِمِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ اَلْاٰيَةَ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهٗ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهٗ بِهِ النَّارَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

89/18 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ قلم ہے اس کو حکم ہوا کہ لکھ قلم نے پوچھا کیا لکھوں حکم ہوا کہ تقدیر کو لکھ لہٰذا اس نے ماضی میں جو ہوا اور جو مستقبل میں ہونے والا ہے سب کچھ لکھ دیا (ترمذی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا (ترجمہ) جب پکڑا تمہارے رب نے (صلی اللہ علیہ وسلم) پروردگار نے بنی آدم کی پشت سے پیدا ہونے والی ذریت کو آخر آیت تک حضرت عمر نے فرمایا میں نے سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تحقیق اللہ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی اور ان کی پشت پر اپنا دست قدرت پھیرا تو اس سے اولاد برآمد ہوئی تو ان کے بارے میں فرمایا ان کو میں نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے دوسری مرتبہ دست قدرت پھیرا تو اس سے پھر اولاد نکلی تو اس کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا یہ لوگ میں نے دوزخ کے لیے بنائے ہیں یہ جہنمیوں جیسے کام کریں گے اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ پھر عمل کی کیا ضرورت ہے تو سرکار نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو جنتی بناتا ہے اس سے جنتیوں جیسے کام کراتا ہے لہٰذا اس کا جنتیوں جیسے کام کرتے ہوئے خاتمہ ہوگا جس کے سبب اس کا داخلہ جنت میں ہوگا اور جب کسی بندہ کو دوزخ کے لیے پیدا کیا تو وہ دوزخیوں جیسے کام کرے گا اور اس کام پر اس کا خاتمہ ہو جس کے سبب وہ دوزخ میں داخل کرے گا۔ (مالک، ترمذی، ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ سے [illegible] نے حاضرین سے دریافت فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ناواقف ہیں لہٰذا آپ ہمیں بتا دیں فرمایا کہ یہ کتاب ہے اللہ رب العالمین کی طرف سے میں داہنے ہاتھ والی کتاب میں اہل جنت کے نام مع ولدیت وقبائل کی تفصیل کے ساتھ درج ہیں پھر آخر میں ان کی اجمالی تعداد درج کی گئی ہے جس میں قیامت تک اضافہ اور کمی ممکن نہیں پھر بائیں ہاتھ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا اس میں دوزخیوں کے نام ان کے آباء واجداد اور قبائل کے نام درج ہیں پھر ان کا اجمال بھی آخر میں موجود ہے جس میں قیامت تک اضافہ اور کمی ممکن نہیں یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب عمل کی کیا ضرورت جب سب کچھ لکھا جا چکا اور امر مقدر ہو گیا ہے سرکار نے فرمایا

وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۰/۱۹ وَعَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۱/۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هٰذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَتَنَازَعُوا فِيهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

۹۲/۲۱ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۹۳/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ اهْتَدٰى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۹۴/۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تم اپنے اعمال کو درست کر کے تقرب الٰہی حاصل کیونکہ جنتی کا خاتمہ نیک عمل پر ہی ہوتا ہے اگرچہ درمیان میں کیسے ہی کام کرتا رہا ہے اور دوزخی کا خاتمہ بھی بد اعمالی پر ہی ہوگا اگرچہ وہ اس درمیانی عرصہ میں کتنے ہی نیک کام کرتا رہا ہو اس کے بعد سرکار نے ان کتابوں کو پس پشت ڈال کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں پر احکام ختم فرما دیئے اب جنتی جنت اور دوزخی دوزخ کے مستحق ہو گئے ہیں (ترمذی)

ابو خزامہ تابعی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ افسوں (تعویذ) جو ہم کرتے ہیں یا دوائیں علاج کرتے ہیں یا بچنے کی چیزوں سے بچتے ہیں کیا یہ تقدیر کو بدل دیتی ہیں؟ فرمایا کہ یہ چیزیں بھی تقدیر کا حصہ ہیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم سب تقدیر کے موضوع پر بحث کر رہے تھے اس پر آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا اس وقت سرکار کے غصہ کا عالم یہ تھا کہ چہرہ مبارک انار کے دانہ کی طرح سرخ ہو گیا تھا یا رخسار مبارک میں سرخ انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے تھے آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس موضوع پر گفتگو کا حکم دیا گیا تھا کیا میری بعثت کا مقصد ایسے مسائل پر گفتگو ہے تم سے پہلے لوگوں نے جب اس موضوع پر جھگڑا کیا تو وہ ہلاکت میں پڑ گئے میں قسم کھاتا ہوں یا تمہیں قسم دلاتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپس میں تکرار نہ کرنا (ترمذی) اور اسی روایت کو اور ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے ان کے والد اور دادا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کو ایک مشت خاک سے پیدا فرمایا جو تمام خطہائے زمین سے حاصل کی گئی تھی اسی لیے ابن آدم خاکی ہیں اور ان میں سرخ سفید اور کالی رنگت والے ہیں ان میں نرم خو بھی ہیں اور تند خو بھی ناپاک بھی ہیں اور پاک بھی۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا اور ان پر نور کی تجلی فرمائی جس کو یہ نورانیت مل گئی اس کو ہدایت نصیب ہوئی اور جس کو اس نورانیت سے حصہ نہ ملا وہ گمراہ رہا سرکار نے فرمایا اسی لیے میں کہتا ہوں کہ علم الٰہی پر قلم خشک ہو چکا ہے (احمد و ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۵/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۹۶/۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۷/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۹۸/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ)

۹۹/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَّرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۰۰/۲۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

کا معمول یہ تھا کہ آپ کثرت سے یہ کلمات کہا کرتے تھے اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم فرما دے راوی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا یا نبی اللہ ہم آپ پر اور جو آپ لائے اس پر ایمان لائے ہیں کیا اب بھی آپ ہماری گ سے خوف کھاتے ہیں سرکار نے فرمایا بیشک کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں انہیں جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل کی مثال اس پر کی سی ہے جو بیابان میں پڑا ہوا ہے اور ہوائیں اس کو الٹتی رہتی ہیں اور اس کے ظاہر و باطن کو منقلب کرتی رہتی ہیں۔

(روایت احمد)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ان چار باتوں پر ایمان نہ رکھے (۱) اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے (۲) اور میری رسالت کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے (۳) موت اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان رکھے (۴) اور تقدیر الٰہی پر ایمان رکھے (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں وہ گروہ مرجئہ اور قدریہ ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] آپ نے فرمایا میری [illegible] یہ لوگ بھی زمین میں دھنسنے اور ان کی صورتوں کا مسخ ہونا ہوگا [illegible] اور یہ ان لوگوں کو پیش آئے گا جو تقدیر کے منکر ہیں (ترمذی۔ ابو داؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرقہ قدریہ کے لوگ اس امت کے مجوسیوں کی مانند ہیں اگر یہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو (احمد۔ ابو داؤد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدریوں کے ساتھ نہ تو اٹھو بیٹھو اور نہ انہیں اپنا حاکم بناؤ۔

(ابو داؤد)

۱۰۱/۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُّجَابُ الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ شخص ایسے ہیں جن پر میں بھی لعنت کرتا ہوں اور اللہ کی بھی ان پر لعنت ہے کیونکہ ہر نبی کی دعا مقبول ہے اور وہ چھ شخص یہ ہیں (۱) اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا (۲) تقدیر الٰہی کو جھٹلانے والا (۳) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا تاکہ اس کو عزت بخشے جو بارگاہ الٰہی کا راندہ ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی اس کو ذلیل کرے (۴) ان چیزوں کو حلال جاننے والا جنہیں اللہ نے حرام فرمایا ہے (۵) جن چیزوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے ان کو میری اولاد اور اہل قرابت سے [illegible] (۶) میری سنت کو ترک کرنے والا [illegible]

۱۰۲/۳۱ وَعَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مطر بن عکامس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی کی موت کسی دوسرے خطہ پر مقدر فرماتا ہے تو اس خطہ زمین کی طرف اس کی کوئی غرض وابستہ کر دیتا ہے (احمد و ترمذی)

۱۰۳/۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ قُلْتُ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے آباء (والدین) کے تابع ہوں گے میں نے عرض کیا بغیر عمل کے؟ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے جو وہ عمل کرتے اور جب میں نے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ بھی اپنے باپ کے تابع ہیں میں نے عرض کیا بغیر عمل کیے؟ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو زیادہ جانتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۰۴/۳۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کو زندہ درگور کرنے والی اور زندہ درگور کیا جانے والا (بچہ) دونوں جہنمی ہیں (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۵/۳۴ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے پانچ کاموں سے فارغ ہو چکا ہے ان کی موت سے ان کے عمل سے ان کے لیٹنے کی جگہ سے ان کے چلنے پھرنے کے مقام سے اور ان کے رزق سے (احمد)

۱۰۶/۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے تقدیر کے بارے میں کچھ کہا اس سے قیامت میں باز پرس ہوگی اور جس نے کچھ نہ کہا اس سے سوال نہ ہوگا۔ (ابن ماجہ)

۱۰۷/۳۶ وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ

ابن دیلمی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۰۸ / ۳۷ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔)

۱۰۹ / ۳۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلَتْ خَدِيْجَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَاَى الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهَا قَالَ لَوْ رَاَيْتِ مَكَانَهُمَا لَاَبْغَضْتِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَلَدِيْ مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۱۰ / ۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ

[illegible]

کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ میرے ذہن میں تقدیر کے بارے میں کچھ سوالات ہیں آپ مجھے ان کے بارے میں کوئی حدیث بتائیں شاید اللہ تعالیٰ میرے دل سے ان شبہات کو دور کر دے تب جناب ابی بن کعب نے فرمایا پہلے تو یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ اگر آسمان کے بسنے والوں اور زمین پر بسنے والوں کو عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ عمل ظلم نہ ہو گا اور اگر ان بندوں پر رحمت فرمائے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر اور برتر ہو گی اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو یہ عمل اس وقت تک قابل قبول نہ ہو گا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یقین رکھو کہ جو چیز تمہیں ملی ہے وہ خطا کرنے والی نہ تھی اور جس چیز سے تم سے خطا کی ہے وہ تمہیں ملنے والی نہ تھی اگر مرتے وقت تمہارا یہ عقیدہ نہ ہو گا تو جہنم میں داخل ہوں گے یہ سن کر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی معلوم کیا تو انہوں نے بھی وہی جواب دیئے جو جناب ابی بن کعب نے دیئے تھے اس کے بعد میں جناب حذیفہ بن یمان کے پاس آیا تو انہوں نے بھی دہرایا

حضرت نافع تابعی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام کہا ہے جناب ابن عمر نے فرمایا مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس نے دین میں نئی بات نکالی ہے اگر ایسا ہے تو اس کو میرا جواب نہ کہنا بیشک میں نے سرکار دو عالم علیہ السلام سے سنا ہے کہ میری امت میں یا اس امت میں (شک راوی) زمین میں دھنسنا ہو گا مسخ ہونا اور آسمان سے پتھروں کی بارش جیسے عذاب منکرین تقدیر پر ہوں گے ۔ روایت ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث ...

[illegible]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا جو دور جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے سرکار نے فرمایا کہ وہ دونوں جہنم میں ہیں حضرت علی فرماتے ہیں جب سرکار نے جناب خدیجہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو فرمایا اگر تم ان کی جگہ دیکھ لو تو تم بھی انہیں برا سمجھنے لگو گی تب جناب خدیجہ نے اس اولاد کے بارے میں دریافت فرمایا جو سرکار سے تھی تو آپ نے فرمایا وہ جنت میں ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا مومن اور ان کی اولاد جنتی ہیں مشرکین اور ان کی اولاد جہنمی پھر سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ان کا اتباع کیا آخر آیت تک ۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو ان کی

كُلَّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاۤءِ قَالَ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ دَاوٗدُ فَقَالَ اَيْ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰى عُمْرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ جَاۤءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوٗدَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ اٰدَمُ فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطَأَ اٰدَمُ وَخَطَأَتْ ذُرِّيَّتُهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۱/۴۰ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاۤءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاۤءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاۤءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۱۲/۴۱ وَعَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالُوْا لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ اَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِيْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰى بِالْيَدِ الْاُخْرٰى وَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَلَا اُبَالِيْ وَلَا اَدْرِيْ فِيْ اَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۱۳/۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پشت پر اپنا دست قدرت رکھا تو ان کی پشت سے وہ تمام اولاد برآمد ہوئی جو کو قیامت تک پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی میں نور ودیعت فرمایا اور ان کو جناب آدم کے سامنے پیش کیا جناب آدم نے رب کریم سے دریافت کیا خداوندا یہ کون ہیں، خالق دو عالم نے فرمایا تمہاری اولاد ہے ان میں ایک شخص کی پیشانی کی چمک انہیں اچھی معلوم ہوئی اور آپ نے دریافت کیا خداوندا یہ کون ہیں جواب ملا یہ جناب داؤد ہیں جناب آدم نے سوال کیا خداوندا ان کی عمر کتنی ہے جواب ملا ساٹھ سال آدم علیہ السلام نے کہا خداوندا انہیں میری عمر میں سے چالیس اور دیدیجئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کے چالیس سال باقی تھے تو ملک الموت ان کے پاس آئے تو جناب آدم نے فرمایا کیا میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ تو جناب عزرائیل نے فرمایا کیا آپ نے اپنی عمر میں چالیس سال حضرت داؤد کو نہیں دیئے تھے تو جناب آدم نے انکار کر دیا اسی لیے ان کی ذریت میں بھی انکار کی عادت پیدا ہوئی اسی طرح حضرت آدم بھول گئے کہ بھول گیا یا اسی طرح ان کی اولاد بھول جاتی ہے جناب آدم سے لغزش ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں (ترمذی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا جب حق تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو ان کے داہنے کاندھے پر دست قدرت رکھا تو اس سے ان کی ذریت چیونٹیوں کی طرح نکلی جو صاف شفاف اور سفید تھی لیکن جب دست قدرت بائیں کاندھے پر رکھا تو جو ذریت برآمد ہوئی وہ سیاہ اور کوئلے کی طرح تھی۔ اس موقعہ پر رب تعالیٰ نے فرمایا میری ذات بے نیاز ہے یہ داہنے ہاتھ والی ذریت جنتی اور میری ذات بے نیاز ہے یہ بائیں طرف والی ذریت جہنمی ہے (احمد)

حضرت ابونضرہ تابعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام ابو عبداللہ تھا بیمار ہوئے تو انکے دوست عیادت کیلئے آئے تو انہیں روتا ہوا پایا جب انہوں نے سوال کیا جناب رنج کا کیا سبب ہے، کیا آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم مونچھیں کتروایا کرو اور اس عمل پر مداومت کرو یہاں تک کہ آخرت میں مجھ سے ملاقات کرو ابو عبداللہ نے فرمایا کیوں نہیں ابو عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے داہنے دست قدرت کی مٹھی میں ایک جماعت کو لیا اور دوسری جماعت بائیں دست قدرت کی مٹھی میں لیا اور داہنی مٹھی سے ایک جانب (جنت کی طرف) اشارہ فرمایا اور دوسری سے دوسری جانب (دوزخ کی طرف) اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ جنتی اور دوزخی ہیں اور میری ذات بے نیاز ہے ابو عبداللہ کہتے ہیں سو میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں کس مٹھی والوں میں سے ہوں (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَّكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

116/45 وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَّجَعٌ مِّنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِّنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور مستقبل میں پیش آنیوالے واقعات کے بارے میں تذکرہ کر رہے تھے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس کو سچ مان لو لیکن اگر یہ سنو کہ ایک شخص کی فطرت تبدیل ہو گئی ہے تو اس کا یقین نہ کرنا کیونکہ وہ اس چیز کو اختیار کرتا ہے جس پر اس کی تخلیق ہوتی ہے۔ (احمد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو زہر آلود بکری کا گوشت کھا لینے کی وجہ سے ہر سال تکلیف ہوتی ہے سرکار نے فرمایا وہ میرے لئے اس وقت مقدر کر دی گئی تھی جبکہ جناب آدم کے پتلے کے لئے مٹی خمیر ہو رہی تھی

(احمد)

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر کا ثبوت

پہلی فصل

117/1 عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

118/2 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں کیونکہ فرمان الٰہی یہ ہے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ مسلمان بندوں کو قول محکم کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ایک اور روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح منقول ہے کہ آیت کریمہ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب مردے سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندہ کو جب قبر میں رکھ کر اس کے ساتھی واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے اس کے بعد اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اس مردہ کو بٹھا کر اس سے معلوم کرتے ہیں کہ ان اللہ کے بندے جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا کہتا ہے اس موقع پر مسلمان بندہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں تب اس سے فرشتے

قَالَ اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِيْ عَرَفَةَ فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

١١٤/٤٣ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ وَرَاَى الْاَنْبِيَآءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهٗ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

١١٥/٤٤ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ

جناب آدم کی پشت کی ذریت سے عہد و میثاق وادی نعمان یعنی میدان عرفات میں لیا تھا اور جناب آدم کی پشت سے پیدا ہونے والی تمام ذریت کو برآمد کر کے چیونٹیوں کی طرح پھیلایا پھر سب کے سامنے سب سے دریافت فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا ہاں ہم تیری وحدانیت کی شہادت دیتے ہیں اور یہ فرمایا روز قیامت نہ کہنا کہ ہم غفلت میں تھے اور یہ بھی نہ کہنا کہ شرک تو ہمارے اسلاف نے کیا تھا اور ہم انکی اولاد تھے کیا اے رب تعالیٰ تو ہم کو باطل پرستوں کے عمل کی وجہ سے ہلاک فرمائے گا (احمد)

حضرت ابی بن کعب رب تعالیٰ کے اس حکم کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس میں رب کریم فرماتا ہے (ترجمہ آیت) جب اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی ذریت کو نکالا راوی فرماتے ہیں ان سبکو جمع فرمایا اور انکو مختلف اقسام میں تقسیم کیا انکو صورت عطا کی نطق کی صلاحیت دی تو وہ بولے پھر ان سے عہد و میثاق لیا اور انکی جانوں کو ان پر گواہ بنا کر معلوم فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سبنے کہا کیوں نہیں تب رب تعالیٰ نے فرمایا میں تم پر ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں اور تمہارے والد جناب آدم کو گواہ بناتا ہوں کہ کل قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے اور نہیں جانتے تھے جان لو کہ میرے سوا نہ کوئی معبود ہے اور نہ کوئی رب لہٰذا میرے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہراؤ میں تم میں اپنے رسول بھیجوں گا جو میرا عہد و میثاق تمہیں یاد دلاتے رہیں گے اور میں تمہاری ہدایت کیلئے کتاب نازل کرونگا تب ان سبنے کہا ہم شہادت دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں تو ہمارا رب اور ہمارا معبود ہے تیرے سوا نہ کوئی ہمارا رب ہے اور نہ کوئی تیرے سوا معبود ہے اسکے بعد جناب آدم کو بلند مقام پر لایا گیا جہاں سے انہوں نے اپنی ذریت کو دیکھا ان میں غنی بھی تھے اور فقیر بھی خوبصورت بھی تھے اور بدصورت بھی تب آدم علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا خداوندا تو نے سبکو ایک جیسا کیوں نہ بنایا تب رب تعالیٰ نے فرمایا میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے جناب آدم نے اس مجمع میں انبیاء کو دیکھا کہ وہ اندھیرے میں چراغوں کی مانند ہیں ان پر خاص قسم کی نورانیت چھائی ہے جسطرح عوام سے عہد لیا گیا اسطرح انبیاء سے بھی عہد لیا گیا جسکی جانب اس آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے (جبکہ لیا ہم نے انبیاء سے عہد (آیت کے دوسرے حصہ) عیسیٰ ابن مریم تک جو کہ ان ارواح میں موجود تھے اور انہیں حضرت مریم کیطرف بھیجا گیا حضرت ابی بن کعب راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ روح حضرت مریم کے منہ کے راستہ جسم میں داخل ہوئی (احمد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم رسول اکرمؐ

بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

119/3 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

120/4 وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

121/5 وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِّبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتُوْا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ

کہتے ہیں کہ دوزخ میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت کے ٹھکانے سے تبدیل فرما دیا ہے لیکن منافق اور کافر سے جب یہ سوال ہوگا کہ تم سرکار کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہے گا میں نہیں جانتا جو لوگ کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا تب اس سے کہا جائیگا نہ تو تو نے جانا اور نہ پڑھا اسوقت اسکو لوہے کے گرز سے ضرب لگائی جاتی ہے جس سے اسکی چیخ نکلتی ہے لیکن یہ آواز جن وانسان کو سنائی نہیں دیتی باقی سب سنتے ہیں (متفق علیہ الفاظ بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کسی کو جب موت آجاتی ہے تو روزانہ صبح وشام اس کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ اور اس کو بتایا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تجھے اس کی طرف اٹھایا جائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور اس نے مجھ سے عذاب قبر کا تذکرہ کر کے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب قبر سے محفوظ رکھے جناب عائشہ فرماتی ہیں میں نے سرکار سے عذاب قبر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا عذاب قبر حق ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے سرکار کی کوئی نماز ایسی نہ دیکھی جس کے بعد آپ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ بنی نجار کے باغ کے قریب تھے سرکار اس وقت خچر پر سوار تھے جو انتہائی شوخی کر رہا تھا قریب تھا کہ سرکار خچر سے گر جائیں وہاں پانچ یا چھ قبریں تھیں سرکار نے دریافت فرمایا کوئی ان قبر والوں سے واقف ہے ایک صاحب نے کہا میں واقف ہوں سرکار نے معلوم کیا کہ یہ کب مرے تھے انہوں نے کہا یہ حالت شرک میں مرے تھے تب سرکار نے فرمایا یہ امت قبر میں آزمائی جائے گی اگر مجھے یہ یقین نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دوگے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تم کو بھی قبر کے عذاب کو سنا دے جس کو میں سنتا ہوں پھر آپ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو ہم نے کہا خداوندا ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ- (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرتے ہیں سرکار نے دوبارہ فرمایا کہ اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو ہم نے پھر کہا اے اللہ ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے ہیں پھر سرکار نے فرمایا ظاہر و باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کرو ہم نے اللہ سے ظاہر و باطنی فتنوں سے پناہ مانگی سرکار نے پھر ہم سے فرمایا اللہ سے ظاہر و باطنی فتنوں سے پناہ طلب کرو ہم نے اللہ سے ظاہر و باطن کے فتنوں سے پھر پناہ مانگی تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو ہم نے کہا ہم دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ لیتے ہیں

دوسری فصل

۱۲۲/۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَیَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَیَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ-

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والے قبر میں آتے ہیں انمیں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے اور وہ مردے سے حضور کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ تو دنیا میں انکو کیا کہا کرتا تھا اگر مردہ ایماندار ہے تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (سرکار) اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور کلمہ شہادت پڑھتا ہے تب یہ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دیگا پھر اس مردے کیلئے ستر ستر گز قبر میں فراخی کر دی جاتی ہے اور اسکی قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں اب تو سوجا تو وہ کہتا ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں کو خبر دینے کیلئے جاتا ہوں تو فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو پہلی رات کی دلہن کی طرح سوجا جس کو گھر کا سب سے محبوب فرد ہی جگاتا ہے۔ پھر وہ سوتا ہے تو اس کو اس کے ٹھکانے سے اللہ تعالیٰ ہی بیدار فرمائے گا۔ لیکن اگر مردہ منافق ہوتا ہے تو وہ فرشتوں کو جواب دیتا ہے میں نے جو کچھ لوگوں سے آپکے (سرکار) بارے میں سنا ویسا ہی میں بھی کہتا تھا میں انکو نہیں جانتا تب فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تیرا جواب یہی ہوگا اسکے بعد زمین سے کہا جاتا ہے تو قریب ہو جا تو زمین اسقدر سمٹتی ہے اور قبر اسقدر تنگ ہوتی ہے کہ اسکی دائیں پسلیاں بائیں میں اور بائیں دائیں میں چلی جاتی ہیں اور وہ اسوقت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا جب تک کہ وہ قبر سے اٹھایا جائے - (ترمذی)

۱۲۳/۷ وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْهِ مَلَكَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُكَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا یُدْرِیْكَ فَیَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰیَةَ قَالَ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور مردے کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، وہ اس سے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ شخصیت کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث کی گئی تھی وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں فرشتے کہتے ہیں تمہیں کس طرح معلوم ہوا تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور ان پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی اور اسی کو اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مسلمان بندوں کو قول محکم پر ثابت رکھتا ہے (آخر آیت تک) اس وقت ایک منادی

مِنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَّصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَّسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)

۱۲۴/۸ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِیْ وَتَبْكِیْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَّجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

۱۲۵/۹ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

۱۲۶/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

آسمان سے ندا کرتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا اسکے لیے جنت کا بستر بچھا دو اور جنتی لباس پہنا دو جنت کی طرف کے دروازے کھول دو جب دروازوں کو کھولا جاتا ہے تو اسکے پاس جنتی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور تا حد نگاہ اسکی قبر میں وسعت کر دی جاتی ہے۔ لیکن کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسکی روح جسم میں واپس کی جاتی ہے اور اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسکو بٹھا کر دریافت کرتے ہیں تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے افسوس افسوس میں نہیں جانتا دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے تو وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا تیسرا سوال یہ ہوتا ہے وہ شخصیت کیسی ہے جسکو تمہاری جانب مبعوث کیا گیا تو حسب معمول وہی جواب دیتا ہے۔ افسوس میں نہیں جانتا اسوقت آسمان سے ایک منادی کہتا ہے یہ جھوٹا ہے اسکو آگ کا لباس پہنا دو آگ کا بستر دو اور دوزخ کی جانب کے دروازے کھول دو جس سے لو اور گرمی آتی ہے سرکار نے فرمایا اس پر قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اسکی پسلیاں آپس میں مختلط ہو جاتی ہیں پھر اس پر ایک نابینا اور بہرا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جسکے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے تو ریزہ ریزہ ہو جائے وہ فرشتہ اس گرز سے اس مردہ کو مارتا ہے تو اسکی آواز کو جن وانس کے علاوہ مشرق و مغرب میں سب سنتے ہیں اس ضرب سے وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اسمیں روح لوٹائی جاتی ہے (اور یہ عمل جاری رہتا ہے) (احمد ابو داؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ اُن کی داڑھی تر ہو جاتی جب ان سے دریافت کیا گیا کہ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر تو آپ کو رونا نہیں آتا لیکن قبرستان میں آپ پر گریہ طاری ہو جاتا ہے تو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس منزل سے آسانی سے گزر گئے تو بعد کی منازل بھی آسانی سے گزر جائیں گی لیکن اگر پہلی ہی منزل بھاری پڑی تو بعد کی منزلیں بھی مشکل ہو جائیں گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے قبر سے زیادہ سخت منظر اور کہیں نہیں دیکھا (ابن ماجہ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ دفن میت سے فارغ ہوتے تو قبر کے کنارے ٹھہر جاتے اور حاضرین سے فرماتے اب اس کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کا سوال کرو کیونکہ اب یہ سوال و جواب کی منزل میں ہے (ابو داؤد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم ليسلط على الكافر في قبره تسعة وتسعون تنينا تنهسه وتلدغه حتى تقوم الساعة لو أن تنينا منها نفخ في الأرض ما أنبتت خضرا۔ رواه الدارمي وروى الترمذي نحوه وقال سبعون بدل تسعة وتسعون۔

علیہ وسلم نے فرمایا کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدہے مسلط کئے جاتے ہیں جو اس کو قیامت تک ڈستے رہیں گے اور اگر ان میں ایک سانپ بھی زمین پر پھنکار مارے تو زمین کی سرسبزی ختم ہو جائے اور آئندہ سبزہ نہ اگے (دارمی، ترمذی) اور ترمذی نے ننانوے کی جگہ ستر کہا ہے۔

تیسری فصل

۱۲۷/۱۱ عن جابر قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى سعد بن معاذ حين توفي فلما صلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع في قبره وسوي عليه سبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فسبحنا طويلا ثم كبر فكبرنا فقيل يا رسول الله لم سبحت ثم كبرت قال لقد تضايق على هذا العبد الصالح قبره حتى فرجه الله عنه۔

(رواه أحمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی میت میں گئے سرکار نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی جب سعد کو قبر میں رکھا گیا اور قبر کو برابر کر کے مٹی ڈال دی گئی تو حضور علیہ السلام نے کلمات تسبیح ادا فرمائے اور ہم بھی حضور کے ساتھ بہت دیر تک تسبیح و تہلیل کرتے رہے اس کے بعد سرکار نے تکبیر پڑھی تو ہم بھی سرکار کے ساتھ پڑھتے رہے بعد میں ہم نے تسبیح تہلیل و تکبیر پڑھنے کے بارے میں [illegible] تو آپ نے فرمایا اس نیک بندہ پر قبر تنگ ہو رہی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں وسعت فرما دی (احمد)

۱۲۸/۱۲ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذي تحرك له العرش وفتحت له أبواب السماء وشهده سبعون ألفا من الملائكة لقد ضم ضمة ثم فرج عنه۔

(رواه النسائي)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہیں جس کے لئے عرش الٰہی ہل گیا آسمان کے دروازے کھولے گئے اور ستر ہزار فرشتوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پہلے ان کی قبر بھینچی گئی جس طرح بھینچی جاتی ہے پھر اس میں وسعت فرما دی گئی۔

(نسائی)

۱۲۹/۱۳ وعن أسماء بنت أبي بكر قالت قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فذكر فتنة القبر التي يفتتن فيها المرء فلما ذكر ذلك ضج المسلمون ضجة رواه البخاري هكذا وزاد النسائي حالت بيني وبين أن أفهم كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سكنت ضجتهم قلت لرجل قريب مني أي بارك الله فيك ماذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في آخر قوله قال قال قد أوحي إلي أنكم تفتنون في القبور قريبا من فتنة الدجال۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فتنہ قبر کے بارے میں جس میں کہ انسان مبتلا ہوتا ہے ذکر کیا اس خطبہ کے دوران حاضرین دھاڑیں مار کر رونے لگے (بخاری) امام نسائی نے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ حدیث کو نقل کیا لوگوں کی گریہ و زاری کی آوازیں میری سماعت اور سرکار کے کلام کے درمیان مزاحم ہوئیں اور میں سرکار کا کلام نہ سن سکی جب ان کا رونا کم ہوا تو میں نے اپنے قریبی شخص سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکتوں سے نوازے کہ سرکار نے اختتامی کلمات کیا فرمائے تھے تو ان صاحب نے بتایا سرکار نے فرمایا تھا میرے پاس سے وحی کی گئی کہ تم فتنہ قبر میں مبتلا کئے جاؤ گے جو فتنہ دجال کے قریب یا مماثل ہوگا۔

۱۳۰/۱۴ وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا أدخل الميت القبر مثلت له الشمس عند غروبها

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کی قبر کے ماحول

[illegible]

فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ دَعُوْنِي أُصَلِّي۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۱/۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوْبٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ رَأَيْتَ اللّٰهَ فَيَقُوْلُ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَّرَى اللّٰهَ فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ إِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِي قَبْرِهٖ فَزِعًا مَشْعُوْبًا فَيُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ إِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کو ایسا کر دیا جاتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے غروب آفتاب قریب ہے۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو مرد اپنی قبر میں بیٹھتا ہے اس وقت اس پر نہ تو خوف مسلط ہوتا ہے نہ گھبراہٹ پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے تو کن میں سے تھا وہ جواب دیتا ہے میں تبع اسلام تھا پھر سرکار کی جانب اشارہ کرکے دریافت کرتے ہیں یہ کون ہیں تو وہ جواب دیتا ہے یہ ذات تو سرکار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو ہمارے پاس دلائل اور براہین لے کر آئے اور ہم نے آپکی تصدیق کی پھر مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تو نے اللہ کو دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے کسی شخص کے لائق یہ بات نہیں کہ وہ اللہ کو دیکھے پھر اسکی طرف دوزخ کی ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکا بعض بعض کو توڑ رہا ہے اسوقت اس سے کہا جاتا ہے دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے بچا لیا پھر اسکے لیے جنت کی جانب کھڑکی کھول دی جاتی ہے تو مردہ اس کی بہاروں اور تروتازگی کو دیکھتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اس یقین و ایمان کی بنا پر یہ تیرا ٹھکانا ہے جس پر تیری زندگی گذری اور تجھے موت آئی اور اسی یقین پر انشاء اللہ (روز قیامت) اٹھایا جائیگا۔ لیکن برے آدمی کو قبر میں جب اٹھایا جاتا ہے تو قبر میں ڈرا اور گھبرایا ہوا بیٹھتا ہے جب اس سے سوال ہوتا ہے کہ تو کس دین پر تھا تو وہ کہتا ہے مجھے معلوم نہیں اور جب اس سے سرکار کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ جو کچھ ان کے بارے میں لوگوں سے سنتا تھا وہی میں بھی کہتا تھا۔ پھر اسکے لئے جنت کی کھڑکیاں کھول جاتی ہیں اور وہ جنت کی بہاروں کو دیکھتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے دیکھ لے تجھے کن نعمتوں سے پھیر دیا گیا پھر اس کے لئے جہنم کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں تو وہ دیکھتا ہے کہ بعض بعض کو ختم کر رہا ہے

حصہ ہے اس کے بعد اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے اور یہ اس شک کی بنا پر ہے جس پر تو نے زندگی گزاری اور تجھے موت آئی اور اسی پر انشاء اللہ قیامت کے دن اٹھایا

بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت پر عمل اور یقین

پہلی فصل

۱۳۲/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات ایجاد

فَهُوَ رَدٌّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳ ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴ ۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵ ۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۶ ۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کی جو اس میں پہلے سے نہ تھی۔ وہ عمل یا اسکا کرنیوالا مردود ہے (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد بہترین بات قرآن کریم ہے اور طریقوں میں بہتر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے اور بدترین چیز وہ ہے جو دین میں ایجاد کی گئی اور دین میں ہر نئی بات گمراہی ہے۔

(بخاری)

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ سرزمین حرم پر بے راہ روی کرنے والا۔ اسلام لانے کے بعد جاہلیت کی رسوم کو اپنانے والا اور خون مسلم کا ناحق طلب کرنے والا تاکہ اس کو بہائے۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے تمام امتی داخل جنت ہوں گے مگر جس نے انکار کیا سرکار سے دریافت کیا گیا کہ انکار کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ داخل جنت ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہی میرا منکر ہے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے تو کچھ فرشتے آپ کے پاس آئے تو یہ آپس میں کہنے لگے تمہارے لئے اس معزز شخصیت کی ذات ایک مثال ہے اس کو بیان کرو ان میں سے بعض نے کہا آپ آرام فرما رہے ہیں تو بعض نے کہا بظاہر تو سو رہے ہیں لیکن آپ کا دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے کہا کہ آپ کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی نے مکان بنایا اور اس میں کھانا تیار کر کے کسی کو بھیج کر لوگوں کو کھانے کیلئے بلا لیا ہے پس جو بلانے والے کی بات مان کر آیا اور اسنے کھانا کھا لیا اور جس شخص نے بلانے والے پر اعتبار نہ کیا اور اس سے آ کر کھانا نہ کھایا اس گفتگو کے بعد فرشتوں نے آپس میں کہا کہ یہ بات تفصیل طلب ہے اسکی تفصیل بیان کرو تو یہ آپس میں کہنے لگے آپ تو سوئے ہوئے ہیں تو بعض نے کہا کہ آپکی آنکھیں مصروف خواب ہیں لیکن دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے آپس میں کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے اور بلانے والے سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے سرکار کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حق و باطل میں وجہ امتیاز ہے (بخاری)

۱۳۷/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّى اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَخْشٰكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقٰكُمْ لَهٗ لٰكِنِّىْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّىْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّىْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی خدمت میں تین شخص حاضر ہوئے اور سرکار کی عبادت کے متعلق دریافت کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے اسکو کم سمجھا کہنے لگے ہمارا سرکار کے ساتھ کیا نسبت سرکار کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے تھے ایک نے کہا اب میں ساری رات نماز میں گزاروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھوں گا اور افطار نہ کروں گا، تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہ کروں گا۔ اسی وقت وہاں سرکار تشریف لے آئے اور فرمایا تم آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے خبردار! خدا کی قسم میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور تقویٰ اختیار کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں میں نے عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں

(یعنی اسلامی معاشرہ کا فرد نہیں)

(متفق علیہ)

۱۳۸/۷ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهٗ فَوَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا پھر اس میں رخصت عطا فرمائی (یعنی ترک کر دیا) کچھ لوگوں نے اس سہولت سے فائدہ نہ اٹھایا اور اس کام کو ترک نہ کیا جب یہ بات سرکار کے علم میں آئی تو آپ نے خطبہ دیا اور حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا لوگ کس حال میں ہیں جس کام کو میں کرتا ہوں وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سے بہت زیادہ ڈرتا بھی ہوں۔ (متفق علیہ)

۱۳۹/۸ وَعَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهٗ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَا تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّاْيِىْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ملاحظہ کیا کہ لوگ کھجوروں کے درختوں کی قلمکاری کر رہے تھے سرکار نے ان سے دریافت کیا کہ تم کیا کر رہے ہو لوگوں نے کہا ہم ایسا ہی کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن اس مرتبہ کھجور کی فصل اچھی نہ ہوئی تو لوگوں نے آکر سرکار سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں جب میں تمکو دین کی بات بتاؤں تو اس کو قبول کرو لیکن جب میں اپنی رائے سے کوئی بات بتاؤں تو میں انسان ہوں (رواہ مسلم)

۱۴۰/۹ وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِىْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِىَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّىْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اس چیز کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مبعوث فرمایا ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص آکر اپنی قوم سے کہے کہ

بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَآئِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا هٰذِهٖ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهَا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَآئِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَآئِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں لہٰذا جلدی کرو جلدی کرو اس طرح اس کی قوم میں سے ایک جماعت نے اسکی بات کو مانا اور وہ راتوں رات وہاں سے نکل گئے اور انہوں نے نجات پائی لیکن قوم کے بقیہ لوگوں نے اس کی بات نہ مانی اور اپنی جگہ رہے صبح کو اس لشکر نے ان پر حملہ کر کے تاراج کر دیا۔ لیکن یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور جو کچھ میں لیکر آیا ہوں اس پر عمل پیرا ہوا اور دوسری مثال اس شخص کی ہے جسنے میری نافرمانی کی اور جس چیز کو میں لے کر آیا ہوں اس کی تکذیب کی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جیسنے آگ جلائی اور جب اسکے گرد اگرد روشنی ہوئی تو آگ سے شغف رکھنے والے پروانے آ آکر گرنے لگے تو اس نے ان کو روکنا چاہا لیکن وہ اس پر غالب آئے اور آگ میں گرنے لگے۔ لیکن میری مثال یہ ہے کہ میں تم کو آگ میں گرنے سے پکڑ کر روک لیتا ہوں جبکہ تم اس میں گرنا چاہتے ہو۔ (بخاری) امام مسلم نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے ! میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کے لئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں آگ سے بچنے کے لئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرے جاتے ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس چیز کی مثال جس کو دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی ہدایت اور علم۔ تیز بارش کی سی ہے جو خطہ زمین پر برسی ایک خطہ زمین اچھا تھا اس نے پانی کو قبول کر کے خشک و تر گھاس اگائی اور ایک قطعہ زمین سخت تھا اس نے پانی کو محفوظ رکھا جس سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا پانی کو پیا اور پلایا کھیتوں کو سیراب کیا۔ تیسرا زمین کا ٹکڑا بنجر تھا جس نے نہ تو پانی کو محفوظ رکھا نہ وہاں روئیدگی ہوئی۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ عطا فرمائی اور اس نے اس (تعلیم) سے جس کو لے کر میں آیا ہوں فائدہ اٹھایا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا لیکن جس نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا اور سر نیچا کیے رہا اور اسنے نہ تو اللہ کی ہدایت کو قبول کیا اور نہ اس پر عمل کیا جو میں لیکر آیا ہوں (متفق علیہ)

۱۴۳/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ قَرَأَ اِلٰى وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ اٰيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۵/۱۴ وَعَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۶/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ (ترجمہ) وہ ذات جس نے تم پر کتاب نازل فرمائی جس میں محکم آیات ہیں " اولوا الالباب " تک تلاوت فرمائی اسکے بعد آپ نے جناب عائشہ سے فرمایا جب تم دیکھو اور امام مسلم فرماتے ہیں جب تم دیکھو کہ جو لوگ متشابہ آیات کی طرف توجہ دیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا ہے (کہ انکے دلوں میں کجی ہے) لہٰذا ان سے بچو (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوپہر کو پہنچا تو وہاں دو آدمی ایک آیت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے اس وقت سرکار حجرہ شریف سے باہر تشریف لائے آپ کے چہرہ مبارک سے غصہ کے آثار ظاہر تھے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اپنی کتابوں کے بارے میں جھگڑے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے۔

(مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہے جو ایسی بات کے بارے میں چون و چرا کرے جو اس سے قبل حرام نہ تھی اور اس کی چون و چرا کی وجہ سے وہ چیز حرام کر دی گئی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں ایسے جھوٹے دجال ہوں گے جو ایسی احادیث بیان کریں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے لہٰذا تم ان سے بچو اور خود کو ان سے بچاؤ تاکہ نہ تو وہ تم کو گمراہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب توریت عبرانی زبان میں پڑھ کر اسکی تفسیر مسلمانوں کو عربی میں بتاتے تھے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا تم نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب صرف آمنا کہو اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل ہوا آخر تک آیت کے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۸/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۹/۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّتِهٖ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۰/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۱/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۲/۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ وَلَا يَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو نقل کر دے۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھیجا گیا کوئی نبی کسی امت میں مجھ سے پہلے مگر ان کی امت میں ان کے مددگار ہوتے تھے اور ایسے لوگ ہوتے تھے جو ان نبیوں کے احکام پر عمل کرتے اور ان کی سنت کو اپناتے تھے پھر انکے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جنکا طریق کار یہ تھا کہ وہ جو کچھ کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے جس کا انہیں حکم نہ ہوتا تھا لہٰذا جو ایسے نافرمانوں کے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن اور جو دل سے جہاد کرے (یعنی انہیں برا جانے) وہ بھی مومن اور اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو نیکی کی طرف بلایا تو اسکو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس عمل کرنے والے کو ملا ہے اور اس عمل کرنے والے کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی۔ اور اگر کسی شخص نے کسی کو برائی کی طرف متوجہ کیا تو اس کو بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا گناہ برائی کرنے والے کو ہوگا اور اس کے گناہ میں سے اس کا گناہ بھی کم نہیں کیا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی ابتدا غریبوں سے ہوئی اور ایسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ شروع ہوا ہے لہٰذا غریب ہی خوش قسمت ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان سمٹ کر مدینہ کی طرف آ جائے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹتا ہے (متفق علیہ) اور ہم جناب ابوہریرہ کی حدیث ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ کو کتاب المناسک میں اور دو حدیثیں جو حضرت معاویہ و جابر سے مروی ہیں جن میں سے ایک کے الفاظ وَلَا يَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ باب ثواب هٰذِهِ الْاُمَّةِ کے ذیل میں بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۱۵۳/۲۲ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِي قَالَ فَقِيلَ لِي سَيِّدٌ بَنَى دَارًا فَصَنَعَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیند کی حالت میں ایک فرشتہ آیا اس گفتگو میں آپ سے کہا گیا کہ آپ کی آنکھیں محو خواب ہوں کان سنیں اور دل سمجھے حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا میری آنکھیں مصروف خواب ہیں کان سن رہے ہیں اور میں حضور قلب سے سمجھ رہا ہوں حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر مجھ سے کہا گیا ایک سردار نے گھر بنایا اور دعوت کا اہتمام کیا اور ایک شخص کو دعوت کا اعلان کرنے کیلئے بھیجا۔ اس دعوت کو جس نے قبول کر لیا اور آکر دعوت کھائی تو سردار اس سے راضی اور خوش ہو گیا اور جس نے بلانے والے کی بات پر یقین نہ کیا نہ تو سردار کے گھر آیا اور نہ اسکی دعوت میں شرکت کی تو سردار اس سے ناراض ہو گیا سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ بمنزلہ سردار اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بلانے والے گھر اسلام ہے اور کھانا جنت ہے (دارمی)

۱۵۴/۲۳ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیں تم میں کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے آرام کرتا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم بیان کیا جائے۔ یا کسی بات کو کرنے سے منع کیا ہے اور وہ اس کے جواب میں یہ کہے ہم نہیں جانتے ہم نے تو وہی کیا ہے یا کرینگے جو کچھ ہم نے کتاب اللہ میں دیکھا ہے (احمد ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ بیہقی نے یہ روایت دلائل النبوۃ میں نقل کی ہے)

۱۵۵/۲۴ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک مجھے قرآن اور اسکی مثل ایک چیز عطا کی گئی ہے۔ درحقیقت ایک پیٹ بھرا شخص تخت پر تکیہ لگائے تم سے کہہ رہا ہے کہ قرآن کریم میں جو چیز حلال لکھی ہے اسکو حلال جانو اور جس چیز کو حرام لکھا ہے اسکو حرام سمجھو لیکن درحقیقت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی اسی طرح چیزوں کو حرام کیا ہے جیسے اللہ نے حرام فرمائی ہیں خبردار ہو جاؤ تمہارے لئے گھریلو گدھے حلال نہیں ہیں اسی طرح پھاڑ کھانیوالا جانور (شیر چیتا۔ کتا وغیرہ) بھی۔ اور معاہد کا لقطہ (چھوڑا ہوا سامان) مگر جبکہ اسکا مالک اس سے بے پرواہ ہو۔ اگر کوئی شخص کسی قوم میں مہمان ہو تو میزبانوں کو چاہیے کہ اسکی مہمان داری کریں لیکن اگر وہ میزبان بننے کے لیے تیار نہ ہوں تو اس مہمان کو چاہیے کہ ان سے زبردستی مہمانی لے

(ترجمہ) احمد، ابوداؤد)

دارمی لیکن ابن ماجہ نے صرف الفاظ اللہ نے حرام فرمایا تک نقل کیا ہے۔

۱۵۶/۲۵ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَّلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ ابْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ۔

۱۵۷/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ۔

۱۵۸/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْ اِلَيْهِ وَقَرَاَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۱۵۹/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ میں فرمایا تم میں سے کوئی شخص مسہری پر لیٹا ہوا یہ گمان کرتا ہے کہ نہیں حرام کی اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز مگر جو اس قرآن میں موجود ہے۔ خبردار ہو جاؤ بلاشک خدا کی قسم میں نے حکم دیا نصیحت کی اور منع کیا بہت سی باتوں سے وہ (حرمت میں) بمنزلہ قرآن مجید کے ہیں یا اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر نہ جاؤ نہ انکی عورتوں کو زدوکوب کرو اور نہ ان کے پھل کھاؤ جب تک کہ وہ تمہیں نہ دیں جو ان کے ذمہ واجب ہو (اس کو روایت کیا ابوداؤد نے مگر اس کے راویوں میں اشعث بن قیس مصیصی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر بصیرت افروز کلمات سے نوازا جس کو سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے اور قلوب خشیت سے بھر گئے اس دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ کیا یہ کسی رخصت ہونے والے کی طرح وصیت ہے پھر ہمیں وصیت ہی فرما دیجئے سن کر سرکار نے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حکم کرنیوالا حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو میری حیات ظاہری کے بعد تم میں سے زندہ رہنے والا بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے اس پر عمل کرو اور انکے طریقہ کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو تم دین میں ایجاد کردہ نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (روایت احمد ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے البتہ نماز کا ذکر نہیں کیا ہے)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک خط کھینچ کر فرمایا یہ بمنزلہ اللہ تعالیٰ کے راستے کے ہے اس کے بعد دائیں اور بائیں جانب خطوط کھینچ کر فرمایا ان راستوں میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بیشک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے اس کا اتباع کرو (احمد نسائی دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو

تبعا لما جئت به. رواه في شرح السنة وقال النووي في أربعينه هذا حديث صحيح رويناه في كتاب الحجة بإسناد صحيح۔

١٦٠/٢٩ وعن بلال بن الحارث المزني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحيا سنة من سنتي قد أميتت بعدي فإن له من الأجر مثل أجور من عمل بها من غير أن ينقص من أجورهم شيئا ومن ابتدع بدعة ضلالة لا يرضاها الله ورسوله كان عليه من الإثم مثل آثام من عمل بها لا ينقص ذلك من أوزارهم شيئا. رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن كثير بن عمرو عن أبيه عن جده۔

١٦١/٣٠ وعن عمرو بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الدين ليأرز إلى الحجاز كما تأرز الحية إلى جحرها وليعقلن الدين من الحجاز معقل الأروية من رأس الجبل إن الدين بدأ غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ما أفسد الناس من بعدي من سنتي (رواه الترمذي)

١٦٢/٣١ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على أمتي كما أتى على بني إسرائيل حذو النعل بالنعل حتى إن كان منهم من أتى أمه علانية لكان في أمتي من يصنع ذلك وإن بني إسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين ملة كلهم في النار إلا ملة واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال ما أنا عليه وأصحابي. رواه الترمذي وفي رواية أحمد وأبي داود عن معاوية ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة وإنه سيخرج في أمتي أقوام تتجارى بهم تلك الأهواء كما يتجارى الكلب بصاحبه لا يبقى منه

سکتا جب تک کہ اسکی خواہشات ان چیزوں کے تابع نہ ہوں جو میں لے کر آیا ہوں (شرح السنہ اور نووی نے اپنی اربعین میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے جسکا تذکرہ ہم نے کتاب الحجۃ میں صحیح سند کے ساتھ کیا ہے)

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر میرے بعد عمل چھوڑ دیا گیا ہو۔ اسکو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس سنت پر عمل کرنیوالوں کو ملے گا اور ان عمل کرنیوالے کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی اور جسنے گمراہی کی ایسی نئی بات نکالی جو اللہ اور اس کے رسول کی ناخوشی کا سبب بنے تو اسکے نامہ اعمال میں اتنے ہی گناہ لکھے جائیں گے جتنے کہ اس پر عمل کرنیوالوں کے نامۂ اعمال میں اور ان گناہگاروں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے کثیر بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا)

حضرت عمرو بن عوف روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین حجاز کی جانب اسی طرح سمٹے گا جسطرح کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح جگہ حاصل کرے گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر ٹھکانا بناتی ہے۔ بیشک دین غریبوں سے پھیلا اور اس طرح ہوجائے گا جس طرح ابتدا میں پھیلا تھا اور خوشخبری کا غرباء کے لئے ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو میری حیات ظاہری کے بعد میری سنت میں فساد پیدا ہونے کے بعد اسکی اصلاح کریں گے (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی ایسے وقت آئیں گے جیسے کہ بنی اسرائیل پر آئے تھے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے جسطرح کہ کوئی بنی اسرائیل میں اپنی ماں کے پاس علانیہ طور پر آیا تو ایسا ہی میری امت میں ہوگا بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی جو ماسوا ایک کے سب کے سب جہنمی ہوں گے سرکار سے دریافت کیا گیا وہ فرقہ کونسا ہے سرکار نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابی ہیں (ترمذی لیکن احمد اور ابوداؤد کی روایت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس طرح منقول ہے۔ بہتر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور وہی راہ یافتہ جماعت ہے۔ البتہ میری امت میں بہت سی قومیں ایسی پیدا ہوں گی جن میں نفسانی خواہشات سرایت کر جائیں گی جس طرح کتے میں مالک کی محبت سرایت کرتی ہے اور اس سے کوئی رگ اور جوڑ باقی نہیں

عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ۔

۱۶۳/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَّيَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۱۶۴/۳۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَّابْنِ عَاصِمٍ فِیْ كِتَابِ السُّنَّةِ۔

۱۶۵/۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ لَيْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِّاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۱۶۶/۳۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۶۷/۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَّهُوْدَ تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰی اَنْ نَّكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَّلَوْ كَانَ مُوْسٰی حَيًّا مَّا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۱۶۸/۳۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَّ

بچتا مگر اس میں وہ سرایت کئے ہوئے ہوتا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور دست قدرت جماعت پر ہوتا ہے اور جو جماعت سے جدا ہوگیا وہ تنہا ہی آگ میں ڈالا جائے گا۔

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو۔ اور بیشک جس نے سواد اعظم کو چھوڑا وہ تنہا ہی دوزخ میں ڈالا جائیگا

(ابن ماجہ بروایت حضرت انس کتاب السنہ بروایت ابن عاصم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے اگر تم یہ قدرت رکھتے اور یہ چاہتے ہو کہ تمہارے صبح و شام ٹھیک ہوں تو تمہارے دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہونا چاہیئے پھر آپ نے فرمایا میرے بیٹے یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے میرے ساتھ دوستی کی وہ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر اجر ہے (بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت ابن عباس کے حوالہ سے نقل کیا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت جب حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں اور بعض اوقات وہ ہمیں تعجب میں ڈالدیتی ہیں کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ انہیں سے بعض کو لکھ لیا کریں۔ سرکار نے فرمایا کہ تم بھی اسی طرح حیرت زدہ ہونا چاہتے ہو جس طرح کہ یہود حیرت زدہ ہیں حالانکہ میں تمہارے پاس صاف سادہ اور آسان شریعت لیکر آیا ہوں اگر موسیٰ علیہ السلام بر م حیات ظاہر ہو کر یہاں دنیا میں موجود ہوتے تو انکے لیے میری اتباع کے علاوہ اور کچھ مناسب نہ تھا (احمد اور بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان میں نقل کیا)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے حلال روزی کھائی اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اسکی زیادتی سے محفوظ

WWW.NAFSEISLAM.COM

آمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۹/۳۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهٖ نَجَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۰/۳۹ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۷۱/۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۱۷۲/۴۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَأَمْثَالٍ فَأَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَآمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْأَمْثَالِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَلَفْظُهُ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ۔

۱۷۳/۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ ثَلَاثَةٌ أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ

رہے تو وہ داخلِ جنت ہوگا ایک شخص نے اس موقع پر عرض کیا یا رسول اللہ آجکل ایسے لوگ بہت ہیں تو سرکار نے فرمایا میری حیاتِ ظاہری کے بعد بھی ہوں گے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے دور میں ہو جس نے ان دس باتوں میں سے جن کا حکم کیا گیا ہے ایک کو بھی چھوڑا تو وہ ہلاک ہو گیا لیکن وہ وقت بھی آئے گا جس نے حکم دی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر عمل کر لیا تو نجات کا حقدار ہو گا۔ (ترمذی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ہدایت حاصل کرنے کے بعد گمراہ نہیں کی گئی مگر وہ جھگڑے اور فساد پر آمادہ ہو گئے اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی یہ بحث جو انہوں نے تم سے کی ہے وہ صرف جھگڑا کرنے کیلئے یعنی کیونکہ یہ قوم ہی جھگڑالو ہے۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر سختی نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر سختی کرے گا کیونکہ جن قوموں نے خود پر سختی کی وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوئے اور یہ قوم نصاریٰ کے عبادت خانوں اور دیساؤں کی بقیہ ہے اور جو رہبانیت انہوں نے خود پر مسلط کی تھی اس کو ہم نے ان پر لازم نہیں کیا تھا (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پانچ چیزوں پر مشتمل ہو کر اترا ہے۔ اس میں حلال۔ حرام۔ محکم متشابہ کے احکام اور مثالیں بیان کی گئی ہیں پس حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام سمجھو۔ محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر یقین کرو۔ اور مثالوں سے عبرت پکڑو۔ مذکورہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا حلال پر عمل کرو حرام سے بچو اور محکم کی اتباع کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شریعت میں امورِ احکام تین قسم پر ہیں ایک

وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ وَاَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کام کی ہدایت بیان کی گئی ہے۔ اس پر عمل کرو۔ اور جس کام کی برائی ظاہر ہے اس کو ترک کر دو اور جس کام میں اشتباہ پیدا ہو اس کو اللہ پر چھوڑ دو۔ (احمد)

تیسری فصل

۱۷۴/۴۳ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَاْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسانوں کے لئے اس بکریوں کے بھیڑیے کی طرح ہے جو گلے سے بچھڑ جانے والی۔ گلے سے دور ہونے والی ہو کیونکہ بھیڑیا گلے کے کنارہ والی بکری کو (آسانی سے) پکڑ لیتا ہے لہٰذا تم گھاٹیوں سے بچو جماعت اور مجمع کے ساتھ رہو (احمد)

۱۷۵/۴۴ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت (اسلام) سے ایک بالشت بھی ہٹا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا۔

(احمد۔ ابوداؤد)

۱۷۶/۴۵ وَعَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ۔

(رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّا)

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عامل رہو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہیں (موطا)

۱۷۷/۴۶ وَعَنْ غُضَيْفِ ابْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت غضیف ابن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی نئی بات (دین میں) مگر اسی کے مطابق اس قوم سے سنت اٹھائی جاتی ہے لہٰذا سنت پر عمل کرنا نئی بات کو شروع کرنے سے بہتر ہے (احمد)

(احمد)

۱۷۸/۴۷ وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِیْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نہیں شروع کی کسی قوم نے اپنے دین میں کوئی نئی بات مگر اس کے مطابق اس قوم سے اللہ تعالیٰ سنت کو اٹھا لیتا ہے اور اس (سنت کو) قیامت تک واپس نہیں کرتا (دارمی)

۱۷۹/۴۸ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ

حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دین میں نئی بات نکالنے والے

اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا۔

۱۸۰/۴۹ — وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوْٓءَ الْحِسَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۱۸۱/۵۰ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُّرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَاْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَّقُوْلُ اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَّدْعُوْ كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَّفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهٖ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ۔

۱۸۲/۵۱ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَّاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَّاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى اٰثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ

کی عزت کی بے شک اس نے اسلام (کی عمارت) کو گرانے میں مدد کی (بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان کے حوالے سے مرسلاً نقل کیا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس میں جو احکام ہیں ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچائے گا اور قیامت کے دن حساب کی سختی سے محفوظ فرمائیگا ایک روایت میں اسطرح منقول ہے جنے کتاب الٰہی کی پیروی کی وہ نہ تو دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں شقاوت میں مبتلا ہوگا اسکے بعد یہ آیت تلاوت کی جس نے میری ہدایت پر عمل کیا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ مبتلائے شقاوت ہوگا

(رزین)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک سیدھی راہ ہے اور اس راہ کے دونوں جانب ایسی دیواریں ہیں جن میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے ہیں اس راستے کے شروع میں ایک منادی ندا کرتا ہے سیدھے راستے چلتے رہو اور ٹیڑھے نہ چلو اس سے آگے ایک اور پکارنے والا ہے جب کوئی ان دروازوں کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو اسوقت ندا کرتا ہے تجھ پر خرابی ہو اسکو نہ کھول کیونکہ اسکے بعد تو اسمیں داخلے کی کوشش کرے گا۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد آپ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ راستے سے مراد اسلام ہے اور کھلے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیزیں ہیں اور لٹکتے پردوں سے مراد حدود الٰہی ہیں اور پہلا منادی قرآن کریم ہے جبکہ دوسرے منادی سے مراد مومن کے قلب کو نصیحت سے ہمکنار ہونے میں معاون ہونے والا اللہ کا فرشتہ ہے (روایت رزین۔ احمد، بیہقی نے شعب الایمان میں نواس بن سمعان سے روایت کی ہے لیکن ترمذی نے اس سے مختصر بیان کیا ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جو شخص کسی کے طریقہ پر عمل کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ ان لوگوں کے طریقے کو اپنائے جو اس دنیا سے گذر چکے ہیں کیونکہ زندوں پر فتنوں کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس امت کے افضل ترین فرد۔ نرم دل۔ گہرے علم والے اور کم سے کم تکلف کرنے والے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مصاحبت کیلئے مقرر فرمایا تھا اور دین کو (مضبوط بنیاد) پر قائم

مِنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۱۸۳/۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَّاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۱۸۴/۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

۱۸۵/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ۔

۱۸۶/۵۵ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

کرنے کے لیے چنا ہے لہٰذا ان کی فضیلت کو پہچانو ان کے نقش قدم پر چلو اور ممکنہ حد تک ان کی سیرت اور ان کے اخلاق سے استفادہ کرو کیونکہ وہ سیدھے راستہ پر تھے (رزین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں توراۃ کا ایک نسخہ لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ توراۃ کا نسخہ ہے سرکار خاموش رہے حضرت عمر نے چہرہ مبارک کو پڑھا کہ چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو رہا ہے اسوقت جناب ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا گم کرنیوالیاں تمہیں گم کردیں تم سرکار کے چہرہ مبارک پر کیا دیکھ رہے ہو! حضرت عمر نے بھی ایک نظر چہرہ نبوی پر ڈالکر کہا میں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین (کامل) ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہیں۔ اسوقت سرکار نے فرمایا قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر اس وقت جناب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرو تو تم راہ راست سے بھٹک جاؤ گے اگر موسیٰ علیہ السلام حیات ظاہری کے ساتھ موجود ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو وہ بھی میری اتباع کرتے (دارمی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کہا ہوا کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا البتہ کلام اللہ میرے کہے ہوئے کو منسوخ کر دیتا ہے اسیطرح بعض کلام الٰہی بعض کو منسوخ کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری حدیثیں ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں جس طرح کلام الٰہی قرآن کی بعض آیات بعض کو منسوخ کرتی ہیں۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعض فرائض مقرر کر دیئے ہیں لہٰذا انہیں ضائع نہ کرو اور جتنی چیزوں کو حرام فرمایا ہے انکے قریب نہ جاؤ اور بہت سی حدود متعین فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جن پر تمہاری بھول کے بغیر سکوت فرمایا ہے لہٰذا ان پر بحث نہ کرو۔ (مذکورہ بالا تینوں احادیث دارقطنی سے مروی ہیں)

كِتَابُ الْعِلْمِ علم کے فضائل

پہلی فصل

۱۸۷/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری باتیں دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اسی طرح بنی اسرائیل کی احادیث نقل کرو اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر کسی نے میری جانب سے جھوٹی بات نقل کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (بخاری)

۱۸۸/۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَّالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُّرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے میری جانب سے کوئی حدیث نقل کی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ (نقل کرنے والا) جھوٹوں میں سے ایک فرد ہے (متفق علیہ)

۱۸۹/۳ وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ معدن (کان) کی طرح سے ہیں جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں اور جو دور جاہلیت میں بہتر افراد تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ ان میں دین کی سوجھ بوجھ (فقہ) ہو۔ (مسلم)

۱۹۱/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد دو افراد کے سوا کسی سے بھی مناسب نہیں ایک تو وہ جسے اللہ نے دولت سے نوازا اور اس کو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت (سمجھ بوجھ) عطا فرمائی اور وہ اس سے فیصلے کرتا اور تعلیم دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۹۲/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے دوسرے مستفیض ہوتے ہوں یا نیک اولاد جو ان (والدین) کے لیے دعائیں کرتی ہو۔ (مسلم)

١٩٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
٧
مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٩٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
٨
وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی سختیوں کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی سختیوں کو دور فرمائے گا۔ اور جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں آسانیاں میسر فرمائے گا۔ اور جسنے کسی بندے کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا۔ اور جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور کوئی قوم ایسی نہیں جو اللہ کے گھروں سے کسی گھر میں جمع ہوکر اسکے کلام کی تلاوت کرکے اس کو دوسروں کو سکھلائے مگر اللہ تعالیٰ ان پر سکون و طمانیت نازل کرتا ہے اور رحمت الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس فرشتوں میں انکا تذکرہ فرماتا ہے اور جو عمل میں کمی کرتا ہے کہ عالی نسبتی اس نقصان کو پورا نہیں کرتی (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے جسکا فیصلہ سب سے پہلے کیا جائے گا وہ شہید راہ حق ہے اسکو سامنے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسکو اپنی نعمتیں یاد کرائیگا جنکو وہ پہچان لیگا اسکے بعد رب تعالیٰ اس شہید سے دریافت کرے گا کہ تونے اس سلسلہ میں کیا عمل کیا تو وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہادت حاصل کی رب تعالیٰ فرمائیگا تونے غلط کہا تونے جنگ اسلئے کی تھی کہ تو بہادر کہلائے اور تجھے یہی کہا گیا اسکے بارے میں فیصلہ ہوگا اور اسکو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائے گا۔ ایک اور شخص جسنے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا قرآن پاک پڑھا اسکو بھی لایا جائیگا اسکو بھی نعمت الٰہی بتائی جائینگی جنکا وہ اعتراف کرے گا رب تعالیٰ اس سے فرمائیگا تو نے کیا عمل کیا وہ کہیگا کہ میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کیلئے قرآن پڑھا رب تعالیٰ فرمائیگا تو نے غلط کہا تو نے علم سیکھا تھا کہ تجھے عالم اور قاری کہا جائے اور لوگوں نے تجھے یہی کہا پھر اس کے بعد اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسکو چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائیگا۔ انکے علاوہ ایک وہ شخص ہے کہ اللہ نے اسکو دولت سے نوازا انواع و اقسام کے مال جسکو دیئے اسکو لایا جائیگا اسکے سامنے بھی نعمتوں کا تذکرہ ہوگا اور وہ ان کا اعتراف کریگا اسکے رب کریم فرمائینگے تو نے اس مال سے کیا کیا ہے وہ عرض کرے گا مولا میں نے کوئی راہ نہ چھوڑی اور جہاں جہاں تیری رضا کے حصول کیلئے مال خرچ کرسکتا تھا کیا رب تعالیٰ فرمائے گا تو غلط کہتا ہے تو نے میری رضا کیلئے نہیں بلکہ مال اسلئے خرچ کیا کہ تجھ کو سخی کہلائے جو کہا گیا۔ پس اس کے لیے حکم فرمایا جائے گا تو اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائیگا (مسلم)

۱۹۵/۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو جب واپس لینا چاہے گا تو ان سے چھینے گا نہیں بلکہ علم کو اس طرح واپس لیگا کہ اہل علم کو اپنے یہاں بلا لے گا اور جب دنیا میں عالم باقی نہ رہیں گے تو لوگ اپنا سردار جہلاء کو بنالیں گے اور جب ان سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

۱۹۶/۹ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر جمعرات کو مجلس وعظ منعقد کرکے دین کی باتیں بتاتے تھے ایک مرتبہ ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ سنائیں آپ نے فرمایا مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہیں روزانہ نصیحتیں کرکے تنگ کردوں اور یہ مجھے پسند نہیں البتہ میں ناصحانہ انداز میں تمہاری خبر گیری رکھتا ہوں جس طرح ہمارے اکتا جانے کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خبر گیری فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۷/۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار کہتے تاکہ حاضرین میں سے ہر شخص سمجھ لے اور جب کہیں کسی مجمع میں جاتے تو تین بار سلام کرتے۔

(بخاری)

۱۹۸/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا میری سواری تھک گئی اب چلنے کے قابل نہیں مجھے سواری دلوائیے سرکار نے فرمایا میرے پاس تو کوئی سواری نہیں، حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اسکو ایسا شخص بتاسکتا ہوں جو سواری مہیا کرسکتا ہے۔ اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا جو بھلائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے اسکو بھی نیک کام کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (مسلم)

۱۹۹/۱۲ وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَآءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ کے پاس کچھ لوگ ننگے بدن کمبل یا قبائیں لپیٹے تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے ان میں اکثریت قبیلہ مضر کی تھی یا سب کے سب قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے تھے (شک راوی کا) جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے

فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فاقہ زدہ چہروں کو دیکھا تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اسوقت آپنے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کہیں جناب بلال نے تعمیل ارشاد میں اذان کہی اور اقامت کے بعد سرکار نے نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار نے خطبہ دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ یہ آیت تلاوت فرمائی اسکے بعد سورہ حشر کی آیت (ترجمہ) اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ تمہارے نفس نے قیامت کے دن کیلئے کیا بھیجا ہے یعنی کونسا نیک کام کیا ہے۔ ہاں چاہئے کہ صدقہ کرے اپنے دراہم و دنانیر سے یا کپڑوں گیہوں اور کھجوروں میں سے کچھ چاہے وہ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو راوی کہتے ہیں اس وقت انصار میں سے ایک صاحب ایک بھاری ہمیانی لیکر آئے جو ان سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی اور ہاتھ کپکپا رہے تھے وہ ہمیانی حضور کی نذر کی اسکے بعد عطیات کے ڈھیر لگ گئے اور میں نے کھانوں اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے میں نے دیکھا کہ سرکار کا چہرہ مبارک خوشی و مسرت سے چمک رہا تھا اسوقت سرکار نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی بہتر طریقہ رائج کیا تو اس کے لئے بھی اور اس پر بعد میں عمل کرنے والے کے لئے بھی اجر ہے اسی طرح اگر کسی نے اسلام میں کوئی بری رسم رائج کی تو اس کا گناہ اس کو بھی ملے گا اور عمل کرنے والوں کو بھی اور ان میں سے کسی کے گناہ میں کمی نہ کی جائے گی۔

(مسلم)

۲۰۰/۱۳ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے اسکا حصہ حضرت آدم کے بیٹے کو بھی ملتا ہے جس نے سب سے پہلے قتل کی رسم جاری کی۔ (متفق علیہ) صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں ہم جناب معاویہ کی وہ حدیث جو لایزال من امتی سے شروع ہوتی ہے اسکو انشاء اللہ باب "ثواب ہذہ الامۃ" میں ذکر کریں گے۔

دوسری فصل

۲۰۱/۱۴ — عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَّدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابوالدرداء کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اسوقت ایک شخص آیا اور اس نے جناب ابوالدرداء سے کہا کہ میں مدینہ سے صرف اس حدیث کو سننے کیلئے آیا ہوں جسکے متعلق مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف آپ ہی روایت کرتے ہیں اور یہی غرض مجھے یہاں لائی ہے یہ سنکر جناب ابوالدرداء

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ ابْنَ كَثِيْرٍ۔

۲۰۲/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰٓى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَّكْحُوْلٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰٓى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ اِلٰٓى اٰخِرِهٖ۔

۲۰۳/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ مِّنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۰۴/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے طلب علم کے لیے کسی راہ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راہ پر گامزن کرا دیتا ہے اور فرشتے طالبعلم کی رضا مندی کے حصول کیلئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔ بیشک آسمان و زمین کی تمام چیزیں حتی کہ پانی کی مچھلیاں بھی عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو ستاروں پر۔ بلاشک علماء انبیاء کے وارث ہیں درحقیقت انبیاء نے سونا چاندی ترکہ میں نہیں چھوڑا بلکہ ان کا ترکہ علم ہے جس نے اس علم سے حصہ حاصل کیا اس نے پورا فائدہ اٹھایا (احمد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ دارمی) لیکن ترمذی نے راوی کا نام قیس بن کثیر لیا ہے۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو شخصوں کے بارے میں تذکرہ ہوا ان میں ایک عالم اور دوسرے عابد تھے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے ایک ادنیٰ فرد پر اس کے بعد سرکار نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے زمین و آسمان کے بسنے والے یہاں تک کہ بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں دریا میں رہنے والی مچھلیاں بھی اس شخص کے لئے دعا خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے (ترمذی) اور دارمی نے اس مضمون کو جناب مکحول سے مرسلاً روایت کیا ہے جس میں مذکورہ حدیث سے تھوڑا سا فرق ہے اسمیں عالم و عابد کا تذکرہ نہیں صرف سرکار کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عالم کو عابد پر ایسی فوقیت حاصل ہے جس طرح میری فضیلت ایک عام شخص پر اسکے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تحقیق زیادہ ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علماء۔ جیسے مکحول فرماتے ہیں اسکے بعد حدیث کا بقیہ مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں اور لوگ تمہارے پاس اطراف زمین سے آئیں گے دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اور جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے حق میں میری بھلائی والی نصیحت قبول کرو۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کے کلمات حکیم کی کھوئی ہوئی دولت ہے۔ لہٰذا جہاں بھی تم اس کو پاؤ تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے (ابن ماجہ و

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

۲۰۵/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۰۶/۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْلِمٍ وَّقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مَتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ وَّاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ اَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفٌ۔

۲۰۷/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۰۸/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۰۹/۲۲ وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ۔

۲۱۰/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۱/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ۔

۲۱۲/۲۵ وَعَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ترمذی لیکن امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن فضل راوی ضعیف ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی بھاری ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عاقل و بالغ پر فرض ہے اور نااہل کو پڑھانے والا ایسا ہے جیسا کہ وہ خنزیر کو زر و جواہر کے ہار پہنا دے (ابن ماجہ بیہقی بحوالہ شعب الایمان ان کی روایت میں صرف لفظ مسلم تک منقول ہے انہوں نے مزید کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے لیکن اس کی سند متعدد طرق سے منقول ہے جو سب ضعیف ہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں حسن خلق اور دین کی سمجھ بوجھ۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول علم کے لئے گھر سے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے راہ خدا میں رہتا ہے (ترمذی و دارمی)

حضرت سخبرہ ازدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طلب علم کرتا ہے تو یہ عمل اس کی ماضی کی خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے (ترمذی۔ دارمی لیکن امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث باعتبار سند ضعیف ہے کیونکہ اسکا راوی ابوداؤد ضعیف ہے)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن بھلائی کی باتیں سننے سے شکم سیر نہیں ہوتا اور اس کی انتہائی منزل جنت ہوتی ہے (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص سے علمی بات معلوم کی گئی اور اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اسکے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی (احمد۔ ابوداؤد، ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۲۱۳/۲۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ رِيْحَهَا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۲۱۴/۲۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلٰثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَأَبَا دَاوٗدَ لَمْ يَذْكُرَا ثَلٰثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ إِلٰى آخِرِهٖ۔

۲۱۵/۲۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ۔

۲۱۶/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ۔

۲۱۷/۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس لئے علم حاصل کرتا ہے کہ اسکی وجہ سے علماء پر فخر کرے یا ان پڑھوں سے جھگڑا کرے یا یہ سوچے کہ لوگ اسکی طرف متوجہ ہونگے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالے گا۔ (ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو جناب ابن عمر سے روایت کیا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی کے حصول کی بجائے دنیوی فوائد کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو اس کو قیامت کے دن جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جسنے میرے کلام کو سنکر اسکو نہ صرف اچھی طرح یاد رکھا بلکہ اسکو دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ بعض فقہ سیکھنے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں اور بعض بہت زیادہ فقیہ ہوتے ہیں اور تین (کامل) مسلمان ایسے ہیں کہ ان کا دل خیانت نہیں کرتا وہ خالصاً رضائے رب کے حصول کیلئے عمل کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہیں اور ان کی (مسلمانوں کی) جماعت میں شامل رہتے ہیں ایسے لوگوں کی دعا عقب سے بھی انکی معاونت پر ہوتی ہے (روایت شافعی وبیہقی بحوالہ مدخل لیکن احمد ترمذی ابوداؤد۔ ابن ماجہ اور دارمی نے جناب زید بن ثابت کی روایت سے نقل کیا لیکن امام ترمذی اور *

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکو خوش وخرم رکھے جسنے مجھ سے حدیث کو سنکر اسکو من وعن نقل کیا۔ اور بعض سننے والے سنانے والے سے زیادہ یادداشت رکھتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی بروایت حضرت ابوالدرداء)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حدیث کو بیان کرنے میں احتیاط کرو اور وہی بیان کرو جس کا تمہیں یقینی علم ہو کیونکہ جان بوجھ کر کسی حدیث کو مجھ سے غلط منسوب کرنے والا اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (ترمذی وابن ماجہ نے اس حدیث کو یقینی علم کے الفاظ تک حضرت ابن مسعود وجابر کے حوالہ سے نقل کیا ہے)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جسنے قرآن میں اپنی رائے چلائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے ایک اور روایت میں اسطرح ہے جسنے قرآن کے بارے میں بغیر علم کے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا۔

* ابوداؤد نے اس حدیث میں خیانت کے بعد کے الفاظ نقل نہیں کئے ہیں)

مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۱۸/۳۱ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ.

۲۱۹/۳۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوٗدَ.

۲۲۰/۳۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُوْنَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ إِلٰى عَالِمِهٖ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۱/۳۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

۲۲۲/۳۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ اٰيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۲۳/۳۶ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيْرٌ أَوْ مَأْمُوْرٌ أَوْ مُخْتَالٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ أَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ أَوْ مُخْتَالٍ.

۲۲۴/۳۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلٰى أَخِيْهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ.

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

لے۔ (ترمذی)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے قرآن کریم (کے مفاہیم) میں اپنی رائے کو دخل دیا اور مفاہیم تک رسائی حاصل بھی کرلی جب بھی غلطی کا ارتکاب کیا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر کے برابر ہے (احمد، ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ ایک جماعت (مفاہیم) قرآن میں جھگڑا کرتی ہے تو آپنے فرمایا امم سابقہ اس وجہ سے ہلاکت میں پڑیں کہ انہوں نے کتاب اللہ کے بعض کو بعض سے ٹکرایا فی الحقیقت اللہ تعالیٰ نے کتاب ہدایت کو نازل فرمایا جسکا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے اب تم اسکے بعض کی بعض سے تکذیب نہ کرو اگر اس سے کچھ سمجھ لو تو اس کو دوسروں کو بتاؤ اور جو معلوم نہ ہو تو اسکو جاننے والے سے معلوم کرو۔ (احمد، ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم سات حروف پر نازل فرمایا جس کی ہر آیت کا ظاہر و باطن ہے اور اسکی ہر حد میں ظاہر ہونیکے مواقع ہیں (شرح السنہ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل علم تین ہیں آیت محکمہ (قرآن کریم) سنت قائمہ (جو ذمہ دار ذرائع سے منقول ہوں) فریضہ عادلہ (اجماع و قیاس) اور جو کچھ انکے علاوہ ہے وہ لایعنی ہے (احمد و ابن ماجہ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نصیحت کریں گے مگر مالدار یا اہلکاران حکومت یا متکبر (شیخ عبد الحق دہلوی نے فرمایا ان کلمات میں غیر اہل کو وعظ و نصیحت نہ کرنے کا حکم کیا گیا ہے) (ابوداؤد۔ دارمی نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انکی روایت میں متکبر کی بجائے ریاکار کے الفاظ ہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ طلب کرنے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی کام کا مشورہ دیا اور حقیقت میں وہ کام اسکے لئے مناسب نہ تھا تو اسنے خیانت کا ارتکاب کیا (ابوداؤد)

۲۲۵/۳۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْأُغْلُوْطَاتِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

۲۲۶/۳۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّيْ مَقْبُوْضٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض دینی (یا علوم وراثت) اور علوم قرآنی کو حاصل کرو کیونکہ میں بھی وصال کرنے والا ہوں (ترمذی)

۲۲۷/۴۰ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا أَوَانٌ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس دوران آپ نے نظر مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر فرمایا یہ وقت ہے جبکہ علم لوگوں سے اٹھا لیا جائے گا اور وہ اپنے علم سے کسی کام یا چیز پر قادر نہ ہو سکیں گے (ترمذی)

۲۲۸/۴۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں (الفاظ حدیث میں راوی کو شک ہے) قریب ہے کہ لوگ اتنی جلدی سفر کریں کہ اونٹوں کے جگر پھٹ جائیں لیکن مدینہ کے عالم سے بڑا کوئی فرد انہیں نہیں ملے گا (ترمذی) ابن عیینہ کہتے ہیں کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس ہیں یہی عبدالرزاق نے بھی کہا ہے لیکن اسحٰق بن موسیٰ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا ہے انکا سے مراد عمری زاہد عبدالعزیز بن عبداللہ کی ذات ہے۔

۲۲۹/۴۲ وَعَنْهُ فِيْمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں جو کچھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایسے شخص کو پیدا فرماتا ہے جو ان کے دین کو تازہ کریگا (ابوداؤد)

۲۳۰/۴۳ وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ مِنْ حَدِيْثِ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کے وارث مستقبل کے نیک افراد ہوں گے وہ باطل پرستوں کے ابطال اور تحریف کرنے والوں کی تحریف اور حد سے تجاوز کرنے والوں کے اعمال کی نفی کریں گے (بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کو بقیہ بن ولید معان بن رفاعہ انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمان عذری ہی کے حوالے سے نقل کیا ہے البتہ حضرت جابر سے منقول حدیث فانما شفاء العی السوال کو ہم باب التیمم میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تیسری فصل

۲۳۱/۱ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احیاء اسلام کے لئے جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور

الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۲ — ۲ وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۳ — ۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّينِ إِنِ احْتِيجَ إِلَيْهِ نَفَعَ وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنَى نَفْسَهُ۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

۲۳۴ — ۴ وَعَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۵ — ۵ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۶ — ۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ

حصول علم کے دوران اس کی موت آگئی تو اس کے اور انبیاء (علیہم السلام) کے درجات میں جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (دارمی)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے دو افراد کے بارے میں دریافت کیا گیا ان میں سے ایک عالم تھے جو فرض نماز ادا کرکے بیٹھتے اور لوگوں کو دینی تعلیم دیتے اور دوسرے کا حال یہ تھا کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے تھے اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کہ عالم کو اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھ کر رات کو عبادت کرتا ہے اتنی ہی فضیلت حاصل ہے جتنی کہ مجھے تمہارے ادنیٰ آدمی پر حاصل ہے۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا شخص وہ ہے جو دین کا علم رکھتا ہو اگر اس سے معلومات کی جائیں تو نفع پہنچاتا ہے اور اگر اس سے بے پرواہی برتی جائے تو وہ بھی غیرت نفس کا اظہار کرتا ہے (رزین)

حضرت عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ کہو اگر اس پر راضی نہ ہوں تو دو بار خطاب کرو اور اگر بہت ہی زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں صرف تین مرتبہ۔ آپ نے فرمایا قرآن کا نام لیکر لوگوں کو تنگ نہ کرو میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کسی جگہ جاؤ اور وہاں لوگ باتوں میں مشغول ہوں اور تم وہاں قصہ خوانی کرکے انکی گفتگو میں دخل در معقولات کرکے انہیں پریشان کرو ایسے وقت خاموش رہو اور جب وہ خواہش کریں تو انکو نصیحت کی باتیں بتاؤ اور دعائیہ کلمات میں عبارت آرائی سے پرہیز کرو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ رسول خدا اور صحابہ کا یہ عمل نہ تھا (بخاری)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور اسکو مکمل کر لیا اس کو دوہرا ثواب ہے اور ارادہ کرکے حاصل نہ کر سکا تب بھی اس کو ثواب سے حصہ ملے گا۔ (دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کے بعد مومن کو جن اعمال خیر سے فائدہ ہوتا ہے ان میں علم بھی ہے جس کو اس مرنے والے نے سکھایا اور عام کیا یا نیک اولاد چھوڑی یا قرآن کریم کسی کو دیا۔ مسجد یا سرائے بنائی یا نہر کھدوائی یا اپنی صحت کی

صَدَقَةٌ اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

٢٣٧/٧ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

٢٣٨/٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

٢٣٩/٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَّاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

٢٤٠/١٠ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَّكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا۔

٢٤١/١١ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَّحْدَهٗ اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔

٢٤٢/١٢ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَ مَنْهُوْمٌ فِيْ

حالت میں اپنے مال سے صدقہ دیا تو اس کو مرنے کے بعد اس سے فائدہ ہو گا (ابن ماجہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی کہ جس نے حصول علم کیلئے کوئی راستہ اختیار کیا تو میں اسکے لئے جنت کا راستہ آسان کردوں گا اور اگر کسی کی آنکھیں لونگا تو جنت اس کیلئے مقرر کردوں گا اور علم کو عبادت پر فضیلت حاصل ہے اور دین کی بنیاد پرہیز گاری ہے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ علم سکھانے کیلئے تھوڑی رات جاگنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے (دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں دو گروہوں کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں گروہ خیر پر ہیں لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔ ان میں سے جو اللہ سے کچھ طلب کر رہے ہیں اور اس سے لو لگائے ہوئے ہیں انکو اللہ چاہے تو دیدے اور چاہے تو نہ دے لیکن جو لوگ فقہ یا کوئی دوسرا علم سیکھتے ہیں اور بے پڑھوں کو سکھاتے ہیں یہ زیادہ بہتر ہیں۔ درحقیقت مجھے بھی اللہ نے معلم بنا کر بھیجا ہے اسکے بعد سرکار انہی معلمین کی جماعت میں جا بیٹھے۔ (دارمی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے جسکو حاصل کرکے انسان فقیہ بن سکے سرکار نے فرمایا میری امت کے جس شخص نے دین کے معاملات میں چالیس حدیثیں یاد کرلیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو سب سے زیادہ سخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا سب سے بڑا سخی اللہ رب العالمین اور بنی آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے علاوہ وہ بھی سخی ہے جو علم حاصل کرکے اسکی اشاعت کرے وہ قیامت کے دن اکیلا امیر یا اکیلا امتی بن کر اٹھے گا۔

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حریصوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا ایک علم حاصل کرنے والے کا کہ اس سے اس کا پیٹ کبھی

الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُورٌ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ۔

۲۲۳/۱۳ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنٰى قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۲۴/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۲۲۵/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ إِلٰى آخِرِهِ۔

نہیں بھرتا دوسرا دنیا کے حریص کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ (مذکورہ بالا تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور امام احمد نے حضرت ابوالدرداء کی حدیث کے بارے میں یہ فرمایا کہ اس کا متن لوگوں میں ہے لیکن اس کی سند درست نہیں)

عون سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو حریص کبھی شکم سیر نہیں ہوتے۔ ایک علم حاصل کرنیوالا اور دوسرا دنیا کو حاصل کرنیوالا اور یہ دونوں برابر نہیں۔ صاحب علم تو رضائے خداوندی کیلیے کوشاں ہوتا ہے اور دنیا کو حاصل کرنیوالا سرکشی میں غرق رہتا ہے اسکے بعد ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی بیشک انسان اسلئے سرکشی کرتا ہے تاکہ خود کو بے پرواہ دیکھے پھر اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی بے شک بندوں میں سے ۳

۳ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے علماء ہی ہیں۔ (دارمی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ دین کی سمجھ اور قرآنی علوم حاصل کرکے یہ کہیں گے کہ ہم امراء کی صحبت حاصل کرکے انکے ذریعہ دنیا تک رسائی حاصل کرینگے اور اپنے دین کو محفوظ رکھیں گے لیکن ایسا ممکن نہ ہوگا کیونکہ خاردار درخت سے کانٹا ہی حاصل کیا جاسکتا ہے اسطرح انکے قرب سے کانٹے ہی چنے جائیں گے۔ اس موقع پر محمد بن صباح نے کہا ہے کہ وہ اس سے گناہوں کو مراد لیتے تھے (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کرتے ہوئے اسکو صرف اہل لوگوں کو سکھائیں تو اپنے زمانہ کے سردار بن جائیں گے لیکن اگر دنیا داروں کو سکھایا تاکہ دنیا حاصل کرلیں تو انہیں ذلت ہوگی ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جسنے صرف آخرت کو اپنا مقصود بنایا تو دنیا کے مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ اسکو کافی ہے اور جس کے مقاصد دنیا کی طرح پراگندہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کو پرواہ نہیں کہ وہ کس جنگل میں مرتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا من جعل الهموم سے آخر تک)

۲۲۶/۱۶ وَعَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

جناب اعمش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کے لئے آفت (نسیان) بھولنا ہے اور اس کو ضائع کرنا ہے کہ نا اہلوں کے سامنے علم رکھا جائے۔ اسے دارمی نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۲۴۷ / ۱۷ وَعَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۴۸ / ۱۸ وَعَنِ الْاَحْوَصِ ابْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۴۹ / ۱۹ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۰ / ۲۰ وَعَنْ زِيَادِ ابْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتٰبِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۱ / ۲۱ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۲ / ۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳ / ۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴ / ۲۴ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے دریافت کیا کہ صاحبان علم کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں پھر معلوم کیا کون سی چیز علم کو علماء کے دل سے نکالتی ہے تو جناب کعب نے کہا لالچ (دارمی)

حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں معلوم کیا تو سرکار نے فرمایا مجھ سے شر کے بارے میں نہیں بلکہ خیر کے بارے میں معلوم کرو یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے اس کے بعد فرمایا بروں میں سب سے برے بھی علماء ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر بھی علماء ہی ہیں۔ (دارمی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالی کے نزدیک وہ عالم سب سے برا ہے جس نے اپنے علم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچایا

(دارمی)

حضرت زیاد بن حدیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز منہدم کرتی ہے راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عالم کی لغزش اور منافق کا کتاب اللہ کے بارے میں جھگڑا کرنا اور گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا (دارمی)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں قلبی اور لسانی علم نافع کا تعلق تو قلب سے ہے اور زبانی علم ابن آدم پر اللہ تعالی کی طرف سے حجت ہے۔ (دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کا علم حاصل کیا ہے ان میں سے ایک تو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ لیکن اگر دوسرا بھی پیش کر دوں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔ یعنی کھانا کھانے کی رگیں۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ جو علم رکھتا ہے تو وہ کچھ کہے اور جو شخص علم نہ رکھنے کے بعد یہ کہہ دے کہ اللہ تعالی زیادہ جاننے والا ہے تو یہ بات بھی علم ہی کی وجہ سے ہے اور اسکو صاف طور پر یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالی جانتا ہے اور اللہ تعالی نے اپنے نبی پاک سے فرمایا۔ تم فرما دو میں اس پر تم سے اجر نہیں چاہتا اور میں تکلف کرنے والوں سے ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ علم دین ہے پس دیکھو

فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۵/۲۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَّاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۶/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ۔

۲۵۷/۲۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۲۵۸/۲۸ وَعَنْ زِيَادِ ابْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهٗ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاُرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ۔

۲۵۹/۲۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ

کہ تم اس کو کس سے حاصل کرتے ہو۔ (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے قاریوں کے گروہ! استقامت حاصل کرو کیونکہ تمہیں پیش قدمی کی کافی صلاحیت دی گئی ہے اگر تم دائیں بائیں ہوگے تو دور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی جُبّ حزن سے پناہ مانگو صحابہ نے دریافت کیا جُبّ حزن کیا ہے سرکار نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا اس میں کون جائیگا تو آپ نے فرمایا ریاکار قرآن پڑھنے والے اعمال میں ریاکاری کرنے والے (ترمذی) البتہ ابن ماجہ نے اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قاریوں کو ناپسند فرماتا ہے جو امراء کی صحبت اختیار کرتے ہیں لیکن محاربی نے کہا ہے کہ اس سے ظالم امیر مراد ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں اسلام نام کے لیے باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کی رسم باقی رہ جائے گی۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس دور کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے ان سے فتنے ظاہر ہوں گے اور وہ فتنے انہیں پر لوٹیں گے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت زیاد ابن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم کے چلے جانے کا وقت ہے میں نے عرض کیا کہ علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ میری بات پر سرکار نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کرے میں تجھ کو مدینہ کے عقلمندوں میں سے سمجھتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور نصرانی تورات وانجیل نہیں پڑھتے لیکن وہ اس کے احکام میں سے کسی پر عمل نہیں کرتے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن دارمی نے اس حدیث کو ابوامامہ سے روایت کیا ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ فرائض (تقسیم ترکہ کا علم) حاصل کرو اور دوسروں کو بتاؤ۔ قرآن پڑھو اور دوسروں

النَّاسَ فَإِنِّي امْرُءٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

کو پڑھاؤ کیونکہ میرا وصال ہونے والا ہے۔ .... علم کم ہوتا جائے گا اسکے بعد فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو شخص فرض کے بارے میں اختلاف کریں گے اور کوئی انکے درمیان فیصلہ کرنے والا نہ ہوگا۔ (دارمی، دار قطنی)

۲۶۰ / ۳۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو ایسا ہے جیسا کہ کوئی خزانہ جسمیں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا (احمد و دارمی)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت (پاکی) کا بیان

پہلی فصل

۲۶۱ / ۱ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہیں یا بھر دیتا ہے۔ (شک راوی) آسمان و زمین کی درمیانی فضا کو۔ نماز نور ہے اور صدقہ دلیل۔ صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے یا تجھ پر حجت (دلیل) ہے۔ ہر شخص جو صبح کرتا ہے وہ اپنی جان کو فروخت کر دیتا ہے یا اسکو آزاد کرا لیتا ہے یا ہلاکت میں ڈال دیتا ہے (مسلم) اور ایک روایت کے مطابق اس اضافہ کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا زمین و آسمان کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں۔

میں نے اس روایت کو صحیحین میں نہیں دیکھا اور نہ حمیدی کی کتاب میں ملی نہ جامع الاصول میں لیکن دارمی نے اس احادیث کو سبحان اللہ و الحمد للہ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲۶۲ / ۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلَاثًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف کر کے تمہارے درجات کو بلند فرمائے صحابہ نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا زیادہ قدم رکھتے ہوئے نماز کے لئے مسجد میں حاضری دینا۔ نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار یہ حقیقت میں رباط ہے۔ حضرت مالک بن انس کی روایت کے مطابق رباط کے لفظ کا تکرار کرتے دو مرتبہ اعادہ فرمایا اور ترمذی میں تین بار کہا ہے

۲۶۳ / ۳ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا اسکے جسم سے تمام گناہ

جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۴ ۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۵ ۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَّكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ وَّذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۶ ۶ وَعَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

۲۶۷ ۷ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۸ ۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

بہہ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ بندہ مومن و مسلم وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب آنکھوں سے کیا تھا اور جب کہنیوں کو پانی سے دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب ہاتھوں سے کیا تھا اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو اس پانی یا اس کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب کرنے میں پاؤں سے چلا تھا اب وضو سے فارغ ہو کر وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو نماز فرض کا وقت نصیب ہو تو وہ اچھی طرح وضو کر کے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے تو یہ عمل اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے ۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسطرح وضو کیا کہ تین مرتبہ ہاتھ دھوئے کلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ کو تین مرتبہ دھویا پھر داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر مسح کیا اس کے بعد داہنے پیر کو تین مرتبہ دھویا اسکے بعد بائیں پیر کو تین مرتبہ دھویا حضرت عثمان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا تھا پھر فرمایا کہ جو شخص میری طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں کاموں کے درمیان اس کے ذہن میں کوئی دنیاوی خیال نہ آئے تو اسکے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے (متفق علیہ) لیکن حدیث کے الفاظ امام بخاری سے منقول ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں کاموں کے درمیان حضور قلب کے ساتھ رجوع ہو تو اسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے ۔

(مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ أَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْأُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ إِلٰى اٰخِرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةَ أَشْهَدُ قَبْلَ أَنَّ مُحَمَّدًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون ایسا ہے جو مکمل طور پر وضو کرے یا اسکو کمال درجہ تک پہنچا کر یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تحقیق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں ایک اور روایت کے مطابق یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ جس سے بھی چاہے داخل ہو (امام مسلم کی یہ روایت حمیدی کے مطابق ہے اس کی تائید ابن اثیر نے جامع الاصول میں کی ہے اور شیخ محی الدین نووی نے مسلم کے اخیر میں ہماری روایت کے مطابق اس حدیث کو بیان کیا ہے لیکن امام ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا خداوندا مجھے توبہ کرنیوالوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا۔ لیکن جو حدیث محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحاح میں روایت کی اسمیں فرمایا ہے جسنے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا آخر حدیث تک لیکن امام ترمذی نے مذکورہ بالا حدیث بعینہ نقل کیا ہے

لیکن اسمیں اشہد ان محمدا سے پہلے نقل کیا ہے۔

۲۶۹/۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت قیامت میں اس حال میں بلائی جائے گی کہ انکے چہرے وضو کے اثر سے چمکتے دمکتے ہوں گے پس تم میں سے جو یہ چاہے کہ اس کی پیشانی چمکتی ہوئی ہو تو اسکو چاہئے کہ ایسا ہی عمل کرے (متفق علیہ)

۲۷۰/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک مومن کے وضو کا پانی پہنچتا ہے . . . . . . وہاں تک وہ زیور سے آراستہ ہوتا ہے۔ (مسلم)

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسری فصل

۲۷۱/۱۱ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال میں استقامت حاصل کرو حالانکہ تم میں اسکی صلاحیت نہ ہوگی اور جان لو کہ تمہارے بہترین اعمال میں سے نماز ہے مومن کے سوا کوئی وضو کی حفاظت نہیں کرتا۔ (مالک۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۷۲/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو پر وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۷۳/۱۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کی کنجی نماز ہے نماز کی کنجی طہارت (وضو) ہے (احمد)

۲۷۴/۱۴ وَعَنْ شَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُّصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰئِكَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت شبیب ابن ابی روح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی لیکن دوران نماز متشابہ لگا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپنے فرمایا کیسے لوگ ہیں کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن اچھا وضو نہیں کرتے جس کی وجہ سے مجھے قرأت میں اشتباہ ہوتا ہے۔ (نسائی)

۲۷۵/۱۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ اَوْ فِيْ يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

بنی سلیم کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں پر شمار فرمایا یا مجھ سے شمار کرایا (شک راوی) آپنے فرمایا سبحان اللہ کہنا ترازو کے نصف پلہ کو بھر دیتا ہے اور الحمدللہ پلے کو بھر دیتا ہے اور اللہ اکبر کہنا آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کو بھر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۶/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ [illegible] وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالنَّسَائِيُّ۔

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اسمیں کلی کرتا ہے تو اسکے منہ کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی دیتا ہے تو ناک کے گناہ دھلتے ہیں اور جب چہرہ کو دھوتا ہے تو اسکے چہرے کے گناہ دھلتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے کے بھی اور جب ہاتھ (کہنیوں تک) دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں اور مسح کرنے سے سر کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ مع ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں پھر اس مرد کا مسجد کی جانب چلنا اور نماز ادا کرنا اسکے درجات کی بلندی کا سبب ہوتا ہے (مالک، نسائی)

۲۷۷/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے وہاں جا کر آپ نے مدفونین کو مخاطب کرکے فرمایا اے مسلمانوں کی سرائے میں رہنے والو تم پر سلام ہو اللہ نے چاہا تو بیشک ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں

الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہاں موجود صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں سرکار نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو مستقبل میں آئیں گے صحابہ نے عرض کیا آپ اپنی امت کے آنے والوں کو کس طرح پہچانیں گے سرکار نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر کسی کے پاس پنج کلیان گھوڑے ہوں جن کی پیشانیاں اور سم سفید ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو سیاہ گھوڑوں میں نہ پہچان لے گا۔ صحابہ نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ تب سرکار نے فرمایا جب وہ مسلمان قیامت کے دن آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ہونگا تو میں انکو اعضاء وضو کی چمک دمک سے پہچان لونگا۔ (مسلم)

۲۷۸ / ۱۸ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ أَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهٗ فَأَنْظُرُ إِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيَّ فَأَعْرِفُ أُمَّتِيْ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلٰى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرَهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا فرد ہونگا جسکو قیامت کے دن سجدہ کی اجازت دی جائیگی۔ اور مجھے ہی سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کو کہا جائیگا تب میں اپنی امت کے ان افراد کو پہچان لونگا جو میرے سامنے میرے دائیں میرے بائیں اور میرے پیچھے ہوں گے اسوقت ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ لوگوں کے اژدحام میں جو جناب نوح سے آپ کی امت تک کے لوگوں کا ہوگا کس طرح پہچانیں گے تو سرکار نے فرمایا انکے اعضاء وضو کی چمک دمک سے کیونکہ کوئی بھی ان جیسا نہ ہوگا۔ اسکے علاوہ ایک پہچان یہ بھی ہوگی کہ میری امت کے نامہ اعمال دائیں ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی ذریت انکے آگے آگے دوڑتی ہوئی آئے گی۔ (احمد)

بَابُ مَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ — جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں

پہلی فصل

۲۷۹ / ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے وضو کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو کر کے نماز نہ ادا کرے (متفق علیہ)

۲۸۰ / ۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی اسی طرح مال حرام سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم)

۲۸۱ / ۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِيْ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی کثرت سے آتی تھی اور داماد ہونے کی وجہ سے سرکار سے مسئلہ دریافت کرتے شرم معلوم ہوتی تھی لہذا میں نے جناب مقداد کے ذریعہ مسئلہ معلوم کرایا تو سرکار نے فرمایا کہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو۔ (متفق علیہ)

۲۸۲/۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلُّ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۳/۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ قَالَ أُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۴/۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۵/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۶/۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۷/۹ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَأَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو کرو (مسلم) لیکن شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث حضرت ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا اس کے بعد وضو نہ فرمایا۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں تو سرکار نے فرمایا چاہو تو وضو کرو چاہو تو ضرورت نہیں سائل نے پھر سوال کیا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں تو سرکار نے فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔ سائل نے دریافت کیا کہ بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھ لیں سرکار نے فرمایا ہاں۔ سائل نے پوچھا کہ اونٹوں کے باڑہ میں نماز پڑھیں سرکار نے فرمایا نہیں (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس کرے اور وہ شک میں پڑ جائے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلا ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ وہ ریح کی آواز نہ سنے یا بدبو محسوس کرے (مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اس کے بعد کلی کر کے فرمایا اس میں چکناہٹ ہوتی ہے (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائیں اور موزوں پہ مسح فرمایا اس موقع پر حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ نے وہ عمل کیا جو ہم نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا اے عمر یہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جنگ خیبر کے سال ایک سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا جب آپ مقام صہباء پر گئے جو خیبر کے قریب ہے وہاں آپ نے کھانے کے لئے کچھ طلب فرمایا لیکن ستو کے علاوہ کچھ سامنے نہ آیا۔ یہ ستو آپ کے حکم کے مطابق گھولے گئے جنکو سرکار نے اور دوسرے صحابہ نے کھایا پھر

وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نماز مغرب شروع کرنے سے پہلے کلی کی اور ہم نے بھی کلیاں کیں پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا (بخاری)

دوسری فصل

۲۸۸/۱۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۲۸۹/۱۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۹۰/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ۔

۲۹۱/۱۳ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۹۲/۱۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۹۳/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ يَنَامُوْنَ بَدَلَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ۔

۲۹۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو نہیں کیا جاتا مگر ریح کی آواز یا بدبو سے۔ (احمد و ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مذی نکلنے پر وضو اور منی نکلنے پر غسل کرنا چاہیئے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی وضو ہے اور تکبیر تحریمہ اس کی حرمت اور سلام اس کی حلت ہے (ابوداؤد، ترمذی، دارمی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی اور ابوسعید سے روایت کیا ہے)

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بے آواز ریح آئے وضو کرے اور عورتوں کے پاس نہ جاؤ یعنی انکے ساتھ مقعدوں میں مجامعت نہ کرو (ترمذی و ابوداؤد)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھیں سرین کا ڈھکنا ہیں جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو یہ ڈھکن اٹھ جاتا ہے۔ (دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرین کا ڈھکن آنکھیں ہیں لہٰذا جب کوئی سو جائے تو اسکو چاہیئے کہ وضو کرے (ابوداؤد) شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حکم بیٹھنے والے کے لئے نہیں جس کی تائید حضرت انس کی روایت سے ہوتی ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے منتظر رہتے تھے یہاں تک کہ (نیند کی وجہ سے) انکی گردنیں جھک جاتی تھیں پھر وہ بغیر وضو کے نماز ادا کرتے تھے (ابوداؤد) لیکن امام ترمذی کی روایت میں انتظار نماز کی بجائے یہ کہا کہ انتظار کرتے کرتے اُن کے سر جھک جاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس شخص پر ہے جو لیٹے اور سو جائے اسلئے

إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

۲۹۵/۱۷ وَعَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۲۹۶/۱۸ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوَى أَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ۔

۲۹۷/۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا بِحَالٍ إِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَيْضًا إِسْنَادُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَإِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ۔

۲۹۸/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۲۹۹/۲۱ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کہ سونے کی وجہ سے اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت بسرہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے۔

(مالک۔ احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت طلق بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اگر کوئی شخص وضو کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو کیا دوبارہ وضو کرے سرکار نے فرمایا کیا وہ تمہارے جسم کا حصہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی لیکن ابن ماجہ نے شیخ محی السنہ کے حوالے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ جناب ابوہریرہ جناب طلق کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے اور ابوہریرہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی اپنا ہاتھ ستر کو بغیر کسی حائل کے لگائے پس چاہیے کہ وہ وضو کرے۔ روایت شافعی دارقطنی لیکن نسائی نے جناب بسرہ سے جو روایت کی اس میں حائل کا تذکرہ نہیں ہے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ازواج کی تقبیل فرماتے اس کے بعد بغیر وضو کیے نماز ادا فرماتے تھے (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ ہمارے نزدیک جناب عروہ کی سند حضرت عائشہ کے ساتھ کسی حال میں بھی درست نہیں اسی طرح ابراہیم تیمی کی سند بھی درست نہیں لیکن امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابراہیم تیمی نے براہ راست حضرت عائشہ سے سماعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت کھایا اس کے بعد نیچے بچھے ہوئے فرش سے ہاتھ پونچھ کر نماز ادا کی اور وضو نہ فرمایا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھنا ہوا ران کا گوشت پیش کیا آپ نے کھایا اس کے بعد بغیر وضو کیے نماز ادا کی (احمد)

تیسری فصل

۳۰۰/۲۲ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْوِي

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اس بات

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۱/۲۳ — وَعَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ فَقَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ إِلَى آخِرِهِ۔

۳۰۲/۲۴ — وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُبَيٌّ وَأَبُو طَلْحَةَ جُلُوسًا فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَا أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۰۳/۲۵ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسُّهَا مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ)

۳۰۴/۲۶ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوءُ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۳۰۵/۲۷ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّئُوا مِنْهَا۔

۳۰۶/۲۸ — وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ

کا شانہ بھون کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت بھونتا تھا آپ اس کو کھاتے اور بغیر وضو کیے نماز ادا کر لیتے تھے (مسلم)

حضرت ابو رافع ہی روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس (بکری کا) گوشت تحفہ میں آیا میں نے اس کو ہانڈی میں رکھ دیا اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور مجھ سے دریافت فرمایا اے ابو رافع یہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ بکری کا گوشت ہے جو تحفہ میں آیا ہے میں نے اس کو پکانے کے لیے رکھا ہے جب گوشت پک گیا، تو سرکار نے فرمایا دستی مجھے دو میں نے دستی پیش کر دی تو آپ نے دوسری دستی طلب فرمائی اس کے بعد تیسری دستی طلب کی تو میں نے عرض کیا کہ بکری میں صرف دو ہی دستی ہوتی ہیں اس موقع پر سرکار نے فرمایا اگر تم خاموشی کے ساتھ مجھے دستی پیش کرتے رہتے تو دستی ملتی رہتیں پھر حضور علیہ السلام نے پانی منگا کر کلی کی اور ہاتھ کی انگلیوں کو دھویا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر جناب ابو رافع کے اہل خانہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ سرد گوشت کھا رہے ہیں تو آپ نے ان کے ساتھ گوشت کھایا اس کے بعد مسجد میں آ کر نماز ادا کی لیکن اس دوران پانی استعمال نہیں کیا (احمد) لیکن دارمی نے اس حدیث کو ابو عبید سے روایت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابی اور ابو طلحہ کے پاس بیٹھا تھا ہم نے کھانا کھایا اس کے بعد میں نے وضو کے لیے پانی طلب کیا تو ان حضرات نے کہا کہ تم وضو کیوں کر رہے ہو میں نے جواب دیا کہ میں نے کھانا کھایا ہے یہ حضرات کہنے لگے کہ پاک چیزیں کھانے کے بعد وضو کی کیا ضرورت ہے اسے کھانے کے بعد تو افضل نے بھی وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر تھے۔ (احمد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آدمی کا اپنی بیوی کی تقبیل اور اس کی ملامست کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی کی تقبیل کرے یا اس سے ملامست کرے اس کو وضو کرنا لازم ہے۔

(امام مالک، شافعی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اپنی بیوی کی تقبیل کرنے سے وضو لازم آتا ہے۔

(امام مالک)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تقبیل بھی ملامست ہے اس کے بعد وضو کیا کرو۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ

کیا اور اس روایت میں پانی طلب کرنے سے آخر حدیث تک ذکر نہیں ہے)

* میں نے دوسری دستی پیش کر دی

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء من كل دم سائل رواهما الدارقطني وقال عمر ابن عبد العزيز لم يسمع من تميم الداري ولا رآه ويزيد بن خالد ويزيد بن محمد مجهولان۔

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس خون کے نکلنے پر جو بہہ جائے وضو کرنا لازم ہے (دار قطنی نے ان حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے نہ تو تمیم داری کو دیکھا نہ ان سے روایت کی اور اس سند میں یزید بن خالد اور یزید بن محمد مجہول ہیں)

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء کے آداب

پہلی فصل

۳۰۷/۱ عن أبي أيوب الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ولكن شرقوا أو غربوا۔ متفق عليه۔ قال الشيخ الإمام محيي السنة رحمه الله هذا الحديث في الصحراء وأما في البنيان فلا بأس لما روي عن عبد الله بن عمر قال ارتقيت فوق بيت حفصة لبعض حاجتي فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته مستدبر القبلة مستقبل الشام۔ (متفق عليه)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جائے تو نہ سمت قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پشت اس کا منہ شرق یا غرب کو ہونا چاہیے (متفق علیہ) لیکن امام محی السنہ رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ حکم جنگل کے لیے ہے لیکن گھروں میں اس کی پابندی نہیں جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ کسی کام سے حضرت حفصہ کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف سے پشت پھیرے، شام کی جانب منہ کئے قضائے حاجت فرما رہے تھے (متفق علیہ)

۳۰۸/۲ وعن سلمان قال نهانا يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نستقبل القبلة بغائط أو بول أو أن نستنجي باليمين أو أن نستنجي بأقل من ثلاثة أحجار أو أن نستنجي برجيع أو بعظم۔ (رواه مسلم)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں یا داہنے ہاتھ سے استنجا کریں یا تین پتھروں سے کم یا گوبر اور ہڈی سے استنجا کریں۔ (مسلم)

۳۰۹/۳ وعن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل الخلاء يقول اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث۔ (متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اے اللہ میں نر و مادہ ناپاکوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں (متفق علیہ)

۳۱۰/۴ وعن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال إنهما ليعذبان وما يعذبان في كبير أما أحدهما فكان لا يستتر من البول وفي رواية لمسلم لا يستنزه من البول وأما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم أخذ جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز في كل قبر واحدة قالوا يا رسول الله لم صنعت هذا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا تو فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب نہیں ان میں سے ایک پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور امام مسلم کی روایت میں پیشاب کے بعد استنجا نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا شخص چغلخور تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تازہ (سبز) شاخ منگوا کر اس کو درمیان سے چیر کر دونوں قبروں پر گاڑ دی صحابہ نے

فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٣١١/٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٣١٢/٦ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٣١٣/٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٣١٤/٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ سرکار نے فرمایا امید ہے کہ شاخیں جب تک خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت و نفرت کی دو باتوں سے بچو لوگوں نے معلوم کیا یا رسول اللہ وہ دو باتیں کونسی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ راستے اور سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب اور پاخانہ کرنا (مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اسی طرح جب بیت الخلاء جائے تو شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ استنجیٰ کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اس کو چاہیے کہ ناک صاف کرے اور جو کوئی بیت الخلاء جائے اس کو چاہیے کہ طاق ڈھیلوں سے استنجا کرے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کو جاتے تو میں اور ایک بچہ ساتھ میں پانی کا چھوٹا ڈول اور ایک کدال لیے ہوتے تھے فراغت کے بعد آپ پانی سے استنجا کرتے تھے (متفق علیہ)

دوسری فصل

٣١٥/٩ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ وَّفِيْ رِوَايَتِهٖ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ

٣١٦/١٠ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

٣١٧/١١ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ فَاَتٰى دَمِثًا فِيْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

٣١٨/١٢ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار لیا کرتے تھے (ابوداؤد و نسائی) لیکن امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور صاحب ابوداؤد نے کہا ہے کہ منکر ہے اور انہوں نے اتارنے کی بجائے پہننا بتایا ہے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی دور تشریف لے جاتے جہاں ان کو کوئی نہ دیکھ سکے (ابوداؤد)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس وقت آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی تو آپ نے دیوار کی جڑ میں نرم جگہ تلاش کر کے فراغت حاصل کی اس کے بعد فرمایا جب تم میں سے کسی کو پیشاب کی حاجت ہو تو اس کے لیے نرم جگہ تلاش کرے (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۱۹/۱۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ أُعَلِّمُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَأَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى أَنْ يَسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۲۰/۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

۳۲۱/۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهٗ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۲۲/۱۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ زَادَ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

۳۲۳/۱۷ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

۳۲۴/۱۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ

کی عادت کریمہ تھی کہ جب آپ قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک کہ زمین کے قریب نہ ہو جاتے (ترمذی - ابوداؤد، دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لیے ایسا ہی ہوں جیسا کہ والد اپنی اولاد کو تعلیم دیتے ہیں میں تم کو سکھاتا ہوں کہ جب تم بیت الخلاء کو جاؤ تو نہ قبلہ کو منہ کرو اور نہ پشت، پھر ہمیں حکم دیا کہ استنجا کے لیے (کم از کم) تین ڈھیلے استعمال کرو آپ نے ہمیں ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرمایا اسی طرح دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا (ابن ماجہ - دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا اور پاک کاموں کو داہنے ہاتھ سے کرتے۔ البتہ طہارت اور گھٹیا کام بایاں ہاتھ سے کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی بیت الخلاء جائے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے جائے اور ان سے استنجا کرے کیونکہ وہ اس کے لیے کافی ہوں گے۔

(احمد ابوداؤد نسائی دارمی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہمارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ (ترمذی لیکن صاحب نسائی نے جن بھائیوں کی غذا کا تذکرہ نہیں کیا)۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رویفع امید ہے میری حیات ظاہری کے بعد تمہیں طویل عمر ملے گی لہٰذا تم لوگوں کو بتانا کہ جس نے داڑھی کو باندھا (گرہ لگائی) ٹوٹکے کے طور پر یا گردن میں مہرہ ڈالا یا جانوروں کے چارے یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بری ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سرمہ لگائے اس کو چاہیے کہ طاق سلائیاں لگائے اور جو ایسا کرے تو بہتر ہے اگر نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو استنجے کے لیے جائے اس کو چاہیے کہ طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرے اگر ایسا کیا تو بہتر ہے ورنہ کوئی مضائقہ نہیں اور جس نے کھانا کھانے کے بعد خلال سے کچھ دانتوں

وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

٣٢٥/١٩ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ۔

٣٢٦/٢٠ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

٣٢٧/٢١ وَعَنْ مُّعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

٣٢٨/٢٢ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجِ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

٣٢٩/٢٣ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

٣٣٠/٢٤ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

٣٣١/٢٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سے نکالا تو اس کو پھینک دے لیکن اگر اس نے زبان سے کچھ علیحدہ کیا ہے تو اس کو نگل لے اور جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور اگر ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو شخص قضائے حاجت کے لیے بیٹھے اس کو چاہیے کہ وہ جگہ پردہ دار ہو اور ایسی جگہ نہ ملے تو اس کو چاہیے کہ ریت کا ایک چھوٹا ٹیلہ بنا کر اس کی طرف پشت کرے کیونکہ شیطان انسانوں کی شرمگاہوں سے کھیلتا ہے اور جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور اگر نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں (ابو داؤد و ابن ماجہ، دارمی)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی غسل خانہ میں پیشاب کر کے وضو یا غسل نہ کرے کیونکہ وسوسے اکثر اسی وجہ سے ہوتے ہیں (ابو داؤد) مگر امام ترمذی، نسائی نے پیشاب کے بعد وضو یا غسل کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوراخ [illegible] کی، نعت فرمائی ہے

(ابو داؤد، نسائی)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین بری باتوں سے بچو کہ لعنت کا سبب ہیں دریا کے گھاٹ، راستہ میں اور سایہ دار جگہ (جہاں لوگ بیٹھتے ہوں) پر پاخانہ کرنا (ابو داؤد و ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی اس حالت میں قضاء حاجت کے لیے نہ نکلیں کہ ان کے ستر کھلے ہوں اور باتیں کرتے ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس عمل سے ناراض ہوتا ہے۔

(احمد، ابو داؤد و ابن ماجہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجے خانے اور کوڑے خانے جنات اور شیطانوں کے آنے کی جگہیں ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو کوئی بیت الخلاء کو جائے اس کو چاہیے کہ وہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث پڑھے (ابو داؤد و ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہ کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی پاخانہ میں جائے تو بسم اللہ پڑھ لے (اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ

وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۳۲/۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ۔

۳۳۳/۲۷ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۳۴/۲۸ وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۳۵/۲۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قِيلَ كَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ۔

علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ آپ بیت الخلاء سے نکلتے وقت غُفْرَانَکَ کہتے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو میں آپ کے استنجاء کے لیے برتن یا چھاگل میں پانی دیتا جس سے آپ استنجاء فرماتے جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو آپ زمین سے ہاتھ رگڑتے اور میں پانی کا دوسرا برتن لاتا تو آپ اس سے ہاتھ دھوتے تھے۔ (ابوداؤد) لیکن دارمی، نسائی نے اس حدیث کے مفہوم کو روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب سے فارغ ہو کر وضو فرماتے اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹا مارتے تھے (ابوداؤد، نسائی)

امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کے نیچے عیدان کی لکڑی کا چھال کا ایک برتن تھا۔ رات کے وقت آپ اس میں پیشاب فرماتے تھے

(ابوداؤد، نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب کر رہا تھا، رسول اللہ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا اس کے بعد میں نے کبھی ایسا نہ کیا (ترمذی) لیکن ابن ماجہ نے کہا ہے کہ شیخ امام محی السنۃ سے ایک روایت حضرت حذیفہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ (متفق علیہ) کہا گیا ہے کہ یہ عمل کسی مجبوری کی وجہ سے تھا۔

تیسری فصل

۳۳۶/۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۳۷/۳۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرَئِيلَ أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ اگر تم سے کوئی یہ کہے کہ سرکار کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کو سچا نہ جانو۔ ہمیشہ آپ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔

(احمد، ترمذی، نسائی)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب پہلی مرتبہ وحی لے کر آئے تو انہوں نے سرکار کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر بتائی جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مارے (احمد، دارقطنی)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

۳۳۸ / ۳۲ — وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيِّ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

۳۳۹ / ۳۳ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهٗ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهٖ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۰ / ۳۴ — وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَّأَنَسٍ أَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۱ / ۳۵ — وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ إِنِّيْ لَأَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ أَجَلْ أَمَرَنَا أَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَّلَا عَظْمٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

۳۴۲ / ۳۶ — وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا إِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ كَانُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جب آپ وضو کریں تو پانی چھڑک لیا کریں (امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے میں نے محمد بن بخاری سے سنا ہے حسن بن علی راوی منکر حدیث ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب سے فارغ ہوئے تو جناب عمر آپ کے پیچھے لوٹا لئے ہوئے کھڑے تھے سرکار نے دریافت کیا اے عمر یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ وضو کے لیے پانی ہے سرکار نے فرمایا مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی پیشاب کروں فوراً اس کے بعد وضو کروں اگر میں ایسا کروں تو یہ عمل سنت بن جائیگا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابوایوب، جابر و انس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت (ترجمہ) اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو پاکیزگی کو محبوب رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے نازل ہوئی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قبیلہ انصار کے لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے۔ کون سا پاکیزگی کا عمل ہے جو تم کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں غسل جنابت کرتے ہیں اور پانی سے استنجاء کرتے ہیں سرکار نے فرمایا یہی بات ہے اس کو اپنے اوپر لازم کرلو (ابن ماجہ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک مشرک نے طنزاً کہا کہ تمہارے صاحب (نبی) تو تمہیں ہر بات سکھاتے ہیں یہاں تک کہ پاخانہ کرنے کو بھی میں نے کہا کہ بیشک آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں قبلہ کی طرف منہ نہ کریں۔ دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کریں اور تین ڈھیلوں سے کم استنجاء نہ کریں۔ ہڈی اور لید کو استنجاء میں استعمال نہ کریں (مسلم لیکن الفاظ حدیث جناب احمد کے روایت کردہ ہیں)۔

حضرت عبدالرحمن بن حسنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھ کر اس کی آڑ میں پیشاب کیا اس وقت ایک مشرک نے کہا ان کو دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا تجھ پر افسوس کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے لوگوں کو کیسا سخت واسطہ پڑا

إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِيضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ أَبِي مُوسٰى۔

٣٤٣/٣٧ وَعَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلْ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

٣٤٤/٣٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِي۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

٣٤٥/٣٩ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْهَ أُمَّتَكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جب ان کے جسم یا لباس کو پیشاب لگ جاتا تھا تو لباس یا جگہ کو قینچی سے کاٹ دیا جاتا تھا جب انہوں نے اس سے انکار کیا تو انہیں قبر میں عذاب ہوا۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ لیکن نسائی نے عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو موسیٰ سے روایت کیا)

حضرت مروان اصفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ دوران سفر آپ نے اپنی اونٹنی کو سمت قبلہ کی جانب بٹھایا اور اس کی آڑ میں بیٹھ کر پیشاب کیا میں نے کہا اے ابو عبد الرحمٰن کیا ہم کو سمت قبلہ کی جانب پیشاب کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا ایسا نہیں جبکہ جنگل میں تو ہے اور سمت قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے تشریف لاتے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) حمد اس رب کریم کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر کے عافیت عطا فرمائی (ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جنوں کی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے سرکار سے کہا کہ آپ اپنے امتیوں کو منع فرما دیں کہ وہ ہڈی، لید یا کوئلے سے استنجا نہ کیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمارا رزق بنایا ہے لہٰذا سرکار نے ہمیں اس سے روک دیا ہے۔ (ابو داؤد)

WWW.NAFSEISLAM.COM

بَابُ السِّوَاكِ

مسواک کا بیان

پہلی فصل

٣٤٦/١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٣٤٧/٢ وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

[illegible]

٣٤٨/٣ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو نماز عشاء تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیتا اور ہر نماز میں مسواک کرنے کو کہتا (متفق علیہ)

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ آپ سب سے پہلے

جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے اپنے منہ کو مسواک سے صا

قَالَ اَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّکُ بِسِوَاکٍ فَجَآءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاکَ الْاَصْغَرَ مِنْھُمَا فَقِیْلَ لِیْ کَبِّرْ فَدَفَعْتُہٗ اِلَی الْاَکْبَرِ مِنْھُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۳۵۵/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاکِ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)۔

۳۵۶/۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ فِی السِّوَاکِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

۳۵۷/۱۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَنُّ وَعِنْدَہٗ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَاُوْحِیَ اِلَیْہِ فِیْ فَضْلِ السِّوَاکِ اَنْ کَبِّرْ اَعْطِ السِّوَاکَ اَکْبَرَھُمَا

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

۳۵۸/۱۳ وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاکُ لَھَا عَلَی الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاکُ لَھَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا۔

(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

۳۵۹/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُھَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ قَالَ فَکَانَ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یَشْھَدُ الصَّلَوٰتِ فِی الْمَسْجِدِ وَسِوَاکُہٗ عَلٰی اُذُنِہٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْکَاتِبِ لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوۃِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّہٗ اِلٰی مَوْضِعِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خواب میں یہ دکھایا گیا کہ میں مسواک کر رہا ہوں میرے پاس دو اشخاص آئے ان میں ایک بڑا تھا دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دینا چاہی تو اس وقت مجھ سے کہا گیا کہ میں بڑے کو مسواک دوں لہٰذا تو میں نے بڑے کو مسواک دی (متفق علیہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی جبرئیل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کو کہا اور مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ کثرت مسواک سے منہ کا ظاہری حصہ چھل جائے (احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں بہت کچھ بتایا ہے (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اس وقت آپ کے پاس دو اشخاص موجود تھے ان میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا اس دوران آپ کے پاس مسواک کی فضیلت میں وحی آئی اور یہ کہا گیا کہ بڑے کو مقدم کرتے ہوئے اس کو مسواک دے دیجئے (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نماز کے لیے مسواک کی جاتی ہے وہ اس نماز سے ستر درجہ زیادہ افضل ہوتی ہے جس کے لیے مسواک نہ کی گئی ہو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

جناب ابو سلمہ حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا اگر مجھ کو اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم کرتا اور عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر کرنے کا حکم دیتا۔ زید بن خالد جب بھی مسجد میں آتے تو مسواک ان کے کان پر ہوتی جس طرح لکھنے والے کا قلم ہوتا ہے اور اس وقت تک نماز کے لیے کھڑے نہ ہوتے جب تک کہ مسواک نہ کر لیتے اور پھر اس کو کان پر رکھ لیتے (ترمذی، ابوداؤد) جبکہ ابوداؤد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ میں نماز عشاء کو تہائی رات تک موخر کر دیتا اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

وضو کی سنتیں

پہلی فصل

۳۶۰/۱۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۳۴۹/۴ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْخِتَانُ بَدَلَ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں (۱) لبوں کو کم کرنا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی دینا (۵) ناخن ترشوانا (۶) جوڑوں کی جگہ دھونا (۷) بغلوں کے بال صاف کرنا (۸) زیر ناف بال مونڈنا (۹) پانی احتیاط سے استعمال کرنا۔ یعنی استنجاء کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ دسویں بات مجھے یاد نہیں رہی غالباً وہ کلی کرنا تھا۔ (مسلم) البتہ ایک روایت میں داڑھی بڑھانے کے بجائے ختنہ کرنا ہے۔ میں نے یہ روایت صحیحین اور کتاب حمیدی میں نہیں دیکھی۔ لیکن صاحب جامع الاصول اور خطابی نے معالم السنن میں ابوداؤد سے بروایت عمار بن یاسر نقل کی ہے۔

دوسری فصل

۳۵۰/۵ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِلَا اِسْنَادٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے (شافعی۔ احمد۔ دارمی۔ نسائی۔ امام بخاری نے اس روایت کو اپنی صحیح میں بغیر سند کے نقل کیا ہے)۔

۳۵۱/۶ ـ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَيُرْوٰى الْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں حیا کرنا اور روایت کیا گیا کہ ختنہ کرنا۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا۔ نکاح کرنا (ترمذی)

۳۵۲/۷ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کو اس وقت تک نہ سوتے کہ جب تک مسواک نہ کر لیتے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۳۵۳/۸ ـ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنے کے بعد مجھے دھونے کیلئے دیتے تو میں دھو کر اسی مسواک کو استعمال کرتی اور دھو کر سرکار کو واپس کر دیتی (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۵۴/۹ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

٣٦٣/١٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَّرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٣٦٤/١٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٣٦٥/٢٠ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٣٦٦/٢١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٣٦٧/٢٢ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٣٦٨/٢٣ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کانوں میں ایک چلو پانی استعمال کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاء وضو کو صرف ایک ایک مرتبہ دھویا اور اس میں کچھ زیادہ نہیں کیا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو دو دو بار فرمایا۔ (بخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مقاعد (ایک جگہ کا نام اور بیٹھک کو بھی کہتے ہیں) میں وضو کرتے ہوئے لوگوں سے کہا کیا میں تم کو سید المرسلین کا وضو نہ دکھاؤں پھر ہر عضو کو تین تین بار دھویا (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ واپس آ رہے تھے عصر کے وقت راستہ میں جب ایک جگہ پانی ملا تو ایک جلد باز جماعت نے وضو کرنے میں جلدی کی جب ہم ان کے قریب آئے تو ان کی ایڑیاں خشک تھیں اور چمک رہی تھیں۔ اس موقع پر سرکار نے فرمایا کہ ایڑیوں کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کے لیے پورا وضو کرو۔ (مسلم)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اس دوران پیشانی کے بالوں، پگڑی اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممکنہ حد تک ہر کام داہنے ہاتھ سے کرنا پسند فرماتے تھے یہاں تک کہ طہارت کرنے کنگھا کرنے اور جوتی پہننے میں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

٣٦٩/٢٤ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَيَامِنِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)

٣٧٠/٢٥ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہنو یا وضو کرو تو ابتدا داہنی طرف سے کرو۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا وضو نہیں جس نے اس سے پہلے اللہ کا نام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٣٦١ / ١٦ ـ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٣٦٢ / ١٧ ـ وَقِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَلِأَبِيْ دَاوٗدَ نَحْوَهُ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ وَفِي أُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس کو دھولے کیونکہ اس کو علم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو پہلے وضو کرے اور اس وضو میں ناک کو جھاڑے کیونکہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے پانی کا برتن منگا کر اپنے ہاتھوں کو دو دو بار دھویا پھر تین تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا تین مرتبہ چہرہ کو دھو پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھویا اور سر کے مسح میں پہلے ہاتھوں کو ابتدا سرے آخر تک لے گئے اور آخر سے شروع تک واپس لائے پھر دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے اور ایسے ہی واپس لائے جہاں سے گردن کا مسح شروع کیا تھا پھر پیروں کو دھویا (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی اور اسی طرح صاحب جامع نے نقل کیا لیکن متفق علیہ روایت کے مطابق حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم سے کہا گیا کہ آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھائیں تو انہوں نے پانی کا برتن منگایا اور شروع کرنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر ایک ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا پھر برتن میں دونوں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور اس سے تین مرتبہ چہرے کو دھویا۔ اسی طرح اس برتن سے پانی لے کر ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھویا پھر برتن سے پانی لے کر ہاتھوں کو تر کر کے سر کا مسح کیا پہلے تو ہاتھ ابتدا سرے آخر تک لے گئے اور پھر ان کو واپس لائے پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھو کر فرمایا کہ سرکار کا وضو ایسا ہی تھا۔ لیکن ایک روایت اس طرح ہے کہ ابتدائی سرے گردن تک ہاتھ لے گئے پھر ہاتھ وہیں واپس لائے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر پیروں کو دھویا۔ ایک اور روایت کے مطابق کلی اور ناک میں پانی دینے اور ناک سنکنے میں تین تین چلو پانی استعمال کیا اور ایک روایت کے مطابق کلی اور ناک میں پانی دینے میں صرف ایک چلو پانی استعمال کیا مگر ایسا عمل تین مرتبہ کیا لیکن امام بخاری کی روایت کے مطابق مسح سر صرف ایک مرتبہ کیا پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھویا بخاری کی ایک اور روایت میں کلی اور ناک سنکنے کا یہ عمل تین مرتبہ کیا اور دونوں

وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَزَادُوْا فِيْ أَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ۔

۳۷۱/۲۶ وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلٰى قَوْلِهٖ بَيْنَ الْأَصَابِعِ۔

۳۷۲/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۳۷۳/۲۸ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۷۴/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَأَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَكِهٖ فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۳۷۵/۳۰ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۷۶/۳۱ وَعَنْ أَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۷۷/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلٰى

علیا ور ترمذی ابن ماجہ اور احمد وابوداؤد نے جناب ابوہریرہ سے روایت کی دارمی نے ابوسعید خدری سے انہوں نے اپنے والد سے لیکن احمد نے اس اضافہ کے ساتھ کہا کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز بھی نہیں) لیکن احمد وابوداؤد نے حضرت ابوہریرہؓ

سے روایت نقل کی ہے۔ دارمی نے ابو سعید خدری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی لیکن احمد نے حدیث کی ابتداء میں یہ اضافہ بھی کیا کہ اس کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وضو کی تعلیم دیں تو آپ نے فرمایا پورا وضو کرو۔ انگلیوں میں خلال کرو اور ناک میں پانی پہنچاؤ جبکہ روزہ دار نہ ہو۔ اسے ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا جبکہ ابن ماجہ اور دارمی نے بین الاصابع تک روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں خلال کیا کرو (ترمذی۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا لیکن ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ اپنی چھنگلیا سے پیروں کی انگلیاں ملتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے تر کیا کرتے اور اپنی داڑھی میں خلال کر کے فرمایا کرتے میرے رب نے مجھے یہی حکم فرمایا ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت داڑھی میں خلال کیا کرتے تھے (ترمذی، دارمی)

حضرت ابوحیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر ان کو صاف کیا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔ پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھویا پھر کھڑے ہوئے اور وضو کا بقیہ پانی کھڑے ہو کر پیا اور یہ کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کو وہ وضو دکھاؤں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا تھا۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے

عَلِيًّا حِيْنَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۳۷۸/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۷۹/۳۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۸۰/۳۵ وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُوْلٰى وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ۔

۳۸۱/۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ۔

۳۸۲/۳۷ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِيْ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ مِنْ قَوْلِ أَبِيْ أُمَامَةَ أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸۳/۳۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوْءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا

حضرت علی کو وضو کرتے دیکھ رہے تھے پہلے آپ نے برتن سے داہنے ہاتھ سے پانی لے کر منہ بھر کر کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر فرمایا جو یہ چاہتا ہو کہ وہ حضور علیہ السلام کے وضو کے طریقہ کو دیکھے تو یہ وضو حضور کی طرح سے تھا۔ (دارمی)

حضرت عبد اللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت دیکھا آپ نے ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں پانی دیا اور یہ عمل تین مرتبہ کیا (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دوران وضو آپ نے سر کا مسح کیا اور کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح کلمہ کی انگلیوں سے اور بیرونی حصہ کا انگوٹھوں سے کیا (نسائی)

حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے سر کا مسح آگے اور پیچھے سے کیا پھر کنپٹیوں اور کانوں کا بھی مسح کیا۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے دوران وضو اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈالیں۔ (ابوداؤد نے حدیث کے پہلے حصہ کو روایت کیا لیکن ابن ماجہ نے دوسری روایت کو ترجیح دی ہے)۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے مسح کرتے ہوئے ہاتھ میں لگا ہوا پانی استعمال نہیں کیا (ترمذی و مسلم البتہ امام مسلم نے اس حدیث

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ آنکھ کے کویوں کا مسح کرتے تھے یا کہا کہ کانوں کا مسح سر کے حصے سے کیا کرتے تھے (ابوداؤد، ابن ماجہ) لیکن جناب حماد نے کہا ہے کہ کانوں کے مسح کا سر سے شروع کرنے کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ یہ ابو امامہ کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس کو تین تین مرتبہ

الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَآءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ مَعْنَاهُ۔

٣٨٤/٣٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَآءِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

٣٨٥/٤٠ وَعَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُّقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا۔

٣٨٦/٤١ وَعَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٣٨٧/٤٢ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُّنَشِّفُ بِهَا اَعْضَآءَهٗ بَعْدَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِالْقَآئِمِ وَاَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

وضو کرنا بتا کر فرمایا اسی طرح وضو ہے لیکن اگر کسی نے اس میں کچھ زیادہ کیا اس نے زیادتی، ظلم اور غلط کام کیا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ لیکن ابوداؤد نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا خداوندا میں تجھ سے وہ سفید محل جو جنت میں دائیں جانب ہے طلب کرتا ہوں میں نے اس سے کہا اے بیٹے صرف جنت طلب کر اور دوزخ سے پناہ مانگ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بلاشک اس امت میں ایسی ایک جماعت ہو گی جو پاکیزگی اور دعا میں زیادتی کریں گے (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا وضو پر ایک شیطان مسلط رہتا ہے جس کا نام ولہان ہے لہذا پانی کے وسواس سے اپنی حفاظت کرو (ابن ماجہ) لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور محدثین کے نزدیک اس کی سند قوی نہیں ہے اور ہم خارجہ کے سوا کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو بیان کیا ہو اور وہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ وضو کر کے چہرہ مبارک کو کپڑے کے کنارے سے پونچھتے تھے (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد آپ اپنے اعضا کو خشک کیا کرتے تھے (اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں اور ابومعاذ (راوی) محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تیسری فصل

٣٨٨/٤٣ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

٣٨٩/٤٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى

حضرت ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر یعنی محمد باقر سے معلوم کیا کہ کیا آپ نے جناب جابر سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار یا دو دو بار یا تین تین بار وضو میں اعضاء کو دھویا آپ نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ ھُوَ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔

۳۹۰/۴۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ ھٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاھِیْمَ رَوَاھُمَا رَزِیْنٌ وَالنَّوَوِیُّ ضَعَّفَ الثَّانِیَ فِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ۔

۳۹۱/۴۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ وَکَانَ اَحَدُنَا یَکْفِیْہِ الْوُضُوْءُ مَالَمْ یُحْدِثْ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

۳۹۲/۴۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَیْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ طَاھِرًا کَانَ اَوْ غَیْرَ طَاھِرٍ عَمَّنْ اَخَذَہٗ فَقَالَ حَدَّثَتْہُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَیْدِ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ حَنْظَلَۃَ ابْنِ اَبِیْ عَامِرِ الْغَسِیْلِ حَدَّثَھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ طَاھِرًا کَانَ اَوْ غَیْرَ طَاھِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِکَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَوُضِعَ عَنْہُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَرٰی اَنَّ بِہٖ قُوَّۃً عَلٰی ذٰلِکَ فَفَعَلَہٗ حَتّٰی مَاتَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

۳۹۳/۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَھُوَ یَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا ھٰذَا السَّرَفُ یَا سَعْدُ قَالَ اَفِی الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَھْرٍ جَارٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ)

۳۹۴/۴۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ یُطَھِّرُ جَسَدَہٗ کُلَّہٗ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ لَمْ یُطَھِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

۳۹۵/۵۰ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوۃِ حَرَّکَ خَاتَمَہٗ فِیْ اِصْبَعِہٖ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا اور یہ فرمایا کہ یہ نور علی نور ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلاشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور یہ فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا بھی وضو ہے اور یہی جناب ابراہیم کا بھی وضو ہے (رزین) لیکن نووی نے مسلم کی شرح میں اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرتے تھے لیکن ہم میں ایسے بھی تھے جو اس وقت تک وضو نہ کرتے جب تک وہ ٹوٹ نہ جاتا (دارمی)

حضرت محمد بن یحییٰ ابن حبان روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے والد جناب عبد اللہ بن عمر کو دیکھا ہے کہ وہ بلا امتیاز ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے خواہ وضو کی ضرورت ہو یا نہ ہو اور یہ روایت کہاں سے اور کس سے ملی ہے اس پر جناب محمد بن یحییٰ نے فرمایا کہ میں نے جناب اسماء بنت زید بن خطاب سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے غسیل ملائکہ جناب حنظلہ بن ابی عامر کے بیٹے جناب عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء میں ہر نماز کے لیے خواہ آپ باوضو ہوں یا بے وضو تازہ وضو کا حکم دیا گیا تھا لیکن جب یہ کام آپ کے لیے دشوار ہوا تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دے دیا گیا اور وضو کے لیے حکم ہوا کہ جب وضو کی ضرورت ہو اس وقت کر لیں۔ جناب عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد جناب عبد اللہ خیال کرتے تھے کہ یہ بات ان کے بس میں ہے لہذا آپ وفات تک اس پر عمل پیرا رہے۔ (احمد)۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس تشریف لائے تو وہ وضو کر رہے تھے سرکار نے فرمایا اے سعد وضو میں اسراف۔ سعد نے عرض کیا کہ وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ تم نہر جاری سے وضو کرتے ہو (احمد، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ، ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام لیا اس نے اپنا پورا جسم پاک کر لیا اور جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام نہ لیا اس کے جسم کے صرف وضو کے حصے ہی پاک ہوں گے۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے وضو کرتے تو اپنی انگوٹھی کو انگلی میں حرکت دیتے تھے۔

رواهما الدارقطني وروى ابن ماجة الأخير۔

باب الغسل

پہلی فصل

٣٩٦ ١ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس أحدكم بين شعبها الأربع ثم جهدها فقد وجب الغسل وإن لم ينزل۔ (متفق عليه)

٣٩٧ ٢ وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما الماء من الماء رواه مسلم قال الشيخ الإمام محيي السنة رحمه الله هذا منسوخ وقال ابن عباس إنما الماء من الماء في الاحتلام رواه الترمذي ولم أجده في الصحيحين۔

٣٩٨ ٣ وعن أم سلمة قالت قالت أم سليم يا رسول الله إن الله لا يستحيي من الحق فهل على المرأة من غسل إذا احتلمت قال نعم إذا رأت الماء فغطت أم سلمة وجهها وقالت يا رسول الله أو تحتلم المرأة قال نعم تربت يمينك فبم يشبهها ولدها متفق عليه وزاد مسلم برواية أم سليم أن ماء الرجل غليظ أبيض وماء المرأة رقيق أصفر أيهما علا أو سبق يكون منه الشبه۔

٣٩٩ ٤ وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة ثم يدخل أصابعه في الماء فيخلل بها أصول شعره ثم يصب على رأسه ثلاث غرفات بيديه ثم يفيض الماء على جلده كله متفق عليه وفي رواية لمسلم يبدأ فيغسل يديه قبل أن يدخلهما الإناء ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يتوضأ۔

٤٠٠ ٥ وعن ابن عباس قال قالت ميمونة وضعت

دارقطنی نے مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو روایت کیا اور ابن ماجہ نے آخری حدیث کو

غسل کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص عورت کے ساتھ قربت میں محنت کرے تو اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ منی نہ نکلی ہو (متفق علیہ)۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی سے پانی ہے (مسلم) لیکن شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اور حقیقت پانی سے پانی کا مفہوم احتلام ہے اھ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا لیکن میں نے اس کو صحیحین میں نہیں پایا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بات کو دریافت کرنے پر حیا کا حکم نہیں فرماتا کیا اس عورت پر غسل ہے جس کو احتلام ہو سرکار نے فرمایا ہاں جبکہ وہ پانی (تری) دیکھے اس موقعہ پر جناب ام سلمہ نے شرم سے منہ ڈھانپ کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے سرکار نے فرمایا تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو پھر بچہ کس طرح ماں کے مشابہ ہوتا ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے جناب ام سلیم کی روایت کے مطابق کہا ہے کہ مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے جبکہ عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے پس ان دونوں میں جو سبقت ہو یا غلبہ کرتی ہے (بچہ میں) اسی کی مشابہت ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر پانی میں انگلیاں ڈال کر پانی لے کر اپنے سر کے بالوں کا خلال کرتے پھر سر پر تین چلو پانی ڈال کر پورے بدن پر پانی بہایا کرتے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ دھوتے تھے اس کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین

للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فسترته بثوب وصب على يديه فغسلهما ثم صب على يديه فغسلهما ثم صب بيمينه على شماله فغسل فرجه فضرب بيده الأرض فمسحها ثم غسلها فمضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعيه ثم صب على رأسه وأفاض على جسده ثم تنحى فغسل قدميه فناولته ثوبا فلم يأخذه فانطلق وهو ينفض يديه متفق عليه ولفظه للبخاري

۴۰۱/۶ وعن عائشة قالت إن امرأة من الأنصار سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها من المحيض فأمرها كيف تغتسل ثم قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف أتطهر بها فقال تطهري بها قالت كيف أتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتبذتها إلي فقلت تتبعي بها أثر الدم۔

(متفق عليه)

۴۰۲/۷ وعن أم سلمة قالت قلت يا رسول الله إني امرأة أشد ضفر رأسي أفأنقضه لغسل الجنابة فقال لا إنما يكفيك أن تحثي على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين۔ (رواه مسلم)

[illegible]

۴۰۳/۸ وعن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد۔

(متفق عليه)

۴۰۴/۹ وعن معاذة قالت قالت عائشة كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد بيني وبينه فيبادرني حتى أقول دع لي دع لي قالت وهما جنبان۔

(متفق عليه)

جناب میمونہ فرماتی ہیں کہ میں نے سرکار کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا پہلے آپ نے اپنے ہاتھوں کو دھویا پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس سے ستر کو دھویا پھر زمین سے ہاتھ کو ملا پھر اس کو دھو کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اس کے بعد چہرہ اور کہنیاں دھوئیں پھر سر پر پانی ڈالا اس کے بعد سارے جسم پر پانی بہایا پھر ایک طرف ہو کر پیر دھوئے جب میں نے آپ کو لباس دیا تو آپ نے نہ لیا اور اپنے دونوں ہاتھ جھٹکتے ہوئے چلے گئے۔

(متفق علیہ بالفاظ بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض پاک ہونے کے بعد غسل کا طریقہ دریافت کیا تو آپ نے اس کو غسل کا حکم دے کر فرمایا کہ مشک کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت حاصل کرے اس نے دریافت کیا کس طرح پاکیزگی حاصل کروں سرکار نے وہی جملہ ارشاد فرمایا تو اس انصاریہ نے بھی اپنے جملے کی تکرار کی تو سرکار نے فرمایا سبحان اللہ تو پاکیزگی حاصل کر عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس موقع پر میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ کر کہا کہ اس مشک کو خون کی جگہ رکھ دے۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں عورت ہونے کے سبب اپنے سر کے بال اچھی طرح گوندھتی ہوں کیا غسل جنابت کے وقت ان کو کھولوں سرکار نے فرمایا نہیں تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لو اور اپنے جسم پر پانی بہا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد (پیمانہ) سے وضو اور ایک صاع یا پانچ مد پانی سے غسل کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

جناب معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں ایک برتن کو رکھ کر غسل کیا کرتے حضور علیہ السلام غسل میں جلدی کرتے تو میں یہ کہتی کہ میرے لیے پانی چھوڑ دیں میرے لیے پانی چھوڑ دیں راوی کہتی ہیں اس وقت وہ دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۰۵/۱۰ عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو احتلام تو یاد نہ ہو

WWW.NAFSEISLAM.COM

فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ سِتِّيْرٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ۔

پردہ پوشی کرنے والا ہے وہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے جب تم میں کوئی غسل کرے تو پردہ کا اہتمام کرے (ابوداؤد۔ نسائی)۔ ایک روایت میں اس طرح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمانے والا ہے۔ جب تم میں سے کوئی غسل کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ کسی چیز کی آڑ کرے)۔

تیسری فصل

۴۱۲/۱۷ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں اس بات کی اجازت تھی کہ اگر مجامعت میں انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا تھا پھر اس کی ممانعت کر دی گئی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۴۱۳/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَاكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں نے غسل جنابت کیا تھا اور فجر کی نماز بھی پڑھ لی بعد میں دیکھا کہ میرے جسم پر ناخن کی برابر جگہ دھلنے سے رہ گئی اور وہاں پانی نہ گیا سرکار نے فرمایا اگر تو اس جگہ پانی لگا دیتا تو تیرے لیے کافی تھا۔ (ابن ماجہ)

۴۱۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نمازیں تعداد میں پچاس اور جنابت سے غسل سات مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی سات مرتبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ ہو گئیں تو غسل جنابت بھی ایک مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی ایک مرتبہ کر دیا گیا (ابوداؤد)

WWW.NAFSEISLAM.COM

بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهُ

جنبی کے لیے میل جول اور اس کے لیے جائز کام

پہلی فصل

۴۱۵/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت میں حالت جنابت میں تھا سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور ساتھ چلے پھر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے تو میں خاموشی سے وہاں سے اٹھا اور غسل کر کے واپس حاضر خدمت ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا ابوہریرہ کہاں گئے تھے تو میں نے ساری بات بتا دی اس وقت آپ نے فرمایا

السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔

۴۲۳/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ اَوْ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

۴۲۴/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَاِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۲۵/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۶/۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۴۲۷/۱۳ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جِيْفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ يَّتَوَضَّاَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۸/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

۴۲۹/۱۵ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ حَاجَةٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهِ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِيْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے تشریف لا کر ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے اور ہمارے ساتھ گوشت بھی کھا لیتے اور قرآن کریم کی تعلیم میں سوائے جنابت کے اور کوئی بات مزاحم نہ ہوتی (ابوداؤد، نسائی) اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ بھی نہ پڑھیں (ترمذی)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کے دروازے مسجد سے پھیر لو میں کسی جنبی اور حائضہ کے لیے مسجد کے داخلہ کو حلال نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتا، تصویر یا جنبی ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد کے قریب ملائکہ نہیں آتے کافر کا لاشہ، خلوق (ایک خوشبو کا نام) لگانے والا اور جنبی مگر یہ کہ وہ وضو کرے (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط جناب عمرو بن حزم کو تحریر فرمایا تھا اس میں لکھا تھا کہ قرآن پاک کو صرف پاک لوگ ہی چھوئیں۔ (مالک و دارقطنی)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے نکلا تو پہلے جناب ابن عمر نے فراغت حاصل کی اور اسی دن یہ حدیث بھی سنائی کہ ایک دن ایک شخص کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت سرکار پیشاب یا قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تھے (رشک راوی) پس اس شخص نے سرکار کو سلام کیا لیکن سرکار نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ شخص گلی میں نظروں سے اوجھل ہوا تب سرکار نے دیوار پر دونوں ہاتھ مارے اور چہرہ کا مسح کیا اس کے بعد دوبارہ ہاتھ مار کر کہنیوں کا مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دے کر فرمایا میں نے تمہارے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کہ میں پاک نہ تھا اور میں نے یہ مناسب جانا کہ پاک ہو کر جواب سلام دوں (ابوداؤد)

۴۳۰/۱۶ وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ قَالَ إِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلٰى قَوْلِهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وضو فرمایا اس کے بعد عذر خواہی کرتے ہوئے فرمایا مجھے یہی اچھا معلوم ہوا کہ میں اللہ کا ذکر کروں تو پاکی کی حالت میں (ابوداؤد لیکن امام نسائی نے صرف وضو تک کا ذکر کرکے یہ کہا کہ وضو کرکے سلام کا جواب دیا)

تیسری فصل

۴۳۱/۱۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے اور سو جاتے پھر جاگتے اور دوبارہ سو جاتے تھے (احمد)

۴۳۲/۱۸ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِيْ فَقُلْتُ لَا أَدْرِيْ فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ۔

حضرت شعبہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے۔ ایک مرتبہ وہ یہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالا تو مجھ سے دریافت کیا میں نے کہا مجھے یاد نہیں تو مجھ سے فرمایا تیری ماں نہ رہے تجھے گننے سے کس بات نے روکا۔ شرمگاہ دھونے کے بعد اسی طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لیے کرتے تھے پھر جسم پر پانی بہاتے اور یہ کہتے کہ سرکار بھی اسی طرح طہارت حاصل کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۳۳/۱۹ وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا آخِرًا قَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات سے قربت فرمائی اور ہر جگہ غسل فرماتے رہے اس موقعہ پر میں نے دریافت کیا کہ یہ کافی نہ تھا کہ آپ آخر میں ایک مرتبہ غسل فرما لیتے سرکار نے فرمایا یہ طریقہ ثواب کی زیادتی۔ نفس کی زیادہ پاکی۔ اور زیادہ طہارت والا ہے (احمد و ابوداؤد)۔

۴۳۴/۲۰ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو عورتوں کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے یہ بھی کہا کہ بچی کے جھوٹے سے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۵/۲۱ وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ

حضرت حمید حمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جنہوں نے چار سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی جس طرح کہ جناب ابوہریرہ حاضری دیتے تھے اس شخص نے کہا کہ سرکار نے منع فرمایا ہے کہ مرد عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی

لِيَغْتَرِفَا جَمِيعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِي أَوَّلِهِ نَهَى أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَرْجِسَ۔

سے طہارت کرے یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے لیکن جناب مسدد نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ بہتر یہ ہے کہ دونوں ساتھ پانی لیں (ابوداؤد و نسائی) لیکن احمد نے اس کے شروع میں کہا کہ آپ نے روزانہ کنگھی کرنے اور غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ماجہ نے اسے حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت کیا۔

بَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

پانی کے احکام

پہلی فصل

۴۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا۔
۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم میں کوئی رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرکے پھر اسی میں غسل کرے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے جناب ابوہریرہ سے روایت کی کہ کوئی جنبی شخص رکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے لوگوں نے پوچھا پھر کیا کرے تو آپ نے فرمایا علیحدہ پانی لے لے۔

ابن ماجہ نے اس کو عبداللہ بن سرجس سے روایت کیا۔

۴۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

۴۳۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۳

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے سرکار کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا تو آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی میں نے پی لیا پھر حضور کی پشت کی جانب کھڑا ہو گیا میں نے مہر نبوت کو دونوں کاندھوں کے درمیان دیکھا وہ مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۳۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي أُخْرَى لِأَبِي دَاوُدَ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ
۴

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگل کے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے چرندے اور درندے اگر پانی پیتے ہیں اور اس میں لید اور مینگنیاں کرتے ہیں تو سرکار نے فرمایا اگر وہ پانی دو قلے کے برابر ہو تو وہ نجاست کو قبول نہیں کرتا (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی، ابن ماجہ) لیکن ابوداؤد کی دوسری حدیث میں اس طرح منقول ہے کہ وہ پانی نجس نہیں ہوتا)

۴۴۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم بضاعہ کے کنویں سے طہارت کریں حالانکہ اس میں حیض کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی ہے؟

WWW.NAFSEISLAM.COM

إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۴۱ـ ۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۴۲ـ ۷ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۴۳ـ ۸ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۴۴ـ ۹ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ

سرکار نے فرمایا پانی پاک ہے اور اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لے جاتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں تو سرکار نے فرمایا اس کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردار حلال ہے۔

(مالک، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، دارمی)

ابو زید، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں سے ملاقات والی رات مجھ سے دریافت فرمایا کہ تیری چھاگل میں کیا ہے میں نے کہا نبیذ۔ آپ نے فرمایا کھجور پاک اور پانی پاک کرنے والا ہے (ابوداؤد) لیکن احمد و ترمذی نے اس میں اضافہ فرمایا پھر آپؐ نے اس سے وضو کیا لیکن ترمذی نے کہا کہ ابو زید مجہول راوی ہے لیکن اسی حدیث کو دوسری روایت سے جو علقمہ سے عبد اللہ بن مسعود کے حوالے سے منقول ہے جس میں ابن مسعود نے کہا کہ میں جنوں والی رات سرکارؐ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا (مسلم)

کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (جو ابن ابو قتادہ کی بیوی ہیں) کہ میرے پاس ابو قتادہ آئے کبشہ نے ان کے وضو کرتے وقت پانی ڈالا اسی دوران ایک بلی آئی اور پانی پینے لگی تو ابو قتادہ نے اس کے لیے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پانی پیا کبشہ تعجب سے دیکھتی تھیں ابو قتادہ نے کہا بھتیجی تمہیں تعجب ہو رہا ہے میں نے کہا بیشک تب ابو قتادہ نے بتایا کہ بلی نجس نہیں کیونکہ وہ گھروں میں گھومنے والی ہے یا گھومنے والا جانور ہے (شک راوی)

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

داؤد بن صالح بن دینار اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ کی مالکہ نے حضرت عائشہ کی خدمت میں میرے ہاتھ ہریسہ (ایک کھانا) بھیجا وہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے اشارہ سے مجھے رکھنے کے لیے کہا اس دوران ایک بلی آئی اور اس نے ہریسہ کھایا جب حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے وہیں سے ہریسہ کھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی نجس نہیں کیونکہ یہ گھروں میں گھومنے والا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد)

جانور ہے اور میں نے سرکار کو دیکھا ہے کہ آپ نے بلی کے جھوٹے پانی سے وضو فرمایا۔ (ابوداؤد)

۴۴۵/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم گدھوں کے جھوٹے پانی سے وضو کرلیں سرکار نے فرمایا ہاں اور درندوں کے جھوٹے پانی سے بھی (شرح السنہ)

۴۴۶/۱۱ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا أَثَرُ الْعَجِيْنِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ نے ایک برتن سے غسل فرمایا حالانکہ اس پانی میں آٹے کا اثر تھا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۴۴۷/۱۲ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِيْ قَوْلِ عُمَرَ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهَا مَا أَخَذَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَشَرَابٌ۔

جناب یحییٰ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ ایک قافلے کے ساتھ سفر میں چلے آپ کے ساتھ جناب عمرو بن العاص بھی تھے ایک جگہ پانی کا حوض ملا تو جناب عمرو بن العاص نے اس حوض کے مالک سے دریافت کیا کہ تیرے حوض پر درندے آتے ہیں اس تب حضرت عمر نے فرمایا اے حوض کے مالک تم ہم کو بات نہ بتاؤ کیونکہ ہم درندوں پر آتے ہیں اور درندے ہم پر (رواہ مالک) اور رزین نے حضرت عمر کے الفاظ میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے سرکار دو عالم سے سنا ہے کہ درندوں کے پانی پینے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ ہمارے لیے پاک اور پینے کے قابل ہے)۔

۴۴۸/۱۳ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہیں ان سے درندے کتے اور گدھے بھی پانی پیتے ہیں اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ ان کے پیٹ میں جانے کے بعد جو پانی بچے وہ ہمارے لئے پاک ہے۔ (ابن ماجہ)

۴۴۹/۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دھوپ کے پانی سے وضو نہ کرو کیونکہ اس سے برص کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (دار قطنی)

بَابُ تَطْهِيْرِ النَّجَاسَاتِ

نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان

پہلی فصل

۴۵۰/۱۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا تمہارے کسی برتن سے پانی پی لے تو اس کو سات مرتبہ

سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

۴۵۱/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ أَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۵۲/۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۳/۱۸ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۴/۱۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۵/۲۰ وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

دھوؤ اور (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا کہ اگر تمہارے پاک برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھوؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس پر ناراض ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو اس موقع پر سجلا من ماء اور ذنوبا من ماء فرمایا (راوی کو شک ہے) اس کے بعد فرمایا اللہ نے تمہیں آسانی کرنے والا بنایا ہے مشکل میں ڈالنے والا نہیں (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک اعرابی مسجد میں آیا اور اس نے پیشاب کرنا شروع کر دیا صحابہ نے اس کو روکنا چاہا لیکن سرکار نے فرمایا اس کو دوران پیشاب نہ روکو اور اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد سرکار نے اس کو بلا کر فرمایا کہ یہ مسجد پیشاب اور پاخانہ کے لیے نہیں ہیں یہ اللہ کے ذکر اور قراۃ قرآن کے لیے ہیں یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر صحابہ میں کسی کو حکم کیا وہ ایک ڈول پانی لائے اور اس پیشاب پر ڈال دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے سرکار نے فرمایا اگر تم سے کسی کے کپڑے میں خون لگ جائے تو وہ کپڑے کو چٹکیوں سے مل کر اس کپڑے کو دھوئے اور اس سے نماز پڑھے۔

(متفق علیہ)

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو کیا کیا جائے آپ نے فرمایا اگر سرکار کے کپڑے کو منی لگ جاتی تو میں اس کو دھویا کرتی اور آپ مسجد میں جاتے تو کپڑے پر دھلے ہوئے کا نشان ہوتا (متفق علیہ)

اسود اور ہمام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا:۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو مل دیا کرتی تھی۔ (مسلم) لیکن علقمہ اور اسود حضرت عائشہ سے اس

وَفِيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ۔

روایت کو اس اضافہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضور اسی کپڑے سے نماز ادا کرتے تھے)

۴۵۶/۲۱ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے ایسے چھوٹے بچے کو لے کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھاتا پیتا نہ تھا اس بچے کو سرکار نے اپنی گود میں بٹھا لیا لیکن اس نے سرکار کے لباس پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر پانی بہا دیا اور کپڑوں کو مل کر دھویا نہیں۔ (متفق علیہ)

۴۵۷/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچا چمڑہ پکانے سے پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

۴۵۸/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ فَقَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو ایک بکری بطور صدقہ دی گئی جو مر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ اس کی کھال کیوں نہ اتاری کہ دباغت کے بعد اس سے فائدہ حاصل کر لیتے بولیں کہ وہ مردار ہے تو فرمایا کہ اس کا کھانا ہی حرام ہے۔ (متفق علیہ)

۴۵۹/۲۴ وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال اتار کر اسے رنگ لیا اور ہم اس کو نبیذ کے لیے استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔ (بخاری)

دوسری فصل

۴۶۰/۲۵ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِيْ إِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

جناب لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جناب حسین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا میں نے عرض کیا کہ آپ اپنی چادر مجھ کو دے دیں تاکہ میں اس کو دھو دوں سرکار نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن ابوداؤد اور نسائی میں ایک اور روایت ابوالسمح سے منقول ہے جس کے مطابق اس طرح ہے کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔

۴۶۱/۲۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی جوتی پہن کر غلاظت پر چلے تو مٹی اس کے لیے پاک کرنے والی ہے (ابوداؤد ابن ماجہ نے اس کے مفہوم کو روایت کیا)

۴۶۲/۲۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّيْ أُطِيْلُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے

ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

۴۶۳ / ۲۸ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۶۴ / ۲۹ وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ أَنْ تُفْتَرَشَ۔

۴۶۵ / ۳۰ وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُودِ السِّبَاعِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۶۶ / ۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۴۶۷ / ۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۶۸ / ۳۳ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ۔

۴۶۹ / ۳۴ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُورُهَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

کہا کہ میں طویل دامن کے ساتھ ناپاک جگہ میں چلتی ہوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ اس کو اس کا مابعد پاک کر دے گا (یعنی بعد میں لگنے والی مٹی) (مالک۔ احمد ترمذی لیکن ابوداؤد و دارمی نے فرمایا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد تھیں)۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال کو پہننے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد۔ نسائی)۔

حضرت ابوالملیح بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کو پہننے سے منع فرمایا ہے (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی لیکن ترمذی اور دارمی نے ان کو بچھانے کی بھی ممانعت کے اضافہ سے نقل کیا ہے

حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ درندوں کے چمڑے کی قیمت کو بھی مکروہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب ملا جس میں تحریر تھا کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے استفادہ نہ کرو (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردار جانوروں کی کھالوں سے پکانے کے بعد استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ (مالک و ابوداؤد)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم ایسی جگہ سے گزرے جہاں قریش کے کچھ لوگ ایک مردہ بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹ کر لے جا رہے تھے ان سے سرکار نے فرمایا کاش تم اس کی کھال اتار لیتے لوگوں نے کہا کہ یہ مردار ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو پانی اور کیکر کے پتے پاک کر دیتے ہیں۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مکان میں تشریف لے گئے وہاں ایک مشک کو لٹکا دیکھ کر پانی طلب فرمایا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ مشک مردہ جانور کی ہے سرکار نے فرمایا کھال پکانے لگنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

تیسری فصل

٤٧٠ / ٣٥ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

بنی عبد الاشہل کی ایک خاتون روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے گھر سے مسجد کا راستہ بہت خراب ہے اور خصوصاً بارش کے موسم میں سرکار نے دریافت کیا کہ اس سے بہتر کوئی اور راستہ نہیں جس میں گندگی نہ ہو ہاں ہے آپ نے فرمایا تو وہ اس کے بدلے میں ہے۔ (ابو داؤد)

٤٧١ / ٣٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے لیکن زمین پر چلنے کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

٤٧٢ / ٣٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ دور رسالت میں کتے مسجد میں آتے اور جاتے تھے لیکن صحابہ اس وجہ سے مسجد کو نہیں دھوتے تھے۔ (بخاری)

٤٧٣ / ٣٨ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا اُكِلَ لَحْمُهٗ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهٖ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں اور جناب جابر کی روایت کے مطابق جن جانوروں کا گوشت کھایا گیا ہے ان کے پیشاب سے کوئی حرج نہیں۔ (احمد دار قطنی)

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

WWW.NAFSEISLAM.COM

پہلی فصل

٤٧٤ / ١ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سرکار نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن و رات مسح کرنے کی مدت مقرر کی ہے۔ (مسلم)

٤٧٥ / ٢ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهٗ اِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهْرِيْقُ عَلٰى يَدَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے ایک مرتبہ سرکار فجر سے پہلے رفع حاجت کے لیے نکلے تو میں نے چھاگل اٹھائی جب فراغت کے بعد تشریف لائے تو میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا اور آپ

من الإداوة فغسل يديه ووجهه وعليه جبة من صوف ذهب يخرج عن ذراعيه فضاق كم الجبة فأخرج يديه من تحت الجبة وألقى الجبة على منكبيه وغسل ذراعيه ثم مسح بناصيته وعلى العمامة ثم أهويت لأنزع خفيه فقال دعهما فإني أدخلتهما طاهرتين فمسح عليهما ثم ركب وركبت فانتهينا إلى القوم وقد قاموا إلى الصلوة ويصلي بهم عبد الرحمن بن عوف وقد ركع بهم ركعة فلما أحس بالنبي صلى الله عليه وسلم ذهب يتأخر فأومى إليه فأدرك النبي صلى الله عليه وسلم إحدى الركعتين معه فلما سلم قام النبي صلى الله عليه وسلم وقمت معه فركعنا الركعة التي سبقتنا۔ رواه مسلم۔

ہاتھ اور منہ دھوئے اس وقت آپ اونی جبہ پہنے ہوئے تھے لہٰذا آپ نے آستین اوپر اٹھانی شروع کیں اور آستین تنگ ہونے لگیں تو آپ نے جبہ اتار کر کندھے پر ڈال لیا پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھو کر پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا اس وقت میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے بڑھا تو آپ نے فرمایا ان کو رہنے دو میں نے ان کو طہارت کی حالت میں پہنا تھا اس کے بعد آپ نے موزوں پر مسح فرمایا پھر سوار ہو کر ہم مجمع میں پہنچے تو وہاں لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے جب انہیں سرکار کی آمد کا احساس ہوا تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن سرکار نے اشارہ سے منع کر دیا اور عبدالرحمٰن بن عوف کی امامت میں ایک رکعت پڑھی اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد آپ نے اپنی ایک رکعت مکمل فرمائی میں نے بھی حضور کے ساتھ رکعت مکمل کی۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۷۶/۳ عن أبي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه رخص للمسافر ثلثة أيام ولياليهن وللمقيم يوما وليلة إذا تطهر فلبس خفيه أن يمسح عليهما۔ رواه الأثرم في سننه وابن خزيمة والدارقطني وقال الخطابي هو صحيح الإسناد هكذا في المنتقى۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے موزوں پر مسح کرنے کے لیے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی مہلت دی۔ اثرم نے اپنی سنن میں نیز ابن خزیمہ اور دارقطنی نے اسے روایت کیا ہے۔ خطابی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے اور اسی طرح منتقیٰ میں ہے۔

۴۷۷/۴ وعن صفوان بن عسال قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا إذا كنا سفرا أن لا ننزع خفافنا ثلثة أيام ولياليهن إلا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم۔ (رواه الترمذي والنسائي)

حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو سوائے جنابت کے تین شب و روز موزے نہ اتاریں اور پیشاب۔ پاخانہ اور سونے کی وجہ سے بھی ضرورت نہیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

۴۷۸/۵ وعن المغيرة بن شعبة قال وضأت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك فمسح أعلى الخف وأسفله۔ رواه أبو داود والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث معلول وسألت أبا زرعة ومحمدا يعني البخاري عن هذا الحديث فقالا ليس بصحيح وكذا ضعفه أبو داود۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا تو آپ نے موزہ کے اوپر اور نیچے مسح کیا (ابن داؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ حدیث معلول ہے لیکن جب میں نے ابو زرعہ و محمد یعنی بخاری سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا یہ صحیح نہیں اور ابو داؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے)۔

۴۷۹/۶ وعنه أنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر ہی حصہ پر مسح کیا کرتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۸۰/۷ وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بعد جرابوں اور نعلین مبارکہ پر مسح فرمایا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۴۸۱/۸ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کچھ بھول گئے تو آپ نے فرمایا میں نہیں بلکہ تم بھولے ہو کیونکہ مجھے رب تعالیٰ نے ایسا ہی حکم فرمایا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۴۸۲/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهٗ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دین کے معاملات میں اگر رائے کا دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر مسح کرنے کی بجائے ان کی نچلے حصہ مسح کیا جاتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر کے حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے (ابوداؤد لیکن دارمی نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے)

بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

پہلی فصل

۴۸۳/۱۰ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں لوگوں پر تین وجوہ کی بنا پر فضیلت دی گئی (۱) ہماری صفوں کو ملائکہ کی صفوں کی طرح بنایا گیا (۲)، تمام روئے زمین کو ہماری سجدہ گاہ بنا دیا گیا (۳) اور پانی کی عدم موجودگی میں مٹی کو طہارت کے لیے پانی کا نعم البدل کیا گیا۔ (مسلم)

۴۸۴/۱۱ وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهٖ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَّمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهٗ يَكْفِيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے قوم کو نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر دیکھا کہ ایک صاحب علیحدہ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی سرکار نے ان سے فرمایا تمہیں نماز باجماعت سے کس نے روکا تو ان صحابی نے کہا مجھے غسل جنابت کرنا ہے لیکن پانی موجود نہیں ہے؟ تو آپ نے فرمایا تم ایسے مواقع پر مٹی سے استفادہ کرو وہ تمہارے لیے کافی ہے (متفق علیہ)

۴۸۵/۱۲ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ میں جنبی ہوا لیکن مجھے پانی نہ ملا اس وقت جناب عمار نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ کو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ میں اور آپ سفر میں تھے اس دوران آپ نے تو نماز نہ پڑھی لیکن میں خاک میں لوٹا اور نماز پڑھ لی (تیمم کر لیا) جب ہم نے اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے لیے تیمم کافی تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک زمین پر مارے پھر ان کو پھونکا اس کے بعد ان سے اپنے چہرہ مبارک اور ہاتھوں پر مسح کیا (بخاری) اور امام مسلم نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے فرمایا تمہارے لیے یہی کافی تھا کہ تم دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان پر پھونکتے پھر اپنے چہرے اور

۴۸۶/۱۳ وَعَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى قَامَ إِلَى جِدَارٍ فَحَتَّهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا فراغت کے بعد آپ ایک دیوار کے قریب تشریف لے گئے اور اس کو اپنے عصائے مبارک سے کھرچا اور پھر اپنے دستہائے مبارک دیوار کو لگائے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اس کے بعد میرے سلام کا جواب دیا۔ صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث صحیحین اور حمیدی کی کتاب میں نہیں پائی لیکن محی السنہ نے اس حدیث کو حسن کہہ کر شرح السنہ میں نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

۴۸۷/۱۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ عَشْرَ سِنِينَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لیے ذریعہ طہارت ہے اگرچہ اس کو دس سال تک پانی نصیب نہ ہو لیکن جس وقت بھی پانی میسر آجائے اس کو اپنے جسم کو لگائے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد لیکن نسائی نے اس روایت کو دس سال کے الفاظ تک نقل کیا ہے)۔

۴۸۸/۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ فَاحْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ قَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِذٰلِكَ قَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر پر روانہ ہوئے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو پتھر لگا اور خون نکلا اسی دوران اس کو غسل کی حاجت ہوئی تو اس نے ساتھیوں سے معلوم کیا کہ اس حالت میں میرے لیے تیمم کا جواز ہے تو ساتھیوں نے کہا نہیں کیونکہ تمہیں پانی پر قدرت حاصل ہے لہٰذا اس نے غسل کیا اور اس شخص کا انتقال ہو گیا جب ہم واپس سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس واقعہ کی سرکار کو خبر دی تو آپ نے فرمایا جن لوگوں نے

يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِبَ عَلٰى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۴۸۹/۱۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوٰى هُوَ وَأَبُو دَاوُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا۔

اس کو مار دیا اللہ تعالیٰ انہیں مارے جب انہیں معلوم نہ تھا تو پانی والوں سے سوال کیوں نہ کیا کیونکہ بیماری سے شفا کا سبب معلومات کا حصول ہے اس شخص کو لازم تھا کہ وہ تیمم کرتا اور زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر لیتا اور بقیہ جسم کو دھولیتا (ابوداؤد) لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عطاء ابن ابی رباح کے حوالے سے نقل کیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر پر روانہ ہوئے ان کے پاس پانی نہ تھا کہ نماز کا وقت آگیا تو انہوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی لیکن نماز کے وقت ہی میں انہیں پانی مل گیا ان میں سے ایک نے وضو کر کے نماز کو دہرا لیا دوسرے نے ایسا نہ کیا واپسی پر دونوں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا تو آپ نے اس شخص سے جس نے نماز نہیں دہرائی تھی فرمایا تو نے سنت پر عمل کیا اور تیری ادا کردہ نماز کافی ہے اور اس شخص سے جس نے نماز دہرائی تھی فرمایا تیرے لیے دوہرا اجر ہے (دارمی) لیکن ابوداؤد نسائی نے عطاء ابن یسار سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۴۹۰/۱۷ عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۹۱/۱۸ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيدِ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ ثُمَّ مَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرٰى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابی الجہیم بن حارث بن صمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمل کے کنویں کے پاس تھے تو ایک آدمی آپ کو ملا اس نے سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ دیوار کے پاس آئے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر کے سلام کا جواب دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور فجر کی نماز کے لیے ہم نے اپنے ہاتھ مٹی پر مارے اور اپنے چہروں کا مسح کیا دوبارہ ہاتھ مٹی پر مار کر اپنے ہاتھوں پر کندھوں اور بغلوں تک مسح ہاتھ کے اندرونی حصہ سے کیا۔

(ابوداؤد)

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ

مسنون غسل کا بیان

پہلی فصل

۴۹۲ ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آئے تو چاہیے کہ (مسلمان) غسل کرے۔

(متفق علیہ)

۴۹۳ ۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا غسل ہر اس شخص پر واجب ہے جس کو احتلام ہوتا ہو۔ (متفق علیہ)

۴۹۴ ۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سات دن کے بعد اپنے سر اور جسم کو دھوئے (غسل کرے)۔

متفق علیہ

دوسری فصل

۴۹۵ ۴ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے فرض کو پورا کیا اور اچھا کیا لیکن جس نے غسل کیا تو اس نے فضیلت والا کام کیا

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی)

۴۹۶ ۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردے کو نہلایا اس کو چاہیے کہ غسل کرے (ابن ماجہ لیکن ترمذی اور احمد نے یہ اضافہ کیا کہ جس نے مردے کو اٹھایا اس کو چاہیے کہ وضو کرے)۔

۴۹۷ ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار کاموں کے بعد غسل کرتے تھے جنابت کے بعد جمعہ کے دن۔ سینگی لگوانے کے بعد اور مردے کو غسل دینے کے بعد۔

(ابوداؤد)

۴۹۸ ۷ وَعَنْ قَيْسِ ابْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهٗ

حضرت قیس ابن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

اسلام لایا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیری کے پتوں کے پانی سے غسل کا حکم دیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

تیسری فصل

۴۹۹ / ۸ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيْحَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عراق کے لوگ جناب ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے معلوم کیا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ زیادہ صفائی کا سبب ہے جو غسل کرے تو اس کے لیے بہتر ورنہ واجب نہیں اور میں تمہیں بتاؤں کہ یہ غسل کا حکم کیونکر شروع ہوا ایک وقت تھا کہ لوگ غریب تھے پہننے کو لباس میسر نہ تھا اون کے کپڑے پہنتے اور پیٹھ پر بوجھ لادتے تھے اس وقت مسجد (نبوی) تنگ تھی اور چھت بھی نیچی اور خس پوش تھی گرمی کے موسم میں جمعہ کے دن جب سرکار مسجد میں آئے تو لوگ پسینے سے شرابور تھے۔ پسینہ کی بو سے لوگوں کو تکلیف ہوئی جب نبی علیہ السلام نے بو کو محسوس فرمایا تو حکم دیا لوگو جب جمعہ آئے تو غسل کرو تیل ملو اور خوشبو لگاؤ (جناب ابن عباس نے کہا) پھر اللہ نے مال دیا۔ اون کی بجائے لوگ سوتی کپڑے پہننے لگے سخت محنت کی ضرورت نہ رہی مسجد وسیع ہو گئی اور وہ سبب (پسینہ وغیرہ) ختم ہو گیا جس کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

(ابوداؤد)

بَابُ الْحَيْضِ حیض کا بیان

دوسری فصل

۵۰۰ / ۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الْاٰيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوْا مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں کا طریقہ یہ تھا کہ جب کسی عورت کو حیض آتا تو نہ اس کے ساتھ کھاتے اور نہ اس کے ساتھ گھر میں رہتے۔ جب اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو یہ آیت نازل ہوئی تم سے حائضہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں نازل ہوئی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا دوران حیض سوائے مجامعت کے تم سب کچھ کر سکتے ہو۔ جب یہودیوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ تو ہماری ہر

WWW.NAFSEISLAM.COM

فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بات میں مخالفت کرتے ہیں اور یہیں کہیں کا انہیں چھوڑتے۔ لہٰذا جناب اسید بن حضیر اور عباد بن بشر نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ یہودی اس طرح کہہ رہے ہیں کیا ہم اس دوران عورتوں کے ساتھ مجامعت نہ کریں یہ سن کر نبی علیہ السلام کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ سرکار ان سے ناراض ہو گئے تو یہ دونوں وہاں سے آ گئے اس وقت نبی علیہ السلام کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ آیا تو نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو بلا کر دودھ پلایا

تو ان دونوں نے سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ناراض نہیں ہوئے ہیں

۵۰۱/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اور نبی علیہ السلام ایک برتن سے غسل کرتے حالانکہ ہم دونوں جنبی ہوتے اس کے علاوہ کبھی آپ مجھے حکم فرماتے تو میں پاجامہ کو کس لیتی تو آپ مجھے لپٹا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور اعتکاف میں ہوتے حجرہ سے سر مبارک باہر نکال دیتے تو حیض کی حالت میں آپ کا سر دھو دیتی تھی۔ (متفق علیہ)

۵۰۲/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ دوران حیض میں جب برتن سے پانی پیتی وہی برتن میں نبی علیہ السلام کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جس جگہ میں نے پیا ہوتا تھا اور میں دانتوں سے اور ہڈی سے گوشت چھڑا کر کھاتی پھر وہی ہڈی سرکار کو دیتی تو آپ بھی وہیں سے دانتوں سے گوشت چھڑاتے جہاں سے میں نے چھڑایا ہوتا تھا اور وہیں آپ اپنا منہ

ہو رکھے تھے (مسلم)

۵۰۳/۴ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ سرکار میری گود میں لیٹ کر تلاوت قرآن فرماتے حالانکہ اس وقت میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔ (متفق علیہ)

۵۰۴/۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے ہاتھ بڑھا کر مصلےٰ اٹھاؤ میں نے عرض کیا کہ میں حالت حیض میں ہوں تو سرکار نے فرمایا کہ حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں (مسلم)

۵۰۵/۶ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح چادر کو اوڑھ کر نماز پڑھتے کہ آدھی آپ اوڑھے ہوتے اور آدھی میرے جسم پر ہوتی اور میں اس دوران حالت حیض میں ہوتی (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۰۶/۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی بیوی کے ساتھ دوران حیض یا پشت میں مجامعت

فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔

٥٠٧/٨ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ رَزِينٌ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ ۔

٥٠٨/٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

٥٠٩/١٠ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کرے یا کاہن کے پاس جائے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی اور ان دونوں نے کہا ہے کہ اگر کاہن کے کہنے کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے۔ امام ترمذی نے کہا کہ ہمیں یہ حدیث حکیم اثرم سے ابو تمیمہ اور ابوہریرہ کے حوالے سے ملی ہے)۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جب میری بیوی حیض کی حالت میں ہو تو میرے لیے کیا حلال ہے آپؐ نے فرمایا جو پاجامہ کے اوپر ہو اور اس سے بچنا افضل ہے (رزین لیکن محی السنہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران حیض اگر کوئی مجامعت کرے تو اس کو چاہیے کہ نصف دینار صدقہ کرے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ اگر حیض کا خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ اور اگر زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے

(ترمذی)

تیسری فصل

٥١٠/١١ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا ۔

٥١١/١٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرُبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جناب زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میری بیوی حالت حیض میں ہو تو میرے لیے کیا کام حلال ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس پر مضبوطی کے ساتھ ازار بند باندھے پھر تیرا کام اس کے اوپر سے ہے۔

(مالک و دارمی مرسلا)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حیض سے ہوتی تو بستر سے چٹائی پر آجاتی اور اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتی جب تک پاک نہ ہو جاتی۔

(ابوداؤد)

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

پہلی فصل

۵۱۲ ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے کیا میں نماز ترک کر دوں آپؐ نے فرمایا نہیں کیونکہ یہ رگ کا خون ہے اور حیض نہیں۔ جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو خون کو دھو کر نماز پڑھو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۱۳ ۲ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عروہ بن زبیر فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کی شکایت تھی ان سے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک کالا خون آئے تو وہ حیض ہے جو پہچانا جاتا ہے جب تک وہ آئے تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسرے رنگ کا خون آئے تو تازہ وضو کر کے نماز ادا کرو کیونکہ وہ رگ کا خون ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

۵۱۴ ۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کو کثرت سے خون آتا تھا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ اپنی عادت کے دنوں کو شمار کرے جن میں اس کو حیض کا خون آتا تھا اس بیماری سے قبل اور ان دنوں میں نماز کو ترک کر دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو معمول کے مطابق غسل کر کے لنگوٹ کس لے۔ (سخت گدی لگائے) اور نماز شروع کر دے (مالک ابوداؤد۔ دارمی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم روایت کیا ہے)۔

۵۱۵ ۴ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جَدُّ عَدِيٍّ اسْمُهُ دِيْنَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا کہ عدی کے دادا کا نام دینار تھا وہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے مستحاضہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ حیض کے مقررہ دنوں کو چھوڑ کر وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے روزے رکھے اور نماز ادا کرے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۵۱۶ [۵] وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ قَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتّٰى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلٰثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَإِنْ قَوِيتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِينَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِينَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے استحاضہ کا خون کثرت سے آتا تھا تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حکم پوچھنے اور حالت بتانے کی غرض سے حاضر ہوئی۔ آپ کو اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے گھر میں پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے حیض کا خون کثرت سے آتا ہے، میرے لیے کیا حکم ہے کیونکہ اُس نے مجھے نماز اور روزے سے روک دیا ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے روئی ضروری ہے جو خون کو چوس لیتی ہے۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو لنگوٹ باندھ لو۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو کپڑا بھی رکھ لو۔ عرض کی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں جس ایک پر عمل کرو گی وہ کافی ہوگا۔ اگر دونوں پر عمل کر سکو تو تم جانو۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکر ہے۔ تم علم خداوندی کے مطابق حیض کے چھ یا سات دن شمار کر کے غسل کر لینا اور پاک ہونے پر تیئیس یا چوبیس دن نمازیں پڑھنا اور روزے رکھنا۔ یہ تمہارے لیے کافی ہے اور ہر مہینے اُسی طرح کرنا جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور جیسے وہ ایام حیض اور طہر سے پاک ہوتی ہیں۔ بصورت دیگر اگر تم اس بات پر قادر ہو کہ ظہر کی نماز میں تاخیر اور عصر میں جلدی کر لو کہ دونوں کے لیے غسل کر کے نماز ظہر و عصر کو جمع کر لو۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کر کے غسل کرو اور دونوں نمازوں کو جمع کر لو تو ایسا کر لینا اور فجر کے لیے غسل کر لینا اور روزہ رکھ لینا جبکہ تم اس پر قادر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

(احمد، ابو داؤد، ترمذی)

تیسری فصل

۵۱۷ [۶] عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اُسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ کی شکایت ہے اور اس نے اتنے دن سے نماز ادا نہیں کی

سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ۔

کی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ یہ شیطان کی کارکردگی ہے وہ پانی کی لگن میں بیٹھے اور جب پانی میں زردی پائے تو ظہر عصر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب و عشاء کیلئے دوسرا۔ اور تیسری مرتبہ فجر کے لیے غسل کرے اور ہر نماز کے درمیان وضو کرے (ابوداؤد) لیکن مجاہد نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے نقل کیا کہ جب اس پر غسل دشوار ہو تو دو نمازوں کو جمع کرے۔

کِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

پہلی فصل

۵۱۸ ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پنجگانہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک ماہ رمضان سے دوسرے رمضان مبارک تک عرصہ میں کیے جانے والے گناہوں کا کفارہ ہیں جبکہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے احتراز کیا جائے۔ (مسلم)

۵۱۹ ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دیکھا ہے؟ کہ کسی شخص کے دروازے کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے کیا اس کے جسم پر میل کا ذرہ باقی رہ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں اس کے جسم پر میل کا شائبہ بھی نہ رہے گا تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہی پنج وقتہ نماز کی مثال ہے جو اس (نماز) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو محو فرما دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۲۰ ۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِيْ هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ أُمَّتِيْ كُلِّهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص (ابوالیسر انصاری) نے ایک عورت کا بوسہ لیا اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری کیفیت عرض کی اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی "قائم کرو نماز دن کی ابتدا انتہا اور رات کی کچھ ساعتوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں" اس سائل نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خصوصیت کے ساتھ میرے لیے ہے یا سب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت کے لیے ایک اور روایت کے مطابق سرکار نے فرمایا میری امت میں سے ہر عمل کرنے والے کیلئے ہے۔ (متفق علیہ)

۵۲۱ ۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جناب انس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھ سے ایسا جرم سرزد ہوا ہے جو حد کا مستوجب ہے آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں جناب انس فرماتے ہیں کہ سرکار نے

فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس سے کچھ بھی استفسار نہ فرمایا اور فوراً جماعت کا وقت ہو گیا اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے پھر حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے ایسی غلطی سرزد ہوئی ہے جو حد جاری ہونے کا سبب ہوتی ہے لہٰذا کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر حد جاری فرمائیں اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی ہے اس نے عرض کیا بیشک تو سید عالم علیہ السلام نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو یا حد کو معاف فرما دیا یہاں شک راوی ہے کہ سرکار نے ذنب کا لفظ استعمال فرمایا یا حد کا۔ (متفق علیہ)

٥٢٢ / ٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهُ لَزَادَنِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا وقت مقررہ پر نماز ادا کرنا میں نے دوسرا سوال کیا کہ اس کے بعد تو آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں نے ایک اور سوال کیا اس کے بعد تو آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ یہ ہی باتیں معلوم کیں اگر میں کچھ اور بھی معلوم کرتا تو آپ کچھ اور بھی فرماتے۔ (متفق علیہ)

٥٢٣ / ٦ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان حد فاصل ترک نماز کا عمل ہے۔

(مسلم شریف)

دوسری فصل

٥٢٤ / ٧ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے اچھی طرح وضو کر کے انہیں وقت پر ادا کیا خشوع کے ساتھ رکوع کو مکمل کیا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی بخشش فرمائے لیکن اگر کوئی ایسا نہ کرے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا بخشش کا وعدہ نہیں اگر چاہے تو اس شخص کی مغفرت فرمائے اور چاہے تو عذاب میں مبتلا فرمائے۔

(روایت از احمد، مالک، ابوداؤد و نسائی نے اسی طرح روایت کیا)

٥٢٥ / ٨ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ابو امامہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ادا کرو اور ایک ماہ کے روزے رکھو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور صاحبان امر کے احکام کی تعمیل کر کے اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (روایت از احمد و ترمذی)

٥٢٦ / ٩ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو جبکہ وہ سات سال

بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ۔

کی عمر کو پہنچیں نماز کا حکم کرو اور جب ان کی عمر دس سال کی ہو تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر مارو اور جب ان کی عمر بارہ سال ہو جائے تو ان کے بستر علیحدہ کر دو۔

(روایت از ابو داؤد و شرح السنۃ و مصابیح از سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ)

۵۲۷/۱۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقین کے درمیان جو عہد و پیمان ہے وہ نماز ہے جس نے اس (نماز) کو ترک کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

(روایت از احمد ترمذی نسائی و ابن ماجہ)

تیسری فصل

۵۲۸/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ فَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے (مذکورہ ابو الیسر ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ نواحی مدینہ میں مجھے ایک خاتون ملیں تو میں نے انہیں لپٹا لیا اور میں نے صرف اس کو چھونے کا عمل کیا ہے اب آپ میرے بارے میں حکم فرما دیں یہ سن کر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اپنی پردہ پوشی کرتا تو بہتر تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی پردہ پوشی فرمائی ہے لیکن اس موقع پر رسول اللہ ... نے کچھ نہ فرمایا اور یہ شخص اٹھے اور چل دیئے۔ رسول اللہ نے ایک شخص کو بھیج کر انہیں بلوایا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ آیت) دن کی ابتدا اور انتہا یا اور رات کے تھوڑے حصہ میں نماز کو قائم کر بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ ہدایت و نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہدایت و نصیحت ہے۔ حاضرین میں کسی صاحب نے دریافت کیا یا نبی اللہ یہ حکم صرف انہیں کے لیے مخصوص ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ حکم عمومی اور

۵۲۹/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خزاں کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے اور ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ کر ہلایا تو اس سے پتے جھڑنے لگے اس موقع پر آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا بندہ مسلم اگر رضائے خداوندی کے لیے نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے گر رہے ہیں۔

(روایت از احمد)

۵۳۰/۱۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے دو دو رکعت نماز ادا کی اور اس میں بالکل سہو و بھول نہ کیا، اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (احمد)

۵۳۱/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے ایک روز نماز کی تاکید فرمائی فرمایا کہ جس شخص نے نماز کی محافظت کی، تو یہ نماز قیامت کے دن اس کے لئے نورانیت اور دلیل اور نجات کا باعث ہوگی۔ جو نماز کی محافظت نہ کرے اس کے لئے نور، رہنمائی اور نجات کا سبب نہ ہوگی۔ اس کا حشر قیامت کے دن فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد، دارمی، بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔)

۵۳۲/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ حضرات صحابہ کرام نماز کے سوا اعمال میں کسی چیز کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

۵۳۳/۱۶ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی۔ اللہ کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور جلا دیئے جاؤ، فرض نماز کبھی جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا اس کو ذمہ اسلام بری ہوا شراب کو مت پینا اس لئے کہ وہ تمام برائیوں کی کنجی (بنیاد) ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

اوقات نماز کا بیان

پہلی فصل

۵۳۴/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کا وقت سورج کے ڈھلنے اور انسان کے سایہ کے برابر ہونے سے نماز عصر کے وقت تک ہے اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے اور مغرب کی نماز کا وقت شفق کی موجودگی تک اور عشاء کا وقت نصف یعنی درمیان شب تک اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت انتظار کرو جب تک کہ پوری طرح آفتاب طلوع نہ ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطا

WWW.NAFSEISLAM.COM

الصلوٰۃ فانہا تطلع بین قرنی الشیطان۔

(رواہ مسلم)

کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

۵۳۵ ۲ ـ وعن بریدۃ قال ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن وقت الصلوٰۃ فقال لہ صل معنا ہذین یعنی الیومین فلما زالت الشمس امر بلالا فاذن ثم امرہ فاقام الظہر ثم امرہ فاقام العصر والشمس مرتفعۃ بیضاء نقیۃ ثم امرہ فاقام المغرب حین غابت الشمس ثم امرہ فاقام العشاء حین غاب الشفق ثم امرہ فاقام الفجر حین طلع الفجر فلما ان کان الیوم الثانی امرہ فابرد بالظہر فابرد بہا فانعم ان یبرد بہا وصلی العصر والشمس مرتفعۃ اخرہا فوق الذی کان وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء بعد ما ذہب ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر بہا ثم قال این السائل عن وقت الصلوٰۃ فقال الرجل انا یا رسول اللہ قال وقت صلوٰتکم بین ما رأیتم۔

(رواہ مسلم)

حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ دو دن ہمارے ساتھ نماز ادا کرو پس جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ نے جناب بلال کو حکم دیا کہ ظہر کی اذان کہیں اذان کے بعد اقامت (تکبیر) کا حکم دیا۔ پھر عصر کی اذان اقامت کا حکم دے کر نماز عصر ایسے وقت ادا فرمائی جبکہ سورج بلندی پر تھا اور اس کی روشنی سفید اور صاف تھی۔ پھر غروب آفتاب کے بعد اذان و اقامت سے نماز مغرب ادا فرمائی اور شفق کے غائب ہونے کے بعد اذان و اقامت کہلوا کر نماز عشاء ادا فرمائی اور طلوع فجر کے بعد نماز فجر ادا فرمائی جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے حکم فرمایا کہ ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اور ٹھنڈے وقت میں نماز ادا فرمائی اور نماز عصر کو اس وقت تک مؤخر فرمایا جبکہ سورج بلندی پر تھا البتہ وقت مقررہ سے مؤخر فرمادیا اور شفق کے ختم ہونے سے قبل نماز مغرب کو ادا فرمایا اور ایک تہائی رات گزرنے پر نماز عشاء ادا فرمائی اور روشنی میں (یعنی طلوع آفتاب سے قبل جو روشنی ہوتی ہے) نماز فجر ادا فرمائی۔ نماز فجر کے بعد آپ نے فرمایا نماز کے اوقات کے بارے میں کون سوال کر رہا تھا تب اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے دریافت کیا تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نمازوں کے وہی اوقات ہیں جو تم نے دیکھ لیے۔ (روایت از مسلم)

دوسری فصل

۵۳۶ ۳ ـ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنی جبریل عند البیت مرتین فصلی بی الظہر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر حین صار ظل کل شیء مثلہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی العصر حین کان ظلہ مثلیہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء الی ثلث اللیل وصلی بی الفجر فاسفر ثم التفت الی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل امین نے حرم کعبہ میں مجھے دو مرتبہ نماز پڑھائی پہلے دن نماز ظہر سورج کے ڈھلنے پر جبکہ اس کا سایہ تسمہ کے برابر تھا اور نماز عصر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں ہر کسی چیز کا سایہ اس کے برابر تھا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور شفق کے غائب ہونے کے بعد نماز عشاء پڑھائی اور نماز فجر اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار پر کھانا اور پینا حرام ہو جاتا ہے دوسرے دن نماز ظہر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہوتا ہے اور جب چیزوں کا سایہ دو گنا ہو گیا تو نماز عصر ادا کرائی۔ اسی طرح نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب لوگ روزہ افطار کرتے ہیں اور تہائی رات گزرنے

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

کے بعد نماز عشاء کی امامت کی اور صبح کو اچھی طرح روشنی پھیلنے پر نماز فجر پڑھائی پھر جبرئیل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی اوقات نماز آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے تھے اور اوقات نماز انہیں دونوں وقتوں کے درمیان ہیں (روایت از ابوداؤد و ترمذی)

تیسری فصل

۵۳۷/۴ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى أَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن شہاب زہری روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب عمر بن عبدالعزیز نے نماز عصر تاخیر سے پڑھی تو جناب عروہ نے ان سے کہا کہ خبردار ہو کر جناب جبرئیل آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھی اس پر جناب عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے عروہ! غور تو فرمائیے کہ آپ کیا فرماتے ہیں تب جناب عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مسعود سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جبرئیل امین آئے اور انہوں نے امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اس طرح رسول اللہ نے اپنی انگلیوں سے پانچوں نمازوں کا اشارہ فرمایا [illegible]

۵۳۸/۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهٗ كَتَبَ إِلٰى عُمَّالِهٖ أَنَّ أَهَمَّ أُمُوْرِكُمْ عِنْدِيَ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ أَنْ كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا إِلٰى أَنْ يَكُوْنَ ظِلُّ أَحَدِكُمْ مِثْلَهٗ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے عمال کو ہدایات جاری فرمائیں میرے نزدیک تمہارے اہم فرائض میں نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اس کو ضائع کیا تو وہ نماز کے سوا تمام چیزوں کا بہت زیادہ ضائع کرنے والا ہے آپ نے عمال کو اسی مکتوب میں لکھا کہ تم نماز ظہر اس وقت ادا کرو جبکہ کسی چیز کا سایہ اس کے سایہ اصل سے ایک مثل ہو اور نماز عصر اس وقت ادا کی جائے جبکہ سورج کی روشنی صاف شفاف اور بلند ہو اور سوار دو یا تین فرسخ غروب سے قبل سفر کرے نماز مغرب غروب آفتاب کے بعد اور عشا شفق کے غروب کے بعد تہائی رات تک ادا کی جائے۔ پس جو شخص سویا اس کی آنکھیں نہ سوئیں اس فقرہ کو آپ نے تین مرتبہ مکرر فرمایا تحریر فرمایا نماز فجر کے لیے لکھا کہ نماز فجر اس وقت پڑھی جائے جبکہ ستارے چمکتے ہوئے نظر آئیں۔

(روایت از امام مالک)

۵۳۹/۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ظہر کے وقت کا اندازہ اس طرح ہے کہ گرمیوں میں جبکہ سایہ تین سے

ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

پانچ قدم تک اور سردیوں میں پانچ سے سات قدم تک ہوتا تھا۔ ابو داؤد و نسائی

بَابُ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

اوقات نماز اور تعجیل کا بیان

پہلی فصل

۵۴۰ / ۱ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سیار بن سلامہ روایت فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میرے والد نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض نمازوں کے ادا فرمانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اس نماز کو جو دن ڈھلے پڑھی جاتی ہے جس کو تم پہلی نماز (ظہر) کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر اس وقت ادا فرماتے جبکہ ایک شخص مدینہ کے اطراف میں اپنے گھر واپس آجاتا اور سورج افق پر موجود ہوتا راوی کہتے ہیں کہ جناب ابو برزہ نے مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد نہ رہا البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ آپ نماز عشاء میں عتمہ (تہائی رات) تک تاخیر پسند فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں سرکار عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور نماز فجر سے اس وقت فارغ ہوتے جس وقت ایک شخص اپنے برابر والے کو پہچان لینے کے قابل ہوتا۔ نماز فجر میں ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرماتے۔ ایک روایت کے مطابق نماز عشاء میں دو تہائی رات تک تاخیر گوارا فرمالیتے تھے البتہ قبل نماز سونے اور بعد نماز باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے (متفق علیہ)

۵۴۱ / ۲ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمد ابن عمرو بن حسن ابن علی رضی اللہ عنہم روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نماز ظہر دن ڈھلے اور عصر جبکہ سورج زندہ (روشن) ہوتا نماز مغرب جبکہ اس کا وقت ہو جاتا (غروب آفتاب) اور نماز عشاء اس وقت جلد ادا فرماتے جبکہ نمازی جمع ہو جاتے اور اگر نمازی جمع نہ ہوتے تو تاخیر فرماتے اور نماز فجر اندھیرے میں ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۴۲ / ۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم سرکار کی امامت میں ظہر کی نماز ادا کرتے تو گرمی سے بچاؤ کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے (متفق علیہ الفاظ حدیث منقول امام بخاری)

۵۴۳ / ۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرلو (یعنی تاخیر سے پڑھو)

فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُومِهَا وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا۔

۵۴۴ ۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۵ ۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۶ ۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔ (متفق علیہ)

۵۴۷ ۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۸ ۹ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۹ ۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۰ ۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

[illegible]

اور امام بخاری کی روایت کے مطابق جو حضرت ابو سعید سے مروی ہے آپ نے نماز ظہر کے بارے میں فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے ایک مرتبہ آگ نے رب تعالیٰ سے شکایت کی میرے بعض حصوں نے دوسرے حصوں کو کھا لیا ہے تو رب تعالیٰ نے دوزخ کو دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی ایک سردی میں دوسرا گرمی میں۔ اب موسموں کی شدت جو تم گرمی و سردی میں محسوس کرتے ہو دوزخ کے گرم و سرد سانس کی وجہ سے ہے (متفق علیہ) بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ تم جو گرمی کی شدت پاتے ہو وہ دوزخ کی گرمی کی وجہ سے ہے اور سردی کی

حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر اس وقت ادا فرماتے جبکہ سورج روشن اور صاف ہوتا اور جانے والا مضافات مدینہ تک جا کر واپس آ جاتا اور سورج بلند رہتا۔ مدینہ کے بعض اطراف میں چار میل یا اس کے قریب فاصلہ پر تھے (متفق علیہ)

حضرت انس ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی نماز کی مثال یہ ہے کہ وہ سورج کے ڈھلنے کا منتظر رہے یہاں تک دھوپ پیلی پڑ جائے اور سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے اور کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس دوران تھوڑا سا ذکر الٰہی کرتا ہے۔ (روایت از امام مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور اس کا مال لٹ گئے۔ (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عصر کو ترک کر دیا اس کے اعمال حبط یعنی ختم ہو گئے۔

(روایت از بخاری)

جناب رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے کہ نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد ہم میں واپس ہونے والا اپنے تیر کے گرنے کی جگہ تلاش کر لیتا (متفق علیہ)

ام المومنین حضرت عائشہ روایت فرماتی ہیں کہ نماز عشاء شفق کے ختم ہونے کے بعد سے ابتدائی تہائی رات تک ادا کی جاتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۱ ۱۲ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۲ ۱۳ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ أَوْ يُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳ ۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۴ ۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۵ ۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۶ ۱۷ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِ

معمول تھا کہ آپ ایسے وقت میں نماز فجر ادا فرماتے کہ خواتین چادروں میں لپٹی ہوتیں جب نماز سے واپس ہوتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔ (متفق علیہ)

جناب قتادہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی، جب سحری سے فارغ ہوئے تو سرکار دو عالم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے راوی کہتے ہیں ہم نے جناب انس سے دریافت کیا کہ سحری سے فارغ ہونے کے بعد نماز شروع کرنے کے درمیان کتنا وقفہ فرمایا تھا تو آپ نے بتایا کہ دونوں کے درمیان اتنا وقفہ تھا کہ ایک شخص پچاس آیتوں کی تلاوت کرلے۔

جناب ابو ذر روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تجھ پر ایسے حاکم مسلط ہو گے جو نماز کو یا تو تاخیر سے پڑھیں گے یا وقت گزار کر۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا تو نماز کو وقت کے مطابق پڑھ لے اور اگر ان کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملے تو ان کے ساتھ بھی شرکت کرلے وہ تیرے لیے نفل ہوگی۔ (روایت از مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت فجر پڑھ لی گویا اس نے نماز فجر وقت کے اندر ادا کرلی اور جس نے غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت عصر ادا کرلی گویا اس کو نماز عصر بروقت مل گئی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو غروب آفتاب سے قبل عصر کا ایک سجدہ بھی مل گیا اس کو چاہیے کہ نماز عصر مکمل کرلے اور جس کو طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کا ایک سجدہ بھی ملا اس کو بھی چاہیے کہ نماز فجر مکمل کرلے اس کی نماز بروقت مکمل ہو گئی۔ (روایت از بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بھول گیا یا سو گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آ جائے یا نیند سے جاگے فوراً ادا کرلے ایک اور روایت کے مطابق اس کے لیے اس عمل کے سوا اور کوئی کفارہ نہیں (متفق علیہ)

ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند کی وجہ سے کوئی کمی نہیں البتہ کمی بیداری میں ہے کہ کوئی شخص نماز کو بھول

فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جائے یا سو جائے تو جب بھی یاد آئے یا بیدار ہو تو اس کو ادا کرے کیونکہ ارشادِ ربانی یہ ہے "میری یاد کے وقت میری نماز کی ادا کرو"۔ (روایت مسلم)

دوسری فصل

٥٥٧/١٨ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین کاموں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جب اس کا وقت شروع ہو۔ نمازِ جنازہ میں جب وہ تیار ہو اور کسی بالغ عورت کے نکاح کے لیے جب تجھے کفو مل جائے (تو فوراً اس کا نکاح کر دے)۔ (روایت از ترمذی)

٥٥٨/١٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو ابتدائے وقت میں ادا کرنے میں اللہ کی خوشنودی ہے اور تاخیر میں معافی کی امید۔ (روایت از مسلم)

٥٥٩/٢٠ وَعَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

ام فروہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل (مقبول) ہے تو آپ نے فرمایا اول وقت میں نماز کو ادا کرنا اس حدیث کو احمد و ترمذی نے روایت کیا البتہ ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ یہ حدیث سوائے عبد اللہ بن عمر عمری کے حوالہ کے اور کسی ذریعے نہیں ملتی جو ناقدینِ حدیث کے نزدیک ذمہ دار نہیں ہیں)۔

٥٦٠/٢١ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی حیاتِ ظاہری میں دو مرتبہ سے زیادہ ایسا نہ ہوا کہ آپ نے نماز کو تاخیر سے ادا فرمایا ہو۔ (روایت از ترمذی)

٥٦١/٢٢ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلٰى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ۔

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی اور خیر پر رہے گی یا فطرت کے مطابق عامل ہو گی (راوی کو شک ہے) جب تک کہ نماز مغرب کو اس وقت تک مؤخر نہ کریں یہاں تک کہ بہت سے ستارے ظاہر ہو جائیں (روایت از ابو داؤد)

(اور دارمی نے عباس سے روایت کیا)

٥٦٢/٢٣ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات میری امت پر شاق نہ ہوتی تو میں انہیں یہ حکم دیتا کہ وہ نماز عشاء کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کریں۔ (روایت از احمد ترمذی و ابن ماجہ)

٥٦٣/٢٤ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِمُوا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

نے فرمایا اس نماز (عشاء) میں تاخیر کرو کیونکہ اسی نماز کی وجہ سے تمہیں دوسری امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور تم سے قبل کسی امت کے لوگوں نے یہ نماز نہیں ادا کی۔ (روایت از ابوداؤد)

٥٦٤/٢٥ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت نعمان ابن بشیر روایت کرتے ہیں کہ میں اس آخری نماز عشاء کے وقت سے زیادہ واقف ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس وقت ادا فرماتے تھے جبکہ چاند رات کے تہائی حصہ کی جانب ڈھلتا تھا۔ (روایت ابوداؤد و دارمی)

٥٦٥/٢٦ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

حضرت رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فجر کی نماز روشنی میں پڑھا کرو یہ عظیم اجر کا سبب ہے۔ (ترمذی ابوداؤد۔ دارمی اور نسائی میں عظیم اجر کے الفاظ منقول نہیں ہیں)۔

تیسری فصل

٥٦٦/٢٧ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتے تھے اس کے بعد اتنا وقت ہوتا کہ اونٹ کو ذبح کر کے اس کو دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا اس کے بعد اس کو پکایا جاتا تھا اور ہم غروب آفتاب سے قبل اس کو کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

٥٦٧/٢٨ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ أَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ أَهْلِهٖ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى۔

(رواہ مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشاء کے لئے انتظار کرتے رہے اور آپ تہائی رات کے وقت یا اس کے گذرنے کے بعد حجرہ شریف سے باہر آئے اس تاخیر کا سبب دولت سرا میں کوئی مشغولیت تھی یا کوئی اور بات ہمیں اس کا علم نہیں جب آپ باہر تشریف لائے تو فرمایا تم ایسی نماز کے انتظار میں ہو جس کا کسی اور امت کا فرد منتظر نہیں ہوا۔ اگر مجھے اپنے امتیوں پر گرانباری کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت ادا کیا کرتا۔ اس کے بعد آپ نے موذن کو اقامت پڑھنے کا حکم دیا اور نماز پڑھائی۔ (مسلم)

٥٦٨/٢٩ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخِفُّ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح (یعنی انہیں اوقات میں) نماز ادا فرماتے جس طرح ہم ادا کرتے ہیں البتہ نماز عشاء ہمارے بعد تاخیر سے ادا فرماتے البتہ تمام نمازیں ہلکی پڑھتے تھے۔ (مسلم)

٥٦٩ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

حضرت ابو سعید روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعَتَمَۃِ فَلَمْ یَخْرُجْ حَتّٰی مَضٰی نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّیْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَکُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَہُمْ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

٥٧٠/٣١ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِیْلًا لِّلظُّہْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلًا لِّلْعَصْرِ مِنْہُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

٥٧١/٣٢ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا کَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ۔

٥٧٢/٣٣ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ یَشْغَلُہُمْ اَشْیَاءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِہَا حَتّٰی یَذْہَبَ وَقْتُہَا فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُصَلِّیْ مَعَہُمْ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

٥٧٣/٣٤ وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِیْ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَہِیَ لَکُمْ وَہِیَ عَلَیْہِمْ فَصَلُّوْا مَعَہُمْ مَا صَلَّوا الْقِبْلَۃَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

٥٧٤/٣٥ وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عُثْمَانَ وَہُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّکَ اِمَامُ عَامَّۃٍ وَنَزَلَ بِکَ مَا نَرٰی وَیُصَلِّیْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَۃٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ اَحْسَنُ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَہُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَہُمْ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

کے ساتھ نماز عشاء پڑھی اس شب آپ نصف رات سے قبل باہر تشریف نہ لائے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو لہٰذا ہم اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہے اس موقع پر آپ نے فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے اور اپنے بستر سنبھال لئے ہیں لیکن تم اس وقت تک حالت نماز میں ہوتے ہو جب تک ادائے نماز (با جماعت) کا انتظار کرتے رہتے ہو اگر کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی علالت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز (عشاء) کو نصف شب تک مؤخر کیا کرتا۔ ۲ (روایت ابوداؤد و نسائی)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ تم لوگوں سے پہلے نماز ظہر ادا فرماتے تھے جبکہ تم لوگ نماز عصر کے لیے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ عجلت کرتے ہو۔ (روایت احمد و ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ گرمی کے موسم میں نماز ظہر تاخیر سے ادا فرماتے جبکہ موسم سرما میں ادائے نماز میں عجلت فرماتے تھے (روایت نسائی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امراء کا دور ہوگا۔ جنہیں وقت پر نماز ادا کرنے میں بہت سی چیزیں مزاحم ہوں گی یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہو جائے گا لہٰذا تم نماز کو بروقت ادا کرنا۔ اس موقع پر ایک شخص نے سوال کیا یارسول اللہ کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا ہاں (روایت ابوداؤد)

حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امیر ہوں گے جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے یہ عمل ان کے لیے باعث وبال اور تمہارے لیے باعث منفعت ہے تم ان کے ساتھ اس وقت تک نماز پڑھتے رہو جب تک کہ وہ سمت قبلہ کی جانب نماز پڑھیں (روایت ابوداؤد)

عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی کی خدمت میں دوران محاصرہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ عوام کے امام ہیں اور آپ پر وہ مصیبت پڑی ہے جس کو آپ برداشت کر رہے ہیں اس وقت ہمیں فتنہ پردازوں کا امام نماز پڑھا رہا ہے جس کو ہم اچھا نہیں سمجھتے اس موقع پر جناب عثمان نے فرمایا۔ نماز وہ اچھا عمل ہے جو وہ کر رہے ہیں جبکہ لوگ نیکی کریں تو تم بھی ان کا ساتھ دو لیکن جب وہ برائی کا ارتکاب کریں تو ان کی برائی سے بچو۔ (روایت بخاری)

بَابٌ فِيْ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ نماز کے فضائل

پہلی فصل

۵۷۵ ۱ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۶ ۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۷ ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۸ ۴ وَعَنْ جُنْدَبٍ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيِّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ۔

۵۷۹ ۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّآ اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْٓا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمارہ بن رویبہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ شخص آگ میں نہ ڈالا جائے گا جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کی یعنی نماز فجر و عصر پڑھی ہو۔ (روایت مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھی ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں فرشتوں کی جماعتیں صبح و شام آتی ہیں اور نماز فجر و عصر میں مجتمع ہوتی ہیں (صبح کی جماعت شام کو اور شام کی صبح کو واپس جاتی ہے) جب پہلی (صبح والی) جماعت واپس جاتی ہے تو رب تعالیٰ عالم الغیب ہونے کے باوجود دریافت فرماتا ہے تم میرے بندے کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم پہنچے تھے تو وہ مصروف نماز تھے اور اب جب ہم آئے ہیں تو بھی مصروف نماز تھے (متفق علیہ)

حضرت جندب قسری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے پس ہونا یہ چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ اور تمہارے اعمال کے بارے میں کوئی بات دریافت نہ کرے کیونکہ جو کچھ وہ دریافت فرمائے یا طلب کرے گا وہ اس کو اس کی شان کے مطابق حاصل ہوگی (اور بندے کو اس سے مفر نہ ہوگا) اور اس عمل کی پاداش میں بندے کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا (روایت مسلم البتہ مصابیح کے بعض نسخوں میں قسری کی بجائے قشیری منقول ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں کتنا اجر ہے اور انہیں اس کا موقع نہ ملے تو اس کا اجر حاصل کرنے کے لیے قرعہ اندازی کریں اور اگر ان کو نماز ظہر کی حاضری کا اجر معلوم ہو جائے تو اس کی طرف سبقت کریں اسی طرح انہیں نماز فجر اور عشاء کا اجر معلوم ہو جائے تو چاہے سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے لیکن ضرور حاضر ہوں (متفق علیہ)

۵۸۰/۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین پر کوئی نماز فجر وعشاء سے زیادہ بھاری نہیں اگر انہیں اس کا اجر معلوم ہو جائے تو ضرور حاضر ہوں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۵۸۱/۷ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عشاء جماعت سے ادا کی گویا اس نے نصف شب عبادت کی اور جس نے نماز فجر بھی جماعت سے ادا کر لی گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ (روایت مسلم)

۵۸۲/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِيَ الْعِشَآءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَآءِ فَاِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَآءُ فَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیہاتی تمہاری نماز مغرب کا نام بدلنے میں تم پر غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ اس کو (مغرب کو) عشاء کہتے ہیں اسی طرح یہ دیہاتی نماز عشاء کا نام تبدیل کرنے میں تم پر غلبہ حاصل نہ کر لیں کیونکہ کتاب الٰہی میں اس کا نام عشاء ہے کیونکہ وہ اونٹنیوں کا دودھ نکالنے کی وجہ سے اس (نماز) میں تاخیر کرتے ہیں۔ (روایت مسلم)

۵۸۳/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (یہودیوں کو) ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں دن کی درمیانی نماز عصر سے روکے رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسری فصل

۵۸۴/۱۰ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔ (روایت ترمذی)

۵۸۵/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهٗ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں "بے شک قرآن فجر مشہود ہے" سرکار دو عالم نے فرمایا لفظ مشہود سے یہاں مراد یہ ہے کہ اس وقت دن اور رات کے فرشتے موجود ہوتے ہیں۔ (روایت ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۶/۱۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا الصَّلٰوةُ

حضرت زید بن ثابت اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شہادت کا اعادہ کروں (اس عمل تکرار کو اصطلاح شریعت میں ترجیع کہتے ہیں) نماز کی طرف آؤ۔ نماز کی جانب آؤ اور اس عمل کی جانب سبقت کرو جو کامیابی و کامرانی کا سبب ہے (دوبار) اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے (دوبار) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (روایت مسلم)

دوسری فصل

۵۹۲ ۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَّرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اس طرح کہی جاتی تھی کہ اس کا ہر فقرہ دو دو مرتبہ کہا جاتا تھا اور اقامت میں صرف ایک مرتبہ سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے یعنی نماز قائم ہو گئی اس جملہ کو دو مرتبہ کہا جاتا تھا۔ (روایت ابوداؤد۔ نسائی و دارمی)

۵۹۳ ۳ وَعَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے انیس ۱۹ کلمات اور اقامت کے سترہ ۱۷ کلمات تعلیم فرمائے (روایت احمد ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی و ابن ماجہ)۔

۵۹۴ ۵ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْأَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ قَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے اذان کا مسنون طریقہ تعلیم فرمائیں تو آپ نے میرے سر کے ابتدائی حصہ پر دست مبارک رکھ کر فرمایا اس طرح پڑھو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز کے ساتھ اس کے بعد اشہد ان لا الٰہ الا اللہ (دو مرتبہ) اور اشہد ان محمداً رسول اللہ (دو مرتبہ) پہلی آواز سے پست کر کے پڑھو۔ دوبارہ آواز کو بلند کر کے کلمات شہادت کا اعادہ کرو اس کے بعد یہ کلمات نماز کی طرف آؤ اور فلاح و نجات کی طرف آؤ پڑھو۔ اگر فجر کی اذان ہے تو اس میں ان کلمات کا دو مرتبہ اضافہ کرو نماز نیند سے بہتر ہے اس کے بعد دو مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو۔ (ابوداؤد)۔

۵۹۵ ۶ وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نماز میں بھی سوائے نماز فجر کے تثویب نہ کرو روایت ترمذی و ابن ماجہ البتہ امام ترمذی نے یہ اضافہ فرمایا کہ اس حدیث کے راویوں میں ابو اسرائیل محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ہے۔

۵۹۶ ۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے یہ فرمایا جب تم اذان پڑھو تو ٹھہر ٹھہر کر اور جب اقامت

الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ وَّالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا۔

۵۸۷/۱۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ۔

۵۸۸/۱۴ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا۔

۵۸۹/۱۵ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ نماز وسطیٰ سے مراد نماز ظہر ہے اس حدیث کو مالک نے جناب زید سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے دونوں سے تعلیقاً روایت کی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اول وقت ادا فرماتے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نماز سے زیادہ اور کوئی مشکل نماز نہ تھی لیکن جب آیت نمازوں میں درمیانی نماز کی حفاظت کرو کی اتری تو آپ نے فرمایا کہ اس سے قبل بھی دو نمازیں ہیں اور بعد میں بھی دو نمازیں۔

(روایت احمد و ابوداؤد)

جناب مالک فرماتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ نماز وسطیٰ درمیانی نماز سے مراد نماز صبح ہے۔ (روایت موطا۔ لیکن ترمذی نے اسے ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے تعلیقاً روایت کیا ہے۔

سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور علیہ السلام نے فرمایا جو نماز فجر کے لیے نکلا وہ ایمان کے جھنڈے کو لے کر نکلا لیکن جو بازار کی طرف چلا وہ شیطانی جھنڈا لے کر نکلا۔

(روایت ابن ماجہ)

بَابُ الْاَذَانِ

اذان کا بیان

پہلی فصل

۵۹۰/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۱/۲ وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ اَشْهَدُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجمع صحابہ میں آگ اور ناقوس کا ذکر کیا گیا اور اس دوران یہود و نصاریٰ کا بھی تذکرہ ہوا اس موقع پر جناب بلال کو یہ حکم ہوا کہ کلمات اذان دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہیں۔ اسماعیل فرماتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ جب جناب ایوب سے کیا تو انھوں نے فرمایا سوائے کلمات اقامت (متفق علیہ)

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود مجھے اذان کی تعلیم فرمائی اور فرمایا اس طرح کہو اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے (چار مرتبہ فرمایا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (دو دو مرتبہ فرمایا) پھر گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں (دو دو مرتبہ) پھر مجھے اعادہ کا حکم دیا کہ کلمات

اِذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ۔

۵۹۷/۸ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کہو تو روانی کے ساتھ اور ان دونوں کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانا کھانے والا کھا کر فارغ ہو جائے یا پانی پینے والا پی کر فارغ ہو لے اور قضاء حاجت کو جانے والا اس عمل سے فارغ ہو لے اور اقامت اس وقت تک نہ کہو جب تک کہ مجھے مسجد میں آتا نہ دیکھ لو اس حدیث کو ترمذی نے نقل کیا لیکن یہ فرمایا کہ یہ حدیث سوائے عبدالمنعم کے حوالے کے نہیں ملی جس کی سند مجہول ہے

زیاد بن حارث صدائی روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں فجر کی اذان پڑھوں لہٰذا میں نے اذان پڑھی۔ بعد میں جناب بلال نے چاہا کہ وہ اقامت پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارے بھائی صدائی نے اذان پڑھی ہے اور جس نے اذان پڑھی وہی اقامت پڑھنے کا مستحق ہے۔ (روایت ترمذی ابوداؤد و ابن ماجہ)

تیسری فصل

۵۹۸/۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۹/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ فَقُلْتُ نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَكَذَا الْاِقَامَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ گئے تو نماز کے وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لیے جمع ہوتے تھے اور نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی ایک دن آپس میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو بعض نے رائے دی کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا جائے بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح سنکھ۔ اس موقع پر حضرت عمر نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو کیوں نہ مقرر کیا جائے جو نماز کیلئے بلائے اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال کو حکم دیا اٹھو اور نماز کے لیے منادی کرو (متفق علیہ)

عبداللہ بن زید بن عبد ربہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کی تیاری کا حکم فرمایا تاکہ اس کے ذریعہ نماز کے لیے جمع ہونے کی اطلاع کی جائے تو ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ناقوس ہے میں نے اس سے دریافت کیا اے اللہ کے بندے کیا تم اس کو فروخت کرنا چاہتے ہو تو اس نے دریافت کیا تم اس کا کیا کرو گے میں نے کہا کہ لوگوں کو نماز کے لیے بلانے کے لیے بجائیں گے تو اس شخص نے کہا کہ میں اس کام کے لیے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں میں نے کہا بیشک تب اس نے بتایا کہ تم کلمات اذان اللہ اکبر سے آخر تک پڑھو اسی طرح اقامت کے کلمات بھی بتائے۔ صبح کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا انشاء اللہ یہ خواب درست ہے اٹھو اور بلال کو وہ کلمات سکھاؤ جو تم نے خواب میں دیکھے ہیں بلال کی آواز تم سے بلند ہے میں حضرت بلال کے ساتھ کھڑا ہوا اور ان کو وہ کلمات بتانے لگا اور وہ اذان پڑھتے رہے راوی کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ۔

۶۰۰/۱۱ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ أَوْ حَرَّكَهٗ بِرِجْلِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

۶۰۱/۱۲ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَآءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهٗ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهٗ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَأَمَرَهٗ عُمَرُ أَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَآءِ الصُّبْحِ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

۶۰۲/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَّجْعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِنَّهٗ أَرْفَعُ لِصَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

نے اپنے گھر میں یہ کلمات اذان سنے تو چادر گھسیٹتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے بیشک میں نے رات کو اسی طرح دیکھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے (روایت ابوداؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ مگر اس میں اقامت کا ذکر نہیں ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے لیکن اس میں ناقوس کا تذکرہ نہیں ہے۔)

حضرت ابوبکرہ روایت کرتے ہیں کہ نماز فجر کے لیے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا راستہ میں آپ کا گزر جس شخص پر ہوتا تو آپ اس کو نماز کے لیے فرماتے یا اس کا پیر ہلاتے۔ (ابوداؤد)

امام مالک کو یہ بات پہنچی ... کہ ایک مرتبہ مؤذن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نماز فجر کے لیے حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں تو اس نے کہا الصلوۃ خیر من النوم نماز نیند سے بہتر ہے حضرت عمر نے ان کو م سے فرمایا ان کلمات کو نماز فجر میں پڑھا جائے (روایت موطا)

حضرت عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن سعد روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ان سے ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال کو حکم دیا کہ اذان کے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالیں کیونکہ یہ عمل آواز کی بلندی کا سبب بنتا ہے۔ (روایت ابن ماجہ)

بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَإِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اذان اور جواب اذان کی فضیلت

پہلی فصل

WWW.NAFSEISLAM.COM

۶۰۳/۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۰۴/۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن مؤذن اپنی طویل گردنوں کی وجہ سے ممتاز ہوں گے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر ریح چھوڑتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے اور جب نماز کے لیے تثویب کہی جاتی ہے تو پھر بھاگتا ہے اور جب تثویب ختم ہوتی ہے تو واپس آتا ہے اور انسان کے دل میں وسو

يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۰۵/۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۶۰۶/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۰۷/۵ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۰۸/۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَا الَّذِي وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ڈالتا ہے کہ فلاں بات کو یاد کر فلاں بات کو یاد کر جو اس کو پہلے سے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کو یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں سنتے جن و انس اور کوئی دوسرے مؤذن کی آواز کو مگر وہ گواہی دیں گے اس کے لیے قیامت کے دن۔

(روایت بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو ان کلمات کو ادا کرو جو مؤذن نے کہے ہیں اذان کے بعد مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص میری بارگاہ میں ایک مرتبہ درود پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو کسی کو نہیں ملے گا۔ مگر اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی (روایت مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر کہے اور سننے والا اس کے جواب میں اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے جب مؤذن اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے پھر مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن لا الٰہ الا اللہ کہے تو بھی حضور قلب کے ساتھ ان کلمات کو ادا کرے تو وہ داخل جنت ہوگا۔

(روایت مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی (ترجمہ دعا) اے اللہ اس دعوت تامہ اور نماز قائمہ کے واسطے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(بخاری)

۶۰۹ ۷ وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يغير اذا طلع الفجر وكان يستمع الاذان فان سمع اذانا امسك والا اغار فسمع رجلا يقول الله اكبر الله اكبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم على الفطرة ثم قال اشهد ان لا اله الا الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجت من النار فنظروا اليه فاذا هو راعي معزى۔ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت حملہ آور ہوتے لیکن کان اذان کی جانب لگے رہتے جب اذان سنتے تو رک جاتے تھے اور حملہ آور نہ ہوتے بصورت دیگر عمل جاری رکھتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص کو کہتے سنا اللہ اکبر اللہ اکبر تب آپ نے فرمایا یہ دین فطرت اسلام پر ہے جب اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو آپ نے فرمایا یہ شخص نار دوزخ سے آزاد ہو گیا جب صحابہ نے اس کو دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ (روایت مسلم)

۶۱۰ ۸ وعن سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يسمع المؤذن اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دينا غفر له ذنبه (رواه مسلم)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان کو سن کر یہ کلمات کہے (ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ کی ربوبیت نبی علیہ السلام کی رسالت اور اسلام کے دین برحق ہونے پر راضی ہوں اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (روایت مسلم)

۶۱۱ ۹ وعن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين كل اذانين صلوة بين كل اذانين صلوة ثم قال في الثالثة لمن شاء۔ (متفق عليه)

حضرت عبد اللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اذانوں کے درمیان ایک نماز ہے دو اذانوں کے درمیان نماز ہے تیسری مرتبہ سرکار نے فرمایا اس کے لیے ہے جو چاہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۶۱۲ ۱۰ عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنين رواه احمد وابو داود والترمذي والشافعي وفي اخرى له بلفظ المصابيح۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضمانت دار اور مؤذن امین ہے خداوندا اماموں کو ہدایت عطا فرما اور مؤذنوں کی بخشش فرما (روایت ابو داؤد ترمذی شافعی اور ان کی دوسری روایت مصابیح کے لفظوں میں ہے)

۶۱۳ ۱۱ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اذن سبع سنين محتسبا كتب له براءة من النار رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ثواب کی نیت سے سات سال اذان کہی اس کے لیے آگ سے نجات کی ضمانت دے دی جاتی ہے۔

(روایت ترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ)

۶۱۴ ۱۲ وعن عقبة ابن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجب ربك من راعي غنم في رأس شظية للجبل يؤذن بالصلوة ويصلي فيقول الله

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب بکریوں کے چرواہوں پر تعجب فرماتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اس موقع پر اللہ

عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۶۱۵ / ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُّنَادِيْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۶۱۶ / ۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَّيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَقَالَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى۔

۶۱۷ / ۱۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ اِمَامَ قَوْمِيْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۶۱۸ / ۱۶ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

۶۱۹ / ۱۷ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِيْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِي الْاَذَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

۶۲۰ / ۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

عزوجل فرماتا ہے میرے اس بندے کی جانب دیکھو جو میری خشیت کی وجہ سے اذان دیتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے لہٰذا میں نے اپنے اس بندے کی مغفرت فرما دی ہے اور اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ (ابوداؤد ونسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے پہلا وہ غلام ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا دوسرا وہ شخص ہے جس نے قوم کی امامت کی اور قوم اس سے راضی رہی اور تیسرا وہ جو شب و روز پانچوں نمازوں کیلئے اذان کہتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرکے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن کی اس کی آواز کے مطابق بخشش کی جاتی ہے اور تمام خشک و تر اس کے لیے گواہی دیتے ہیں اور جماعت کے لیے حاضری دینے والے کے لیے پچیس نمازوں کے برابر اجر لکھا جاتا ہے اور دو نمازوں کے درمیان جو کوتاہی اس بندے سے سرزد ہوئی ہے اس کو معاف کر دیا جاتا ہے روایت ابوداؤد ابن ماجہ البتہ نسائی نے رطب و یابس تک نقل کیا ہے اور یہ کہا مؤذن کیلئے اتنا ہی اجر ہے جتنا نمازی کے لیے۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے میری قوم کا امام مقرر فرما دیں سرکار نے مجھے قوم کا امام مقرر کرکے حکم فرمایا کہ تم قوم کے ضعیفوں کے ساتھ اقتدا کرو اور ایسا مؤذن مقرر کرو جو اذان کہنے کا اجر (مشاہرہ) نہ لے روایت احمد ابوداؤد ونسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان مغرب کے وقت پڑھنے کے لیے یہ کلمات تعلیم فرمائے (ترجمہ) خداوندا یہ تیرے دن کی رخصت رات کی آمد اور تیری بارگاہ میں مناجات کا وقت ہے لہٰذا میری مغفرت فرمائیے۔ (ابوداؤد بیہقی دعوات کبیر)

حضرت ابو امامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب بلال نے اقامت شروع کی جب قد قامت الصلوٰۃ پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو قائم رکھے اور اس کو بقا عطا فرمائے اور اقامت کے دوسرے الفاظ کے جواب میں وہی فرمایا جو جناب عمر کی حدیث میں اذان کے جواب میں گزرا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان و اقامت کے درمیان مانگی ہوئی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

(ابوداؤد و ترمذی۔)

٦٢١ ١٩ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ۔

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں یا یہ فرمایا (شک راوی) کم ہی رد ہوتی ہیں پہلی اذان کے وقت دوسری حالت جنگ میں جبکہ بعض بعض کے ساتھ ملتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارش کے وقت (روایت ابوداؤد و دارمی مگر انہوں نے بارش کے وقت کا ذکر نہیں کیا ہے)۔

٦٢٢ ٢٠ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ موذن حضرات ہم پر فوقیت حاصل کر لیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں (یعنی اذان کا جواب دو) اور اس کے بعد دعا کرو تمہیں مقصود مل جائے گا (ابوداؤد)

تیسری فصل

٦٢٣ ٢١ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ مِيْلًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا شیطان جب نماز کے لیے اذان سنتا ہے بھاگتا ہوا روحا پہنچ جاتا ہے راوی فرماتے ہیں روحا مدینہ منورہ سے چھتیس میل دور ہے۔

(مسلم)

٦٢٤ ٢٢ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّيْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰى إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علقمہ بن وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں امیر معاویہ کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت موذن نے اذان پڑھی تو آپ بھی موذن کے کلمات کی تکرار فرماتے رہے لیکن جب موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو آپ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا اور جب موذن نے حی علی الفلاح کہا تو بھی آپ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا اس کے بعد موذن کے کلمات کا اعادہ کیا اذان ختم ہونے پر کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا ہی کہتے سنا ہے۔ ...

(احمد)

٦٢٥ ٢٣ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس موقع پر جناب بلال اذان کے لیے کھڑے ہوئے جب بلال خاموش ہوئے تو سرکار نے فرمایا جس نے یقین کے ساتھ ایسا کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

۶۲۶ / ۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کو سنتے اور موذن شہادت کے کلمات کہتا تو آپ فرماتے اور میں بھی۔ (ابوداؤد)

۶۲۷ / ۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهٗ بِتَأْذِيْنِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَّلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے بارہ سال اذان پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور اس کے اذان پڑھنے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

۶۲۸ / ۲۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہمیں یہ حکم تھا کہ ہم اذان مغرب کے وقت دعا کریں۔ (بیہقی بحوالہ دعوات کبیر)

بَابٌ فِيْهِ فَصْلَانِ

بعض احکام اذان

پہلی فصل

۶۲۹ / ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات میں (تہجد کے لیے) اذان پڑھتے ہیں لہذا تم سحری تک کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ پڑھیں راوی فرماتے ہیں ابن ام مکتوم نابینا تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ ان سے یہ نہ کہا جائے کہ صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔ (متفق علیہ)

۶۳۰ / ۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِّنْ سُحُوْرِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَّلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْأُفُقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان اور فجر مستطیل تمہیں سحری کھانے سے نہ روکیں البتہ فجر مستطیر (کناروں میں پھیلی روشنی) دیکھ کر کھانے سے ہاتھ روک لو۔ (مسلم والفاظ ترمذی)

۶۳۱ / ۳ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے فرمایا جب تم سفر میں ہو تو نماز کے وقت اذان و اقامت کہو اور تم میں معمر فرد امامت کرے۔ (بخاری)

۶۳۲ / ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

حضرت مالک بن حویرث ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان پڑھے اور تم میں

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۳۴ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

کا معزز شخص امامت کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو رات بھر سفر فرمایا جب تھکان کی وجہ سے اونگھ آنے لگی تو سواری سے اتر کر جناب بلال سے فرمایا آج رات تم جاگو اور ہماری پہرہ داری کرو۔ تمام صحابہ اور حضور علیہ السلام محو خواب ہوئے استطاعت کے مطابق حضرت بلال نے نماز (نفل) ادا کی جب صبح صادق کا وقت قریب ہوا تو حضرت بلال مطلع کی طرف منہ کر کے اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اس وقت حضرت بلال کی آنکھیں جھپنے لگیں اور سو گئے۔ فجر کے وقت نہ تو سرکار بیدار ہوئے اور بشمول بلال کسی صحابی کی بھی آنکھ کھلی جب دھوپ پھیلی تو سب سے پہلے سرکار بیدار ہوئے اور نماز قضا ہونے کی وجہ سے سرکار پریشان ہوئے بلال سے فرمایا بلال تمہیں کیا ہوا عرض کرنے لگے سرکار میری بھی وہی کیفیت ہوئی جس سے آپ ہمکنار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا سواریاں کس لو صحابہ نے سفر کی تیاری کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور بلال کو اذان کہنے کا حکم دیا اور نماز ادا کی گئی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اگر نماز ادا کرنا بھول جائے تو جس وقت بھی یاد آئے ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک کہ مجھے نہ دیکھ لو کہ میں (حجرہ سے) نکل آیا ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ اور جماعت کے ساتھ جتنی نماز ملے اس کو پڑھو بقیہ کو بعد میں مکمل کرو۔ (متفق علیہ)

امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح منقول ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز کا ارادہ کرتا ہے وہ اسی وقت سے نماز میں ہے۔

(اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے)

تیسری فصل

٦٣٦/٨ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِىْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِىْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّئُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِىَ لِلصَّلٰوةِ اَوْ يُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاۤءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِىْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِىْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَاۤئِمٌ يُّصَلِّىْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِىُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِىْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر مکہ کے راستہ میں قیام فرمایا اور جناب بلال کو حکم دیا کہ وہ جاگتے رہیں اور سب کو نماز فجر کے لیے اٹھا دیں سرکار اور صحابہ سو گئے اور حضرت بلال کو بھی نیند آ گئی جب دھوپ پھیلی تو بلال کی گھبراہٹ سے آنکھ کھلی تو سب کو جگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا جلدی سوار ہوں تاکہ اس وادی سے نکل جائیں تھوڑی دور جا کر سرکار نے اترنے اور وضو کرنے کا حکم دیا اور حضرت بلال سے فرمایا کہ وہ اذان یا اقامت کہیں (شک راوی) سرکار کی امامت میں تمام صحابہ نے نماز ادا کی جب سرکار صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے تو ملاحظہ کیا کہ سب پر گھبراہٹ طاری ہے اس وقت آپ نے فرمایا اے صحابہ اللہ نے ہماری ارواح کو قبض کر لیا تھا اگر وہ چاہتا تو اس وقت کے علاوہ بھی وہ واپس فرما دیتا۔ اگر تم میں کوئی شخص سو جائے یا نماز ادا کرنا بھول جائے اور جب اس کو یاد آئے اور گھبراہٹ طاری ہو تو جس وقت بھی اس کو یاد آئے اسی طرح پڑھے جس طرح ہر وقت پڑھتا ہے اس کے بعد جناب صدیق اکبر کی طرف دیکھ کر فرمایا بلال نماز پڑھ رہے تھے شیطان ان کے پاس آیا ان کو لٹایا اور اس طرح تھپکیاں دیتا رہا۔ جیسے بچوں کو سلانے کے لیے تھپکیاں دی جاتی ہیں یہاں تک کہ بلال سو گئے پھر حضرت بلال کو بلایا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے وہی کہا جس طرح مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق سے فرمایا تھا اس وقت جناب ابوبکر نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

(روایت مالک مرسل)

٦٣٧/٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِىْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صِيَامُهُمْ وَصَلٰوتُهُمْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی دو چیزیں موذنوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی ہیں نمازیں اور روزے۔ (روایت ابن ماجہ)

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

مساجد اور اوقات نماز

پہلی فصل

٦٣٨/١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ۔

٦٣٩ ٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٦٤٠ ٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٦٤١ ٤ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٦٤٢ ٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٦٤٣ ٦ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٦٤٤ ٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٦٤٥ ٨ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تشریف لے جا کر دعا فرمائی لیکن وہاں نماز نہ پڑھی جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔ اسے بخاری و مسلم نے اسامہ بن زید سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ساتھ جناب اسامہ بن زید عثمان ابن طلحہ حجبی بلال بن رباح تھے آپ نے خانہ کعبہ کا دروازہ بند کرا دیا اور تھوڑی دیر اندر قیام فرمایا جو سب باہر آئے تو میں نے بلال سے دریافت کیا کہ سرکار اندر کیا کر رہے تھے کہنے لگے آپ نے ایک ستون دائیں جانب دو ستون بائیں جانب اور تین ستون عقب میں کیے اس زمانہ میں خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے نماز ادا فرمائی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دوسری مساجد کے مقابلہ میں ہزار گنا ثواب کی حامل ہے سوائے مسجد حرام کے (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی جانب سفر کا ارادہ نہ کرو۔ مسجد حرام۔ مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی) مدینہ منورہ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرہ اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک ٹکڑا ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سواری پر قبا تشریف لاتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب مقامات میں مساجد ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض مقامات میں بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۶/۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۷/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِیْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ ثُمَّ يَنَامُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۸/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِیْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۴۹/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۰/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو اول دن میں یا آخر دن میں مسجد میں گیا اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی جنت میں کرے گا صبح کے وقت یا آخر دن میں یعنی جس وقت بھی وہ مسجد میں گیا ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں آنے والے لوگوں میں سے اجر و ثواب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو دور سے آیا ہو۔ اور جو شخص کہ انتظار نماز کرتا ہے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے اس شخص کی بہ نسبت زیادہ ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سو جائے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے قریب کچھ مکان خالی ہوئے تو بنو سلمہ کے لوگوں نے ان میں منتقل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ مسجد کا قرب حاصل ہو جائے یہ اطلاع جب نبی علیہ السلام کو ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا بیشک۔۔۔ یا رسول اللہ ہمارا یہی ارادہ ہے تو آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ اپنے گھروں میں رہو (گھروں سے) مسجد تک آنے میں (ثواب کی غرض سے) تمہارے قدم گنے جائیں گے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سات لوگوں پر اس دن سایہ عاطفت فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) امام عادل (۲) وہ نوجوان جو بچپن سے عبادت میں مشغول رہا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے اور مسجد سے واپسی کے بعد پھر مسجد واپسی کی تمنا اور آرزو کرے (۴) ایسے دو شخص جو اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں اللہ کے لیے ملیں اور اس کے لیے جدائی اختیار کریں (۵) ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس پر رقت طاری ہو جائے (۶) ایسا شخص جسے کوئی حسین و جمیل عورت اپنی طرف بلائے تو یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۷) جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اور اس کو اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو بھی نہ معلوم ہو کہ اس نے دائیں ہاتھ سے کیا دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا گھر یا بازار

فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَزَادَ فِيْ دُعَآءِ الْمَلٰٓئِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۱/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۵۲/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۳/۱۶ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۴/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَّنْشُدُ ضَآلَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۵۵/۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ

میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ اجر و ثواب کا سبب ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے صرف ادائے نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور ہر قدم پر اس کے درجات بلند کیے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ محو کیے جاتے ہیں جب وہ نماز پڑھ کر اس جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت کر یا اللہ اس پر رحمت کر اور جو شخص جتنی دیر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کا اجر پاتا ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کو روک لیتی ہے اور فرشتوں کی دعا میں یہ اضافہ کیا کہ وہ کہتے ہیں خداوندا اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحمت فرما اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ وہ مسجد میں اپنے عمل یا زبان سے کسی کو ایذا نہ دے یا بے وضو نہ ہو (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر جائے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے چاشت کے وقت واپس آتے اور مسجد میں آکر دو رکعت نماز ادا کر کے اس میں بیٹھتے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو مسجد میں کچھ تلاش کرتا ہوا پاؤ تو یہ کہو کہ تیری وہ چیز واپس نہ ملے کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدبودار درخت سے کچھ کھائے تو اس کو چاہیے

فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو۔

(متفق علیہ)

٦٥٦/١٩ — وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔

(متفق علیہ)

٦٥٧/٢٠ — وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے۔ اچھے اعمال میں سے یہ ہے کہ راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹا دیا جائے، اور برے اعمال میں مسجد میں وہ تھوک ہے جس کو دفن نہیں کیا جاتا۔

(مسلم)

٦٥٨/٢١ — وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهٗ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَإِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا وَّلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ دوران نماز اپنے آگے نہ تھوکے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے اور نہ دائیں جانب تھوکے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے یا تو وہ اپنے پیروں میں تھوکے یا بائیں جانب اور بعد میں اس کو دفن کر دے اور ابوسعید کی روایت کے مطابق اپنے بائیں جانب تھوکے۔

(متفق علیہ)

٦٥٩/٢٢ — وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری کے دوران فرمایا اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے۔

(متفق علیہ)

٦٦٠/٢٣ — وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ إِنِّيْ أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے لوگو! خبردار ہو جاؤ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیا اور نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتے تھے لہٰذا تم قبور کو سجدہ گاہ نہ بناؤ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

(مسلم)

٦٦١/٢٤ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز کے لیے جگہ بناؤ اور انہیں قبرستان کی حیثیت نہ دو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

٦٦٢/٢٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٦٦٣/٢٦ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءَ يُنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِيبًا۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

٦٦٤/٢٧ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ يُنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

٦٦٥/٢٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

٦٦٦/٢٩ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

٦٦٧/٣٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے (مدینہ طیبہ میں سمت قبلہ جانب جنوب ہے) (ترمذی)

جناب طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد لے کر حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت اسلام کی اور آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہم نے آپ سے کہا کہ ہمارے یہاں ایک کلیسا ہے تب سرکار نے ایک برتن میں پانی منگا کر اس میں کلی کی اور اس پانی کو ایک چھاگل میں ڈال کر ہمیں دے کر فرمایا کہ جب تم اپنے علاقہ میں پہنچو تو اپنے کلیسا کو توڑ کر یہ پانی وہاں ڈال دینا اور اس جگہ مسجد تعمیر کرنا ہم نے عرض کیا کہ آج کل گرمی کا موسم ہے ہمارا علاقہ بہت دور ہے یہ پانی تو سفر میں خشک ہو جائے گا تو آپ نے فرمایا اس میں اور پانی ڈالتے رہنا وہ اس میں سوائے برکت کے اور کچھ نہیں بڑھائے گا۔

(نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکانوں اور محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ ان کو صاف ستھرا اور خوشبودار رکھا جائے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مساجد کو اونچا بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں سرکار نے فرمایا تھا لیکن تم مساجد کو اسی طرح زیب و زینت دو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے کیا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں فخر کریں گے۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اعمال خیر پیش کیے گئے یہاں تک کہ یہ کام بھی جو کہ کوڑا یا مٹی مسجد سے کوئی نکالتا ہے اور میرے سامنے

اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۶۷۲/۳۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهٗ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۶۷۳/۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهٗ اِلَّا اِيَّاهُ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى اَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

۶۷۴/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۶۷۵/۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سے اضافہ کے ساتھ اس طرح مروی ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم جانتے ہو کہ مقربین فرشتے کس بارے میں گفتگو کرتے ہیں میں نے کہا کہ وہ کفارات کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں اور کفارات کا مطلب نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا رہنا ہے اور جماعت کے لیے پیادہ آنا ہے اور ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا ہے جس نے ایسا کیا تو وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی اس کو موت آئے گی اور گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا جیسا کہ پیدائش کے وقت تھا۔ رب کریم نے فرمایا اے نبی جب تم نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھو۔ خداوندا میں تجھ سے نیکی کا سوال کرتا ہوں اور برائیوں کے ترک کی توفیق طلب کرتا ہوں اور مسکینوں سے دوستی طلب کرتا ہوں خداوندا جب تو اپنے بندوں کو فتنوں کی آزمائش میں ڈالے تو بغیر فتنہ کے مجھے اپنی طرف اٹھا لے۔ رب کریم نے فرمایا درجات کی بلندی کا سبب سلامتی کا عام کرنا ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا اور تہجد کی نماز ادا کرنا جبکہ دوسرے سوتے ہوئے ہوں اور اس حدیث کے الفاظ*

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ (۱) وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے یا تو وہ اس کو شہادت کے بعد داخل جنت کرے یا غازی بنا کر اجر و ثواب سے مال غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹا دے گا (۲) وہ شخص جو مسجد کے لئے گھر سے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے (۳) وہ شخص جو گھر میں سلام کر کے داخل ہوا (ابوداؤد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے وضو کر کے نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے نکلا اس شخص کا اجر اس شخص کے برابر ہے جو گھر سے حالت احرام میں حج کے لیے روانہ ہوا اور جو شخص نماز چاشت کے لیے چلا اور نماز کے لیے کوشش کی، اس کو عمرہ کرنے والے کے برابر اجر ملے گا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار جس کے درمیان کوئی لغو کام نہ ہو اس کا اجر علیین میں لکھا جاتا ہے (احمد و ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو پھل کھاؤ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا اور اس کے پھل سے کیا مراد ہے سرکار نے فرمایا جنت کے باغ مساجد ہیں اور پھل سبحان اللہ والحمد للہ، اللہ اکبر کی تسبیح ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں کسی کام سے آیا پس وہ اس کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

---

* مصابیح سے منقول ہیں اور عبدالرحمٰن بن عائش کے الفاظ سوائے شرح السنہ کے اور کہیں منقول نہیں۔)

مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيْهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ۔

۶۶۸/۳۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَنَسٍ۔

۶۶۹/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۶۷۰/۳۳ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَّنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِي الصِّيَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَّنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَّنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۶۷۱/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَّلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ

میرے امتیوں کے گناہ بھی پیش کیے گئے لیکن اس سے بڑا گناہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے کسی سورۃ یا آیت کو یاد کر کے اس کو بھلا دیا ہو (ترمذی ابوداؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندھیروں میں مسجد میں آنے والوں کو قیامت کے دن کی روشنی کی بشارت دے دو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد لیکن ابن ماجہ نے یہ حدیث سہل بن سعد اور حضرت انس سے روایت کی ہے)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد کی خبرگیری کرتا ہے تو اس کے ایمان کی شہادت دو کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے درحقیقت اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے خصی ہونے کی اجازت دے دیں آپ نے فرمایا کہ خصی ہونے یا کرنے والا ہم سے نہیں اور ہمارا خصی ہونا یہ ہے کہ تم روزے رکھیں میں نے کہا کہ پھر مجھے سیاحت کی اجازت دیں تو آپ نے فرمایا کہ ہماری سیاحت اللہ کے راستے میں جہاد ہے میں نے کہا کہ پھر تو مجھے راہبانہ زندگی بسر کرنے کی اجاز [illegible] تو آپ نے [illegible] ایا کہ میری امت کی رہبانیت یہ ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کریں (شرح السنہ)

حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رب تعالیٰ کو ایسی اچھی صورت میں دیکھا جو اس کی شان کے لائق ہے۔ رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کن اعمال کے فضائل میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے کہا میرا رب تو خوب جانتا ہے تب رب تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کاندھوں کے درمیان رکھا اور اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی پھر میں نے آسمانوں اور زمینوں کے تمام علوم کو معلوم کر لیا (یعنی تمام جزوی و کلی علوم مجھے حاصل ہو گئے اشعۃ اللمعات) اس کے بعد نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور اسی طرح ہم نے جناب ابراہیم کو آسمانوں اور زمینوں کی مملکت دکھائی تاکہ وہ پختہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں (ترمذی و دارمی مرسلاً لیکن ابن عباس اور حضرت معاذ

۶۷۶/۳۸ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى۔

۶۷۷/۳۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۶۷۸/۴۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللهُ عَلَيْكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۶۷۹/۴۱ وَعَنْ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ يُّنْشَدَ فِيْهِ الْاَشْعَارُ وَاَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَكِيْمٍ وَّفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرٍ۔

۶۸۰/۴۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰكِلِيْهِمَا فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا۔

حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے صلی اللہ علی محمد وسلم اس کے بعد کہتے ہیں۔ خداوندا میرے لیے گناہوں کو معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر آتے تو بھی درود و سلام پڑھتے اور دعائے مغفرت کے بعد یہ کہتے خداوندا اپنے فضل کے دروازے کھول دے (ترمذی لیکن احمد اور ابن ماجہ نے فرمایا کہ جب مسجد میں جاتے اور واپس آتے تو صلی اللہ علی محمد وسلم کی بجائے بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ کہتے ۔ امام ترمذی نے فرمایا فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کی سند متصل نہیں کیونکہ انھوں نے اپنی دادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا تھا)۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں میں شعر خوانی۔ خرید و فروخت اور نماز جمعہ سے پہلے مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

(ابوداؤد و ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں کچھ بیچ رہا ہے یا کوئی شخص خرید رہا ہے تو یہ کہو کہ اللہ تیری تجارت میں برکت نہ کرے اور اگر کسی کو مسجد میں کچھ تلاش کرتا پاؤ تو اس سے کہو اللہ کرے کہ تیری گم شدہ چیز نہ ملے۔

(ترمذی۔ دارمی)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا ہے اسی طرح شعر خوانی اور مسجد میں حدیں (زنا چوری وغیرہ) قائم کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے (ابوداؤد صاحب جامع الاصول نے جناب حکیم کی روایت سے اور مصابیح نے حضرت جابر سے روایت کی ہے)۔

حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پودوں (لہسن اور پیاز) سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا ان کو کھا کر ہماری مسجد میں نہ آؤ اور اگر تمہیں انہیں کھانا ہی ہے تو ان کی بدبو کو پکا کر ختم کر دو۔ (ابوداؤد)

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

٦٨١ ـ ٤٣ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَ الْحَمَّامَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

٦٨٢ ـ ٤٤ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَ الْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

٦٨٣ ـ ٤٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٦٨٤ ـ ٤٦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

٦٨٥ ـ ٤٧ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِّنَ الْيَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ اَسْكُتُ حَتّٰى يَجِيْئَ جِبْرِيْلُ فَسَكَتَ وَجَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری دنیا سجدہ گاہ ہے سوائے مقبرے اور غسل خانے کے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (۱) کوڑا گھر (۲) قربانگاہ (۳) مقبرہ (۴) چوراہے (۵) غسل خانے (۶) اونٹوں کے باندھنے کی جگہ (۷) اور خانہ کعبہ کی چھت پر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھ سکتے ہو لیکن اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز نہ ادا کرو۔

(ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر جو قبرستان جاتی ہیں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور قبروں پر چراغ جلاتے ہیں لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسی جگہ سب سے بہتر ہے؟ اس سوال پر حضور علیہ السلام خاموش رہے پھر فرمایا کہ میں اس وقت تک خاموش رہوں گا جب تک جبرئیل وحی لائیں (شک راوی)، چنانچہ جبرئیل آئے تو سرکار نے ان سے یہ بات کہی تو جبرئیل نے کہا مسئول اس بات کو سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں یہ بات رب تعالیٰ سے دریافت کرتا ہوں اس کے بعد جبرئیل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آج اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب نصیب ہوا ہے کہ اس سے پہلے نہیں ہوا تھا سرکار نے دریافت فرمایا وہ کس طرح تو جبرئیل نے بتایا آج میرے اور رب تعالیٰ کے درمیان نور کے صرف ستر ہزار پردے تھے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدترین مقامات بازار ہیں اور بہترین جگہیں مساجد ہیں (اس روایت کو ابن حبان نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے)۔

تیسری فصل

٦٨٦ ـ ٤٨ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَآءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَاْتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو شخص میری اس مسجد میں آتا ہے وہ نہیں آتا مگر

إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

۶۸۷ ۴۹ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۶۸۸ ۵۰ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۶۸۹ ۵۱ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَلْغَطَ أَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ فَلْيَخْرُجْ إِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ۔

(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ)

۶۹۰ ۵۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهُ وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۶۹۱ ۵۳ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ

بھلائی کی خاطر تاکہ علم سیکھے اور سکھائے تو وہ اللہ کی راہ کے مجاہد کی طرح ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور ارادے سے آتا ہے تو وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو دوسرے کے مال پر نظر رکھتا ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی بحوالہ شعب الایمان)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کریں گے اگر ایسا پاؤ تو ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(بیہقی بحوالہ شعب الایمان)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں سویا ہوا تھا میرے کسی نے کنکر مارا جب میں جاگا تو دیکھا کہ وہ جناب عمر تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان دو شخصوں کو بلا کر لاؤں۔ میں گیا اور ان دونوں کو لا کر جناب عمر کے سامنے کھڑا کر دیا تو آپ نے ان سے معلوم کیا تم کون ہو یا کہاں سے آئے ہو (شک راوی) انہوں نے جواب دیا کہ ہم طائف سے آئے ہیں تب آپ نے فرمایا اگر تمہارا تعلق مدینہ سے ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا کیونکہ تم مسجد نبوی میں اپنی آواز کو بلند کر رہے تھے۔ (بخاری)

حضرت مالک روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے ایک کنارہ پر ایک چبوترہ بنوایا جس کو بطیحا کہا جاتا تھا آپ نے حکم دیا تھا جو شخص بیکار کی باتیں کرنا چاہے یا شعر خوانی کرنا چاہے یا بلند آواز سے بولے تو وہ مسجد سے اس چبوترہ کی جانب آ جائے۔ (موطا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ پر تھوک دیکھی تو یہ بات آپ کو ناگوار معلوم ہوئی جس کا اثر چہرہ مبارک سے ظاہر ہوا آپ اٹھے اور اس کو اپنے دست مبارک سے صاف کر کے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو وہ اس حال سے خالی نہیں کہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور بلاشک اس کا رب اس کے اور سمت قبلہ کے درمیان ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی سمت قبلہ کو نہ تھوکے اور یہ عمل صرف بائیں جانب یا پیروں کے نیچے کرے اس کے بعد آپ نے اپنی چادر میں تھوکا اور اس کو مل کر فرمایا یا اس طرح کرے۔ (بخاری)

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۶۹۲/۵۴ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتَبَسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجٰتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ

کے صحابہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے قوم کی امامت کی اور دیوار قبلہ کی جانب تھوک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو ملاحظہ کر رہے تھے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ شخص اب تمہارا امام نہ بنے ایک مرتبہ اس شخص نے امامت کرنی چاہی تو لوگوں نے اس سے کہا کہ سرکار نے تمہاری امامت کی ممانعت کی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق چاہی گئی تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے منع کیا ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ سرکار نے اس موقع پر فرمایا تو نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سے تشریف لائے کہ ہمیں یہ ڈر ہونے لگا کہ اب سورج طلوع ہو جائے گا آپ عجلت سے تشریف لائے اقامت کہی گئی اور حضور نے اختصار کے ساتھ قرأت کر کے نماز پڑھائی نماز کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایسے ہی بیٹھے رہو جس طرح نماز میں بیٹھے تھے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں آج کی تاخیر سے آمد کی وجہ بتاتا ہوں۔ میں رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوا وضو کیا اور نماز پڑھی جتنی کہ مقدر ہو چکی تھی پھر مجھے نماز میں اونگھ آئی اور جسم بھاری ہو گیا تو میں نے رب تعالیٰ کو اس کی شان کے مطابق اچھی صورت میں دیکھا رب کریم نے فرمایا یا محمد میں نے عرض کیا میرے رب میں حاضر ہوں۔ رب کریم نے فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں مصروف بحث ہیں میں نے عرض کیا مجھے علم نہیں رب کریم نے اس جملہ کا تین بار اعادہ فرمایا اور میں نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو میں نے دیکھا کہ رب کریم نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا اور دست قدرت کی انگلیوں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اس کے بعد ہر چیز مجھ پر عیاں ہو گئی اور تمام علوم حاصل ہو گئے اور میں نے سب کو پہچان لیا اس کے بعد پھر رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد میں نے کہا اے رب میں حاضر ہوں پھر رب تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بارے میں مصروف گفتگو ہیں میں نے عرض کیا کہ کفارات کے بارے میں رب کریم نے دریافت فرمایا وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا کہ پیدل نماز باجماعت کے لیے مسجد جانا۔ نماز کے بعد مسجدوں میں انتظار نماز کرنا اور ناگواری کے وقت مکمل وضو کرنا۔ اس کے بعد رب تعالیٰ نے فرمایا اس کے

وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَّ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

۶۹۳ / ۵۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

۶۹۴ / ۵۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا۔

۶۹۵ / ۵۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهٖ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ ابْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ وَّغَيْرُهٗ۔

۶۹۶ / ۵۸ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَّصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۶۹۷ / ۵۹ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ

علاوہ کسی چیز میں مصروف بحث ہیں میں نے کہا درجات کے بارے میں۔ رب کریم نے فرمایا وہ کیا ہیں میں نے جواب دیا کہ غریبوں کو کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا۔ جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھنا پھر رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا مانگو جو کچھ مانگنا ہے میں نے کہا خداوندا میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے اور برائیوں سے بچنے اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں تو میرے لیے مغفرت اور رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرے تو مجھے اس میں مبتلا فرمائے بغیر اپنی طرف بلا لے خداوندا میں تیری محبت اور اس کی محبت جو تجھ کو محبوب رکھتا ہو اور ایسے عمل کی محبت جو تیرے قرب خاص کا سبب بنے ان کا سوال کرتا ہوں اور جو خواب کہ میں [illegible] یہ سچ ہے اس کو سیکھو اور دوسروں کو بتاؤ (احمد و ترمذی)[۱۳۳]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ کی عظمت اس کی بڑائی اور اس کی قدیم سلطنت کے ساتھ شیطان مردود سے سرکار نے فرمایا جو یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ تمام دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (ابوداؤد)

حضرت عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوندا میری آرام گاہ کو بت خانہ نہ بنانا جس کی پوجا کی جائے اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہوا جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا (امام مالک مرسلاً)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیطان میں نماز ادا کرنا پسند فرماتے بعض راوی فرماتے ہیں کہ حیطان سے مراد باغات ہیں (احمد لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ یہ حدیث حسن بن ابی جعفر سے منقول ہے جس کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کہا ہے)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک نماز کا ملتا ہے جبکہ محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا اور جامع مسجد میں پانچ سو نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا اور میری اس مسجد میں (مسجد نبوی) پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کا ایک لاکھ کا ثواب ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

---

[۱۳۳] امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد تعمیر ہوئی سرکار نے فرمایا مسجد حرام میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کی تعمیر کے دوران کتنا وقفہ تھا آپ نے فرمایا چالیس سال پھر سرکار نے فرمایا تمہارے لیے تو ساری زمین مسجد ہے جہاں نماز کا وقت ہو وہیں پڑھ لیا کرو۔ (متفق علیہ)

بَابُ السَّتْرِ

ستر کا بیان

پہلی فصل

۶۹۸/۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب ام سلمہ کے گھر میں اس طرح نماز ادا کرتے دیکھا کہ چادر کا داہنا پلہ بائیں کندھے پر اور بایاں داہنے کندھے پر تھا اور یہ طریقہ اشتمال کہلاتا ہے یعنی چادر کے دونوں کنارے کاندھوں پر تھے (متفق علیہ)

۶۹۹/۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں نماز پڑھے جبکہ اس کے کاندھوں پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو (متفق علیہ)

۷۰۰/۳ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے (یعنی داہنے کنارہ کو بائیں کاندھے اور بائیں کنارے کو داہنے کاندھے پر ڈالے۔ (متفق علیہ)

۷۰۱/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلٰى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِي هٰذِهٖ إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُوْنِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلٰى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَأَخَافُ أَنْ يَفْتِنَنِي۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھاری دار چادر میں نماز پڑھی اور آپ نے اس کی دھاریوں کو دیکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری اس چادر کو ابوجہم کو دے کر اس کی انبجانیہ میرے لیے لے آؤ یہ ابھی میری نماز میں حائل ہوئی ہے (متفق علیہ) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے میں نے حالت نماز میں اس کی دھاریاں دیکھیں ہیں مجھے اس سے فتنہ کا ڈر ہے۔

۷۰۲/۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے

بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلٰوتِي۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پاس ایک باریک، رنگین منقش پردہ تھا جس سے مکان کی ایک جانب کو ڈھانپ رکھا تھا سرکار نے ان سے فرمایا کہ اس پردہ کو یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کے نقوش نماز میں میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔ (بخاری)

۷۰۳/۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی قبا پیش کی گئی آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس کو ناپسند کرتے ہوئے سختی سے اتارتے ہوئے فرمایا کہ اس کا پہننا پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۷۰۴/۷ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَجُلٌ أَصِيْدُ فَأُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک قمیص کے ساتھ نماز ادا کر لوں سرکار نے فرمایا ہاں لیکن اس میں گھنڈی لگا لو اور درمیان سے بند کر لو اگرچہ کانٹا ہی کیوں نہ ہو (ابوداؤد اور نسائی نے بھی اسی طرح)

۷۰۵/۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص اپنا تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اس سے سرکار نے فرمایا جاؤ اور جا کر وضو کرو وہ گیا اور جا کر وضو کر آیا اس موقع پر ایک شخص نے دریافت کیا سرکار کیا بات ہے آپ نے اس کو وضو کرنے کا حکم دیا تو فرمایا کہ یہ تہبند کو لٹکائے ہوئے نماز ادا کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند کو لٹکا کر نماز ادا کرنے والے کی نماز کو قبول نہیں فرماتا۔ (ابوداؤد)

۷۰۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالغہ عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۷۰۷/۱۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ وَقَفُوْهُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا عورت کرتے اور اوڑھنی سے نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ وہ تہبند یا پاجامہ نہ پہنے ہو۔ آپ نے فرمایا جبکہ کرتا لمبا ہو اور اس کے قدموں کی پشت کو ڈھانپ لے (ابوداؤد۔ اور محدثین کی ایک جماعت نے اس کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر موقوف کیا ہے)۔

۷۰۸ / ۱۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

۷۰۹ / ۱۲ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کی مخالفت کرو وہ اپنے موزوں اور جوتوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

(ابوداؤد)

۷۱۰ / ۱۳ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهٖ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى إِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ نماز کی امامت فرما رہے تھے دوران نماز آپ نے نعلین مبارک اتار دیں اور بائیں طرف رکھ دیں صحابہ نے دوران نماز جب یہ انداز دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیے جب سرکار نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے دریافت فرمایا تمہیں اس عمل پر کس نے آمادہ کیا تو صحابہ نے کہا کہ ہم نے آپ کو جیسا کرتے دیکھا تو خود بھی ایسا ہی کیا یعنی جوتے اتار لیے اس وقت سرکار نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور بتایا کہ ان میں گندی چیز لگی ہے اس لیے میں نے جوتیاں اتار دیں اب اگر تم سے کوئی مسجد میں آئے تو جوتوں کو دیکھے اگر اس میں نجاست لگی ہے تو اس کو جھاڑ کر نماز پڑھے۔

(ابوداؤد۔ دارمی)

۷۱۱ / ۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَّسَارِهٖ فَتَكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِ غَيْرِهٖ إِلَّا أَنْ لَّا يَكُوْنَ عَلٰى يَسَارِهٖ أَحَدٌ وَّلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو دائیں بائیں نہ رکھے کیونکہ وہ کسی کے دائیں جانب ہو جائیں گی جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو لہٰذا ان کو اپنے قدموں میں رکھ لے اور ایک روایت کے مطابق ان کو پہنے نماز پڑھے (ابوداؤد اور ابن ماجہ سے اس کا مفہوم مروی ہے)۔

تیسری فصل

۷۱۲ / ۱۵ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَّسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّتَوَشِّحًا بِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت آپ چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کو بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالا ہوا تھا (مسلم)

۷۱۳/۱۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّ مُنْتَعِلًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے پیر اور جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

۷۱۴/۱۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى بِنَا جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جناب محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہبند کو گردن میں باندھ کر ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور ان کے کپڑے کھونٹی پر ٹنگے ہوئے تھے۔ اس وقت ایک شخص نے کہا کہ آپ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی ہے جناب جابر نے فرمایا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تم جیسا احمق بھی دیکھ لے اور نبی علیہ السلام کی حیات ظاہری میں ہم میں کس کے پاس دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

۷۱۵/۱۸ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا كَانَ ذَاكَ اِذْ كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَاَمَّا اِذْ وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ اَزْكٰى۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسا کرتے تھے اور ہم پر کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات اس وقت تھی جبکہ کپڑوں کی قلت تھی اب جبکہ ہمیں اللہ نے وسعت دی ہے لہٰذا دو کپڑے پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ (احمد)

بَابُ السُّتْرَةِ

سترہ کا بیان

پہلی فصل

۷۱۶/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صبح کے وقت عید گاہ تشریف لے جاتے تو آپ کے ساتھ برچھی (چھوٹا نیزہ) ہوتی جس کو آگے گاڑ دیا جاتا اور آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ (بخاری)

۷۱۷/۲ وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مکہ مکرمہ میں مقام ابطح میں سرخ چمڑے کے خیمے میں مقیم تھے اس وقت میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ انہوں نے سرکار کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا اس کے علاوہ میں نے دیکھا کہ لوگ حضور علیہ السلام کے وضو کے غسالہ کو لینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے جس کو وہ پانی ملتا وہ بدن سے ملتا اور جس کو نہ ملتا وہ ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کرتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ جناب بلال نے چھوٹے نیزہ کو اٹھا کر میدان میں گاڑ

وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۱۸/۳ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّيْ إِلٰى آخِرَتِهِ۔

۷۱۹/۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ۔

۷۲۰/۵ وَعَنْ أَبِيْ جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِيْ قَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۲۱/۶ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ۔

۷۲۲/۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۲۳/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ لباس پہنے ہوئے دامن کو اٹھائے خیمہ سے باہر تشریف لائے تاکہ نماز کی امامت فرمائیں آپ نے نیزہ کی جانب منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی میں نے لوگوں اور چوپایوں کو دیکھا کہ وہ حضور علیہ السلام کے سامنے سترہ کے پرے سے گزر رہے تھے۔ (متفق علیہ)

جناب نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو بٹھا کر اس کی جانب منہ کر کے یعنی اس کی آڑ میں نماز ادا کرتے تھے (متفق علیہ) لیکن امام بخاری نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ راوی نے جب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا۔ جب اونٹ چرنے یا پانی پینے کے لیے جاتے تو آپ کیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ وہ اونٹ کا پالان سامنے رکھتے اور اس کی پچھلی لکڑی کا سترہ بناتے اور نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی پالان کی پچھلی لکڑی کی طرح سترہ سامنے رکھے پھر وہ اس کے آگے سے گزرنے والے کی پروا نہ کرے (مسلم)

حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو اپنے گناہ کا علم ہو جائے تو وہ چالیس سال اپنی جگہ کھڑے رہنے کو نمازی کے آگے سے گزرنے پر ترجیح دے۔ ابو النضر فرماتے ہیں مجھے خیال نہیں کہ آپ نے چالیس سال یا چالیس مہینے یا دن فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز ادا کرے اور کوئی شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہے تو اس کو روکا جائے اور اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ وہ نہیں ہے مگر شیطان (بخاری اور مسلم نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کتے اور گدھے کا نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو ساقط کر دیتا ہے مگر کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند سترہ اس کو محفوظ کر دیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام نماز ادا کرتے اور میں آپ کے اور سمت قبلہ کے درمیان حائل ہوتی تھی

الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جنازہ (سیدھا) کی مانند لیٹی ہوتی۔ (متفق علیہ)

۷۲۴ / ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں جب قریب البلوغ تھا تو میں گدھی پر سوار ہو کر منیٰ کی جانب آیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ کے سامنے سترہ نہ تھا۔ میں بعض صفوں کے آگے سے گزرا اور اتر کر گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ کر صف میں شامل ہو گیا اور میرے اس عمل پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۷۲۵ / ۱۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ أَمَامَهٗ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے سامنے کچھ رکھ لے اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنی لاٹھی کو کھڑا کرے اور لاٹھی بھی نہ ہو تو اپنے سامنے ایک خط ہی کھینچ لے پھر اس کے سامنے گزرنے والے کو کوئی ضرر نہ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۷۲۶ / ۱۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے قریب رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کرے۔ (ابوداؤد)

۷۲۷ / ۱۲ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلٰى عُوْدٍ وَلَا عَمُوْدٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی لکڑی ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھتے نہ دیکھا۔ ان چیزوں (سترہ) کو آپ داہنی یا بائیں بھوں کے متوازی رکھتے تھے اور سامنے کبھی نہیں رکھتے تھے۔

۷۲۸ / ۱۳ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَّنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَّنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ)

[illegible]

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس جنگل میں تشریف لائے اس وقت آپ کے ساتھ (ابا جان) جناب عباس بھی تھے۔ یہاں جنگل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اس وقت آپ کے سامنے کوئی سترہ نہ تھا۔ ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیل رہی تھیں لیکن آپ نے اس کی کوئی پرواہ

۷۲۹ / ۱۴ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن نمازی

اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

کے سامنے گزرنے والے کو دور کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۷۳۰/۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی تھی اور میرے پیر سمت قبلہ کی جانب ہوتے تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے ٹھوکا دیتے تو میں پیر سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے میں پیر پھیلا دیتی۔ جناب عائشہ نے فرمایا اس زمانہ میں مکانوں میں چراغ نہیں ہوتے تھے (متفق علیہ)

۷۳۱/۱۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهٗ فِيْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَأَنْ يُّقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ نمازی بھائی کے آگے گزرنے میں کس قدر گناہ ہے اور نماز پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے تو وہ ایک قدم اٹھانے سے سو سال کھڑا رہنے کو بہتر شمار کرے۔

(ابن ماجہ)

۷۳۲/۱۷ وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يُّخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَهْوَنَ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

جناب کعب احبار روایت کرتے ہیں اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو گناہ کی مقدار کا علم ہو جائے تو وہ دھنسا دیا جانا گوارا کرے اور نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کے لیے آسان ہے۔

(مالک)

۷۳۳/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَإِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَتُجْزِئُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سترہ کے بغیر نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز کو گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت منقطع کر دیتے ہیں اور اس کی نماز کی تکمیل کے لیے یہ کافی ہے کہ یہ جانور وغیرہ اتنی دور سے گزریں جہاں تک پتھر مار سکتا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ صفات نماز

پہلی فصل

۷۳۴/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد

الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۳۵/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۳۶/۳ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُّكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ

کے ایک گوشہ میں رونق افروز تھے اس آنے والے نے پہلے نماز پڑھی پھر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو رسول اللہ نے اس کو سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ نماز پڑھو۔ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ گیا نماز ادا کی اور پھر آکر سلام کیا۔ نبی علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ شخص گیا اور نماز پڑھ کر واپس آیا پھر سلام کیا رسول اللہ نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ ایسا تین یا چار مرتبہ ہوا تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نماز سکھا دیں تو سرکار نے فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلے کی طرف کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہہ کر آیات قرآنی میں سے جو کچھ یاد ہو اس کو پڑھو پھر اطمینان سے رکوع کرو اس کے بعد سیدھے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھو اور دوبارہ اطمینان سے سجدہ کرو اور ایک روایت کے مطابق پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز ادا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر تحریمہ اور قرأت الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تو سر نہ پست ہوتا اور نہ بلند بلکہ درمیانی حالت میں ہوتا اور رکوع سے جب اٹھتے تو اس وقت سجدہ میں نہ جاتے جب تک سیدھے نہ کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرے سجدے میں جانے سے پہلے سیدھے بیٹھتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا رکھتے اور شیطان کی نشست پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور نماز میں کہنیوں کو زمین پر اس طرح بچھانے سے منع فرماتے جس طرح درندے زمین پر اگلے پنجے بچھاتے ہیں اور نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔

(مسلم)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صحابہ کی ایک جماعت سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز سب سے زیادہ یاد ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ تکبیر تحریمہ کہتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑتے اور کمر سیدھی کرتے جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوتے کہ کمر کی ہڈی

رَأْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۷۳۷ ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۳۸ ۵ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۷۳۹ ۶ وَعَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۴۰ ۷ وَعَنْهُ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۷۴۱ ۸ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

کے تمام مہرے اپنی جگہ آجاتے اور جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو زمین پر رکھتے (ان کو سکیڑتے اور نہ کہنیوں کو زمین پر بچھاتے اور پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے اور دو رکعت کے بعد بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا کرتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو آگے بڑھا کر دائیں پیر کو کھڑا رکھ کر سرین کے بل بیٹھتے۔

(بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے جبکہ نماز کو شروع کرنے والے ہوتے اسی طرح جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے لیکن سجدوں کے درمیان ایسا نہ کرتے یعنی تکبیر کہتے وقت کندھوں تک ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(متفق علیہ)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

(بخاری)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور جب آپ رکوع سے اٹھتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر اسی طرح کرتے۔ ایک روایت کے مطابق آپ ہاتھوں کو اتنا اٹھاتے کہ کانوں کے اوپر کی جانب لگ جاتے۔

(متفق علیہ)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب نماز کی طاق رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے سیدھے بیٹھتے پھر اٹھتے تھے (بخاری)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہتے پھر اپنے ہاتھ چادر کے اندر کر لیتے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کپڑے سے ہاتھ باہر کرتے ان کو اٹھا کر تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وقت پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے لیکن سجدہ کرتے وقت دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے تھے

(مسلم)

۷۴۲/۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ بحالت نماز میں نمازی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے

(بخاری)

۷۴۳/۱۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے تو قیام فرما کر پہلے تکبیر تحریمہ کہتے جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے جب رکوع سے اٹھتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے جب رکوع سے پورے کھڑے ہوتے پھر تکبیر کہتے اور ربنا لک الحمد کہتے جب جھکتے تو تکبیر کہتے اور جب سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ایسا پوری نماز میں ہر رکعت میں کرتے یہاں تک کہ نماز مکمل فرماتے اور دوسری رکعت کے قعدہ کے بعد جب اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

(متفق علیہ)

۷۴۴/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔

(مسلم)

دوسری فصل

۷۴۵/۱۲ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّيْ رَأْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ سے کہا کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا کردہ نماز کے بارے میں بتاؤں تو انہوں نے کہا بتائیے میں نے کہا کہ سرکار جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہتے پھر تکبیر کہتے ہیں، پھر قرات کرتے پھر تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو اپنے ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھتے اور رکوع میں کمر کو سیدھا رکھتے اور سر کو نہ جھکاتے اور نہ زیادہ بلند کرتے پھر سر کو اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر ہاتھوں کو کندھوں تک۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَخُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ حُمَيْدٍ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ وَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى

بحالِ اعتدال تک اٹھا کر تکبیر کہتے اور سجدہ میں چلے جاتے اور سجدہ میں ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھتے اور پیروں کی انگلیاں کھولے پھر سر اٹھاتے پھر بائیں پیر کو بچھا کر اس طرح سیدھے بیٹھتے کہ ریڑھ کی ہڈی کے تمام مہرے اپنی اصل حالت میں آجاتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اور تکبیر کہتے ہوئے سر کو اٹھاتے اور سیدھے بیٹھتے یہاں تک کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجاتیں پھر زمین سے اٹھتے اور دوسری رکعت اس طرح ادا فرماتے۔ لیکن جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو دست مبارک کندھوں تک اٹھا کر تکبیر کہتے جس طرح کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کہی تھی اس طرح بقیہ نماز ادا کرتے لیکن جب آخری رکعت کے سجدہ سے اٹھتے یعنی جس کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے تو بایاں پاؤں نکال کر بائیں جانب جھک کر اس پر بیٹھتے پھر سلام پھیرتے اس طریقہ نماز کو سن کر حاضرین صحابہ نے فرمایا آپ نے درست کہا۔ (ابوداؤد۔ دارمی لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن صاحب ابوداؤد نے ابوحمید سے اس طرح نقل کیا کہ رکوع کے وقت اپنی ہتھیلیاں کو گھٹنوں پر رکھتے گویا کمان کو پکڑے ہوئے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو چلے کی مانند کمان سے جدا کرتے ہوئے بغلوں سے جدا رکھتے [illegible] پھر سجدہ کرتے تو اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگاتے اور ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے محاذی ہوتے اور پیٹ کو رانوں پر لگائے بغیر دونوں گھٹنوں کے درمیان فصل رکھتے یہاں تک کہ سجدہ سے فراغت حاصل کرتے تو سیدھے اس طرح بیٹھتے کہ دائیں گھٹنے پر دایاں ہاتھ اور بائیں گھٹنے پر بایاں ہاتھ ہوتا تھا دائیں پیر کا اوپری حصہ قبلہ رخ اور بایاں پیر بچھا ہوا ہوتا تھا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے رہتے تھے ایک اور روایت کے مطابق جب دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے تو یہ نشست بائیں پیر کے تلوے پر ہوتی اور دایاں پیر کھڑا ہوتا اور جب چوتھی رکعت میں ہوتے تو بایاں سرین زمین پر لگاتے اور دونوں قدم ایک جانب نکالتے ۔

إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۷۳۶/۱۳ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى إِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

۷۳۷/۱۴ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۷۳۸/۱۵ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ صَلٰوتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أُصَلِّيْ قَالَ إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَقْرَأَ فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلٰى مَفَاصِلِهَا فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنِ السُّجُوْدَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ۔

۷۳۹/۱۶ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے وقت دیکھا ہے جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھاتے کہ وہ دونوں کندھوں کے مقابل ہوتے اور ہاتھ کے انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے پھر تکبیر تحریمہ کہتے (ابوداؤد) ایک روایت کے مطابق اپنے انگوٹھے کو کان کی لو سے لگاتے تھے)۔

حضرت قبیصہ بن ھلب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کی امامت فرماتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑتے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد نبوی میں حاضر ہو کر پہلے نماز ادا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو آپ نے فرمایا اپنی نماز کا اعادہ کرو تمہاری نماز نہیں ہوئی تو ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیں میں کس طرح نماز ادا کروں تو رسول اللہ نے فرمایا جب تم قبلہ کی جانب منہ کر کے کھڑے ہو تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھو اس کے بعد قرآن سے جو اللہ کی مشیت ہو وہ پڑھو۔ جب رکوع میں جاؤ تو اپنے گھٹنوں کو ہتھیلیوں اور انگلیوں سے پکڑ لو رکوع میں ٹھہر کر اپنی کمر کو سیدھا کر لو اور جب رکوع مکمل کر لو تو پہلے اپنا سر اٹھاؤ اور اس طرح سیدھے کھڑے ہو کر ریڑھ کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجائیں اسی طرح اطمینان سے سجدہ کرو اور جب سجدہ سے اٹھو تو اپنے بائیں گھٹنے کے بل بیٹھو اور اسی طرح ہر رکعت اور اس کے سجدہ میں کرو یہاں تک کہ نماز اطمینان سے پوری ہو جائے (مصابیح) لیکن ابوداؤد نے تھوڑی تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جبکہ ترمذی و نسائی نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا اور امام ترمذی نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اللہ کے حکم کے مطابق ... وضو کر اور بعد میں کلمہ شہادت پڑھ پھر اچھی طرح نماز ادا کر اگر قرآن کریم یاد ہو تو اس میں سے تلاوت کر ورنہ الحمد للہ۔ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھ لے پھر رکوع کر)۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعتیں ہے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے جس میں خشوع، خضوع اور مسکنت کا اظہار ہے پھر اس کے بعد اپنے ہاتھ (دعا کے لیے) اٹھائے راوی کہتے ہیں پھر یہ فرمایا ہاتھوں کو پروردگار کی

وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جانب بلند کر اور تیری ہتھیلی کا رخ تیرے چہرہ کی جانب ہو پھر اس طرح کہہ اے میرے رب اور جس نے ایسا نہ کیا تو وہ ایسا اور ایسا ہے اور ایک روایت کے الفاظ میں وہ (نماز) ناقص ہے۔ (ترمذی)

تیسری فصل

٧٥٠/١٧ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعید بن حارث بن معلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے سجدہ سے اٹھتے وقت بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہی اس طرح سجدہ کرتے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہی اور یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

٧٥١/١٨ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مکہ کے ایک بزرگ شخص کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے دوران نماز بائیس مرتبہ تکبیر کہی تو میں نے بعد میں جناب ابن عباس سے کہا کہ یہ شخص بیوقوف ہے تو انہوں نے فرمایا تیری ماں تجھے گم کرے یہ تو ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (بخاری)

٧٥٢/١٩ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر پڑھتے اور آپ کا یہ معمول اس وقت تک رہا یہاں تک آپ نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمائی۔ (مالک)

٧٥٣/٢٠ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَّعَ تَكْبِيْرِ الْإِفْتِتَاحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں تم کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح نماز پڑھاؤں جب آپ نے نماز پڑھائی تو دوران نماز سوائے تکبیر تحریمہ کے ہاتھ نہ اٹھائے۔ (ترمذی ابو داؤد و نسائی لیکن جامع ابو داؤد نے فرمایا کہ اس معنیٰ میں یہ حدیث درست نہیں ہے)۔

٧٥٤/٢١ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر (اللہ اکبر) تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ (ابن ماجہ)

٧٥٥/٢٢ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی امامت فرمائی صفوں کے آخر میں ایک شخص نے غلط طریقہ

فَأَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ إِنَّكُمْ تُرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

پر نماز ادا کی سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا اے شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں تم نہیں دیکھتے کہ تم کس طرح نماز ادا کرتے ہو تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے۔ خدا کی قسم میں پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح کہ سامنے دیکھتا ہوں۔

(احمد)

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے

پہلی فصل

٧٥٦/١ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے میں نے آپ سے معلوم کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں خداوندا میرے اور گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری پیدا کر جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کی ہے۔ خداوندا مجھے گناہوں سے اسی طرح پاک رکھنا جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے خداوندا میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے (متفق علیہ)۔

٧٥٧/٢ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دوسری روایت کے مطابق جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اس کے بعد فرماتے میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا میں ملت حنیف پر ہوں مشرکوں میں سے نہیں میری نماز ارکان عبادت، میری حیات، موت سب اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں خداوندا تو بادشاہ ہے تیرے سوا اور کوئی دوسرا نہیں تو میرا پروردگار ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہے میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرما تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت کرنے والا نہیں مجھے حسن اخلاق کی ہدایت فرما اور تیرے سوا اور کوئی اچھائیوں کی جانب متوجہ کرنے والا نہیں۔ برے اخلاق سے مجھے پھیر دے اور ایسا کرنے والا تیرے

وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلشَّافِعِيِّ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ۔

۷۵۸ ۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سوا کوئی نہیں میں تیری خدمت میں تیرے حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہوں تمام بھلائیاں تیرے دست قدرت میں ہیں۔ برائی کا تصور بھی تیرے لیے نہیں میں تیرا ہوں اور تیرے لیے ہوں تو برکت عطا کرنے والا اور بلند ہے میں توبہ کرتا ہوں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جب رکوع میں جاتے تو یہ کہتے خداوند میں نے تیرے لیے رکوع کیا تجھ پر ایمان لایا تیرے لیے اسلام قبول کیا میری سماعت بصارت۔ گودے۔ ہڈی اور پٹھوں نے خشوع وخضوع کیا۔ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے خداوندا تیرے لیے حمد وثنا ہے آسمانوں اور زمین کے برابر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور ان میں جو کچھ تو چاہے اور جب سجدہ کرتے تو کہتے خداوندا میں نے تیرے لیے سجدہ کیا تجھ پر ایمان لایا تیرے لیے اسلام قبول کیا میں نے چہرہ کو جھکایا اس ذات کے لیے جس نے اس کو بنایا اور صورت دی کان اور آنکھیں چہرے پر سجائیں۔ اللہ تعالیٰ بابرکت ہے اور بہترین تخلیق فرمانے والا ہے پھر تشہد اور سلام کے درمیان کہتے خداوندا میری وجہ سے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما جو پوشیدہ طور ہوں یا ظاہرا جو زیادتی ہوئی ہو اور ان سب باتوں سے درگزر فرما جن کو تو زیادہ جانتا ہے تو ہی اول اور آخر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں (مسلم) لیکن امام شافعی کی روایت کے مطابق اسی طرح منقول ہے برائی کی نسبت تیری جانب نہیں کی جاتی جس کو تو ہدایت دے وہ ہدایت پاتا ہے میں تیرا ہوں اور تیرے لیے ہوں تیرے سوا کسی کا ملجا نہیں اور تیرے سوا کہیں نجات نہیں، تو برکت والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نماز کے لیے آئے اور جب صف میں شامل ہوئے تو ان کا سانس چڑھا ہوا تھا انہوں نے اللہ اکبر کہہ کر کہا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت حمد وثنا نہایت پاکیزہ اور برکت والی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا کون صاحب ہیں جس نے یہ کلمات کہے ہیں حاضرین خاموش رہے تو سرکار نے دوبارہ استفسار فرمایا لیکن اب بھی سب خاموش رہے تو تیسری بار سرکار نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا اس شخص نے کوئی بری بات نہیں کی تب ان صحابی نے عرض کیا میں جب جماعت میں حاضر ہوا تو میرا سانس چڑھا ہوا تھا میں نے یہ کلمات کہے ہیں اس موقع پر سرکار نے فرمایا اس وقت میں نے دیکھا کہ بارہ فرشتے آئے اور ان کلمات کو لے جانے میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے (مسلم)

دوسری فصل

۷۵۹ ۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو یہ کہتے خداوندا تیری ذات پاک ہے تو لائق حمد ہے تیرا نام بابرکت اور تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے اس روایت کو ابوسعید

سَوِيٌّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ ۔

سے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا اس حدیث کو ہم نے سوائے حارثہ کے اور کسی سے نہیں سنا جو قوت حافظہ کی وجہ سے محل نظر ہیں۔

٧٦٠/٥ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلَاثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز پڑھتے تو کہتے اللہ بہت بڑا ہے بہت بڑا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں میں اللہ کی صبح و شام تسبیح کرتا ہوں یہ کلمات تین مرتبہ فرماتے تھے میں اللہ تعالیٰ سے شیطان کے مکر سحر اور وسوسوں سے پناہ طلب کرتا ہوں (ابوداؤد لیکن ابن ماجہ نے الحمد للہ کثیرا کے کلمات نہیں روایت کیے مگر آخر میں من الشیطان الرجیم کہے حضرت عمر کی روایت میں اس طرح ہے شیطان کا نفخ کبر و بڑائی ہے اس کا نفث شعر اور ہمز سے مراد جنون یا موت ہے)۔

٧٦١/٦ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهٗ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ ۔

حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو مرتبہ کی خاموشی یاد ہے پہلا تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا سورۂ فاتحہ کے اختتام کے بعد (اس کی تصدیق جناب ابی بن کعب نے کی ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

٧٦٢/٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهٖ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھتے اور خاموش نہ رہتے (مسلم اور حمیدی نے اپنی کتاب افراد میں لکھا ہے صاحب جامع الاصول نے تنہا امام مسلم سے روایت کیا)۔

تیسری فصل

٧٦٣/٨ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو پہلے تکبیر پڑھتے پھر کہتے بیشک میری نماز عبادت۔ حیات و موت سب اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ خداوندا مجھے اچھے اعمال و اخلاق کی ہدایت فرما۔ تجھ سے بہتر ان کی جانب رہنمائی کرنے والا دوسرا نہیں مجھے برے اعمال و اخلاق سے محفوظ فرما دے برے اعمال اور برے اخلاق سے بچانے والا تیرے سوا کوئی نہیں (نسائی)

۷۶۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد کہتے میں نے اپنے چہرہ کو اللہ کی جانب متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی میں توحید کا اقرار کرتا ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور یہ حدیث حضرت جابر کی حدیث کی طرح منقول ہے مگر اس میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں کی بجائے میں مسلمانوں میں سے ہوں مروی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے یہ کہتے خداوندا تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو سبحان ہے اور تو ہی تعریف کے لائق ہے اس کے بعد قرآن کریم پڑھتے۔ (نسائی)

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں قرأت کا بیان

پہلی فصل

۷۶۵ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا (متفق علیہ) لیکن مسلم کی روایت کے مطابق جو سورہ فاتحہ اور اس کے بعد قرآن مجید سے نہیں پڑھتا۔

۷۶۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نامکمل ہے یہ کلمات تین مرتبہ فرما کر کہا کہ پوری نہیں ہوتی۔ جب حضرت ابوہریرہ سے کہا گیا کہ ہم امام کی اقتدا میں ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایسے وقت دل میں آہستہ پڑھ لو کیونکہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے خداوند کریم کا ارشاد ہے میں نے نماز اپنے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دی ہے اور بندے کے لیے وہ ہے جو وہ سوال کرتا ہے جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو خداتعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب بندہ الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ بندے نے میری ثنا کی اور جب ملک یوم الدین کہتا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے میری عظمت بیان کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے جو بھی وہ طلب کرے اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم والضالین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے جو بھی وہ طلب کرے۔ (مسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۷۱ - ۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۷۲ - ۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَفِي رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۷۳ - ۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۷۴ - ۱۰ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۷۵ - ۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيَؤُمُّهُمْ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ

(متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی طوالت سے مقدار قرأت کا اندازہ لگا کرتے تھے اسی طرح آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ الم تنزیل السجدہ کے برابر تلاوت کرتے اور ایک روایت کے مطابق تیس آیتیں تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں کے بارے میں اندازہ یہ ہے کہ مذکورہ مقدار سے نصف پڑھتے تھے اور نماز عصر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنا پڑھتے جتنا کہ ظہر کی آخری رکعت میں پڑھتے تھے اور عصر کی آخری دو رکعت میں پہلی دو رکعتوں کی مقدار کا نصف پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں واللیل اذا یغشیٰ تلاوت فرماتے اور ایک روایت کے مطابق سبح اسم ربک الاعلیٰ اور نماز عصر میں بھی اتنی ہی تلاوت فرماتے البتہ نماز فجر میں اس سے زیادہ طویل قرأت فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورہ طور کی تلاوت فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

جناب ام الفضل بنت حارث روایت کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں والمرسلات عرفا کی تلاوت فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر آتے تو اپنی قوم کی امامت کرتے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھ کر آئے اور جب امامت کے لیے کھڑے ہوئے سورہ بقرہ شروع کر دی دوران نماز ایک شخص جماعت سے علیحدہ ہوا اور تنہا نماز پڑھی اور مسجد سے چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو منافق ہو گیا ہے ان صاحب نے کہا نہیں بلکہ خدا کی قسم میں اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کروں گا اور آکر سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹوں والے ہیں تمام دن محنت کرتے ہیں اور معاذ نے نماز عشاء آپ کے ساتھ پڑھی اور جب اپنی قوم

هٰذَا الصَّبِيُّ وَلِحَبِيْبِيْ مَا سَاَلَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٧٦٧ / ٣ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٧٦٨ / ٤ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِي اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

٧٦٩ / ٥ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

٧٧٠ / ٦ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتٰبِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتٰبِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَّيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر و عمر نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (متفق علیہ) اور ایک روایت کے مطابق جب امام غیر المغضوب علیہم والا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگی تو اس کے ماسبق کے گناہ بخشے جاتے ہیں یہی الفاظ بخاری و مسلم کے ہیں لیکن امام بخاری کی ایک روایت میں فرمایا ہے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں اور جس کی آمین ملائکہ کے موافق ہوگئی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں سے ایک شخص امامت کرے جب وہ تکبیر تحریمہ کہے تو تم بھی کہو اور جب امام غیر المغضوب علیہم والا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا اور جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو اور بیشک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے ہی رکوع سے اٹھتا ہے اس موقع پر سرکار نے فرمایا پس یہ اس کے بدلے ہے اس کے بعد فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو اے ہمارے رب تو ہی لائق تعریف ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری حمد کو سنتا ہے (مسلم) لیکن انہوں نے ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ اور قتادہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ ظہر کی ابتدائی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی آواز کو بلند فرماتے پہلی رکعت میں قرأت طویل کرتے اور دوسری میں طویل قرأت نہ ہوتی اور اسی طرح عصر میں کرتے اور ایسا ہی نماز فجر میں کرتے۔

بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ وَقَالَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۷۶/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۷۷/۱۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِيْفًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۷۸/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۷۹/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۸۰/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۸۱/۱۷ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں آئے تو سورہ بقرہ شروع کر دی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب معاذ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو۔ تم والشمس وضحٰہا۔ والضحٰی۔ واللیل اذا یغشٰی اور سبح اسم ربک الاعلٰی کی تلاوت کیا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عشاء میں والتین والزیتون پڑھتے سنا ہے اور میں نے نہیں سنا کہ کوئی آپ سے بہتر پڑھنے والا ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ق والقرآن المجید اور اس کی مثل سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے اور آپ کی نماز زیادہ طویل نہ ہوتی تھی۔

(مسلم)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر میں واللیل اذا عسعس کی تلاوت کرتے سنا ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں نماز فجر کی امامت فرمائی تو آپ نے سورہ مومنون کی تلاوت شروع کی جب حضرت موسیٰ و ہارون و عیسیٰ علیہم السلام کا تذکرہ آیا تو آپ پر رقت طاری ہوئی اور آپ نے اسی وقت رکوع کر لیا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں الم تنزیل کی تلاوت فرماتے اور دوسری رکعت میں ہل اتی علی الانسان پڑھتے۔

(متفق علیہ)

جناب عبیداللہ بن ابی رافع روایت کرتے ہیں کہ جب مروان نے جناب ابوہریرہ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا جناب ابوہریرہ نے جمعہ کے روز نماز فجر پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑھی اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن انہیں سورتوں کو پڑھتے سنا ہے۔

(مسلم)

۷۸۲/۱۸ وعن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في العيدين وفي الجمعة بسبح اسم ربك الأعلى وهل أتاك حديث الغاشية قال وإذا اجتمع العيد والجمعة في يوم واحد قرأ بهما في الصلوتين۔ (رواه مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور اگر جمعہ و عید ایک ہی دن جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

(مسلم)

۷۸۳/۱۹ وعن عبيد الله أن عمر بن الخطاب سأل أبا واقد الليثي ما كان يقرأ به رسول الله صلى الله عليه وسلم في الأضحى والفطر فقال كان يقرأ فيهما بق والقرآن المجيد واقتربت الساعة۔ (رواه مسلم)

حضرت عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو واقد لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید الفطر کی نمازوں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا ق والقرآن المجید اور سورہ اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے۔

(مسلم)

۷۸۴/۲۰ وعن أبي هريرة قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في ركعتي الفجر قل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد۔ (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

۷۸۵/۲۱ وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في ركعتي الفجر قولوا آمنا بالله وما أنزل إلينا والتي في آل عمران قل يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم۔ (رواه مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں میں قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا اور سورہ آل عمران کی آیت قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۷۸۶/۲۲ عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح صلاته ببسم الله الرحمن الرحيم رواه الترمذي وقال هذا حديث ليس إسناده بذاك۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرتے تھے (امام ترمذی نے حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے)

۷۸۷/۲۳ وعن وائل بن حجر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين مد بها صوته۔ (رواه الترمذي وأبو داود والدارمي وابن ماجة)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم والضالین کی تلاوت کی اور بلند آواز کے ساتھ آمین کہی (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ)۔

۷۸۸/۲۴ وعن أبي زهير النميري قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فأتينا على رجل قد

حضرت زہیر نمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ایک شخص کے پاس

أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَّخْتِمُ قَالَ بِآمِيْنَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۷۸۹/۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۷۹۰/۲۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِيْ يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِيْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۷۹۱/۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ۔

۷۹۲/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا أُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

۷۹۳/۲۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

آئے جو سوال وجواب میں بہت محنت کرتے تھے اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے گفتگو ختم کرتے وقت یہ کہہ دیا تو اس نے اپنے لیے واجب کرلیا (اس اشارہ کو سن کر) ایک صحابی نے معلوم کیا کس چیز کے ساتھ ختم کیا

مہر آپ نے فرمایا اپنا جملہ آمین پر ختم کیا (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت فرمائی اور اس کو دو رکعتوں میں پڑھا۔ (نسائی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑے چل رہا تھا اس وقت آپ نے فرمایا اے عقبہ میں پڑھی جانے والی دو اچھی سورتوں کی تعلیم نہ دوں اس کے بعد آپ نے مجھے سورہ فلق اور ناس کی تعلیم دی لیکن آپ نے میرے چہرے پر شگفتگی نہ دیکھی۔ اس کے بعد آپ نماز فجر کے لیے سواری سے اترے اور آپ نے دوسروں کے ساتھ آپ کی امامت میں نماز فجر ادا کی آپ نے نماز میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے عقبہ تو نے کیا دیکھا

(احمد، ابوداؤد، نسائی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرماتے تھے (شرح السنہ لیکن ابن ماجہ میں یہ حدیث جناب ابن عمر سے بھی مروی ہے لیکن اس میں شب جمعہ کا تذکرہ نہیں ہے)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے سنا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے لیکن اس میں مغرب کے بعد کا تذکرہ نہیں ہے)۔

حضرت سلیمان بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کے علاوہ کسی شخص کی امامت میں نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو جناب سلیمان کہتے ہیں میں نے بھی ان کی امامت میں نماز ادا کی تو دیکھا کہ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتے اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتے

وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ۔

۷۹۴/۳۰ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

۷۹۵/۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

۷۹۶/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَيَاضِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيهِ بِهِ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۷۹۷/۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۷۹۸/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ

عصر کی نماز طویل نہ ہوتی۔ نماز مغرب میں قصار مفصل سے پڑھتے نماز عشاء میں اوساط مفصل سے قرأت فرماتے نماز فجر میں طوال مفصل کی قرأت فرماتے (نسائی) لیکن ابن ماجہ نے تخفیف عصر تک روایت کیا ہے)۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز فجر ادا کی جب آپ نے قرأت شروع کی تو یہ قرأت آپ پر دشوار ہوئی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے نمازیوں سے فرمایا شاید تم لوگ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے بھی تلاوت کرتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ تب آپ نے فرمایا کہ مقتدی سوائے سورہ فاتحہ اور کچھ نہ پڑھیں کیونکہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں (ترمذی لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کے مفہوم کو نقل کیا صاحب ابوداؤد نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے فرمایا میری حالت کیا ہے کہ تلاوت قرآن کی آواز ایک دوسری کے ساتھ ٹکرا رہی ہے جب جماعت کے ساتھ جہری نماز پڑھو تو سوائے سورہ فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھو)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے ایک نمازی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام میں نے کیا ہے تب سرکار نے فرمایا مجھے بھی خیال ہو رہا تھا کہ آواز تلاوت کیوں ٹکرا رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت سے رک گئے جس نماز میں کہ جہر سے قرأت ہو جبکہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن لیا۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر اور بیاضی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو چاہیے کہ وہ یہ خیال رکھے کہ وہ کس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے۔ پس تم میں سے کوئی شخص نماز میں تلاوت کے دوران آواز بلند نہ کرے (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں امام کو اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو (ابوداؤد، نسائی، [illegible])

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] حاضر ہو کر عرض کیا حضور،

آخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا ذَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

۷۹۹/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۸۰۰/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَاَ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَاَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۔

۸۰۱/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

یا استطاعت نہیں کہ میں تلاوت قرآن کرسکوں لہٰذا آپ مجھے اتنی تعلیم دے دیں جو میرے لیے کافی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو اللہ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے سرکار نے فرمایا اللھم ارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی بھی پڑھ لیا کرو اس وقت ان صحابی نے ہاتھوں کو اشارہ کرتے ہوئے بند کیا اس وقت سرکار نے فرمایا کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں نیکیاں بھر لی ہیں (ابوداؤد لیکن صاحب نسائی نے الا باللہ تک روایت کیا ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت فرماتے تو سبحان ربی الاعلیٰ بھی پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے سورہ والتین کی تلاوت کرے تو الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پڑھے اور اس کے بعد کہے ہاں اور میں اس سلسلہ میں گواہوں میں سے ہوں اور جو لا اقسم بیوم القیمۃ کی تلاوت کرے تو الیس ذلک بقادر علیٰ ان یحیی الموتیٰ تک پڑھے اور اس کے بعد بلیٰ کہے اور جو والمرسلات عرفا کی تلاوت کرے اور فبای حدیث بعدہ یومنون پر پہنچے تو یہ کہے کہ ہم اللہ رب العالمین پر ایمان لائے (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے علیٰ ذلک من الشٰہدین تک روایت کیا ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے مجمع میں تشریف لائے تو سورہ رحمٰن کی مکمل تلاوت فرمائی اور سب خاموش رہے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا جب میں نے یہ سورت جنوں کو سنائی تھی تو انہوں نے اس کی سماعت کے دوران بہترین جذبات کا اظہار کیا تھا میں جب بھی فبای الاء ربکما تکذبان پڑھتا تو جن یہ کہتے ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تعریف تو تیری ہی ذات کے لیے ہے (ترمذی نے اس کو روایت کرکے کہا کہ یہ غریب ہے)۔

تیسری فصل

۸۰۲/۳۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا

حضرت معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک

مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

شخص جس کا تعلق بھی میرے ہی قبیلہ سے تھا اس نے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ زلزال کی تلاوت کرتے سنا لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے یہ جان بوجھ کر کیا یا بھول کر (ابوداؤد)

٨٠٣/٣٩ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ (مالک)

٨٠٤/٤٠ وَعَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَا أَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت فرافصہ بن عمیر حنفی روایت کرتے ہیں کہ نہیں سیکھی میں نے سورہ یوسف مگر جناب عثمان بن عفان سے سن کر جو اس سورت کو اکثر نماز فجر میں پڑھا کرتے تھے۔ (مالک)

٨٠٥/٤١ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً قِيْلَ لَهُ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امامت میں ادا کی تو انہوں نے اطمینان کے ساتھ نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ یوسف اور سورہ حج کی تلاوت کی جب جناب عامر سے پوچھا گیا کہ جناب عمر طلوع فجر کے بعد ہی نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہوں گے راوی نے کہا ہاں (مالک)

٨٠٦/٤٢ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَلَا كَبِيْرَةٌ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ طوال مفصل میں کوئی سورہ چھوٹی اور بڑی سورۃ ایسی نہیں جن کو میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرض نمازوں میں نہ سنا ہو (مالک)

٨٠٧/٤٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا۔

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں حم الدخان کی تلاوت فرمائی (نسائی مرسلاً)۔

بَابُ الرُّكُوْعِ

رکوع کا بیان

پہلی فصل

٨٠٨/١ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رکوع و سجود کو مکمل طریقہ پر ادا کیا کرو خدا کی قسم میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۸۰۹/۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، سجدہ دونوں سجدوں کے درمیان وقفہ رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام اور تشہد کے سوا باقی قریباً سب برابر ہوتے تھے۔

(متفق علیہ)

۸۱۰/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنا قیام کرتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ بھول گئے ہیں... اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا وقفہ فرماتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ ہمیں پھر وہم ہو گیا ہے۔ (مسلم)

۸۱۱/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع و سجود میں سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی پڑھ کر قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

۸۱۲/۵ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۸۱۳/۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَآءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو جاؤ مجھے تمہیں رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت کی تھی اب رکوع میں رب کریم کی عظمت کا ذکر کرو اور دوران سجدہ دعا میں کوشش کرو اور یقین ہے کہ سجدہ کی دعا قبول ہو جائے۔ (مسلم)

۸۱۴/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جب کسی کی بات فرشتوں کی دعا کے مطابق ہو جاتی ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(متفق علیہ)

۸۱۵/۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے کمر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ۔ اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شی بعد پڑھتے تھے۔ (مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٨١٦/٩ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے، خداوندا تیری حمد و ثناء آسمانوں۔ زمینوں کے برابر یا جس چیز کے برابر تو چاہے اور تو تعریف اور بزرگی کا زیادہ سزاوار ہے اس تعریف سے جو بندے نے کی ہے خداوندا ہم سب ہی بندے ہیں خداوندا تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں تیری نظر رحمت جس پر نہ ہو اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے عذاب سے کسی مالدار کو اس کی دولت نفع نہیں پہنچاتی۔ (مسلم)

٨١٧/١٠ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلٰثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت رفاعہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور ایک شخص نے صف میں سے ربنا و لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کہا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ابھی ابھی وہ کلمات کس نے کہے تھے ایک صاحب نے کہا میں نے تب سرکار نے فرمایا میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو اس عمل کو لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے (بخاری)

دوسری فصل

٨١٨/١١ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا (ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ دارمی امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)

٨١٩/١٢ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب آیت فسبح باسم ربک العظیم نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس تسبیح کو رکوع میں پڑھو اور جب سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اس تسبیح کو سجدہ میں پڑھو۔

(ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

٨٢/١٣ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ

حضرت عون بن عبد اللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع

أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ)

کرے تو اس میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھے اور یہ کم سے کم تعداد ہے اور جب سجدہ کرے تو اس میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے اور یہ کم سے کم تعداد ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب عون کی ملاقات جناب ابن مسعود سے نہیں ہوئی)۔

۸۲۱/۱۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ الْأَعْلٰى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں رحمت کا تذکرہ ہوتا تو اس کے بعد دعا فرماتے اور اگر عذاب پر مشتمل آیت تلاوت کرتے تو عذاب سے پناہ مانگتے (ترمذی۔ ابوداؤد دارمی لیکن نسائی و ابن ماجہ نے سبحان ربی الاعلیٰ تک روایت کیا۔ صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

تیسری فصل

۸۲۲/۱۵ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہوا جب آپ نے رکوع فرمایا تو اتنا طویل رکوع تھا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی اور رکوع میں آپ نے یہ دعا پڑھی پاک ہے تیری ذات بادشاہت اور جبروت والی [illegible]

۸۲۳/۱۶ وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهُ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهُ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے بعد سرکار کی نماز سے مشابہ کسی کی اقتدا میں نماز ادا نہیں کی سوائے اس جوان کے یعنی جناب عمر بن عبد العزیز کے۔ جناب انس نے فرمایا ہم نے ان کی رکوع و تسبیحات کا اندازہ دس تسبیح کے مطابق لگایا ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۸۲۴/۱۷ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ إِنَّ حُذَيْفَةَ رَأٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو نہ مکمل رکوع کرتا تھا نہ سجدہ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو جناب حذیفہ نے اس کو بلا کر فرمایا تمہاری نماز نہیں ہوئی راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ جناب حذیفہ نے اس سے فرمایا تھا اگر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

خیال یہ ہے کہ اگر تمہیں موت آئے تو اس فطرت پر نہ ہوگی جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق فرمایا تھا (بخاری)

۸۲۵/۱۸ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوری کس طرح ممکن ہے تو سرکار نے فرمایا نماز کی چوری یہ ہے کہ نا مکمل رکوع اور سجدہ کرے۔ (احمد)

۸۲۶/۱۹ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِيْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَأَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ صَلَاتَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا شرابی۔ زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے یہ واقعہ حدود کے احکام سے قبل کا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بہت بری بات ہے اور اس پر سزا دی جائے گی اور سب سے بری چوری یہ ہے کہ کوئی نماز میں چوری کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوری کس طرح ہوتی ہے سرکار نے فرمایا کہ رکوع اور سجدہ کو مکمل ادا نہ کرنا۔

(مالک احمد دارمی)

بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ

سجدہ کا بیان

پہلی فصل

۸۲۷/۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں پیشانی۔ دونوں ہاتھوں گھٹنوں اور پیروں کے پنجوں پر اور دوران نماز بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔

(متفق علیہ)

۸۲۸/۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال رکھو اور تم سے کوئی سجدہ میں کہنیوں کو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا اگلی ٹانگوں کو بچھا کر بیٹھتا ہے۔

(متفق علیہ)

۸۲۹/۲۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو

من نفسك۔ (رواه مسلم)

۸۳۰/۲۳ وعن ميمونة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سجد جافى بين يديه حتى لو أن بهمة أرادت أن تمر تحت يديه مرت هذا لفظ أبي داود كما صرح في شرح السنة بإسناده ولمسلم بمعناه قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سجد لو شاءت بهمة أن تمر بين يديه لمرت۔

۸۳۱/۲۴ وعن عبد الله بن مالك ابن بحينة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سجد فرج بين يديه حتى يبدو بياض إبطيه۔ (متفق عليه)

۸۳۲/۲۵ وعن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله وأوله وآخره وعلانيته وسره۔

۸۳۳/۲۶ وعن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة من الفراش فالتمسته فوقعت يدي على بطن قدميه وهو في المسجد وهما منصوبتان وهو يقول اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وأعوذ بك منك لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك۔ (رواه مسلم)

۸۳۴/۲۷ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فأكثروا الدعاء۔ (رواه مسلم)

۸۳۵/۲۸ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويلتى أمر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وأمرت بالسجود فأبيت فلي النار۔ (رواه مسلم)

۸۳۶/۲۹ وعن ربيعة بن كعب قال كنت أبيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته بوضوئه وحاجته فقال لي سل فقلت أسألك مرافقتك في الجنة قال

اور کہنیاں اٹھائے رہو۔ (مسلم)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو بدن سے جدا رکھتے حتیٰ کہ اگر بکری کا بچہ ان کے درمیان سے گزرنا چاہتا گزر جاتا (ابوداؤد) اور اس کی تصریح شرح السنہ میں اپنی سند کے ساتھ کی گئی ہے اور امام مسلم نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے خداوندا میرے بڑے اور چھوٹے اگلے اور پچھلے ظاہری و باطنی گناہوں کی مغفرت فرما (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے سرکار کو بستر پر نہ پایا تو ہاتھ سے ادھر ادھر تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدم مبارک کو لگا آپ اس وقت سجدہ میں تھے اور قدم مبارک کھڑے تھے اور آپ اس طرح دعا فرما رہے تھے خداوندا میں تیرے غضب سے پناہ اور تیری رضامندی طلب کرتا ہوں تیرے عذاب کی بجائے عافیت کا طالب ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیری صفات شمار و قطار میں نہیں آسکتیں تو ویسا ہی ہے جس طرح

تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ رب کریم سے سجدے میں بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا اس حالت میں رب سے دعا کیا کرو (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم سجدہ میں دعا کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا علیحدہ ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم کیا گیا اور وہ سجدہ کر کے مستحق جنت بنا اور مجھے جب سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے انکار کر دیا

ہوا اور میں مستحق دوزخ ہو گیا (مسلم)

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارتا تھا اور آپ کے استنجا اور وضو کے لیے پانی لاتا تھا ایک شب سرکار نے مجھ سے فرمایا مانگ لو جو کچھ

أو غير ذلك قلت هو ذاك قال فأعني على نفسك بكثرة السجود۔ (رواه مسلم)

مانگتا ہوں میں نے عرض کیا جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا اس کے علاوہ اور بھی کچھ طلب کرتا ہے میں نے عرض کیا یہی کافی ہے جو طلب [illegible] فرمایا تو تم بھی زیادہ سجدے کر کے میری مدد کیا کرو (مسلم)

۸۳۷/۳۰ وعن معدان بن طلحة قال لقيت ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت أخبرني بعمل أعمله يدخلني الله به الجنة فسكت ثم سألته فسكت ثم سألته الثالثة فقال سألت عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عليك بكثرة السجود لله فإنك لا تسجد لله سجدة إلا رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطيئة قال معدان ثم لقيت أبا الدرداء فسألته فقال لي مثل ما قال لي ثوبان۔ (رواه مسلم)

حضرت معدان ابن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ثوبان (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہوں میری بات سن کر جناب ثوبان خاموش رہے میں نے دوبارہ عرض کیا تو کوئی جواب نہ دیا تو میں نے تیسری بار عرض کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے یہی سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے لیے بہت سے سجدے کیا کرو کیونکہ اگر تم اللہ کے لیے سجدہ کرو گے تو وہ تمہارے درجات کو بلند فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو محو فرمائے گا جناب معدان فرماتے ہیں میں نے یہی بات جناب ابوالدرداء سے معلوم کی تو آپ نے بھی وہی جواب دیا جو جناب ثوبان نے دیا تھا۔ (مسلم)

دوسری فصل

۸۳۸/۳۱ عن وائل بن حجر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه وإذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه رواه أبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه والدارمي۔

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے کے بعد ہاتھ رکھتے اور جب سجدہ سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ (ابوداود۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۸۳۹/۳۲ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد أحدكم فلا يبرك كما يبرك البعير وليضع يديه قبل ركبتيه رواه أبو داود والنسائي والدارمي قال أبو سليمان الخطابي حديث وائل بن حجر أثبت من هذا وقيل هذا منسوخ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کا ارادہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے (ابوداود، نسائی، دارمی) ابوسلیمان خطابی فرماتے ہیں کہ جناب وائل ابن حجر کی حدیث ثقہ راویوں سے ثابت ہے اور کہا جاتا ہے کہ ابوہریرہ کی حدیث منسوخ ہے۔

۸۴۰/۳۳ وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين اللهم اغفر لي وارحمني واهدني وعافني وارزقني۔ (رواه أبو داود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میرے لیے مغفرت فرما مجھ پر رحم کر مجھے ہدایت فرما اور عافیت سے رکھ اور مجھے رزق عطا فرما (ابوداود و ترمذی)

۸۴۱/۳۴ وعن حذيفة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول بين السجدتين رب اغفر لي۔ (رواه النسائي والدارمي)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان کہتے خداوندا میری مغفرت فرما (نسائی۔ دارمی)

تیسری فصل

۸۴۲ / ۳۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے چوپایوں کی طرح ہاتھ بچھانے اور مسجد میں اونٹ کی طرح جگہ کے تعین کرنے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

۸۴۳ / ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں تمہارے لیے بھی وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں اور تمہارے لیے بھی اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جو خود اپنے لیے کرتا ہوں دونوں سجدوں کے درمیان کتے کی طرح نہ بیٹھا کرو (ترمذی)

۸۴۴ / ۳۷ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نمازی رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی جانب نظر نہیں فرماتا۔ (احمد)

۸۴۵ / ۳۸ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص سجدہ میں اپنی پیشانی کو رکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھوں کو قریب ہی رکھے اور جب سجدہ سے اٹھے تو پہلے زمین سے پیشانی اٹھائے اس کے بعد ہاتھ کیونکہ چہرہ کی طرح ہاتھ بھی سجدہ میں مشغول ہوتے ہیں (مالک)

بَابُ التَّشَهُّدِ — تشہد کا بیان

پہلی فصل

۸۴۶ / ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو داہنے گھٹنے پر دایاں ہاتھ اور بائیں گھٹنے پر بایاں ہاتھ رکھتے تھے اور اس دوران ترپن ۵۳ کا عقد بنا کر انگشت شہادت کو اٹھاتے۔ ایک اور روایت کے مطابق جب آپ نماز میں بیٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے اور دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے برابر والی انگلی کو یعنی انگشت شہادت اٹھاتے اور دعا فرماتے لیکن بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر کھلا رہتا۔ (مسلم)

۸۴۷ / ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب قعدہ میں جاتے تو دعا پڑھتے اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں بائیں گھٹنے پر ہوتا تھا اس وقت انگشت شہادت سے اس طرح اشارہ فرماتے کہ انگوٹھا ہاتھ کی درمیانی انگلی کے سرے پر ہوتا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر ہوتا تھا (مسلم)

۸۴۸ (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تو تشہد میں اس طرح کہتے سلام ہے اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے سلام ہو جبریل پر سلام ہو میکائیل پر سلام ہو فلاں پر اور فلاں پر۔ ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہونے پر رسول اللہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اللہ رب العالمین کو سلام نہ کہو کیونکہ وہ تو خود سلام ہے۔ اب جب کوئی تم میں سے تشہد میں بیٹھے تو اس طرح پڑھے (ترجمہ) تمام زبانی۔ بدنی اور مالی عبادتیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ سلام ہو اے اللہ کے نبی آپ کی ذات پر اللہ کی جانب سے رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ نمازی جب یہ کہتا ہے تو اس دعا کے کلمات سے تمام آسمانوں اور زمینوں کے بندوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر جو دعا مانگنا پسند ہو مانگے

(بخاری، مسلم)

۸۴۹ (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ أَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ أَلِفٍ وَّلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی اس طرح تعلیم فرماتے تھے جس طرح آیاتِ قرآن کی التحیات المبارکات الصلوات الطیبت للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا اور فرمایا کہ میں نے بخاری و مسلم میں اس حدیث کو سلام علیک اور سلام علینا بغیر الف ولام کے نہیں پایا صرف صاحب جامع الاصول نے ترمذی سے اس طرح نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

۸۵۰ (۵) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی کیفیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ پہلے سرکار نے تشہد

يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۸۵۱/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ۔

۸۵۲/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

۸۵۳/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ۔

۸۵۴/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کے لیے اپنے بائیں پیر کو بچھایا اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور دائیں ہاتھ کی دونوں چھوٹی انگلیاں بند رکھیں اس کے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا پھر میں نے دیکھا کہ انگشت

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میرا مشاہدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد صرف انگلی سے اشارہ کرتے اور اس کو حرکت نہ دیتے تھے (ابوداؤد و نسائی) لیکن صاحب ابوداؤد فرماتے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دوران تشہد دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کر دو یہ کلمہ دو مرتبہ فرمایا (ترمذی، نسائی اور بیہقی نے اس

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران تشہد ہاتھ پر ٹیک لگانے سے منع فرمایا (احمد و ابوداؤد) لیکن صاحب ابوداؤد نے ایک اور جگہ اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے تشہد سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو زمین پر ٹیکنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد تشہد میں تعجیل فرماتے گویا کہ آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہوں اور جلد تشہد ختم فرماتے (ترمذی، ابوداؤد و نسائی)

تیسری فصل

۸۵۵/۱۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۸۵۶/۱۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کریم کی آیات کی طرح تشہد کی تعلیم دیتے تھے اللہ کے نام اور اس کی توفیق کے ساتھ تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اللہ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ سے جنت کا طلب گار ہوں اور اللہ سے دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں (نسائی)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب تشہد کیلئے بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور انگشت شہادت سے اشارہ کرتے اور اشارہ کرتے وقت نظر انگلی پر ہوتی تھی ابن عمر نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے یہ عمل یعنی انگلی کا اشارہ شیطان پر

۸۵۷ ۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ إِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ تشہد کو آہستہ پڑھا جائے (ابو داؤد و ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرکے اس کو حسن اور غریب بتایا ہے)۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان

پہلی فصل

۸۵۸ ۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ يَذْكُرْ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری جناب کعب بن ابی عجرہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی نعمت کی جانب متوجہ کروں جس کی بابت مجھ سے سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا؟ میں نے کہا بیشک آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے بزرگ گھرانے والے اللہ کے رسول ہم کس طرح آپ کی خدمت میں یہ درود پیش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجنے سے آگاہ فرما دیا ہے تو سرکار نے فرمایا تم اس طرح درود بھیجو ترجمہ، خداوندا رحمت نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد پر جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر رحمت نازل کی بیشک تیری ذات قابل تعریف اور بزرگ ہے۔ خداوندا برکتیں م

م نازل فرما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر بیشک تو قابل ستائش اور

۸۵۹ ۲ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ہم آپ کی بارگاہ میں کس طرح درود پیش کریں تو آپ نے فرمایا اس طرح خداوندا رحمتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکتوں کو نازل فرمایا اور برکتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکتیں نازل م

م فرمائیں بیشک تیری ذات بزرگی اور تیری تعریف کی گئی ہے (متفق علیہ)

۸۶۰ ۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری بارگاہ میں ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(مسلم)

م بزرگ ہے متفق علیہ لیکن امام مسلم نے دونوں جگہ حضرت ابراہیم کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

دوسری فصل

٨٦١/٤ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

٨٦٢/٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٨٦٣/٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

٨٦٤/٧ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

٨٦٥/٨ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

٨٦٦/٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهٗ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٨٦٧/١٠ وَعَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ إِنَّهٗ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ أَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی دس خطاؤں کو معاف فرماتا اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (نسائی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری بارگاہ میں کثرت سے درود پڑھنے والوں کو میرا زیادہ قرب میسر ہوگا (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ خطہ زمین پر گھومتے رہتے ہیں تاکہ میرے امتیوں کے پیش کردہ سلام مجھے پہنچائیں (نسائی۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ بیہقی دعوات کبیر)۔

حضرت ابوہریرہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری آرامگاہ (قبر مبارک) کو نمائش گاہ نہ بناؤ اور میرے لیے درود پڑھو کیونکہ تم جہاں بھی ہو وہ درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (نسائی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کو رمضان کی سعادت ملی اور رمضان گذر گیا اور اس شخص نے بخشش کا سامان فراہم نہ کیا اور اس شخص کی ناک خاک آلود جس نے اپنے والدین کے بڑھاپے کو پایا اور ان کی خدمت سے دخول جنت کا مستحق نہ بنا۔ (ترمذی)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجمع صحابہ میں) اس انداز میں تشریف لائے کہ آپ کے چہرہ مبارک سے مسرت کے آثار نمایاں تھے آپ نے فرمایا جبریل میرے پاس

أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۸۶۸ ۱۱ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۸۶۹ ۱۲ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ

۸۷۰ ۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

آئے اور کہا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس بات سے مسرور نہیں ہوں گے کہ اگر آپ کا کوئی امتی ایک بار درود شریف پڑھے تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور ایک بار آپ پر سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار [۱۰]

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں آپ فرمائیں کہ میں درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کروں آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو میں نے عرض کیا چوتھائی وقت آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر اس میں زیادہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کیا نصف عبادت کا وقت۔ سرکار نے فرمایا جتنا چاہو اگر اس میں زیادہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہوگا میں نے عرض کیا کہ میں عبادت کے اوقات میں صرف آپ پر درود شریف پڑھوں گا تب آپ نے فرمایا تم [۱۱]

حضرت فضالہ ابن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی خداوندا میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر سرکار نے اس شخص سے فرمایا اے نمازی تو نے مانگنے میں جلدی کی طریقہ یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرتے وقت پہلے اللہ کی اس کی شان کے لائق حمد و ثنا کرو اس کے بعد مجھ پر درود بھیجو پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہتے مانگنے۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جس نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کی تو پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ نبی علیہ السلام کی خدمت میں درود کا ہدیہ پیش کیا تو آپ نے [۱۲]

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا وہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ کے پاس حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے میں نے نماز سے فارغ ہو کر دعا میں پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر رسول اللہ کی خدمت میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اب مانگ تجھے دیا جائے گا اس جملہ کو سرکار نے دو مرتبہ فرمایا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۸۷۱ ۱۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ اس کو درود شریف پڑھنے کی وجہ سے پیمانہ سے ناپ کر پورا اجر دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ

[۱۰] سلامتی بھیجوں (نسائی - دارمی)

[۱۱] فکروں سے آزاد ہو اور تمہارے گناہ ختم ہو جائیں گے (ترمذی)

[۱۲] اس شخص سے فرمایا اے نمازی اب اپنے لیے دعا کر وہ قبول ہوگی (ترمذی ابو داؤد نسائی)

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۸۷۲/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۸۷۳/۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

۸۷۴/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰئِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلٰوةً۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۷۵/۱۸ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۷۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۷۷/۲۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اس طرح کہ خداوندا رحمتیں نازل فرما جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں ان کی ازواج مطہرات پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں حضور علیہ السلام کی ذریت پر ان کے اہل بیت پر جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اپنی م رحمتوں کو نازل فرمایا تھا بیشک تو قابل ستائش اور بزرگ ہے (ابوداؤد)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے (ترمذی - احمد بروایت حسین بن علی رضی اللہ عنہما) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب بتایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر کے نزدیک درود شریف پڑھا تو میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور دراز جگہ سے پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے ٭ (بیہقی کو درشعب الایمان)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس درود خواں پر ستر رحمتیں بھیجتے ہیں (احمد)

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے محمد پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر کہا خداوندا انہیں قیامت میں اپنا قرب خاص عطا فرما۔ اس درود پڑھنے والے کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی (احمد)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دولت سرائے اقدس سے باہر آئے اور مدینہ سے باہر ایک نخلستان میں تشریف لے گئے اور معروف نماز ہوئے اور طویل سجدہ فرمایا یہاں تک کہ موجود صحابہ کو یہ گمان ہوا کہ آپ واصل بحق ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس وقت سرکار کے قریب گیا تو آپ نے سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کیا بات ہے تو میں نے اپنے گمان کے بارے میں عرض کیا راوی کہتے ہیں اس وقت آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کیا میں آپ کو یہ بشارت نہ دوں کہ خالق دو عالم نے فرمایا ہے کہ جو تم (محمد نبی علیہ السلام) پر درود پڑھے گا ٭ میں اس پر رحمتیں نازل کروں گا اور جو تم پر سلام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش نہ کیا جائے (ترمذی)

٭ بھیجے میں اس پر سلامتی، سلام بھیجوں گا (احمد)

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کے دوران دعا کا بیان

پہلی فصل

٨٧٨ ١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میں تجھ سے عذاب قبر اور فتنہ (نام نہاد مسیح) دجال سے پناہ طلب کرتا ہوں اے خالق میں زندگی اور موت کے بعد پیش آنے والے فتنوں اور مصیبتوں سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں پناہ طلب کرتا ہوں گناہوں اور قرض کی مصیبت سے ایک صحابی نے سرکار سے دریافت کیا کہ قرض سے پناہ مانگنے کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا انسان جب قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بھی بولتا ہے اور وعدہ خلافی بھی کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

٨٧٩ ٢ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ اخیرہ میں تشہد (التحیات) سے فارغ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ طلب کرے عذاب جہنم۔ عذاب قبر۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے اور (نام نہاد مسیح) دجال کے شر سے (مسلم)

٨٨٠ ٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح آیات قرآنی کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے اس طرح پڑھو (ترجمہ) خداوندا میں عذاب جہنم۔ عذاب قبر۔ (نام نہاد مسیح) دجال زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)

٨٨١ ٤ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس دعا کی تعلیم فرمائیں جو میں نماز کے دوران کروں تو سرکار نے فرمایا کہ تم اس طرح دعا کرو (ترجمہ) خداوندا میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کی مغفرت فرمانے والا اور کوئی نہیں تو اپنی خاص بخشش سے میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما بیشک تیری ذات مغفرت فرمانے والی اور مہربان ہے (متفق علیہ)

۸۸۲/۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ داہنی اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو مجھے آپ کے رخساروں کی سفیدی نظر آتی تھی (مسلم)

۸۸۳/۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے اور ہماری طرف متوجہ ہوتے تھے۔ (بخاری)

۸۸۴/۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از نماز اپنے داہنی جانب متوجہ ہوتے تھے (یعنی داہنی جانب مڑتے)

۸۸۵/۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تم میں کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ مقرر کرے اور یہی نہ سمجھ بیٹھے کہ نماز کے بعد صرف داہنی جانب ہی پھرنا ہے بیشک میں نے بہت سی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں جانب رخ کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۸۸۶/۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرتے تو ہماری خواہش ہوتی کہ ہم صف میں دائیں طرف ہوں کیونکہ بعد نماز میں نے رسول اللہ سے سنا کہ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے اے رب مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے یا جمع کرے۔ راوی کو شک ہے کہ اٹھانے کا لفظ فرمایا یا جمع

۸۸۷/۱۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ النِّسَاءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِيْ بَابِ الضَّحِكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں خواتین نماز باجماعت کے بعد کھڑی ہو جاتیں حالانکہ اس وقت سرکار اور دوسرے مرد نمازی جتنی دیر مشیت الٰہی ہوتی بیٹھے رہتے اور جب سرکار اٹھتے تو صحابی بھی کھڑے ہو جاتے تھے (بخاری) اور صاحب مشکوۃ فرماتے ہیں کہ جابر بن سمرہ کی حدیث کو باب الضحک میں ان شاء اللہ تعالیٰ نقل کریں گے۔

دوسری فصل

۸۸۸/۱۱ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ میں تمہیں محبوب رکھتا ہوں

فقلت وأنا أحبك يا رسول الله قال فلا تدع أن تقول في دبر كل صلاة رب أعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك رواه أحمد وأبو داود والنسائي إلا أن أبا داود لم يذكر قال معاذ وأنا أحبك۔

۸۸۹/۱۲ وعن عبد الله بن مسعود قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الأيمن وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الأيسر رواه أبو داود والترمذي والنسائي ولم يذكر الترمذي حتى يرى بياض خده ورواه ابن ماجة عن عمار بن ياسر۔

۸۹۰/۱۳ وعن عبد الله ابن مسعود قال كان أكثر انصراف النبي صلى الله عليه وسلم من صلاته إلى الشق الأيسر إلى حجرته۔

(رواه في شرح السنة)

۸۹۱/۱۴ وعن عطاء الخراساني عن المغيرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي الإمام في الموضع الذي صلى فيه حتى يتحول رواه أبو داود وقال عطاء الخراساني لم يدرك المغيرة۔

۸۹۲/۱۵ وعن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم حضهم على الصلاة ونهاهم أن ينصرفوا قبل انصرافه من الصلاة۔ (رواه أبو داود)

معاذ کہتے ہیں میں نے بھی عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں اس پر سرکار نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو کہنا نہ چھوڑنا (ترجمہ) خداوندا اپنے ذکر شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما (احمد نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے معاذ کے الفاظ کہ میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں نقل نہیں کیے ہیں)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دائیں جانب سلام پھیرتے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور اس وقت آپ کے داہنے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی اور جب بائیں جانب سلام پھیرتے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور اس وقت بھی آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی (ابوداؤد نسائی لیکن صاحب ترمذی نے اپنی کتاب میں گالوں کی سفیدی کا تذکرہ نہیں کیا ہے صاحب ابن ماجہ نے اس روایت کو حضرت عمار کے حوالے سے نقل کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز سے فارغ ہو کر بائیں طرف سے حجرہ کی جانب جاتے۔

(شرح السنہ)

حضرت عطاء خراسانی جناب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام نماز سے فراغت کے بعد اس جگہ سنتیں یا دوسری نماز نہ پڑھے جہاں پہلے پڑھ چکا ہے بلکہ وہاں سے تھوڑا سرک جائے (صاحب ابوداؤد نے حدیث کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عطاء خراسانی کی ملاقات جناب مغیرہ سے ثابت نہیں ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز کی رغبت دلاتے اور اس بات سے منع فرماتے کہ لوگ حضور علیہ السلام سے پہلے نماز سے فارغ ہو جائیں (ابوداؤد)

تیسری فصل

۸۹۳/۱۶ عن شداد بن أوس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في صلاته اللهم إني أسألك الثبات في الأمر والعزيمة على الرشد وأسألك شكر نعمتك وحسن عبادتك وأسألك قلبا سليما ولسانا

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) خداوندا میں دینی امور اور نیک ارادوں میں استقامت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے شکر نعمت اور آداب بندگی ادا کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے قلب سلیم اور زبان

صَادِقًا وَّاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ)

صادق کا طلب گار ہوں۔ خداوندا میں تجھ سے اس بھلائی کو طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں جس کا تجھ کو علم ہے اور تجھ سے ان گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں (نسائی۔ احمد)

۸۹۴ / ۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) کلاموں میں بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔

(نسائی)

۸۹۵ / ۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے بعد) پہلا سلام اپنے سامنے کی طرف کہتے اور دوسرا تھوڑا سا دائیں جانب رخ کر کے۔

(ترمذی)

۸۹۶ / ۱۹ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ مقتدی امام کے سلام کے جواب کی نیت کریں اللہ آپس میں سلام اور جواب سلام کی نیت کر کے محبتوں میں اضافہ کریں (ابوداؤد)

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد ذکر

پہلی فصل

۸۹۷ / ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اختتام کا علم تکبیر سے ہوتا تھا۔

(متفق علیہ)

۸۹۸ / ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھے اللھم انت سلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام

۸۹۹ / ۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَ

بسا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اس کے بعد

قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۰ ۴ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۰۱ ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۲ ۶ وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۹۰۳ ۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهٰجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ

یہ دعا پڑھتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملک ہے اور وہی سزاوار حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے خداوندا جسے تو عطا فرمائے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کے لیے تو منع فرمائے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے بچنے میں (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز کے ساتھ یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملک اور وہی سزاوار حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں ہے گناہوں سے بازگشت اور قوت عبادت مگر اللہ کی طرف سے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہیں عبادت کرتے ہم مگر اسی کی اسی کے واسطے نعمتیں ہیں اور اس کے لیے ملک ہے وہی صاحب فضل اور وہی بہترین تعریف کے قابل ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم خلوص کے ساتھ اس کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر ہوں اس کو برا لگیں یا جانیں (مسلم)

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ نماز کے بعد اللہ سے پناہ طلب کرتے تھے خداوندا بزدلی سے میں پناہ طلب کرتا ہوں جو کہ خوف (کم ہمتی) ہے اے اللہ میں بخل اور عمر کی اس زیادتی سے جو سبب اذیت ہو پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے مالک و مولیٰ میں دنیا کے فتنوں اور عذاب قبر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مہاجر اور غریب صحابہ نے بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ مالدار لوگوں نے بلند درجات اور ہمیشگی کی نعمت (بہشت) کو حاصل کر لیا سرکار نے دریافت فرمایا کیسے؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ مالدار ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور مزید برآں صدقہ کرتے ہیں جس کی ہمیں استطاعت نہیں وہ غلام آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ سکھا دوں جس کی وجہ سے تم ان کی برابری

وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَّتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ ۔

۹۰۴[۸] وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَآئِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۵[۹] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حاصل کرو اور اس مرتبہ پر پہنچ جاؤ جہاں وہ پہنچے ہیں اور اپنے بعد والوں پر سبقت حاصل کرلو اور تم سے زیادہ کوئی فضیلت رکھنے والا نہ ہو مگر صرف وہ جو تمہاری طرح عمل کرتا ہو سب نے کہا بیشک یارسول اللہ تب سرکار نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح و تحمید اور تکبیر کہا کرو۔ راوی حدیث جناب ابو صالح فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ہمارے مالدار بھائیوں نے اس کو سن کر اس پر عمل کر دیا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عطا فرمائے (متفق علیہ اور ابو صالح کی مکمل حدیث صرف امام مسلم نے نقل کی ہے۔ لیکن امام بخاری کی روایت کے مطابق تحمید و تسبیح کی مقدار تینتیس کی بجائے دس دس مرتبہ منقول ہے)۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد چند الفاظ کہنے یا کرنے والا کوئی شخص اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا۔ تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز (فرض) کے بعد تینتیس بار اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے اور تینتیس بار اللہ کی حمد و ثنا کرے اور تینتیس بار تکبیر یا اللہ کی بڑائی بیان کرے اس طرح یہ عدد ننانوے بنتے ہیں اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ کلمات کہے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حمد اور ملک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس پڑھنے والے کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہوں بخشے جاتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

۹۰۶[۱۰] عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۰۷[۱۱] وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسے وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے تو آپ نے فرمایا نصف شب اور نماز فرض کے بعد کی (ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات (سورہ فلق و ناس) پڑھا کروں (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ بیہقی دعوات کبیر)

٩٠٨/١٢ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِّنْ وُّلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگوں کے ساتھ اس انداز میں بیٹھنا کہ وہ صبح سے طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اس کا ذکر کریں زیادہ محبوب ہے بمقابلہ اس کے کہ چار غلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کریں اسی طرح عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرنا زیادہ محبوب ہے بمقابلہ چار غلاموں کو آزاد کرنے سے۔

(ابوداؤد)

٩٠٩/١٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور طلوع کے بعد دو رکعت (اشراق) ادا کرے تو اس کو حج و عمرہ کی طرح ثواب ملے گا راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو کہ پورے حج و عمرہ کی طرح ثواب ملے گا تین مرتبہ فرمایا (ترمذی)

تیسری فصل

٩١٠/١٤ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا إِمَامٌ لَّنَا يُكْنٰى أَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهٗ لَنْ يُّهْلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ایک امام نے جن کی کنیت ابورمثہ تھی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد کہا کہ میں نے یہ نماز یا اس کی طرح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کی جناب ابوبکر و عمر صف میں سرکار کے داہنی جانب تھے ایک شخص جو بائیں جانب تھے تکبیر تحریمہ میں شریک ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو داہنی اور بائیں جانب سلام پھیرا تو ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی نماز سے فارغ ہو کر آپ نے اس طرح رخ بدلا جس کا انداز ابورمثہ نے عملی طور پر دکھایا، نماز کے بعد وہ شخص جو تکبیر اولیٰ میں شریک تھے فوراً اٹھے اور نیت باندھ لی اس موقع پر جناب عمر نے اٹھ کر ان کے کندھے پکڑ کر بٹھانا چاہا اور کہا کہ پچھلی قوموں کی ہلاکت کا سبب یہی تھا کہ ان کی نمازوں میں فصل نہ تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر فرمایا اے خطاب کے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تمہیں سیدھی راہ دکھائی ہے (ابوداؤد)

بَصَرَهٗ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۹۱۱/۱۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُّسَبِّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۹۱۲/۱۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَاَهَا حِيْنَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

۹۱۳/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ اِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَّفْضُلُهٗ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَّا الشِّرْكُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم کیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہیں اور تینتیس بار اللہ کی تحمید بیان کریں اور چونتیس بار اس کی تکبیر کہیں یعنی اللہ اکبر پڑھیں۔ ایک انصاری نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ہر نماز کے بعد اس طرح پڑھنے کا حکم دیا ہے انصاری صحابی نے کہا ہاں! تو بتایا گیا کہ تینتیس کی بجائے پچیس پچیس مرتبہ پڑھا کرو اور اس میں تہلیل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو شامل کر لو (اور سو کا عدد پورا کر دو) دوسرے دن صبح کو ان صحابی نے آکر سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا ایسا ہی کر لو۔

(احمد۔ نسائی۔ دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ لکڑی کے اس منبر پر خطبہ دے رہے تھے اس وقت فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت کے داخل ہونے میں اب صرف موت حائل ہے اور جو شخص رات کو سوتے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے تو اس کے گھر پڑوسیوں کے گھروں اور محلہ والوں کے گھروں کو اللہ امن عطا فرماتا ہے بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان میں نقل کر کے ضعیف کہا ہے)۔

عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص فجر اور مغرب کی نمازوں سے فارغ ہو کر قبل اس کے کہ اپنی جگہ سے اٹھے یا پھر نشست بدلے بغیر دس مرتبہ یہ کلمات کہے تو ہر مرتبہ پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس گناہ محو ہوں گے دس درجات تک بلندی نصیب ہوگی اور یہ کلمات اس کے لیے ہر برائی سے امان اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے اور سوائے شرک کے اور کوئی گناہ اس کی ہلاکت کا مستوجب نہ ہوگا اور اس کے اعمال کے لحاظ سے اس کو دوسروں پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہوگی اور وہی شخص از روئے اعمال اس شخص سے افضل ہوگا جو ان کلمات کو زیادہ پڑھتا ہو وہ کلمات یہ ہیں (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں صاحب اقتدار و ملک اور سزاوار حمد وہی ہے بھلائی اس کے دست قدرت

وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ہیں جب وہی جلاتا اور مارتا ہے (احمد) لیکن امام ترمذی نے اس کو اسی طرح حضرت ابوذر کے حوالہ سے لفظ شریک لہ تک نقل کیا ہے اور نماز مغرب کا تذکرہ نہیں کیا اور بیدہ الخیر کے الفاظ بھی نقل نہیں کیے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

٩١٤/١٨ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَأَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيْمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ نجد کی جانب روانہ فرمایا یہ دستہ بہت سامال غنیمت لے کر بہت جلد واپس آگیا اس وقت کسی نے کہا گویا یہ لشکر گیا ہی نہ تھا اور ہم نے کسی فوجی دستہ کو اتنی جلد فتح حاصل کر کے اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا ہے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسی قوم کی بابت نہ بتاؤں جو جلد اپنا کام بھی مکمل کرے اور مال غنیمت بھی بہت حاصل کرے وہ جماعت ایسے افراد کی ہے جو نماز فجر میں حاضر ہو کر نماز سے فارغ ہو کر طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ یہی لوگ زیادہ اجر حاصل کرنے والے اور مقصد حاصل کر کے جلد لوٹنے والوں میں ہیں امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں ایک راوی حماد ابن ابوحمید ضعیف ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

دوران نماز جائز وناجائز امور

پہلی فصل

٩١٥/١ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اس دوران ایک صاحب کو چھینک آئی تو میں نے یرحمک اللہ کہا مجھے احساس ہوا کہ ساتھ کے نمازی مجھے گھور رہے ہیں میں نے کہا کہ تمہاری مائیں تمہیں روئیں تم مجھے کیوں گھور رہے تو اس پر نمازیوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مار کر مجھے خاموش رہنے پر متوجہ کیا تو میں چپ ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے بہتر تعلیم دینے والا نہ تو دیکھا اور نہ کبھی دیکھوں گا خدا کی قسم نہ تو آپ نے مجھے زدوکوب کیا نہ زجر و توبیخ کی البتہ یہ فرمایا۔ دوران نماز دنیاوی امور میں سے کوئی کام انجام نہ دیا جائے سوائے تکبیر و تسبیح اور تلاوت قرآن کے۔ راوی کہتے ہیں یا اسی کی مثل الفاظ فرمائے اس وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَّاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَّتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَّجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَّخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُّ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّيْ۔

۹۱۶/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۱۷/۳ وَعَنْ مُعَيْقِيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۱۸/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۱۹/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَّخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۲۰/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یارسول اللہ اور میں نے زندگی دور جاہلیت میں گزاری ہے اور اسلام کی دولت تو ابھی ملی ہے ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا تم کاہنوں کے پاس نہ جاؤ میں نے کہا ہم میں سے لوگ جانوروں کو اڑا کر شگون لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ تو وہ بات ہے جس کی وجہ سے اپنے وہم و شکوک اپنے سینوں میں پاتے ہیں لہٰذا ان کے لیے ایسی کوئی بات نہیں کہ وہ اب وہی کریں جو پہلے سے کرتے چلے آئے ہیں میں نے پھر معلوم کیا کہ ہم میں کچھ لوگ خط کھینچتے ہیں (رمل کرتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ انبیاء میں سے ایک نبی بھی خط کھینچتے تھے پس اب جس کا خط ان نبی کے خط کے مطابق ہوا تو ٹھیک ہے (مسلم جامع مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ لکنی سکت میں نے صحیح مسلم اور حمیدی کی کتاب میں دیکھا ہے لیکن صاحب

صاحب جامع الاصول نے لفظ کذا کے اضافہ کے ساتھ اس کی تصحیح کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم (ابتداء اسلام میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسا اس وقت سلام کرتے کہ آپ نماز میں مشغول ہوتے تو آپ سلام کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم ہجرت حبشہ سے واپس ہوئے تو آپ کو سلام کیا لیکن سرکار نے جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا سرکار! پہلے جب ہم دوران نماز آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے تو آپ جواب دیتے تھے تو آپ نے فرمایا نماز میں محویت ہے (متفق علیہ)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ہم نے سرکار سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو سجدہ کے وقت مٹی کو صاف کرتا ہے تو آپ نے فرمایا اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو صرف ایک بار کر لو (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز پہلو پر ہاتھ رکھنے کی مخالفت فرمائی ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ عمل ہے کہ جس کی وجہ سے شیطان بندے کی نماز سے کچھ اچک لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ نماز میں دعا پڑھتے وقت اپنی نظریں آسمان کی جانب اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی بصارت سلب کر لی جائے گی۔

(مسلم)

۹۲۱/۷ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ أَعَادَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا امامہ بنت العاص آپ کے کندھے پر تھی جب آپ رکوع کرتے تو اس کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو کندھے پر بٹھا لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

۹۲۲/۸ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَا فَإِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں نماز میں جماہی آئے تو اس کو روکنے کی کوشش کرو کیونکہ اس کے ذریعہ شیطان داخل ہوتا ہے (مسلم) لیکن امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جماہی آئے تو امکانی طور پر اس کو روکنے کی کوشش کرے اور اس کے منہ سے "ہا" کی آواز نہ نکلے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جس پر وہ خوش ہوتا ہے)۔

۹۲۳/۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلٰوتِيْ فَأَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهٗ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَرْبِطَهٗ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ گذشتہ رات ایک عفریت جن آیا تاکہ میری نماز میں انتشار ڈالے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قوت عطا فرمائی اور میں نے اس کو پکڑ کر سوچا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم لوگ اس کو دیکھو تو اس وقت مجھے اپنے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا یاد آئی (ترجمہ) خداوندا مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے علاوہ بعد میں کسی اور کو نہ ملے (الآیۃ) پس میں نے اس کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

۹۲۴/۱۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز با جماعت میں کوئی واقعہ پیش آئے تو اس کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا خواتین کے لیے مخصوص ہے ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا

دوسری فصل

۹۲۵/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ أَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى إِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَّا تَتَكَلَّمُوْا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہجرت حبشہ سے قبل ہم دوران نماز حضور علیہ السلام کو سلام کرتے تو حضور اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو ہم نے سرکار کو معروف نماز پایا اور حسب معمول سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور نماز مکمل کر کے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق بندوں پر نئے احکام نازل کرتا ہے اب حکم یہ ہے کہ نماز میں باتیں نہ کی جائیں اس کے بعد آپ نے سلام کا جواب دے

فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَإِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَأْنَكَ

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

۹۲۶/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوُهُ وَعِوَضُ بِلَالٍ صُهَيْبٌ۔

۹۲۷/۱۳ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۹۲۸/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ۔

۹۲۹/۱۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۹۳۰/۱۶ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ

کر فرمایا کہ نماز صرف تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی کے لیے ہے پس جب تم حالت نماز میں ہو تو صرف اسی حال میں رہو۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب بلال سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز صحابہ کے سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ سرکار اپنے دست مبارک سے اشارہ فرماتے تھے (ترمذی اور صاحب نسائی اس روایت کو جناب صہیب سے روایت کیا ہے)

حضرت رفاعہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مجھے چھینک آئی جس کے بعد میں نے یہ دعا پڑھی (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو نہایت پاکیزہ ہیں جن میں برکت کی گئی ہے اور جن پر برکت کی گئی ہے جس طرح کہ رب کریم محبوب رکھتا ہے اور اظہار رضامندی فرماتا ہے جب رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون باتیں کر رہا تھا لیکن کسی نے جواب نہ دیا تو آپ نے اس جملہ کو مزید دو مرتبہ فرمایا راوی کہتے ہیں تیسری مرتبہ میں نے کہا کہ میں تھا یا رسول اللہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کلمہ کو لے جانے کے لیے تیس سے کچھ اوپر فرشتے مصروف سبقت تھے کہ کس کو اس کلمے کے لے جانے کا شرف حاصل ہو؟ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز میں جماہی شیطانی اثر سے ہوتی ہے اگر کسی کو تم میں سے نماز میں جماہی آئے تو اس کو امکانی طور پر روکنے کی کوشش کرے (ترمذی لیکن ایک اور روایت میں اور ابن ماجہ میں اسی طرح منقول ہے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے)۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کا ارادہ کرے تو راستہ میں اپنی انگلیوں کو نہ چٹکائے کیونکہ (راستہ میں بھی) وہ حالت نماز میں ہے (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اپنے بندے پر اس وقت تک

فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۹۳۱/۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ سُنَنِ الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهٗ۔

۹۳۲/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَابُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۳/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۹۳۴/۲۰ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۵/۲۱ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ يَبْكِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُوْلٰى وَأَبُوْ دَاوٗدَ الثَّانِيَةَ۔

۹۳۶/۲۲ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۹۳۷/۲۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہمیشہ متوجہ رہتا ہے جب تک کہ بندہ نماز میں ہوتا ہے اور ادھر اُدھر نہیں دیکھتا اور جب وہ ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اس سے ہٹ جاتی ہے۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس (نماز میں) اپنی نظر اس جگہ رکھو جہاں تمہارا سجدہ ہو (بیہقی در سنن کبیر جناب حسن سے بروایت جناب انس مرفوعاً)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے تو نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے سے احتراز کر کیونکہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا سبب ہلاکت ہے اور اگر مجبوری لاحق ہو تو نوافل میں کر سکتا ہے فرائض میں نہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں کو آنکھوں سے دیکھتے لیکن عقب میں دیکھنے کے لیے گردن نہ پھیرتے تھے۔

(ترمذی۔ نسائی)

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا سرکار نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں چھینکنا۔ اونگھنا۔ جمائی لینا حیض جاری ہونا۔ قے آنا اور نکسیر کا پھوٹنا شیطانی اثرات کی وجہ سے ہے۔ (ترمذی)

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مصروف نماز تھے اور آپ کے جسم سے ایسی آواز آرہی تھی جس طرح دیگ میں کوئی چیز جوش پر جاری ہو یعنی آپ مصروف گریہ تھے اور ایک روایت کے مطابق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں اور مصروف گریہ ہیں اور آپ کے سینہ مبارک سے ایسی آواز آرہی ہے جس طرح چکی سے آواز آتی ہے (احمد لیکن نسائی نے پہلی اور ابوداؤد نے دوسری حدیث کو روایت کیا ہے)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو کنکروں کو بھی ہاتھ نہ لگائے کیونکہ اس وقت رحمت (الٰہی) متوجہ ہوتی ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۸/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۹۳۹/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ۔

۹۴۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ۔

۹۴۱/۲۷ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ۔

۹۴۲/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۹۴۳/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ إِسْنَادِهٖ۔

علیہ وسلم نے ہمارے غلام افلح کو دیکھا کہ وہ جب سجدہ کرتے تو زمین پر پھونک مارتے ان کو دیکھ کر سرکار نے فرمایا اے افلح اپنے منہ کو خاک آلودہ کر (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کی راحت کا سبب ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں تم دونوں کالوں سانپ اور بچھو کو مار دو (احمد ابوداؤد۔ ترمذی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل پڑھتے اور دروازہ بند ہوتا میں آتی اور دروازہ کھلواتی سرکار مصلے سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولتے اور مصلے پر تشریف لے آتے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حجرہ کا دروازہ سمت قبلہ پر تھا۔

(احمد ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران نماز اگر کسی کی (بلا آواز) ریح خارج ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ آگے بڑھے وضو کرے اور نماز کو مکمل کرے (ابوداؤد، ترمذی نے زیادتی اور نقصان کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ دوران نماز (باجماعت) کسی کی ریح خارج ہو تو وہ اپنی ناک پکڑ کر صف سے باہر آجائے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تم میں کسی کو نماز میں حدث واقع ہوا اور وہ قعدہ اخیرہ میں ہو اور اب تک سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز بیشک جائز ہو گئی (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی سند قوی نہیں اور اس کی سند میں اضطراب کا اظہار کیا ہے)۔

تیسری فصل

۹۴۴/۳۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَنْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيتُ أَنْ أَغْتَسِلَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا۔

۹۲۵/۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصٰى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ۔

۹۲۶/۳۲ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۲۷/۳۳ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ إِذَا سُلِّمَ عَلٰى أَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لائے لیکن جب تکبیر تحریمہ کہنی چاہی تو صحابہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسی طرح انتظار کرو پھر تشریف لے گئے غسل کیا اور مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر فرمایا مجھے غسل کی حاجت تھی لیکن یاد نہ رہا کہ مجھے غسل کرنا ہے (امام احمد نے امام مالک نے حضرت عطا بن یسار سے مرسلاً)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتا تھا اور گرمی کی شدت کی وجہ سے کنکریوں کو ہاتھ میں لے کر ان کو ٹھنڈا کرتا تا کہ ان پر سجدہ کروں۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے سنا کہ آپ یہ پڑھ رہے تھے (ترجمہ) میں اللہ تعالیٰ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد فرمایا میں خدا کی لعنت سے تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں یہ تین مرتبہ فرمایا پھر اپنے ہاتھوں کو اس طرح کھولا جیسے کسی چیز کو پکڑ رہے ہوں پھر نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک ہم نے آپ سے نماز میں ایسی چیز کو سنا جو آج تک نہ سنی تھی اور نماز میں ہاتھوں کو کھولتے دیکھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ میرے سامنے لایا تا کہ میرے چہرہ پر ڈالے تب میں نے کہا کہ میں اللہ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور یہ تین مرتبہ کہا پھر میں نے اس پر لعنت کا جملہ بھی تین بار کہا لیکن پھر بھی وہ نہ ہٹا تو میں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اگر میرے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو شیطان بندھا ہوا ملتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔

(مسلم)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک نمازی شخص پر گزرے تو اس کو سلام کیا تو اس نے دوران نماز سلام کا جواب دیا۔ تو جناب عبداللہ بن عمر لوٹے اور اس شخص سے فرمایا کہ جب کسی نمازی شخص کو سلام کیا جائے تو اس کا جواب زبان سے نہ دے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے (مالک)

WWW.NAFSEISLAM.COM

بَابُ السَّهْوِ

نماز میں بھول جانے کا بیان

پہلی فصل

۹۴۸ / ۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اس کو شبہ میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے جب ایسا واقعہ پیش آئے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے (سہو کے) کرلے (متفق علیہ)

۹۴۹ / ۲ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِيْ رِوَايَتِهٖ شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز میں شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو شک کو دور کرکے جس تعداد پر یقین ہو اس پر نماز کو مکمل کرکے سلام سے پہلے دو سجدے کرے اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ سجدے اس کی نماز کو جفت (جوڑ رکعت) کر دیں گے اگر چار رکعت ہی پڑھی ہوں تو یہ سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بنیں گے (مسلم) لیکن امام مالک نے حضرت عطاء سے مرسلاً روایت کیا لیکن امام مالک کی ایک روایت میں اس طرح کہا ہے کہ یہ سجدے نمازوں کی پانچ رکعتوں کو جفت کر دیں گے

[illegible]

۹۵۰ / ۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی امامت فرمائی تو پانچ رکعتیں ادا فرمایا۔ آپ سے کہا گیا کیا نماز کی رکعات کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے تو سرکار نے فرمایا ایسا تو نہیں ہے بات کیا ہے تو لوگوں نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں تو آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے لیکن ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں میں بھی ایسے ہی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو اگر مجھے بھول ہو تو مجھے یاد دلا دو اور اگر تمہیں نماز میں شک واقع ہو تو وہ صحیح تعداد کی بابت کوشش کرے اور اسی کی بنا پر نماز مکمل کرلے پھر سلام پھیر کر دو

[illegible]

۹۵۱ / ۴ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

حضرت ابن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی جس کی تصریح جناب ابوہریرہ نے کی تھی لیکن میں بھول گیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت

ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ أُخْرٰى لَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

نماز پڑھائی پھر ایک لکڑی سے جو مسجد کی چوڑائی میں لگی ہوئی تھی اس پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت آپ غصہ میں ہیں آپ نے دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالیں اور رخسار مبارک بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا لیکن جلد باز مسجد سے جلدی ہی نکلے اور کہنے لگے کہ نماز میں تخفیف ہو گئی ہے ان صحابہ میں جو مسجد میں موجود تھے ان میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے وہ لوگوں کی باتیں سن کر سہم گئے مسجد میں موجود ایک صاحب جن کے ہاتھ لمبے تھے ان کو ذوالیدین کہا جاتا تھا انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا نہ تو میں بھولا اور نہ نماز میں کمی ہوئی ہے یہ سن کر سرکار نے موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کیا تم بھی وہی کہتے ہو جو ذوالیدین نے کہا؟ صحابہ نے کہا بیشک۔ یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور نماز ادا کی جو باقی رہ گئی تھی پھر سلام پھیر کر سجدہ کیا جو نماز کے مطابق تھا یا اس سے کچھ زیادہ طویل۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر تکبیر کہی۔ اس موقعہ پر اکثر لوگوں نے ابن سیرین سے سوال کیا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا یا نہیں تو ابن سیرین نے کہا کہ مجھے عمران بن حصین نے بتایا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا (متفق علیہ) لیکن الفاظ حدیث امام بخاری کے ہیں ایک اور حدیث کے متفقہ الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "نہ تو میں بھولا اور نہ نماز میں کمی ہوئی ہے" کے الفاظ نہیں فرمائے تھے بلکہ یہ فرمایا تھا ایسا نہیں ہوا تو ذوالیدین نے کہا تھا اس وقت کچھ ایسا ہی؟

۹۵۲ / ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تشہد نہ کیا، صحابہ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب نماز ختم ہوئی اور صحابہ سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اس کے بعد سلام پھیرا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۹۵۳ / ۶ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا

حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی اور نماز میں سہو ہوا تو آپ نے دو سجدے کیے پھر تشہد کے بعد سلام پھیرا (ترمذی نے کہا ہے یہ

حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حدیث حسن اور غریب ہے)۔

۹۵۴ / ۷ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہونے لگے اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اس کو یاد دلا دیا جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو واپس نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کرے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۹۵۵ / ۸ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتَّى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر کر گھر میں تشریف لے گئے اس وقت ایک لمبے ہاتھ والے صحابی جن کا نام خرباق تھا کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اور آپ کو اس عمل کی طرف توجہ دلائی (یعنی تین رکعتوں کی طرف) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں چادر کھینچتے ہوئے حجرہ اقدس سے باہر آئے اور لوگوں کے قریب پہنچ کر دریافت کیا کہ یہ شخص ٹھیک کہتا ہے لوگوں نے کہا بیشک جس پر آپ نے بقیہ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ (مسلم)

۹۵۶ / ۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس کو نماز میں شک ہو جائے اور کمی کا خیال ہو تو چاہیئے کہ اس کو پورا کرے یہاں تک کہ اس کو زیادتی کا گمان ہونے لگے۔ (احمد)

WWW.NAFSEISLAM.COM

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کریم میں سجدہ ہائے تلاوت

پہلی فصل

۹۵۷ / ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں مشرکوں اور جن و انس نے سجدہ کیا (بخاری)

۹۵۸ / ۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورہ اذا السماء انشقت اور سورہ اقرا باسم ربک۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں سجدہ کیا (مسلم)

۹۵۹ ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تلاوت کرتے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوتے اس وقت سرکار بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے اس وقت اتنا اژدحام ہوتا تھا کہ ہمیں زمین پر پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

(متفق علیہ)

۹۶۰ ۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن آپ نے اس کی تلاوت کے دوران سجدہ نہ کیا (بخاری مسلم)

۹۶۱ ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ءَاَسْجُدُ فِيْ صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ حَتّٰى اَتٰى فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے سورہ ص کی تلاوت کے دوران سجدہ کو اہم قرار نہیں دیا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورۃ کی تلاوت کے دوران سجدہ کرتے دیکھا لیکن مجاہد کی ایک روایت کے مطابق میں نے جناب ابن عباس سے معلوم کیا کہ میں سورہ ص کی تلاوت پر سجدہ کیوں کروں تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ومن ذریتہ داؤد و سلیمان سے فبھدہم اقتدہ تک اس موقعہ پر جناب ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارے نبی (علیہ السلام) کو بھی یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ انبیاء سابقین کی پیروی کریں۔

(بخاری)

دوسری فصل

۹۶۲ ۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے ان میں سے تین مفصل میں ہیں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۹۶۳ ۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَاْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَاْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سورہ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی آپ نے فرمایا بیشک اور جو دو سجدے نہ کرے تو وہ ان دونوں آیتوں کو نہ پڑھے (ابوداؤد۔ ترمذی لیکن صاحب مشکوۃ نے فرمایا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے اور صاحب مصابیح نے فرمایا کہ وہ اس سورہ ان کو نہ پڑھے۔

۹۶۴ ۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق

سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

۹۶۵ / ۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

۹۶۶ / ۹ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتّٰى أَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

۹۶۷ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

۹۶۸ / ۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۶۹ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّيْ أُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے تو نمازیوں نے گمان کیا کہ آپ نے الم تنزیل سجدہ کی تلاوت فرمائی (ابوداؤد)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے سامنے قرآن کریم کی تلاوت فرماتے آیت سجدہ پر تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے (ابوداؤد)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کیا تو سب لوگوں نے سجدہ کیا ان میں بعض سواری پر تھے بعض پیدل اور سواری پر لوگوں نے اپنی ہتھیلیوں پر سجدہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد طوال مفصل کی قرأت کے دوران سجدہ نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب سجدہ تلاوت پڑھتے تو اس سجدہ میں اس طرح کہتے تھے میرے منہ نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے انسان کو پیدا فرمایا اس کے سننے کے لیے کان بنائے دیکھنے کے لیے آنکھیں بنائیں اپنی قدرت وطاقت کے ساتھ (ابوداؤد۔ نسائی اور صاحب ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے جب سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے درخت کو سجدہ کے وقت سنا کہتا تھا خداوندا اپنے یہاں میرے لیے اس سجدہ کی وجہ سے اجر مرتب فرما اور دور فرما اس سجدہ کے سبب سے میرے گناہ اور اس کو اپنے یہاں میرے لیے ذخیرہ فرما اور میرے اس سجدہ کو اسی طرح قبولیت عطا فرما جس طرح حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ فرمایا اس کے بعد میں نے وہی کہتے سنا جو اس شخص نے اپنے خواب کے بارے میں کہا تھا ترمذی لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے قبولیت عطا فرما جس طرح

غَرِیْبٌ۔

حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی اور صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

۹۷۰ / ۱۳ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِیْھَا وَسَجَدَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ غَیْرَ اَنَّ شَیْخًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَخَذَ کَفًّا مِّنْ حَصًی اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَہٗ اِلٰی جَبْھَتِہٖ وَقَالَ یَکْفِیْنِیْ ھٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ بَعْدُ قُتِلَ کَافِرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ وَھُوَ اُمَیَّۃُ ابْنُ خَلَفٍ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو سجدہ کیا اور صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا سوائے قریش کے ایک بوڑھے شخص کے اس نے مٹھی میں مٹی اٹھائی اور اپنی پیشانی کو لگا کر کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے جناب عبداللہ فرماتے ہیں بعد میں میں نے دیکھا کہ یہ بوڑھا حالت کفر میں مارا گیا (متفق علیہ) امام بخاری نے ایک روایت میں بیان کیا کہ وہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا۔

۹۷۱ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صٓ وَقَالَ سَجَدَھَا دَاوٗدُ تَوْبَۃً وَّنَسْجُدُھَا شُکْرًا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کی تلاوت فرما کر سجدہ کیا اور فرمایا کہ جناب داؤد نے قبولیت توبہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم سجدہ شکر ادا کرتے ہیں۔

بَابُ اَوْقَاتِ النَّھْیِ

ممنوعہ اوقات میں نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

۹۷۲ / ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ فَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَھَا فَاِنَّھَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آفتاب نکلتے اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے ایک اور روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا کنارہ نظر آئے تو نماز کو روک دو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہو جائے اور جب آفتاب کا کنارہ غروب ہونے لگے تو بھی نماز کو ترک کر دو یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو کیونکہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

۹۷۳ / ۲ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْھِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِیْھِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَۃً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّھِیْرَۃِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تین اوقات میں نماز پڑھنے اور قبر میں مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ ظاہر ہو زوال آفتاب کے وقت یہاں تک کہ دن ڈھلنے لگے اور اس وقت کہ

حَتّٰى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۷۴ ۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۷۵ ۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا

سورج غروب ہونے کے لئے ڈھلنے لگے یہاں تک غروب ہو جائے۔

(مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں اسی طرح عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھی جائے۔

(بخاری۔ مسلم)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے تو میں بھی مدینہ چلا آیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نماز کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک رکے رہو یہاں تک وہ بلند ہو کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے اور اس وقت کفار سجدہ کرتے ہیں پھر نماز پڑھو اس وقت تک جب کہ سورج نصف النہار تک آ جائے کیونکہ اس وقت کی نماز مقرر ہے اور اس وقت فرشتے آتے ہیں۔ نصف النہار کے وقت نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم جھونکا جاتا ہے جب سورج ڈھل جائے تو نماز ظہر ادا کرو کیونکہ یہ بھی نماز فرض ہے اور اس وقت بھی فرشتے آتے ہیں۔ اسی طرح نماز عصر پڑھ کر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ غروب آفتاب ہو کیونکہ غروب بھی شیطان کے سینگوں کے درمیان ہوتا ہے اور کافر اس وقت سجدہ کرتے ہیں اس کے بعد راوی حدیث عمرو بن عبسہ نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیں تو سرکار نے فرمایا نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص کہ وضو کے پانی کو قریب کر کے پہلے کلی کرے پھر ناک میں پانی چڑھائے پھر ناک کو جھاڑے اس سے اس کے منہ ناک اور چہرے کے گناہ دھلتے ہیں اور چہرے کو اس طرح دھوئے جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے تو اسکے چہرے کے گناہ داڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے تو اس کے پوروں سے گناہ پانی کے ساتھ گرتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں۔ پھر جب پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو پیروں کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ گناہ جھڑتے ہیں۔ پھر جب کھڑے ہو کر نماز میں اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اللہ کی شایان شان بزرگی کا تذکرہ

انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٩٧٦/٥ وَعَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتا ہے اور اسوقت دل کو ماسوی اللہ سے فارغ کر لیتا ہے تو وہ گناہوں سے اسیطرح پاک ہوجاتا ہے جسطرح پیدائش کے دن پاک تھا۔ (مسلم)

جناب کریب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب ابن عباس مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ام المومنین سے ہمارے سلام کے بعد عصر کے بعد دو رکعتوں کے پڑھنے کے بارے میں رسول اللہ کے طرز عمل کے بارے میں دریافت کرنا۔ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ سے جاکر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سوال ام سلمہ سے معلوم کرو۔ واپس آکر میں نے ان تینوں صاحبان کو بتایا تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضری کا حکم دیا تو میں نے حضرت ام سلمہ سے جاکر پہلے ان حضرات کا سلام کہا اور پھر ان رکعتوں کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے ان رکعات۔۔ کی ممانعت کرتے سنا ہے لیکن جب میں نے خود سرکار کو پڑھتے دیکھا [illegible] باندی کو آپ کے پاس بھیجا اور یہ کہلایا کہ آپ عصر کے وقت دو رکعات کو منع فرماتے ہیں لیکن خود [illegible] رکعتوں کے بارے سوال کیا ہے تو سن لو کہ عبدالقیس کے چند آدمی میرے پاس آئے اور ان کی وجہ سے میں ظہر کی آخری دو رکعت نہ پڑھ سکا یہ دونوں رکعتیں تھیں جو قضا ہو گئی تھیں۔ (بخاری)

دوسری فصل

٩٧٧/٦ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهٗ۔

حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ قیس بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں (یعنی دو سنتیں اور دو فرض) تو اس شخص نے عرض کیا کہ بیشک لیکن میں فرضوں سے پہلے دو سنتیں ادا نہ کر سکا تھا جن کو اب پڑھ رہا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (ابوداؤد) لیکن ترمذی نے اس طرح حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس ابن عمر سے حدیث کی سماعت نہیں کی ہے البتہ شرح السنۃ اور مصابیح میں قیس بن قہد سے اسی طرح حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔)

۹۷۸/۷ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد مناف اس خانہ کعبہ کے طواف سے اور نماز پڑھنے سے کسی کو مت روکو اور جو شخص جس وقت شب و روز میں چاہے نماز پڑھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد، نسائی)

۹۷۹/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف النہار کے وقت سورج ڈھلنے تک سوائے جمعہ کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (شافعی)

۹۸۰/۹ وَعَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ۔

حضرت ابو خلیل حضرت ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جمعہ کے علاوہ اور دنوں میں دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ سوائے جمعہ کے اور دنوں میں دوپہر کے وقت جہنم کی آگ بھڑکائی جاتی ہے (ابوداؤد نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابو خلیل کی ابو قتادہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔)

تیسری فصل

۹۸۱/۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اسکے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے اور جب سورج بلند ہوتا ہے تو علیحدہ ہوجاتا ہے اور جب دوپہر ہوتی ہے تو پھر نزدیک ہوجاتا ہے اور جب سورج غروب ہونے والا ہوتا ہے تو پھر شیطان اس کے قریب ہوجاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد جدا ہوجاتا ہے۔ (اسی لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مالک، احمد، نسائی)

۹۸۲/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مخمص میں عصر کی نماز کی امامت فرمائی اور نماز کے بعد فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلے (قوموں پر) بھی فرض تھی لیکن انہوں نے اس کی محافظت نہ کی اور ضائع کردیا۔ اب جو شخص اس کی حفاظت کریگا اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ اور عصر کے بعد شاہد کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور شاہد ستارہ کو کہتے ہیں۔ (مسلم)

۹۸۳/۱۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ

حضرت معاویہ نے لوگوں سے کہا کہ بیشک تم نماز (عصر کے بعد دو رکعتیں) پڑھتے ہو لیکن ہمیں بھی سرکار دوعالم کی صحبت نصیب ہوئی مگر ہم نے نہیں دیکھا

يصليهما ولقد نهى عنهما يعني الركعتين بعد العصر (رواه البخاري)

کہ آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہوں البتہ آپ نے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (بخاری)

٩٨٤/٣ وعن أبي ذر قال وقد صعد على درجة الكعبة من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فأنا جندب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس إلا بمكة إلا بمكة إلا بمكة۔ (رواه أحمد ورزين)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے زینہ پر چڑھا جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچان لیا اور جس نے نہیں پہچانا اس نے نہیں پہچانا اب وہ جان لے کہ میں جندب (ابوذر کا نام) ہوں میں نے سرکار دوعالم سے سُنا ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے اور نہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔ مگر مکہ میں اس فقرہ کو تین بار فرمایا (احمد و رزین)

باب الجماعة وفضلها . جماعت کی فضیلت کا بیان

پہلی فصل

٩٨٥/١ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة۔ (متفق عليه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز باجماعت انفرادی نماز سے ستائیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (متفق علیہ)

٩٨٦/٢ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد هممت أن آمر بحطب فيحطب ثم آمر بالصلوة فيؤذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم أخالف إلى رجال وفي رواية لا يشهدون الصلوة فأحرق عليهم بيوتهم والذي نفسي بيده لو يعلم أحدهم أنه يجد عرقا سمينا أو مرماتين حسنتين لشهد العشاء۔

(رواه البخاري ولمسلم نحوه)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک میں نے یہ قصد کیا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم کروں پھر ان میں آگ لگائی جائے پھر میں نماز کا حکم کروں اور اذان دی جائے پھر میں کسی کو نماز کی امامت کا حکم کروں پھر میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوں ایک روایت کے مطابق میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے پھر میں ان کے گھر جلا دوں۔ اور قسم ہے اسکی جس ذات کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کسی کو علم ہو جائے کہ اسکو گوشت سے بھری ہوئی ہڈی ملے گی یا دو کھر گائے یا بکری کے تو وہ نماز عشاء کے لیے بھی حاضر ہو جائے۔ (بخاری مسلم)

٩٨٧/٣ وعنه قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل أعمى فقال يا رسول الله إنه ليس لي قائد يقودني إلى المسجد فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يرخص له فيصلي في بيته فرخص له فلما ولى دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلوة قال نعم

حضرت ابو ہریرہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت میں ایک نابینا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی رہبر نہیں جو مجھے مسجد تک لائے اور حضور علیہ السلام سے مسجد کی حاضری سے رخصت طلب کی تاکہ وہ گھر میں نماز ادا کر سکیں سرکار نے اس نابینا کو اجازت دیدی لیکن جب وہ چلنے لگے تو انہیں بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کو سنتے ہو

قَالَ فَاَجِبْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٩٨٨/٤ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَّقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٩٨٩/٥ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَآءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَآءَةَ الْاِمَامِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٩٩٠/٦ وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٩٩١/٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٩٩٢/٨ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٩٩٣/٩ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٩٩٤/١٠ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو نابینا نے جواب دیا بیشک سنتا ہوں سرکار نے فرمایا تو حاضر ہوا کرو۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب جب کہ سردی شدید اور ہوا تیز تھی نماز کے لیے اذان دی اور اس کے بعد لوگوں سے کہہ دیا کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ کا یہ معمول تھا کہ آپ بھی شدید سردی اور بارش کے موقع پر موذن سے فرماتے تھے کہ وہ اذان کے بعد لوگوں کو گھر میں نماز ادا کرنے کو کہہ دے (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا ہو اور عشاء کی نماز ہونے لگے تو کھانا شروع کر دو اور نماز میں عجلت نہ کرو یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاؤ۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر کا معمول یہ تھا کہ جب ان کے سامنے کھانا ہوتا اور جماعت شروع ہوتی تو وہ کھانے میں مشغول رہتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاتے اور کھانے کے دوران آپ نماز کی قرأت سنتے رہتے تھے (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کھانے کے موجود ہونے اور دو خبیثوں (پیشاب اور پاخانہ کے دباؤ) کی مدافعت کی وجہ سے نماز نہیں ہوتی۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے ان فرضوں کے اور کوئی نماز نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو اس کو منع نہ کیا جائے۔ (متفق علیہ)

جناب زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میں سے کوئی جب مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کے لیے حاضر نہ ہو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۹۹۵ / ۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَآءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی خواتین کو مسجد کی حاضری سے منع نہ کرو۔ لیکن گھر ہی ان کے لیے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

۹۹۶ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ بَيْتِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز اس کے برآمدہ میں زیادہ بہتر ہے صحن میں پڑھنے سے اور کوٹھڑی میں زیادہ بہتر ہے کھلی جگہ میں پڑھنے سے۔ (ابوداؤد)

۹۹۷ / ۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوٰى اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنی محبوب شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد میں جانے کیلئے خوشبو لگاتے یہاں تک کہ وہ اسطرح غسل کرے جسطرح جنابت سے پاک ہونے کیلئے غسل کرتی ہے۔ (احمد، نسائی)

۹۹۸ / ۱۴ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَاِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِاَبِيْ دَاؤدَ وَالنَّسَآئِيِّ نَحْوُهٗ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ میں بدکاری موجود ہے (جس کو آنکھ کا زنا کہہ سکتے ہیں) اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس میں جاتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۹۹۹ / ۱۵ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوٰتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتُهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِيُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی امامت کے بعد لوگوں سے دریافت فرمایا کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں پھر دوسرے شخص کے متعلق دریافت فرمایا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشاء) منافقین پر بہت گراں ہیں اگر تمہیں ان دونوں کے ثواب کا علم ہوتا تو تم گھسٹتے ہوئے نماز میں حاضر ہوتے۔ صف اول فرشتوں کی صف کی مانند ہے اگر تمہیں صف اول کا ثواب معلوم ہوتا تو تم جلدی کر کے اس میں شامل ہوتے۔ بیشک ایک شخص کی نماز دوسرے شخص کے ساتھ اس کی تنہا نماز سے زیادہ بہتر ہے اور دو شخصوں کے ساتھ نماز ایک شخص کے ساتھ نماز سے زیادہ بہتر ہے اور نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو تو وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۰۰۰/۱۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تین شخص آبادی میں یا جنگل میں مگر ان کے درمیان نماز باجماعت قائم کی جائے (ورنہ) ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا خود پر جماعت کو لازم کر لو کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو کھا لیتا ہے جو ریوڑ سے بچھڑ گئی ہو۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ نسائی)

۱۰۰۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلّٰى۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مؤذن کی اذان کو سنا تو اس کو مؤذن کا اتباع کرنے سے کوئی عذر مانع نہ ہو، صحابہ نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا خوف یا مرض۔ اور نہیں قبول کی جائے گی اس کی نماز۔ (جو تنہا پڑھی ہے) (ابو داؤد۔ دار قطنی)

۱۰۰۲/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَّأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب جماعت شروع ہو جائے اور کسی کو پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو تو وہ پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو۔ (ترمذی مالک۔ ابو داؤد۔ نسائی)

۱۰۰۳/۱۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے ایسا کرنا روا نہیں (۱) ایسا شخص امامت نہ کرے جو (نماز کے بعد) دعا صرف اپنی ذات کے لیے کرے اور نمازیوں کو شامل نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو نمازیوں کے ساتھ خیانت کی (۲) اور کسی کے گھر میں بغیر اجازت نہ جھانکے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے گھر والوں کے ساتھ خیانت کی (۳) اور نہ نماز پڑھے اس حالت میں کہ اس پر پیشاب یا پاخانہ کا دباؤ ہو یہاں تک کہ وہ فراغت حاصل کرے (ابو داؤد۔ ترمذی)

۱۰۰۴/۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کھانے یا کسی اور کام کی وجہ سے مؤخر نہ کرو۔ (شرح السنہ)

تیسری فصل

۱۰۰۵/۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ أَوْ مَرِيْضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى

حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں بیشک ہم نے یہ جان لیا کہ نماز باجماعت سے سوائے منافق کے اور کوئی روگردانی نہیں کرتا جس کا نفاق ظاہر ہو گیا ہے یا مرض کی وجہ سے حالانکہ ہم میں سے بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے

يأتي الصلوة وقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا سنن الهدى وإن من سنن الهدى الصلوة في المسجد الذي يؤذن فيه وفي رواية قال من سره أن يلقى الله غدا مسلما فليحافظ على هذه الصلوات الخمس حيث ينادى بهن فإن الله شرع لنبيكم سنن الهدى وإنهن من سنن الهدى ولو أنكم صليتم في بيوتكم كما يصلي هذا المتخلف في بيته لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم وما من رجل يتطهر فيحسن الطهور ثم يعمد إلى مسجد من هذه المساجد إلا كتب الله له بكل خطوة يخطوها حسنة ويرفعه بها درجة ويحط عنه بها سيئة ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها إلا منافق معلوم النفاق ولقد كان الرجل يؤتى به يهادى بين الرجلين حتى يقام في الصف۔

(رواه مسلم)

۱۰۰۶/۲۲ وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا ما في البيوت من النساء والذرية أقمت صلوة العشاء وأمرت فتياني يحرقون ما في البيوت بالنار۔

(رواه أحمد)

۱۰۰۷/۲۳ وعنه قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كنتم في المسجد فنودي بالصلوة فلا يخرج أحدكم حتى يصلي۔

(رواه أحمد)

۱۰۰۸/۲۴ وعن أبي الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما أذن فيه فقال أبو هريرة أما هذا فقد عصى أبا القاسم صلى الله عليه وسلم۔

(رواه مسلم)

۱۰۰۹/۲۵ وعن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أدركه الأذان في المسجد ثم خرج لم يخرج لحاجة وهو لا يريد الرجعة

نماز کے لیے آتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں رسول خدا نے ہمیں ہدایت کے طریقے تعلیم فرمائے اور ان میں سے ایک طریقہ ان مساجد میں نماز باجماعت ہے جہاں اذان پڑھی جاتی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جناب عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ کل وہ اللہ سے اس طرح ملاقات کرے کہ اس کا ایمان کامل ہو تو وہ پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرے جب کہ اس کو اس کے (نماز) کیلئے بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ نے نبی کریم کو ہدایت کرنے کے لیے راستہ متعین فرما دیا ہے اور یہ باجماعت نمازیں تمہارے لیے ہدایت کا راستہ ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں اس پیچھے رہنے والے کی طرح نماز پڑھو گے تو اپنے نبی کی سنت کو ترک کرو گے اور نبی کی سنت کے ترک سے گمراہی اختیار کرو گے۔ اور نہیں کوئی شخص جو اچھی طرح طہارت حاصل کرکے مساجد میں سے کسی مسجد کا قصد کرے تو اس کے ہر قدم پر اللہ ایک نیکی لکھواتا ہے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس کے نامۂ اعمال سے مٹایا جاتا ہے اور بیشک ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ نماز باجماعت سے سوائے منافق کے اور کوئی پیچھے نہیں رہتا ہے جس کا نفاق ظاہر ہوتا ہے اور ایسا شخص بھی نماز باجماعت کیلئے حاضر ہوتا ہے جو دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز عشاء کا حکم دے کر (نماز عشاء شروع کرکے) خادموں کو حکم دیتا کہ وہ اُن کے گھروں کو آگ سے جلا دیں۔ (جو مرد نماز عشاء کی جماعت میں شریک نہیں ہوتے) (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم مسجد میں ہوں اور اذان ہو جائے تو نماز (باجماعت) پڑھے بغیر ہم مسجد سے نہ نکلیں (احمد)

حضرت ابو الشعثاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد سے اذان ہونے کے بعد نکلا تو جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(مسلم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے اور وہ مسجد سے نکلا مگر کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں اور اس کا واپسی کا ارادہ

فَهُوَ مُنَافِقٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۰۱۰/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

۱۰۱۱/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۰۱۲/۲۸ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۱۳/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۱۴/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۰۱۵/۳۱ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَآءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ

نہیں تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے اذان سنی اور اس کا جواب نہ دیا تو اس کی نماز قبول نہیں مگر جبکہ عذر ہو۔ (دار قطنی)

حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مدینہ میں بہت زیادہ موذی جانور ہیں اور میں نابینا شخص ہوں کیا مجھے یہ اجازت ہے کہ میں مسجد میں حاضر نہ ہوں، سرکار نے فرمایا کیا تم حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سنتے ہو میں نے کہا بیشک سنتا ہوں تب سرکار نے فرمایا مسجد میں حاضر ہو اور مجھے ترک جماعت کی اجازت نہ دی۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ام الدرداء روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوالدرداء گھر میں آئے تو وہ نہایت ہی غیظ و غضب کے عالم میں تھے میں نے ان سے معلوم کیا کہ غصہ و غضب کی وجہ کیا ہے تو کہنے لگے خدا کی قسم میں محمد کی امت کے بارے میں اسکے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز فجر میں نہ دیکھا۔ صبح کے وقت جب حضرت عمر بازار کی جانب چلے تو سلیمان کے مکان کی طرف گئے جو مسجد اور بازار کے درمیان تھا آپ نے سلیمان کی والدہ جناب شفاء سے کہا کہ میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا تو انھوں نے بتایا کہ سلیمان نے رات حالت نماز میں گزاری اور صبح کے وقت ان کی آنکھ لگ گئی تھی یہ سن کر جناب عمر نے کہا کہ میرے لیے رات بھر نماز پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ میں فجر کی نماز باجماعت پڑھوں۔ (مالک)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو یا دو سے زیادہ افراد کے لیے نماز باجماعت ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت بلال ابن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خواتین تم سے مسجد کی حاضری کی اجازت طلب کریں تو تم ان کو انکے حق سے محروم نہ کرو لیکن جناب بلال نے کہا ہم انکو منع کریں گے تو حضرت بلال سے جناب عبداللہ نے فرمایا میں کہتا ہوں یہ رسول خدا کا فرمان ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ہم

وَفِیْ رِوَایَۃِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ عَبْدُاللّٰہِ فَسَبَّهٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُهٗ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُهُنَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۱۶ ۳۲ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهٗ اَنْ یَّاْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا کَلَّمَهٗ عَبْدُ اللّٰہِ حَتّٰی مَاتَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

انہیں منع کریں گے اور حضرت سالم کی روایت میں جو انکے والد کے حوالہ سے ہے پھر جناب عبداللہ رضی حضرت بلال کی جانب متوجہ ہو کر انہیں خوب بُرا بھلا کہا اور میں نے ان سے کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں تھیں پھر فرمایا کہ میں آپ کو سرکار کا ارشاد سُنا رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم انہیں منع کرینگے (مسلم)

حضرت مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجد میں آنے سے منع نہ کرے اس موقعہ پر حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو منع کریں گے تو جناب عبداللہ بن عمر نے فرمایا میں تو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا رہا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر نے تو آخر وقت تک اپنے بیٹے سے بات نہ کی۔ (احمد)

بَابُ تَسْوِیَۃِ الصَّفِّ

صف سیدھی کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۰۱۷ ۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حَتّٰی کَاَنَّمَا یُسَوِّیْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰی رَاٰی اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا فَقَامَ حَتّٰی کَادَ اَنْ یُّکَبِّرَ فَرَاٰی رَجُلًا بَادِیًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰہِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۱۸ ۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَقْبَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّیْ اَرٰىکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ اَرٰىکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ۔

۱۰۱۹ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو تیروں کی طرح سیدھا رکھتے تھے پھر آپ نے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے اس بات کو جان لیا ہے۔ لیکن ایک دن سید عالم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اللہ اکبر تحریمہ ہونے والی تھی تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے اس وقت آپ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندو اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

(مسلم)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نماز کے لیے صفیں مرتب کی گئیں تو رسول اللہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ اور قریب قریب مل کر کھڑے ہو۔ تحقیق میں تم کو عقب سے بھی دیکھتا ہوں (بخاری) اور بخاری و مسلم میں ہے کہ صفوں کو مکمل کرو میں تم کو پس پشت بھی دیکھتا ہوں)

حضرت انس ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا رکھو کیونکہ صفوں کو سیدھا [illegible] نماز کے ارکان میں سے ہے (متفق علیہ لیکن امام مسلم نے فرمایا ہے

تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

۱۰۲۰/۴ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيْنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِيْنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۲/۶ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَصْحَابِهٖ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا وَأْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۳/۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِيْ أَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۴/۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ یہ تکمیل نماز ہے)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور ٹیڑھے نہ ہو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ چاہئے تو یہ کہ میرے قریب یعنی صف اول میں بالغ اور صاحبان عقل و شعور کھڑے ہوں انکے بعد باعتبار عقل جو دوسرے کھڑے ہوں پھر انکے بعد دوسرے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا آج کے دن تم اختلاف کے اعتبار سے بہت زیادہ ہو۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے قریب صف میں وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحبان علم اور بردباروں سے پرہیز کرنیوالے ہوں انکے بعد ان جیسے پھر رسول خدا نے تین مرتبہ فرمایا اسکے علاوہ رسول خدا نے فرمایا تم بازاروں میں شور کرنے سے احتراز کرو۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو صف میں آگے بڑھنے سے تاخیر کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور جو تمہارے پیچھے ہوں وہ تمہاری طرح کریں اور ایک جماعت ایسی بھی ہوگی جو اعمال خیر کرنے میں پیچھے رہے گی تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو فضل و کرم کے حصول میں پیچھے کر دے گا۔ (مسلم)

[illegible]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ میں تشریف لائے تو ان کو ٹکڑیاں بناتے ہوئے بیٹھے دیکھ کر فرمایا کیا بات ہے میں تم کو علیحدہ علیحدہ ٹکڑیوں میں بٹا ہوا دیکھتا ہوں ایکمرتبہ اور ہمیں اسطرح دیکھ کر سرکار نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ملائکہ کی طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے کسطرح رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں پہلی صف بہتر ہے اور آخری صف بدتر اور خواتین میں آخری صف بہتر ہے اور پہلی صف بدتر۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۰۲۵/۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

اپنی صفوں کو اس طرح متصل رکھو جس طرح دیوار کی اینٹیں) اور کندھے سے کندھا ملاؤ، اس خدا کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے، شیطان صفوں کے خلاء میں اس طرح داخل ہوتا ہے جس طرح بکری کا بچہ گھس گھس جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۰۲۶/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے ابتدائی صف کو مکمل کرو اس کے بعد دوسری صفوں کو بھی اسی طرح۔ اور صرف اخیر صف میں کمی روا رکھو۔ (ابوداؤد)

۱۰۲۷/۱۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلٰى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں میں شامل ہوتے ہیں

اور اس قدم سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو اور کوئی قدم نہیں جو نمازی کو صف میں شامل کر دے۔ (ابوداؤد)

۱۰۲۸/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے داہنے حصے کی جانب (خصوصی) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۰۲۹/۱۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے ہماری صفوں کو درست فرماتے جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تو تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۰۳۰/۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهٖ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب امامت فرماتے تو تکبیر تحریمہ سے پہلے داہنے طرف منہ کر کے فرماتے سیدھے ہو کر صفیں درست کرو اسی طرح بائیں جانب رُخ کر کے صفوں کی درستی کا حکم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۰۳۱/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جنکے کندھے نماز کی حالت میں نرم ہوں (یعنی سیدھے کھڑے ہوں کندھے اکڑے نہ ہوں) (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۳۲/۱۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۱۰۳۳ ۱۷ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِيْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِيْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۰۳۴ ۱۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

۱۰۳۵ ۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۱۰۳۶ ۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۱۰۳۷ ۲۱ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز شروع کرنے سے قبل مقتدیوں سے فرماتے سیدھے اور برابر ہو جاؤ خدا کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں تم کو عقب سے بھی اسیطرح دیکھتا ہوں جسطرح سامنے سے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمتیں بھیجتے ہیں صف اول پر۔ صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں۔ لیکن سرکار نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ صحابہ نے پھر عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں لیکن سرکار نے پھر صف اول ہی کے لیے ارشاد فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف پر بھی تو سرکار نے فرمایا دوسری صف پر بھی۔ اسکے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا رکھو۔ کندھے سے کندھا ملاؤ اور اپنے بھائیوں کے ساتھ آرام سے کھڑے ہو اور درمیانی جگہ کو پُر کرو کیونکہ خالی جگہوں میں شیطان اسطرح داخل ہو جاتا ہے جسطرح (حذف) بکری کا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو اس طرح سیدھا رکھو کہ کندھے سے کندھا مقابل ہو۔ درمیانی جگہوں کو بھرو اور آسانی کے ساتھ کھڑے ہو صف میں شیطان کے لیے فراخی نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اس کو اللہ ملائے گا اور جس نے صف کو قطع کیا اسکو اللہ تعالےٰ علیحدہ کر دے گا۔ (ابوداؤد) لیکن صاحب نسائی نے صرف صف کو ملانے تک نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جماعت میں) امام کو درمیان میں رکھو اور صف کے خلا کو پُر کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم صف اوّل سے پیچھے رہے گی تو اس کو اللہ تعالیٰ بھی دوزخ کے پچھلے حصّہ میں ڈالے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے علیحدہ نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا کہ تم نماز کا اعادہ کرو۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد) اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْمَوْقِفِ

نماز (با جماعت) میں کھڑے ہونے کا بیان

پہلی فصل

۱۰۳۸/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِیْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر تھا جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت کی جانب ہاتھ کرکے مجھے بائیں طرف سے اپنی داہنی جانب کھڑا کر دیا۔ (متفق علیہ)

۱۰۳۹/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ فَجِئْتُ حَتّٰی قُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَدَارَنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ یَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِیَدَیْنَا جَمِیْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰی اَقَامَنَا خَلْفَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آکر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا تو آپ نے مجھے کھینچ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اس دوران جبار بن صخر بھی آئے اور وہ سرکار کے بائیں جانب کھڑے ہوگئے۔ اس موقع پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہمیں وہاں سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ (مسلم)

۱۰۴۰/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَیَتِیْمٌ فِیْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور یتیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ - اپنے گھر میں - نماز ادا کی اور ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔ (مسلم)

۱۰۴۱/۴ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی تو مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا ہمارے ساتھ میری ماں یا خالہ بھی تھیں ان کو پیچھے کھڑا کیا۔ (مسلم)

۱۰۴۲/۵ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوبکرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ رکوع میں تھے میں صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع میں چلا گیا بعد میں چلتا ہوا صف میں شامل ہوگیا جب اس واقعہ کا ذکر سرکار کے سامنے ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے لیکن اس طرز عمل کا اعادہ نہ کیا جائے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۰۴۳/۶ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ

حضرت سمرہ بن جندب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں حکم فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۰۴۴/۷ وَعَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُصَلِّيْ وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتّٰى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ أَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۰۴۵/۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهٗ وَقَالَ فِيْ آخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ۔

۱۰۴۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

کہ جب نماز ادا کرنے والوں کی تعداد تین ہو تو ان میں سے ایک شخص آگے بڑھ جائے۔ (ترمذی)

حضرت عمار روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدائن میں نماز کی امامت کی میں ایک دوکان میں اوپر کھڑا تھا جبکہ مقتدی نیچے تھے اس موقعہ پر جناب حذیفہ تشریف لے آئے اور انہوں نے ہاتھ پکڑ کر مجھے دکان سے نیچے اتار دیا تو میں نیچے آگیا۔ نماز کے بعد جناب حذیفہ نے مجھ سے سوال کیا کیا آپ نے یہ نہیں سنا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص امام بنے تو اس کو مقتدیوں سے بلند مقام پر نہ کھڑا ہونا چاہیے یا اسی کی مانند ارشاد فرمایا۔ جناب عمار کہتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ سے کہا جب آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں نیچے اتر آیا۔ (ابوداؤد)

حضرت سہل ابن سعد ساعدی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے معلوم کیا گیا کہ سرکار دوعالم کا منبر کس لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ تو میں نے بتایا کہ وہ جھاؤ کی لکڑی کا بنا ہوا تھا جس کو فلاں خاتون کے آزاد کردہ غلام نے بنایا تھا۔ جب وہ تیار ہو گیا تو رسول اللہ اس پر کھڑے ہوئے جب اس کو رکھا گیا تو منبر سے اتر کر رسول اللہ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر تحریمہ کہی لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ رسول خدا نے قرأت کی اور رکوع کیا اور سرکار کے ساتھ اب نمازیوں نے رکوع کیا پھر سرکار نے رکوع سے سر اٹھایا پھر پیچھے پیر پیچھے ہٹے اور سجدہ کیا پھر منبر پر تشریف لائے تلاوت فرمائی اسکے بعد رکوع کیا رکوع سے سر اٹھا کر پیچھے ہٹے زمین پر سجدہ کیا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور امام مسلم نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے لیکن اس کے آخر میں اس طرح کہا ہے جب سرکار نماز سے فارغ ہوتے تو لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا نہیں کیا میں نے یہ عمل مگر اس لیے کہ تمہیں میری نماز کا علم ہو اور تم

(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ شریفہ میں نماز ادا کی اور لوگوں نے حجرہ کے باہر آپ کی اقتدا کی۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۴۷/۱۰ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ

حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ... کیا میں تمہیں رسول اللہ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں۔ راوی نے بتایا کہ جب

وصف الرجال وصف خلفهم الغلمان ثم صلى بهم فذكر صلاته ثم قال هكذا صلاة قال عبد الأعلى لا أحسبه إلا قال أمتي-

(رواه ابوداؤد)

۱۰۴۸/۱۱ وعن قيس بن عباد قال بينا انا في المسجد في الصف المقدم فجبذني رجل من خلفي جبذة فنحاني وقام مقامي فوالله ما عقلت صلاتي فلما انصرف فاذا هو ابي بن كعب فقال يا فتى لا يسوءك الله ان هذا عهد من النبي صلى الله عليه وسلم الينا ان نليه ثم استقبل القبلة فقال هلك اهل العقد ورب الكعبة ثلاثا ثم قال والله ما عليهم آسى ولكن آسى على من اضلوا قلت يا ابا يعقوب ما تعني باهل العقد قال الامراء-

(رواه النسائي)

سرکار نے امامت فرمائی تو پہلے مردوں کی صف بنائی گئی اسکے بعد بچوں کی صف بنی اسکے بعد راوی نے بقیہ نماز کا طریقہ بھی بتایا اور کہا کہ سرکار ایسے ہی نماز پڑھتے تھے۔ عبد الاعلیٰ نے کہا ہے کہ میں یہ گمان نہیں کرتا کہ راوی نے میری اُمت کے لفظ کو استعمال کیا ہو۔ (ابوداؤد)

جناب قیس بن عباد روایت کرتے ہیں کہ ایک مسجد میں پہلی صف میں نماز ادا کر رہا تھا ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچا اور کھینچکر میری جگہ کھڑے ہو گئے اس دوران مجھے اپنی نماز کا کوئی خیال نہ رہا (یعنی یکسوئی ختم ہو گئی) جب نماز سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ جناب اُبی بن کعب تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا صاحبزادے اللہ تعالیٰ تمہیں پریشانیوں سے محفوظ رکھے یہ رسول خدا کا ہم سے معاہدہ ہے کہ ہم صف اول میں آ کر کھڑے ہوں اسکے بعد جناب ابی نے قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا رب کعبہ کی قسم اہل عقد ہلاک ہو گئے یہ جملہ جناب ابی نے تین مرتبہ فرمایا اسکے بعد کہنے لگے خدا کی قسم میں مالداروں پر افسوس [illegible] ان پر ہے جو مالداروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابو یعقوب (کنیت جناب ابی بن کعب) سے معلوم کیا کہ اہل عقد سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا مالدار لوگ (نسائی)

بَابُ الْإِمَامَةِ

امامت کا بیان

پہلی فصل

۱۰۴۹/۱ عن ابي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله فان كانوا في القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان كانوا في السنة سواء فاقدمهم هجرة فان كانوا في الهجرة سواء فاقدمهم سنا ولا يؤمن الرجل الرجل في سلطانه ولا يقعد في بيته على تكرمته الا باذنه رواه مسلم وفي رواية له ولا يؤمن الرجل الرجل في اهله-

۱۰۵۰/۲ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانوا ثلاثة فليؤمهم احدهم واحقهم بالامامة اقرؤهم رواه مسلم وذكر حديث مالك بن الحويرث في باب بعد باب فضل الاذان-

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن کریم کا زیادہ عالم ہو اور اگر سب لوگ ایک جیسے ہی ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرے اور اگر اس معاملہ میں سب برابر ہوں تو ہجرت میں سبقت کرنے والا قابل ترجیح ہے اور اگر ہجرت کے معاملہ میں بھی سب ایک جیسے ہوں تو معمر آدمی امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اور نہ امامت کرے کوئی کسی دوسرے کی حکومت کے زعم میں اور نہ بیٹھے کسی کے گھر میں عزت کی جگہ بغیر اسکی اجازت کے (مسلم لیکن [illegible] ہو کی ایک اور روایت کے مطابق اسطرح ہے کہ کوئی کسی کے گھر میں۔

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب نماز پڑھنے والے تین فرد ہوں تو ان میں سے ایک آدمی امامت کرے اور امامت کا حقدار ان میں بہتر قرآن پڑھنے والا فرد ہے (مسلم اور مالک بن حویرث کی حدیث باب الاذان کے بعد کسی باب میں ذکر کی گئی ہے۔

دوسری فصل

۱۰۵۱ ۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

۱۰۵۲ ۴ وَعَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِيْنَا إِلٰى مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا قَالَ أَبُوْ عَطِيَّةَ فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّيْ بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّيْ بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلٰى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۵۳ ۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمٰى

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

۱۰۵۴ ۶ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۰۵۵ ۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوْتَهٗ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۰۵۶ ۸ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ إِمَامًا يُصَلِّيْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر فرد اذان پڑھے اور قرآن کریم بہتر پڑھنے والا امامت کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوعطیہ عقیلی روایت کرتے ہیں کہ جناب مالک بن حویرث ہماری مسجد (بنو عقیل) میں آتے اور حدیث نبوی سناتے ایک حدیث سناتے ہوئے نماز کا وقت ہوگیا۔ تو ابوعطیہ فرماتے ہیں ہم نے جناب مالک سے کہا آگے بڑھیں اور امامت کریں تو انہوں نے فرمایا تم میں سے ہی کوئی امامت کرے اور میں تمہیں امامت نہ کرنے کی وجہ بیان کروں گا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے جو شخص کسی قوم میں ملاقات کے لیے جائے تو انکی امامت نہ کرے بلکہ اس قوم میں ہی سے کوئی امامت کرے (ابوداؤد۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے صرف وجہ امامت تک اختصار کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو امامت کے لیے نامزد فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تین فرد ایسے ہیں جن کی نمازیں کانوں سے بلند نہیں ہوتیں (۱) مالک سے بھاگا ہوا غلام جب تک وہ واپس آ ئے (۲) وہ عورت جس نے اپنے شوہر کی ناراضگی کی حالت میں رات بسر کی (۳) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ان تین افراد کی نماز قبول نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (۲) وہ شخص جو نماز کے لیے تاخیر کرکے آئے اور تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت گزار کر (۳) اور وہ شخص جس نے کسی آزاد فرد کو غلام بنا رکھا ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

سلامہ بنت حر روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ نمازی امامت کے لیے ایک دوسرے پر ٹالیں گے۔ اور مسجد میں امامت کرنے والا نہ ملے گا۔ (احمد

پڑھو۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

۱۰۵۷ ۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَیْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اگرچہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہو اور نماز با جماعت واجب ہے ہر امام کے پیچھے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر اگرچہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو اور نماز جنازہ ہر مسلمان کیلئے واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

۱۰۵۸ ۱۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ یَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْاَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُوْنَ یَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ اَوْحٰى اِلَیْهِ اَوْحٰى اِلَیْهِ كَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا یُغَرّٰى فِیْ صَدْرِیْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَیَقُوْلُوْنَ اُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ عَلَیْهِمْ فَهُوَ نَبِیٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْیَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّیْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِیْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ وَكَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّیْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَیِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِیْ قَمِیْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَیْءٍ فَرَحِیْ بِذٰلِكَ الْقَمِیْصِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عمرو بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایسی جگہ مقیم تھے جو دریا کے کنارے تھی اور قافلوں کی گذر گاہ بھی۔ جب قافلے وہاں آتے تو ہم قافلے والوں سے حالات حاضرہ کے بارے میں معلوم کرتے تھے اور [illegible] اس کے بعد ہم نے ہر مرتبہ قافلہ والوں سے معلوم کیا کہ جنہوں نے اعلان نبوت کیا ہے وہ کون ہیں اور انکا کیا تعارف ہے؟ تو قافلہ والوں نے بتایا کہ ان کا (نبی علیہ السلام) خیال یہ ہے کہ ان کو اللہ نے مبعوث فرمایا ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا ہے اور وحی بھیجی ہے راوی کہتے ہیں کہ اسطرح میں سن سن کر کلام الٰہی کو یاد کرتا رہتا اور وہ میرے سینے میں چپک جاتا۔ عرب والے اپنے اسلام کے اظہار کے سلسلہ میں فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے اور کہتے تھے ان (نبی علیہ السلام) کو انکی قوم قریش کیلئے چھوڑ دو۔ اگر وہ اپنی قوم قریش پر غالب آجائیں اور مکہ فتح ہو جائے تو وہ نبی صادق ہیں جب مکہ فتح ہوا تو لوگوں نے اسلام لانے میں جلدی کی میرے والد نے بھی قوم کے بقیہ افراد پر سبقت کی اور اسلام لانے کے بعد آکر اپنی قوم سے کہا خدا کی قسم میں نبی برحق کے پاس سے آیا ہوں۔ مجھے نبی برحق نے فلاں فلاں وقت اسطرح نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو اذان کہو اور ایک ایسا شخص امامت کرے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو چونکہ اپنے قبیلہ والوں میں مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا کیونکہ میں باہر سے آنے والے قافلوں سے قرآن سنکر یاد کر لیا کرتا تھا چنانچہ مجھے امام بنایا گیا اور میری عمر چھ سال تھی جب میں امامت کیلئے کھڑا ہوا تو ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا جب میں سجدہ میں جاتا تو چادر سمٹ جاتی تھی چنانچہ ایک عورت نے لوگوں سے کہا کہ تم ہماری نظروں سے امام کی شرمگاہ کی پردہ داری کا انتظام نہیں کر سکتے تب لوگوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے کرتا بنایا۔ چنانچہ اس کرتے کے ملنے سے مجھے جو خوشی ہوئی ایسی کبھی نہ ہوئی تھی۔ (بخاری)

۱۰۵۹ ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی ہجرت کے ابتدائی دور میں

الاولون المدينة كان يؤمهم سالم مولى ابي حذيفة وفيهم عمر وابو سلمة ابن عبد الاسد۔ (رواه البخاري)

مدینہ منورہ میں جناب سالم جو حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام تھے امامت کرتے تھے حالانکہ اس دوران جناب عمر اور حضرت ابو سلمہ بن عبدالاسد بھی موجود ہوتے تھے۔ (بخاری)

١٠٦٠ ١٢ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا ترفع لهم صلوتهم فوق رءوسهم شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط واخوان متصارمان۔ (رواه ابن ماجة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے ایک بالشت بھی بلند نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے مقتدی ناخوش ہوں (۲) ایسی عورت جو خاوند کی ناراضگی میں رات بسر کرے (۳) ایسے دو بھائی جن کی آپس میں ناچاقی ہو۔ (ابن ماجہ)

باب ما على الامام

امام پر مقتدیوں کے حقوق

پہلی فصل

١٠٦١ ١ عن انس قال ما صليت وراء امام قط اخف صلوة ولا اتم صلوة من النبي صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة ان تفتن امه۔ (متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کی اقتدا میں ایسی مکمل اور مختصر نماز ادا نہیں کی جیسی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کی۔ اگر آپ دوران نماز کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس خیال سے کہ اس کی ماں فتنہ میں نہ پڑ جائے نماز کو مختصر فرما دیتے تھے (متفق علیہ)

١٠٦٢ ٢ وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لادخل في الصلوة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي فاتجوز في صلوتي مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه۔ (رواه البخاري)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ طویل نماز پڑھوں لیکن جب کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس بچے کی ماں کی شدت فکر کی بنا پر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ (بخاری)

١٠٦٣ ٣ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء۔ (متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اسکو چاہیے کہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں بیمار، کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کرے۔ (متفق علیہ)

١٠٦٤ ٤ وعن قيس بن ابي حازم قال اخبرني ابو مسعود ان رجلا قال والله يا رسول الله اني لاتاخر عن صلوة الغداة من اجل فلان مما يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في موعظة

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابو مسعود نے بیان کیا کہ ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ میں فلاں شخص کی وجہ سے فجر کی جماعت سے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ نماز میں بہت طول دیتا ہے

أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے نصیحت فرماتے وقت سرکار کو اتنے غصہ میں اس سے پہلے نہ دیکھا تھا آپ نے فرمایا بعض لوگ تم میں سے نفرت دلانے والے ہیں جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اسکو چاہیے کہ بوڑھوں کمزوروں اور ضرورتمندوں کا خیال رکھے (بخاری ومسلم)

١٠٦٥/٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنْ فَصْلِ الثَّانِي۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تم میں سے امامت کریں گے اگر انہوں نے ٹھیک نماز پڑھائی تو تمہارے لیے اجر اور غلط پڑھائی تو تمہاری ہو گئی اور وبال ان پر (بخاری)

تیسری فصل

١٠٦٦/٦ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ ادْنُهْ فَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری نصیحت فرمائی کہ جب تم قوم کی امامت کرو تو نماز میں تخفیف کرو (مسلم) لیکن جناب عثمان ہی کی ایک روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے فرمایا تم قوم کی امامت کرو میں نے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں کچھ محسوس کرتا ہوں اسپر رسول خدا نے فرمایا قریب آجاؤ جب میں قریب ہوا تو سرکار نے میری دونوں چھاتیوں کے درمیان دست مبارک رکھا پھر فرمایا گھوم جاؤ .... جب میں گھوما تو آپ نے دست مبارک میری پشت پر دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا اور مجھ سے فرمایا اب قوم کی امامت کرو اور جو قوم کی امامت کرے اسکو چاہیے کہ وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں کمزور مریض اور حاجت مند بھی لیکن جب اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے)

١٠٦٧/٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تخفیف کا حکم فرماتے اور خود بھی سورۂ صافات سے ہماری امامت فرماتے۔ (نسائی)

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُومِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوقِ

مقتدی اور امام کی متابعت اور مسبوق کے بارے میں حکم

پہلی فصل

١٠٦٨/٨ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ

حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی اقتدا میں نماز

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْأَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۹/۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ أَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۷۰/۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔

۱۰۷۱/۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ إِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ إِلٰى أَجْمَعُوْنَ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔

۱۰۷۲/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ

ادا کرتے تھے۔ جب سرکار سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے تو ہم میں سے کوئی اپنی کمر کو سیدھا نہ کرتا یہاں تک کہ سرکار سجدہ کے لیے پیشانی زمین پر رکھتے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب نماز مکمل ہوئی تو سرکار نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم رکوع، سجود، قیام و سلام میں مجھ پر سبقت نہ کرو بلاشک میں تم کو سامنے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام پر سبقت نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔ (متفق علیہ لیکن امام بخاری نے ولا الضالین کے بعد آمین کے الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے سے گر گئے جس سے آپ کی داہنی کروٹ چھل گئی اسکے بعد آپ نے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھی۔ ہم نے بیٹھ کر آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی نماز سے فارغ ہو کر سرکار نے فرمایا امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتدا کی جائے۔ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے اُٹھے تو تم بھی اُٹھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے . . . . تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو لیکن حمیدی نے کہا ہے کہ یہ آپکی قدیم بیماری کی وجہ سے تھا اسکے بعد سرکار نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی لیکن مقتدی صحابہ نے کھڑے ہو کر اور آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا اور عمل صرف رسول اللہ کے آخری فعل پر کیا جاتا ہے یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں جبکی تائید امام مسلم نے بھی کی ہے اور صرف سب بیٹھ کر نماز پڑھو تک حدیث کو بیان کیا ہے اور امام مسلم نے ایک روایت میں اس طرح نقل کیا

[illegible]

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ زیادہ علیل ہو گئے یعنی علالت کی وجہ سے نقاہت زیادہ ہوئی تو جناب بلال نماز کے بارے میں

مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً فَقَامَ یُھَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ وَرِجْلَاہُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ حِسَّہٗ ذَھَبَ یَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ فَجَآءَ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ یَّسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ قَائِمًا وَّکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَاعِدًا یَقْتَدِیْ اَبُوْبَکْرٍ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا یُسْمِعُ اَبُوْبَکْرٍ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ۔

اطلاع دینے آئے تو آپ نے فرمایا کہ جناب ابوبکر کو امامت کے لیے کہا جائے تو ان دنوں جناب ابوبکر نے امامت فرمائی جب سرکار کی طبیعت بہتر ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان اُن کے سہارے اس انداز میں مسجد میں تشریف لائے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اس طرح مسجد میں داخل ہوئے جب جناب ابوبکر کو آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن نبی علیہ السلام نے اشارہ سے روک دیا اور ان کے بائیں طرف بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اس وقت جناب ابوبکر کھڑے ہوئے اور سرکار کی اقتدا کر رہے تھے اور دوسرے نمازی جناب ابوبکر کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے۔ (متفق علیہ لیکن امام بخاری و مسلم کی دوسری روایت کے مطابق جناب ابوبکر تکبیر کے فرائض ادا کر رہے تھے)

۱۰۷۳/۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنے سر کو اُٹھاتا ہے اس کو اس بات کا خوف یا ڈر نہیں کہ اللہ تعالےٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے۔ (بخاری و مسلم)

دوسری فصل

۱۰۷۴/۷ عَنْ عَلِیٍّ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْیَصْنَعْ کَمَا یَصْنَعُ الْاِمَامُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت علی و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور امام حالت نماز میں ہو تو جیسا کہ امام کرتا ہے ویسا ہی مقتدی بھی کرے۔ (ترمذی)

۱۰۷۵/۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْہُ شَیْئًا وَّمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم حالت سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو لیکن اسکو مطلقاً شمار میں نہ لاؤ اور جسکو رکعت مل گئی اسکو جماعت مل گئی۔ اور اسکا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جسکو رکوع مل گیا اسکی رکعت مکمل ہو گئی (ابوداؤد)

۱۰۷۶/۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ یُّدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَہٗ بَرَآءَتَانِ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَآءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رضائے الٰہی کے لیے چالیس دن نماز با جماعت اسطرح ادا کی کہ اسکی تکبیر تحریمہ بھی قضا نہ ہوئی تو اسکے لیے دو آزادیاں لکھی جاتی ہیں ایک آزادی نار دوزخ سے اور دوسری نفاق سے۔ (ترمذی)

۱۰۷۷ ۱۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لیے گیا تو دیکھا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی اجر عطا فرمائے گا جتنا کہ نماز با جماعت ادا کرنے والوں کو ملا ہے اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۰۷۸ ۱۱ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ایسے وقت آیا جبکہ رسول اللہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا کوئی ہے جو اس شخص کیساتھ نماز ادا کر کے اسکے ساتھ بھلائی کرے اس موقعہ پر ایک صاحب نے کھڑے ہو کر اسکے ساتھ نماز ادا کر لی۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۷۹ ۱۲ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ بِأَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کی حالت بیان نہیں کرتیں تب آپ نے فرمایا کہ جب سرکار کی بیماری زیادہ بڑھ گئی تو اس وقت آپ نے معلوم فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ اور وہ سب آپکا انتظار کر رہے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ لگن (بڑے برتن) میں پانی رکھو چنانچہ پانی رکھا گیا اور آپ نے غسل فرمایا اور جب مسجد کو جانے کا ارادہ کیا تو کمزوری کی وجہ سے غشی طاری ہو گئی جب تھوڑے وقفہ کے بعد افاقہ ہوا تو پھر نماز کے بارے میں دریافت فرمایا تو حاضرین نے کہا نہیں پھر آپ نے پانی منگوا کر غسل فرمایا لیکن کھڑے ہونے سے قبل ہی غشی طاری ہوتی جب افاقہ ہوا تو نماز کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا ابھی نہیں پڑھی ہے تو آپ نے پھر لگن میں پانی منگوا کر غسل کیا لیکن مسجد میں جانے سے قبل کمزوری کی وجہ سے غشی کی کیفیت ہو گئی تھوڑی دیر بعد افاقہ ہوا تو پھر آپ نے نماز کے بارے میں دریافت فرمایا تو بتایا گیا یا رسول اللہ صحابہ مسجد میں آپکے منتظر ہیں تاکہ نماز عشاء ادا کریں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں چنانچہ قاصد نے آکر حکم نبوی جناب صدیق اکبر کو سنایا جناب صدیق اکبر چونکہ نہایت رقیق القلب تھے اس لیے انھوں نے حضرت عمر سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ لیکن حضرت عمر نے

صل بالناس فقال له عمر انت احق بذلك فصلى ابو بكر تلك الايام ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم وجد في نفسه خفة وخرج بين رجلين احدهما العباس لصلوة الظهر وابو بكر يصلي بالناس فلما رآه ابو بكر ذهب ليتأخر فاومأ اليه النبي صلى الله عليه وسلم بان لا يتأخر فقال اجلساني الى جنبه فاجلساه الى جنب ابي بكر والنبي صلى الله عليه وسلم قاعد وقال عبيد الله فدخلت على عبد الله ابن عباس فقلت له الا اعرض عليك ما حدثتني عائشة عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هات فعرضت عليه حديثها فما انكر منه شيئا غير انه قال اسمت لك الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي۔
(متفق عليه)

۱۰۸۰/۱۳ وعن ابي هريرة انه كان يقول من ادرك الركعة فقد ادرك السجدة ومن فاتته قراءة ام القرآن فقد فاته خير كثير۔
(رواه مالك)

۱۰۸۱/۱۴ وعنه انه قال الذي يرفع رأسه ويخفضه قبل الامام فانما ناصيته بيد الشيطان۔
(رواه مالك)

کہ اس منصب کے آپ زیادہ اہل ہیں لہٰذا ان ایام (علالت) میں حضرت ابوبکر نے امامت فرمائی۔ پھر جب رسول اللہ کو مرض سے افاقہ ہوا تو نماز ظہر کے لیے دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لائے ان میں سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت جناب صدیق نماز پڑھا رہے تھے جب حضرت ابوبکر کو آپ کی آمد کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپ نے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور ان دونوں حضرات سے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو۔ لہٰذا ان حضرات نے سرکار علیہ السلام کو جناب صدیق کے پہلو میں بٹھا دیا اور حضور علیہ السلام بیٹھ گئے۔ راوی حدیث عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں آپ سے وہ حدیث جو حضور علیہ السلام کی علالت کے بارے میں ہے اور میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے بیان نہ کروں تو ابن عباس نے فرمایا بیان کرو چنانچہ میں نے حدیث نقل کی تو ابن عباس نے اسکے بارے میں کچھ نہ فرمایا البتہ یہ کہا کہ میں اس دوسرے شخص کا نام بتاؤں جو حضرت عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا فرمایئے تو انہوں نے کہا کیا حضرت عائشہ نے دوسرے شخص کا نام نہیں بتایا میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا وہ دوسرے شخص حضرت علی تھے (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت کو پا لیا اور جس کی قرأت میں سورۂ فاتحہ رہ گئی اس کا بہت سا ثواب چھوٹ گیا۔
(مالک)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص (امام سے) اپنے سر کو پہلے اٹھاتا .... اور اس کو رکھتا ہے درحقیقت اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (مالک)

WWW.NAFSEISLAM.COM

باب من صلى صلوة مرتين

دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

۱۰۸۲/۱ عن جابر قال كان معاذ بن جبل يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يأتي قومه فيصلي بهم۔
(متفق عليه)

۱۰۸۳/۲ وعنه قال كان معاذ يصلي مع النبي صلى الله

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ بن جبل پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی جا کر امامت کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ رسول اللہ کے ساتھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ۔

نماز عشاء ادا کرتے تھے پھر اپنی قوم میں آکر دوبارہ عشاء کی امامت کرتے تھے اور وہ انکے لیے نفل ہوتی تھی (یعنی پہلی نماز جو سرکار کی امامت میں ادا کی تھی) (بیہقی و بخاری)

دوسری فصل

۱۰۸۴ ۳ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ وَانْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت یزید بن اسود روایت کرتے ہیں کہ میں حج کے موقع پر رسول خدا کے ساتھ تھا میں نے رسول خدا کے ساتھ مسجد خیف میں نماز فجر ادا کی نماز سے فارغ ہو کر جب ...... مسجد سے باہر تشریف لائے تو دو شخصوں کو بالکل آخر میں بیٹھا دیکھ کر فرمایا کہ ان دونوں کو بلایا جائے جب وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ انکا خوف سے بدن تھر تھرا رہا تھا تو سرکار نے ان سے دریافت کیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے میں کونسی چیز مانع رہی ہے ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے پہلے ہی اپنے گھروں میں نماز ادا کر لی تھی سرکار نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا جب تم گھر میں نماز ادا کر چکے ہو اور مسجد میں اگر نماز تیار پاؤ تو جماعت میں شامل ہو جاؤ تحقیق یہ نماز دوسری تمہارے لیے نفل

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۱۰۸۵ ۴ عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت بسر بن محجن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ مجلس میں تھے اس وقت نماز کے لیے اذان کہی گئی سرکار دو عالم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو دیکھا کہ محجن بیٹھے ہوئے ہیں تو ان سے رسول خدا نے دریافت فرمایا! تمہیں ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے میں کونسی بات مزاحم ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ محجن نے عرض کیا بیشک میں مسلمان ہوں لیکن میں نے اپنے گھر میں نماز ادا کر لی تھی اس موقعہ پر رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور جماعت شروع ہونے والی ہو تو اگرچہ تم نماز ادا کر چکے ہو جب بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو۔

(مالک و نسائی)

۱۰۸۶ ۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ

اسد بن خزیمہ قبیلہ کے ایک شخص نے حضرت ابوایوب انصاری سے معلوم کیا کہ ایک شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا ہے اور وہاں نماز با جماعت تیار ہوتی ہے۔ اور میں نماز باجماعت ادا کرتا ہوں لیکن دل میں خلش محسوس ہوتی ہے۔ اس پر جناب ایوب نے فرمایا

سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّأَبُوْدَاوٗدَ۔

۱۰۸۷/۶ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ قَالَ إِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ أَحْسِبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَّهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

۱۰۸۸/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهٗ فَقَالَ إِنِّيْ أُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ أُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْإِمَامِ أَفَأُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ أَيَّتَهُمَا أَجْعَلُ صَلٰوتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۸۹/۸ وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ أَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَّرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۰۹۰/۹ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

کہ میں نے یہی بات رسول اللہ سے معلوم کی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس (نمازی) کے لیے جماعت کا حصہ ہے (مالک و ابوداؤد)

حضرت یزید بن عامر روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو مجھے بیٹھا دیکھ کر فرمایا اے یزید کیا تم اسلام نہیں لائے ہو؟ میں نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں، تو سرکار نے فرمایا تمہیں نماز باجماعت میں شرکت سے کس چیز نے روکا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے گھر میں نماز ادا کرلی تھی اور میرا خیال یہ تھا کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہوگی۔ تب سرکار نے فرمایا جب تم نماز کے لیے نکلو اور لوگوں کو نماز میں مشغول پاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھو اگرچہ تم نماز ادا کرچکے ہو یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل اور پہلی فرض ہو جائے گی۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں گھر سے نماز پڑھ کر چلوں اور جماعت کو تیار پاؤں تو کیا میں نماز باجماعت میں شامل ہوجاؤں تو انہوں نے فرمایا ہاں اس شخص نے پھر معلوم کیا کہ اب میری (اصل) نماز کون سی ہوگی ابن عمر نے فرمایا کہ یہ تمہاری طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی مقبولیت پر ہے کہ وہ ان دونوں میں کس کو قبول کرلے۔

(مالک)

حضرت سلیمان مولیٰ حضرت میمونہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بلاط شہر میں حضرت ابن عمر کے پاس آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ بیٹھے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا آپ جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے ابن عمر نے فرمایا بیشک میں نماز پڑھ چکا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک دن میں دوبارہ نماز نہ پڑھو (احمد، ابوداؤد، نسائی)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے مغرب یا فجر کی نماز پڑھی پھر اس کو جماعت تیار ملی تو وہ امام کے ساتھ دوبارہ جماعت کے ساتھ نہ پڑھے۔

(مالک)

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

سنتیں اور ان کے فضائل

پہلی فصل

۱۰۹۱ ۱ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب و روز میں بارہ رکعت پڑھے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے ان میں چار ظہر کے فرضوں سے پہلے دو بعد میں، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے (ترمذی) لیکن امام مسلم کی روایت کے مطابق راویہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی مسلمان جو شب و روز میں بارہ رکعت نفل نماز ادا کرے جو فرض کے علاوہ ہیں تو اس کے لیے اللہ تعالے جنت میں گھر بناتا ہے یا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا)

۱۰۹۲ ۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں قبل ظہر اور دو رکعتیں بعد ظہر اور دو رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں ادا کیں اسی طرح دو رکعتیں بعد عشاء دولت سرائے نبوی میں ادا کیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت دو رکعتیں اختصار کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

(متفق علیہ)

۱۰۹۳ ۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مسجد میں) کچھ نہ پڑھتے لیکن جب گھر تشریف لاتے تو دو رکعت نماز (نفل) ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۰۹۴ ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ؟ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کے بارے میں جو فرض کے علاوہ تھیں حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکار ظہر سے قبل چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے تھے پھر مسجد میں جا کر ظہر کی امامت فرماتے اور بعد میں گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھا کر دو رکعتیں گھر میں آکر پڑھتے پھر عشاء کی امامت فرماتے اور میرے گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے

وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ أَبُوْدَاوُدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔

اور شب میں نو رکعتیں پڑھتے جس میں وتر شامل ہوتے ۔ اور کبھی کھڑے ہو کر رات میں طویل نماز ادا کرتے اور کبھی بیٹھ کر جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجود بھی اسی انداز میں کرتے لیکن جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو سجدہ بھی اسی انداز سے فرماتے ۔ اور طلوع فجر کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھتے تھے (مسلم لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ پھر نکلتے مکان سے باہر آکر فجر کی امامت فرماتے تھے)

۱۰۹۵/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نوافل میں فجر کی دو (سنتوں) رکعتوں سے زیادہ کسی اور نماز (نفل) کا اتنا اہتمام نہیں فرماتے تھے. (متفق علیہ)

۱۰۹۶/۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو (سنتیں) رکعتیں دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں (مسلم)

۱۰۹۷/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھو یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا اس کے بعد فرمایا یہ اسکے لیے ہے جو چاہے ورنہ اس کو سنت مؤکدہ جاننا مناسب نہیں ہے ۔ (متفق علیہ)

۱۰۹۸/۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز ادا کرے اس کو چاہیے کہ وہ چار رکعت پڑھے (مسلم لیکن اسی میں ایک اور روایت کے مطابق فرمایا تم میں سے کوئی جمعہ سے فارغ ہو جائے تو اس کے بعد چار رکعت نماز (نفل) ادا کرے ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسری فصل

۱۰۹۹/۹ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو نماز ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی . . . . محافظت کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر نار دوزخ حرام فرما دے گا ۔ (احمد ۔ ابوداؤد ترمذی نسائی ۔ ابن ماجہ)

۱۱۰۰/۱۰ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلی چار رکعتیں ہیں کہ جن کے درمیان

تَسْلِيْمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۰۱/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۲/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

۱۱۰۳/۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۴/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

۱۱۰۵/۱۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهُ جِدًّا۔

۱۱۰۶/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۷/۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سلام نہیں ہے۔ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد چار رکعت (سنتیں) قبل ظہر ادا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس میں یہ محبوب رکھتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرے نیک عمل اوپر چڑھیں۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت) ادا کرے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ ادا فرماتے اور ان دونوں رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتے اور جو ان کے مسلمانوں اور مومنوں سے متبعین ہیں ان پر سلام بھیجتے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے دو رکعتیں (نفل) پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہی تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہہ کر یہ اضافہ کیا کہ حدیث عمر ابن ابی خثعم کے علاوہ اور کسی سے منقول نہیں اور صاحب بخاری نے فرمایا ہے کہ ابن ابی خثعم نہ صرف ضعیف بلکہ منکر حدیث بھی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بیس رکعت نماز (نفل) پڑھی اللہ تعالےٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(ترمذی)

حضرت عائشہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے کبھی عشاء کی نماز اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

طرح نہیں پڑھی کہ آپ نے میرے پاس تشریف لاکر چار یا چھ رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔ (ابوداؤد)

۱۱۰۸[۱۸] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَإِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ادبار النجوم سے مراد دو رکعتیں قبل نماز فجر اور دو رکعتیں ادبار سجود بعد مغرب ہیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۱۱۰۹[۱۹] عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ دوپہر کے بعد ظہر سے پہلے کی چار سنتیں اجر و ثواب میں ان چار رکعتوں کے برابر شمار ہوتی ہیں جو تہجد میں پڑھی جاتی ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو اس کے بعد سرکار دو عالم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ہر چیز کے سائے داہنیں اور بائیں جانب اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے پھرتے ہیں حالانکہ وہ خوار ہیں (ترمذی و بیہقی در شعب الایمان)

۱۱۱۰[۲۰] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی قضا نہیں کیں (متفق علیہ لیکن امام بخاری نے اس طرح بھی نقل کیا کہ جناب صدیقہ نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس نے سرکار کو اس عالم سے بلایا سرکار نے اللہ سے ملاقات تک ان رکعتوں کو ترک نہ فرمایا)

۱۱۱۱[۲۱] وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مختار بن فلفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد کی سنتوں کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر اس شخص کے ہاتھوں پر ضرب لگاتے جو عصر کے بعد نماز کی نیت کرتا اور تکبیر تحریمہ کہتا تھا حالانکہ ہم غروب کے بعد مغرب سے پہلے یہ سنتیں سرکار دو عالم کی حیات ظاہری میں پڑھتے تھے اس موقع پر میں نے ان سے (حضرت انس سے) سوال کیا کہ سرکار بھی یہ سنتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سرکار کو پڑھتے دیکھا تھا لیکن آپ نے نہ تو ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔ (مسلم)

۱۱۱۲[۲۲] وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ أَنَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں مقیم تھے جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا تو ہم سب جلدی سے آگے بڑھتے اور مسجد کے ستونوں کی آڑ میں دو رکعتیں پڑھتے اگر کوئی مسافر مسجد میں آجاتا تو وہ نمازیوں کی

الصَّلٰوۃَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيْهِمَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۱۳ / ۲۳ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ أَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۱۴ / ۲۴ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ۔

۱۱۱۵ / ۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۱۱۶ / ۲۶ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا۔

۱۱۱۷ / ۲۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

۱۱۱۸ / ۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهٗ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ

کثرت کے سبب یہ گمان کرتا تھا کہ جماعت ختم ہو گئی کیونکہ لوگ دو دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ (مسلم)

جناب مرثد بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عقبہ جہنی کے پاس گیا اور اس سے کہا کیا میں آپ کو ابی تمیم کے اس عمل سے تعجب میں نہ ڈالوں کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے تو جناب عقبہ نے کہا کہ ہم بھی سرکار دو عالم کے عہد میں یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے میں نے کہا کہ اب نہ پڑھنے کی کیا بات ہے تو انہوں نے کہا (دنیا کی) مشغولیت۔

(بخاری)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنی عبد الاشہل کی مسجد میں پڑھی، سرکار نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد نماز (نوافل یا سنتیں) پڑھ رہے ہیں تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز گھر میں پڑھنے کی ہے۔ (ابو داؤد) لیکن صاحب ترمذی و نسائی کی روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ لوگ نوافل یا سنتیں پڑھنے کھڑے ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز (رکعتیں) گھر میں پڑھنا لازم کر لو۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اتنی طویل قرات فرماتے تھے کہ مسجد کے سارے نمازی چلے جاتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت مکحول اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مختلف راویوں کے ذریعہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بغیر کلام کئے دو یا چار رکعت نماز سنت یا نفل ادا کی تو اس کی نماز علیین میں بلند کی جاتی ہے۔ (مکحول کی روایت مرسل ہے)

حضرت حذیفہ بھی مذکورہ بالا انداز سے روایت کرتے ہیں جو اس اضافہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مغرب کے بعد دو رکعتیں فوراً پڑھو کیونکہ یہ بھی فرضوں کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں اور رزین نے ان دونوں حدیثوں کو روایت کیا لیکن صاحب بیہقی نے کچھ اضافہ کے ساتھ جناب حذیفہ کے حوالہ سے م [illegible]

حضرت عمرو بن عطاء روایت کرتے ہیں کہ جناب نافع بن جبیر نے انہیں جناب سائب کے پاس یہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا کہ انہوں نے جناب امیر معاویہ کو جس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسکے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے حضرت امیر معاویہ کیساتھ جمعہ کی نماز

فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مقصورہ دو جگہ (جہاں کہ تکبیر کہتا ہے) میں ادا کی ہے جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اپنی جگہ کھڑے ہو کر سنتیں اور نوافل پڑھے جب حضرت امیر معاویہ اپنے گھر پہنچے تو مجھے بلا کر فرمایا کہ جو عمل نماز جمعہ کے بعد سنتیں پڑھنے کا تم نے کیا ہے اب اسکا اعادہ نہ کرنا یہاں تک کہ تم باتیں کر لو یا مسجد سے باہر نکل جاؤ کیونکہ رسول اللہ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم نمازوں کو نہ ملائیں یا تو گفتگو کر کے اس میں فصل کریں یا مسجد سے باہر آ جائیں۔ (مسلم)

1119 29 وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْبَعًا۔

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ کی نماز مکہ میں (خانہ کعبہ) پڑھتے تو اپنی جگہ سے آگے بڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد اور آگے بڑھ کر چار رکعتیں پڑھتے تھے لیکن جب مدینہ طیبہ میں جمعہ پڑھتے تو فرض پڑھ کر گھر جاتے اور بقیہ نماز گھر میں ادا کرتے تھے مسجد میں نہیں جب ان سے یہ کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہی عمل رسول اللہ کا بھی تھا (ابوداؤد) لیکن صاحب ترمذی کہتے ہیں کہ راوی نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد آپ نے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد چار رکعتیں)

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

رات کے وقت نماز کا بیان

پہلی فصل

1120 1 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهٗ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہو کر فجر سے پہلے گیارہ رکعت نماز ادا کرتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور وتر کی ایک رکعت پڑھتے اور اس کے سجدہ کو اتنا طویل کرتے کہ جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں تلاوت کرے اور جب مؤذن اذان فجر کہہ کر خاموش ہوتا اور فجر ظاہر ہوتی تو آپ سجدہ سے سر اٹھاتے تھے اور اٹھ کر دو رکعت نماز (سنت) مختصر ادا فرماتے تھے اور پھر داہنی کروٹ لیٹ کر آرام فرماتے اور جب مکبر فجر کے لئے اقامت کہتا تو اٹھتے تھے۔

(متفق علیہ)

1121 2 وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ فجر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ خود

فَإِلَّا اضْطَجَعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۲ ۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۲۳ ۴ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۴ ۵ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۲۵ ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۶ ۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۷ ۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ فَأَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهُ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ

بھی آرام فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد داہنی کروٹ لیٹ کر آرام فرماتے تھے (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ رات میں تیرہ رکعات نماز ادا فرماتے جس میں وتر کی تین اور فجر کی دو سنتیں شامل ہوتیں۔ (مسلم)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ سات۔ نو یا گیارہ رکعتیں فجر کی سنتوں کے علاوہ پڑھتے تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز (تہجد) کے لیے اٹھتے تو پہلے دو رکعتیں مختصر ادا کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ محترمہ میمونہ کے گھر قیام کیا اور اس رات رسول اللہ کا قیام بھی انہیں کے یہاں تھا شب میں سرکار نے تھوڑی دیر اہل خانہ سے گفتگو فرمائی اور اس کے بعد آرام فرمایا۔ جب تہائی رات یا کم اس سے کچھ کم باقی رہ گئی تو سرکار اٹھے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بیشک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق اور اختلاف لیل و نہار میں صاحبان عقل و شعور کے لئے نشانیاں ہیں اس آیت کی تلاوت کے بعد ختم سورۃ تک تلاوت فرمائی۔ پھر مشک سے برتن میں پانی لیکر اچھی طرح وضو فرمایا اور اس وضو میں نہ تو حد اعتدال سے زیادہ پانی خرچ کیا نہ کم۔ اس کے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے میں بھی وضو کر کے سرکار کے بائیں جانب آکر نماز کے لئے کھڑا ہوا تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور مجھے بائیں سے داہنی جانب لاکر کھڑا کیا۔ اس طرح اس نماز کو سرکار نے تیرہ رکعات میں مکمل کیا۔ نماز سے فارغ ہوکر آرام کرنے لیے

فَأَذَّنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّذَكَرَ وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا۔

١١٢٨ وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
٩
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰٓؤُلَآءِ الْاٰيٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١١٢٩ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ
١٠
لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَّاَفْرَادِهٖ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّاِ مَالِكٍ وَّسُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ۔

١١٣٠ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
١١
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور سو گئے اور انکے سونے کا احساس اسطرح ہوا کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی کیونکہ جب سرکار گہری نیند سوتے تو خراٹوں کی آواز آتی تھی۔ لیکن جب جناب بلال کی اذان کی آواز آئی تو اٹھے اور بغیر تجدید وضو کے نماز ادا فرمائی۔ آپ دعا میں یہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔ خداوندا میرے قلب کو منور فرما میری آنکھوں کو روشنی میری سماعت کو نور اور میرے دا ہنے بائیں اوپر نیچے آگے پیچھے ہر اطراف نورانیت عطا فرما اور بعض مفسرین نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ میری زبان میں نور عطا فرما اور بعض روایت کے مطابق کہ میرے پٹھوں گوشت خون بالوں اور کھال میں نورانیت عطا فرما۔ متفق علیہ لیکن بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں اسطرح آیا ہے کہ میری ٢

موجان میں نورانیت اور تیرے لیے نور میں وسعت عطا فرما۔ اور مسلم کی ایک روایت میں اسطرح ہے خداوندا مجھے نور عطا فرما۔)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب رسول خدا کے دولت سرائے اقدس میں گزاری۔ جب سرکار نیند سے بیدار ہوئے تو مسواک کی اور وضو کیا اور اس دوران آپ نے آیت ان فی خلق السموات سے آخر سورۃ تک تلاوت فرمائی اس کے بعد دو رکعت کی نیت باندھی اور طویل رکوع و سجود کے ساتھ نماز مکمل کی اور نماز سے فارغ ہو کر ایسی گہری نیند سوئے کہ سوتے میں خراٹے نکلنے لگے پھر اٹھے مسواک اور وضو کیا آیت پڑھی اور طویل نماز پڑھ کر سو گئے پھر اٹھے اسطرح تین مرتبہ عمل کر کے آپ نے چھ رکعات پڑھیں پھر

([illegible] وتر پڑھے۔ مسلم)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے سوچا کہ میں سرکار کی رات کے وقت کی نماز کو دیکھوں گا راوی کہتے ہیں کہ سرکار جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے دو رکعتوں کی نیت باندھی جو مختصر ادا کیں اسکے بعد پھر دو رکعتیں ادا کیں جو بہت زیادہ طویل تھیں راوی نے نماز کے لمبا ہونے یعنی طویل کا لفظ تین مرتبہ استعمال کیا ہے پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلی دو رکعتوں سے کم تھیں" ساتھ ہی دو رکعتیں پڑھیں جو ان دو سے مختصر تھیں اس کے بعد پھر دو رکعتیں آخری دو سے مختصر ادا کیں۔ ان رکعات سے فارغ ہو کر وتر پڑھے اسطرح کل تیرہ رکعات پڑھیں (لیکن امام حمیدی نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا کہ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دو رکعتیں ان پہلی مرتبہ کے علاوہ تھیں۔ افراد حمیدی، موطا امام مالک۔ سنن ابو داؤد، جامع الاصول)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ کی عمر شریف زیادہ ہوئی اور بدن بھی بھاری ہو گیا تو اکثر نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے (متفق علیہ)

۱۱۳۱/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَآئِرَ الَّتِیْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَاْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِیْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے قدر و منزلت میں ملتی جلتی سورتیں معلوم ہیں جن کو رسول اللہ ، جمع فرماتے اور تلاوت کرتے تھے۔ راوی نے ایسی بیس سورتوں کا تذکرہ کیا جو ابتداء مفصلات سے ہیں جن کی ترتیب (عبداللہ بن مسعود) راوی نے کی ہے۔ وہ دو سورتیں ایک رکعت میں تلاوت فرماتے جن میں آخری سورتیں حٰم دخان اور سورہ عم یتساءلون ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۳۲/۱۳ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَاَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَآئِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ رات میں نماز پڑھتے تو تکبیر تحریمہ تین مرتبہ کہنے کے بعد اللہ کی بزرگی، بڑائی۔ ملک اور عظمت کا ذکر کرتے اس کے بعد سبحانک اللھم پڑھنے کے بعد سورہ بقرہ کی تلاوت کرتے پھر رکوع کرتے اور آپکا رکوع قیام کی طرح سے ہوتا پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنے کے بعد سر مبارک اٹھاتے اور رکوع سے اٹھ کر قیام کرتے اور یہ قیام بھی رکوع کی طرح ہوتا اور دوران قیام رب کریم کی حمد بیان کرتے۔ پھر سجدہ کرتے اور سجدہ بھی قیام کی طرح طویل ہوتا۔ آپ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے۔ سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان اتنا ہی وقفہ کرتے اور اس دوران مغفرت کی دعا فرماتے۔ اس طرح چار رکعتیں پڑھتے جن میں سورہ بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انعام کی تلاوت کرتے۔

(ابوداؤد)

۱۱۳۳/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَّمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیات پڑھنے کے مطابق قیام کیا اس کا نام غافلین کی فہرست میں نہیں لکھا جائے گا اور جو سو آیات کی قرأت کے مطابق قیام کرے اسکا نام قانتین یا طاعت کرنیوالوں میں لکھا جائیگا اور جس نے ہزار آیات کی تلاوت کے مطابق قیام کیا اسکا نام کثرت سے ثواب حاصل کرنیوالوں میں لکھا جائے گا۔ (ابوداؤد)

۱۱۳۴/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَّيَخْفِضُ طَوْرًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نمازوں میں قرأت کا انداز مختلف تھا کبھی آہستہ قرأت کرتے کبھی بلند آواز سے۔ (ابوداؤد)

۱۱۳۵/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں اتنی آواز سے قرأت کرتے کہ آپ حجرہ میں ہوتے اور صحن میں بیٹھنے والا آپ کی آواز سنتا تھا۔ (ابوداؤد)

۱۱۳۶/۱۷ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت ابوقتادہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک رات رسول اللہ حجرہ شریفہ سے باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر کو پست آواز کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے پایا لیکن حضرت عمر نماز میں بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ جب یہ دونوں خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو سرکار نے ان سے معلوم کیا کہ اے ابوبکر میں نے تمہیں نماز میں آہستہ تلاوت کرتے ہوئے پایا تو جناب صدیق نے کہا کہ میں جس سے مناجات کر رہا تھا اس کو سناتا تھا۔ جب حضرت عمر سے فرمایا میں جب تمہاری طرف سے گزرا تو تمہیں بلند آواز کے ساتھ قرأت کرتے سنا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو سوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ اس موقع پر سید عالم نے فرمایا اے ابوبکر تم آواز تھوڑی بلند کرو اور اے عمر تم آواز کو تھوڑا پست کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۱۱۳۷/۱۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک شب عبادت میں صبح تک قیام فرمایا اور مسلسل اسی آیت کی تلاوت کرتے رہے (ترجمہ) خداوندا اگر تو انہیں عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو انکی مغفرت فرمائے تو تیری ذات عزت و حکمت والی ہے (ترمذی، ابوداؤد)

۱۱۳۸/۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی فجر کی دو سنتوں سے فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹ جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۱۳۹/۲۰ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَأَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب عمل کونسا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر کام پر مداومت کرنا میں نے کہا کس وقت آپ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اس وقت نماز کے لیے کھڑے ہوتے جب صبح کو مرغ بانگ دیتا۔ (متفق علیہ)

۱۱۴۰ ۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں مصروفِ عبادت مگر ہم آپ کو عبادت میں دیکھتے تھے اور نہیں چاہتے تھے آپ کو دیکھیں سوتا ہوا لیکن ایسا ہی دیکھتے تھے۔

(نسائی)

۱۱۴۱ ۲۲ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِي سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں سفر میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور خدا کی قسم یہ چاہتا تھا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ نماز میں دیکھوں تاکہ ان کے انداز سے کچھ سیکھوں . . . . . . عتمہ یعنی عشاء کی نماز پڑھ کر پہلو کے بل کروٹ پہ لیٹے بہت دیر تک آرام فرمایا۔ پھر جب جاگے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر آیت ربنا ما خلقت ہذا باطلا سے لا تخلف المیعاد تک تلاوت فرمائی پھر بستر کی طرف آئے مسواک لی اور اس کو پانی میں ڈال کر نرم کر کے مسواک کی پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ کہا کہ سرکار نے اتنی ہی دیر نماز پڑھی جتنی دیر آرام فرمایا تھا۔ پھر سو گئے اور بیدار ہوئے اور ویسا ہی کیا جیسا کہ پہلی بار کیا تھا راوی نے کہا ہے کہ اس طرح فجر تک سرکار نے ایسا عمل تین بار کیا۔

(نسائی)

۱۱۴۲ ۲۳ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت یعلیٰ بن مملک روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ کی نماز اور قرات کے انداز سے مطلع فرمائیں تو انہوں نے فرمایا ان کی نماز پہ مجھے [illegible] بعد انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور اتنی ہی دیر سوتے جتنے وقت میں نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر انہوں نے سرکار کی قرات کے بارے میں نہایت واضح الفاظ میں حرفاً حرفاً منظر کشی فرمائی۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کی عبادت میں دعائیں

پہلی فصل

۱۱۴۳ ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز تہجد کے لیے اُٹھتے تو یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) خدایا تیرے لیے حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے اور آسمانوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کیلئے نور ہے تیرے لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے تو سچا اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے جنت اور دوزخ حق ہیں سارے نبی اور محمد مصطفےٰ بھی حق ہیں اور قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا تیرے اوپر بھروسہ اور تیری جانب رجوع کیا تیرے لیے دشمنان اسلام سے جنگ کی اور اپنے سارے کام تیرے سپرد کر دیئے۔ خداوندا میرے اگلے اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کی مغفرت فرما اور تو مجھ سے زیادہ میرے بارے میں جاننے والا ہے تو ہی بڑھانے والا اور تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔

(متفق علیہ)

۱۱۴۴ ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے یہ کلمات فرماتے خداوندا حضرت جبریل، میکائیل واسرافیل کے رب آسمانوں اور زمین کے بنانیوالے تو ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے تو بندوں کے آپس کے اختلاف میں فیصلہ کرنے والا ہے جن امور کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اس کے بارے میں مجھے ہدایت اور توفیق عطا فرما جس کو تو چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

(مسلم)

۱۱۴۵ ۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ

حضرت عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو رات میں (عبادت) کے لیے بیدار ہو اور اس نے کہا

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

خداوندا تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لئے ملک اور حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خداوندا تو پاک ہے اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اللہ بڑا ہے اور عبادت کی قوت اور گناہ سے واپسی اللہ کی مدد پر منحصر ہے راوی کہتے ہیں یا اسکے بعد کہتے . . . خداوندا میری مغفرت فرما راوی کہتے ہیں یا سرکار نے یہ فرمایا پھر بارگاہ الٰہی میں دعا کرے جسکو قبول کیا جائیگا پھر اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو اس کی نماز کو قبول کیا جائیگا (بخاری)

دوسری فصل

۱۱۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۱۳۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۱۳۸ وَعَنْ شَرِيْقٍ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَّا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَّحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَّاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَشْرًا وَّهَلَّلَ اللّٰهَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو یوں کہا کرتے۔ خداوندا! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے خداوندا تیری حمد کرتا ہوں اور گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں تیری رحمت طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میرے علم میں زیادتی فرما اور ہدایت عطا کرنے کے بعد میرے دل میں کجی نہ ڈال، اپنی طرف سے مجھ پر رحمتوں کو نازل فرما۔ بیشک تو بہت عطا فرمانیوالا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان جو پاک حالت میں سوئے اور رات میں بیدار ہوکر اللہ سے بھلائی طلب کرے مگر اس کو اس کا مقصود عطا ہوتا ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت شریق ہوزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ رات کو اٹھ کر رسول اللہ سب سے پہلے کیا عمل کرتے تھے تو انھوں نے فرمایا تم نے وہ سوال کیا ہے جو آج تک کسی نے مجھ سے معلوم نہیں کیا، انھوں نے بتایا کہ سرکار شب میں بیدار ہوکر دس مرتبہ تکبیر کہتے اور دس مرتبہ تہلیل کرتے، پھر دس مرتبہ تسبیح و تحمید کرتے اور دس مرتبہ سبحان الملک القدوس پڑھتے۔ دس بار استغفار پڑھتے دس بار لا الٰہ الا اللہ کہتے پھر ان الفاظ میں دس مرتبہ دعا فرماتے خداوندا میں دنیا کی تنگی روز قیامت کی تنگی و سختی سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں اس کے بعد نماز شروع کرتے۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۱۴۹ ۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثًا وَفِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات میں نماز کے لیے اُٹھتے تو پہلے تکبیر پڑھتے اس کے بعد ان کلمات میں تسبیح و تحمید کرتے اے اللہ تیری ذات پاک ہے تیرے لئے حمد ہے تیرا نام بڑا اور تیرا مرتبہ بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اللہ تعالیٰ بڑوں کا بڑا ہے۔ پھر اللہ سمیع و علیم کے راندۂ درگاہ شیطان کے شر سے اسکے وسوسوں تکبر اور سحر سکھانے سے پناہ طلب کرتے (ترمذی۔ نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں کے بعد لا الٰہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھتے اور حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ پھر آپ ؐ

۱۱۵۰ ۸ وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهٗ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهُوِيَّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ الْهُوِيَّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریف کے قریب رات کو گزارتا تھا جب آپ نماز کے لیے اُٹھتے تو میں آپ کے یہ کلمات سنا کرتا۔ اللہ رب العالمین جو عالموں کا بنانیوالا ہے پاک ہے اس کی تکرار کرتے اسکے بعد اللہ کی پاکی اور اس کی حمد کے الفاظ کی تکرار کرتے۔ (نسائی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ عبادتِ شب کی ترغیب

پہلی فصل

۱۱۵۱ ۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اسکے سر میں تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ یہ ہوتی ہے کہ رات لمبی ہے سو تا رہ لیکن جب کوئی اٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھلتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ پاک صاف خوش و خرم صبح کو اُٹھتا ہے ورنہ خبیث النفس اور سُست اُٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۱۵۲ ۲ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهٗ لِمَ تَصْنَعُ

حضرت مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے رات میں قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے پیروں پر ورم آگیا تو آپ سے لوگوں نے کہا حضور آپ

هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۳ ۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ أُذُنِهٖ أَوْ قَالَ فِيْ أُذُنَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۴ ۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ أَزْوَاجَهٗ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۵۵ ۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُوْلُ مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

۱۱۵۶ ۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَّسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۵۷ ۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاؤُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاؤُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۸ ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے لیے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں تو سرکار نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے ایک شخص کے بارے میں کہا گیا اور بتایا گیا کہ وہ نماز فجر کے لیے نہیں اٹھا اور سوتا رہا ہے تو سرکار نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جس کے کان میں یا (شک راوی) دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے اور فرمایا سبحان اللہ! پاک ہے وہ ذات جس نے آج کی شب کتنے بھلائی کے خزانے نازل فرمائے ہیں اور کتنے فتنے اترے ہیں۔ ان حجرہ والیوں کو کون جگائے یعنی امہات المومنین کو تاکہ وہ نماز پڑھ لیں۔ دنیا میں کپڑے پہننے والیاں اکثر آخرت میں ننگی ہوں گی۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر رات رب کریم آسمان دنیا کی جانب نزول (رحمت) فرماتا ہے اور جب تہائی رات گزرتی ہے تو وہ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو سنوں اور قبول کروں کون ہے! جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں کون ہے! جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسکو بخشوں (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ رب تعالیٰ اپنے دست قدرت پھیلا کر فرماتا ہے کون ہے! جو قرض دے اسکو جو نہ فقیر ہے اور نہ ظالم یہاں تک

[illegible]

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ نہیں پاتا اسکو کوئی مسلمان فرد مگر اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا خیال کرتا ہے تو وہ اس کو مل جاتی ہے۔ اور یہ گھڑی ہر شب میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نمازوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد کی نماز ہے اور بہترین روزوں میں حضرت داؤد کے روزے ہیں۔ وہ آدھی رات سوتے تہائی رات قیام کرتے رات کے چھٹے حصے میں پھر سوتے، ایک دن روزہ رکھتے دوسرے دن افطار کرتے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ آپ اول رات میں سو جاتے اور آخر رات کو زندہ کرتے یعنی بیدار رہتے اور جب اپنے اہل کے ساتھ کوئی ضرورت ہوتی تو اس کو پورا کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اگر اذان اول (تہجد کی اذان) کے وقت غسل کی ضرورت ہوتی تو پہلے غسل فرماتے ورنہ وضو کرتے اور دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۵۹/۹ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصّٰلِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِّلسَّيِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے رات کا قیام لازمی ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے بزرگوں کا طریقہ ہے رب کریم کے تقرب اور گناہوں سے دور رہنے کا سبب بھی ہے۔ (ترمذی)

۱۱۶۰/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ اَلرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيْ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِي الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ خوش ہوتا ہے (۱) وہ جو رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو (۲) وہ لوگ جو نماز کیلئے صف بندی کریں (۳) وہ لوگ جو جہاد دشمن (اسلام) سے لڑنے کے لیے صف بندی کریں (شرح السنہ)

۱۱۶۱/۱۱ وَعَنْ عَمْرِو ابْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے نصف آخر میں اللہ اپنے بندے سے بہت قریب ہوتا ہے اگر تجھ میں یہ استطاعت ہو کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ایسا کر (ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب بتایا ہے)

۱۱۶۲/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرماتے جس نے خود رات میں اٹھ کر نماز ادا کی اور اپنی بیوی کو نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کے لیے تیار نہ ہوئی تو اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ اس خاتون پر رحمت فرمائے جو خود رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کیلئے تیار نہ ہوا تو اسکے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے (ابوداؤد، نسائی)

۱۱۶۳/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا رات کے آخری نصف حصے کی اور فرض نمازوں کے بعد کی۔ (ترمذی)

۱۱۶۴/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُّرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسی صاف کھڑکیاں ہیں جن سے اندرونی اور بیرونی مناظر دیکھے جاتے ہیں اور یہ ان لوگوں کیلئے ہیں جو بات میں نرمی کرتے ہیں۔ (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں۔ مسلسل روزہ رکھتے ہیں اور جس وقت دوسرے لوگ سوتے ہیں تو وہ نماز پڑھتے ہیں (شعب الایمان لیکن امام ترمذی نے اس کو حضرت علی سے اس تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جس میں نرم گفتگو کی بجائے اچھی گفتگو کے الفاظ نقل کئے ہیں)

تیسری فصل

۱۱۶۵/۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا اے عبداللہ تم اس شخص کی طرح نہ ہونا جو پہلے رات کو قیام کرتا تھا بعد میں اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔

(متفق علیہ)

۱۱۶۶/۱۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُّوْقِظُ فِيْهَا أَهْلَهٗ يَقُوْلُ يَا اٰلَ دَاوٗدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَإِنَّ هٰذِهٖ سَاعَةٌ يَّسْتَجِيْبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام رات کو ایک وقت اپنے اہل وعیال کو جگاتے اور یہ کہتے اے داؤد کی اولاد اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ جادوگر اور عشر وصول کرنے والے (جو زبردستی کرتے ہیں) کے علاوہ باقی سب کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (احمد)

۱۱۶۷/۱۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا " فرض کے بعد افضل نماز " نصف رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔

(احمد)

۱۱۶۸/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يُّصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ إِنَّهٗ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا کہ ایک شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چوری کرتا ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا جلد ہی نماز اس کو چوری سے باز رکھے گی (احمد، بیہقی در شعب الایمان)۔

۱۱۶۹/۱۹ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهٗ

حضرات ابوسعید ابوہریرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم نے فرمایا جب کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو جگاتا ہے۔ پھر

مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

دونوں نماز پڑھتے ہیں یا (شک راوی) ہر ایک انمیں سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو ان دونوں کے نام ذکر کرنیوالے مردوں اور ذکر کرنیوالی عورتوں میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

۱۱۷۰/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَافُ أُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت کے بہترین لوگوں میں سے قرآن کے اٹھانے والے (حفاظ یا قرآن پر عمل کرنیوالے) اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔ (بیہقی در شعب الایمان)

۱۱۷۱/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْآيَةَ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رات کو جتنی مناسب سمجھتے نماز پڑھتے اس کے بعد پچھلی رات کو اہل و عیال کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کرتے (ترجمہ: اپنے اہل کو نماز کا حکم کرو اور صبر کرو ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے بلکہ رزق دیتے ہیں اور آخرت صاحب تقوےٰ لوگوں کے لیے ہے۔ (مالک)

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

عمل اور میانہ روی

پہلی فصل

۱۱۷۲/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ رہتا تھا کہ آپ مہینہ بھر تک افطار کرتے اور ہمیں یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے لیکن جب روزے رکھنے شروع کرتے تو یہ خیال ہونے لگتا کہ اب تھوڑے دن کیلئے بھی افطار نہ کریں گے اور اگر تم یہ چاہتے کہ رات کے وقت آپ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھو تو دیکھ سکتے تھے اور سوتا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ سکتے تھے۔ (بخاری)

۱۱۷۳/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اعمال سے زیادہ محبوب ان پر مداومت ہے، اگرچہ اعمال کم ہی کیوں نہ ہوں (متفق علیہ)

۱۱۷۴/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتنے ہی عمل کرو جتنی تم میں طاقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا یہاں تک کہ تم تنگ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

۱۱۷۵/۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تک تم ذوق و شوق کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہو پڑھو اور جب سستی طاری ہو تو رک جاؤ۔ (متفق علیہ)

۱۱۷۶ / ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں کسل ہونے لگے تو اسکو چاہیئے کہ سو جائے یہاں تک کہ اسکی نیند پوری ہو کیونکہ حالت نماز میں جب کوئی اونگھتا ہے تو اسکو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے شاید وہ استغفار کر رہا ہو تو اپنے نفس پر بددعا کرے۔ (متفق علیہ)

۱۱۷۷ / ۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک دین اسلام آسان ہے اور کوئی دین میں سختی نہیں کرتا مگر دین اس پر غلبہ حاصل کرتا ہے لہٰذا اعتدال اختیار کرو طاقت وقوت کے مطابق عمل کرو اور خوش رہو (البتہ) صبح شام اور رات کے آخیر حصہ میں عبادت سے مدد حاصل کرو۔ (بخاری)

۱۱۷۸ / ۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَأَنَّمَا قَرَأَهٗ مِنَ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کا کل وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ شب میں نیند کی وجہ سے رہ جائے تو اس کو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان مکمل کرے۔ تو اسکا اجر اتنا ہی لکھا جائے گا جتنا کہ اس کے بروقت پڑھنے میں ملتا۔ (مسلم)

۱۱۷۹ / ۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر پڑھ لو۔

(بخاری)

۱۱۸۰ / ۹ وَعَنْهُ أَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصین ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز ادا کرے اس کے لیے نصف اجر ہے اور جو لیٹ کر نماز ادا کرے اس کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے سے نصف اجر ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۱۸۱ / ۱۰ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَّذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو شخص پاک وصاف حالت میں بستر پر جا کر اللہ کو یاد کرے اور اسکو نیند آجائے تو وہ رات میں کسی وقت کروٹ لیتے ہوئے اللہ سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا کوئی سوال کرے

إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ۔

تو اللہ اس کو عطا فرما دیتا ہے (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن سنی کی روایت سے نقل کیا ہے)۔

۱۱۸۲ / ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلٰى صَلٰوتِهِ فَيَقُوْلُ اللهُ لِمَلٰئِكَتِهِ انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلٰى صَلٰوتِهِ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِيْ وَرَجُلٍ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَانْهَزَمَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْاِنْهِزَامِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهُ فَيَقُوْلُ اللهُ لِمَلٰئِكَتِهِ انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا رب کریم نے دو افراد کے بارے میں تعجب کا اظہار فرمایا ہے ایک تو وہ جو سردی کے موسم میں نرم بستر اور لحاف اور اپنے اہل کے پاس سے اٹھا تو اس کے بارے میں رب تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے فرشتو دیکھو یہ شخص نرم بستر لحاف اور اہل کے پاس سے اس چیز کے لیے جو میرے پاس ہے اٹھا ہے اس کو اس چیز سے خوف آیا ہے جو میرے قریب ہے (۲) دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ساتھیوں کے ساتھ شکست کھا کر بھاگ گیا اور جب اس کو جنگ سے بھاگنے کے گناہ کا علم ہوا تو وہ پلٹا اور جنگ میں شریک ہو کر جان دیدی تو اللہ اس کے بارے میں فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو وہ میرے انعام کی رغبت یا میری طرف سے سزا کے خوف سے واپس ہوا ہے اور اس نے میری رضا کی خاطر جان دیدی (شرح السنہ)

تیسری فصل

۱۱۸۳ / ۱۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَأَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز آدھی ہے راوی کہتے ہیں اور اس کی تصدیق کے لیے جب میں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں میں نے اپنا ہاتھ سرکار کے سر مبارک پر رکھا تو سرکار نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا بات ہے؟ تو میں نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز آدھی ہے اور خود آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں! لیکن میں تمہارے کسی فرد کی مانند نہیں ہوں۔ (مسلم)

۱۱۸۴ / ۱۳ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ أَرِحْنَا بِهَا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت سالم ابن ابی جعد روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے اس طرح کہا کاش میں نماز پڑھتا پھر آرام پاتا لوگوں کو اس شخص کی بات ناگوار معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ میں نے یہ جملہ زبان رسالت سے سنا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اے بلال نماز کے لیے اقامت کہو اور ہمیں آرام پہنچاؤ۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

پہلی فصل

۱۱۸۵ ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کی نماز دو دو رکعت ہے جب تم میں سے کسی کو صبح کے نمودار ہونے کا خوف ہو تو وہ ایک ہی رکعت پڑھ لے تاکہ اس کی پڑھی ہوئی نماز طاق ہو جائے۔ (متفق علیہ)

۱۱۸۶ ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر شب میں وتر کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

۱۱۸۷ ۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے اور وتر کی صرف آخری رکعت میں بیٹھتے۔

(بخاری، مسلم)

۱۱۸۸ ۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُّسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَّصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِي الْأُوْلٰى فَتِلْكَ

حضرت سعد بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں بتائیں، تو انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے؟ تو میں نے کہا کیوں نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن ہی تو خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ میں نے دوسرا سوال کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم (ازواج مطہرات) سرکار کے وضو کے لئے پانی اور مسواک تیار رکھتے اور جب اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کو رات میں (نیند سے) اٹھاتا اس وقت آپ مسواک فرماتے اور وضو کرتے اور نو رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان صرف آٹھویں رکعت میں قعدہ اخیرہ کرتے۔ اللہ کا ذکر کرتے اس کی حمد و ثنا کرتے دعا پڑھتے اور بغیر سلام پھیرے اٹھتے اور نویں رکعت مکمل فرماتے اور قعدہ میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے اس کی حمد و ثنا اس طرح گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ لیکن جب عمر شریف زیادہ ہو گئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ وتر کے ساتھ سات رکعتیں پڑھتے اور بعد میں دو رکعتیں اسی طرح پڑھتے جس طرح پہلے پڑھتے تھے اس طرح نو رکعتیں ہو جاتیں۔ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب نماز پڑھتے

ہ کرتے دعا پڑھتے پھر بلند آواز سے سلام پھیرتے جس کی آواز ہم سنتے تھے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے اے فرزند

تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو آپ چاہتے تھے اس پر مداومت کریں، اور جب آپ پر نیند کا غلبہ ہوتا یا قیام شب میں کوئی تکلیف مزاحم ہوتی تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے پورا قرآن کریم ایک ایک رات میں ختم کیا ہو۔ اور نہ کبھی پوری رات نماز پڑھی ہو اور نہ رمضان کے علاوہ کبھی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں۔

(مسلم)

۱۱۸۹ ۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں سرکار نے فرمایا کہ رات میں اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

(مسلم)

۱۱۹۰ ۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع فجر سے پہلے نماز وتر ادا کر لو۔ (مسلم)

۱۱۹۱ ۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذٰلِكَ أَفْضَلُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوف ہو کہ وہ آخر شب میں نہ اٹھ سکے گا اس کو چاہیے کہ اول رات میں وتر پڑھ لے لیکن جس کو آخر شب میں اٹھنے کا شوق ہو تو وہ وتر آخر شب میں پڑھے کیونکہ آخر شب کی نماز کے لیے فضیلت کی گواہی دی گئی ہے۔ (مسلم)

۱۱۹۲ ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ إِلَى السَّحَرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر ادا کیے۔ اول رات میں درمیانی اور آخری حصہ میں۔ لیکن حیات ظاہری کے آخری دور میں آخر شب میں وتر پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۱۹۳ ۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب (سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی (۱) ہر مہینہ میں تین روزے رکھنے کی (۲) چاشت کی دو رکعتیں (۳) اور سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لوں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۹۴ ۱۰ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا

حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت سے اول رات میں فارغ ہوتے تھے یا آخر شب میں تو انہوں نے فرمایا کبھی اول رات

اغْتَسَلَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ اَمْ فِيْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا اَوْتَرَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَخْفِتُ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهٖ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ)

۱۱۹۵ ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشَرَةٍ ثَلٰثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُّوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

۱۱۹۶ ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۹۷ ۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۱۹۸ ۱۴ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ)

۱۱۹۹ ۱۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ہیں اور کبھی آخر شب میں۔ راوی کہتے ہیں اس وقت میں نے کہا تعریف ہے اس رب کی جس نے دین کے معاملہ میں آسانی فرما دی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ آپ نماز وتر اول رات میں پڑھتے تھے یا آخر رات میں؟ تو انہوں نے بتایا کبھی اول رات میں اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے اس خالق مالک کی حمد و ثنا کی جس نے دین میں آسانی فرما دی۔ پھر میں نے معلوم کیا کہ آپ نماز میں قرأت بلند آواز سے کرتے یا آہستہ؟ تو انہوں نے فرمایا کبھی جہر فرماتے اور کبھی آہستہ پڑھتے یہ سن کر میں نے اللہ کی حمد و ثنا کی جس نے دین میں آسانی فرمائی (ابن ماجہ نے صرف قرأت کے حصہ کو روایت کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ وتر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو جناب عائشہ نے فرمایا کہ کبھی تو آپ چار رکعتوں کے ساتھ تین وتر پڑھتے اور کبھی چھ رکعات کے ساتھ تین وتر اور کبھی آٹھ رکعتوں کے ساتھ تین وتر اور کبھی تین وتر اور دس رکعات پڑھتے تھے لیکن کبھی سات رکعات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ہر مسلمان پر لازم ہیں۔ لہٰذا جو چاہے تو پانچ رکعت پڑھے اور جو چاہے تین پڑھ لے اور جو ایک پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے اے قرآن کے پڑھنے والو تم بھی وتر پڑھو۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور اس نماز کا وقت اللہ تعالیٰ نے عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

١٢٠٠/١٦ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

١٢٠١/١٧ وَعَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

١٢٠٢/١٨ وَعَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ۔

١٢٠٣/١٩ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

جو شخص وتر پڑھے بغیر سو گیا تو وہ اس کو صبح (فجر) سے پہلے پڑھ لے (اس حدیث کو امام ترمذی نے مرسلاً روایت کیا)

حضرت عبدالعزیز بن جریج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے (ترمذی، ابوداؤد) لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کو عبدالرحمان بن ابزیٰ کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور احمد نے حضرت ابی بن کعب کے حوالہ سے روایت کیا اور دارمی نے حضرت ابن عباس کے حوالہ سے روایت کیا لیکن انہوں نے معوذتین کا تذکرہ نہیں کیا۔)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کلمات دعا سکھائے جو میں وتر میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) خداوندا! مجھے بھی اسی طرح ہدایت فرما جس طرح دوسروں کو ہدایت دی اور مجھے عافیت عطا فرما جس طرح دوسروں کو عافیت دی اور میرا بھی دوست بن جس طرح دوسروں کو دوست رکھتا ہے، اور جو کچھ بھی مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور جو چیز تو نے مقدر فرمائی اس کے شر سے مجھے محفوظ فرما۔ بیشک تو حکم فرماتا ہے تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا، اور جس کو تو دوست رکھتا ہے وہ ذلیل نہیں کیا جاتا اے ہمارے رب تو بلند رتبہ والا اور برکتیں عطا کرنے والا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کا سلام پھیرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ فرماتے اور بلند آواز سے کہتے صاحب نسائی نے حضرت عبدالرحمان بن ابی ابزیٰ اور ان کے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب آپ وتر کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ بلند آواز سے کہتے تھے۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نماز وتر کے آخر میں یہ کلمات کہتے (ترجمہ) خداوندا میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری عطا کردہ عافیت کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں خداوندا میں تیری ذات کی تیری پکڑ سے پناہ مانگتا ہوں

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

تیری تعریف و توصیف کا احصا نہیں کر سکتا تیری ذات ایسی ہے کہ تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے (مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ)

تیسری فصل

١٢٠٤ ٢٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهٗ هَلْ لَّكَ فِيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ اَصَابَ اِنَّهٗ فَقِيْهٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَكْعَةٍ وَّعِنْدَهٗ مَوْلًى لِّابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

١٢٠٥ ٢١ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

١٢٠٦ ٢٢ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَهٗ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

١٢٠٧ ٢٣ وَعَنْ مَّالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ اَوَاجِبٌ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ۔

(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

١٢٠٨ ٢٤ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَّقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ کو امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی رغبت ہے وہ تو ہمیشہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں تو جناب ابن عباس نے فرمایا وہ درست کرتے ہیں کیونکہ وہ فقیہ ہیں لیکن ایک اور روایت کے مطابق ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ جناب امیر معاویہ نے عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی اسوقت ان کے پاس جناب ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے تو انہوں نے جا کر حضرت ابن عباس کو یہ واقعہ سنایا تو ابن عباس نے فرمایا انکے معاملہ کو چھوڑ دو کیونکہ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔ (بخاری)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے سرکار نے فرمایا (نماز) وتر حق ہے اور جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں اور جو ان کو نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں وتر حق ہیں اور جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم سے نہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب جاگے یا اس کو یاد آ جائیں تو اس وقت پڑھ لے۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وتر کے بارے میں سوال کیا کیا یہ واجب ہیں تو جناب ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے اور مسلمانوں نے نماز وتر ادا کی لیکن سائل اپنے سوال پر اصرار کرتا رہا لیکن جناب عبد اللہ بن عمر بھی فرماتے رہے کہ وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے اور مسلمانوں نے بھی (موطا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل میں سے نو سورتیں پڑھتے یعنی ہر رکعت میں تین سورتیں اور ان میں سے آخر سورت سورۂ اخلاص ہوتی۔ (ترمذی)

۱۲۰۹ / ۲۵ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھا ایک رات کو شدید ابر تھا وقت کا اندازہ نہ ہونے کی وجہ سے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وتر کی ایک رکعت پڑھ لی لیکن ابر صاف ہونے سے انہیں رات کا اندازہ ہوا تو اس رکعت کے ساتھ ایک رکعت اور ملالی پھر دو دو رکعتیں نماز (نفل) ادا کی اور جب کبھی صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو وتر کی ایک

(موطا امام مالک)

۱۲۱۰ / ۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرماتے اور بیٹھ کر ہی قرأت کرتے اور جب قرأت میں تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں ہیں تو کھڑے ہو کر قرأت مکمل کرتے پھر رکوع کرتے اس کے بعد سجدہ کرتے اسی طرح دوسری رکعت بھی مکمل کر لیتے۔

(مسلم)

۱۲۱۱ / ۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے کہا کہ یہ دو رکعتیں مختصر سی ہوتیں)

۱۲۱۲ / ۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت پڑھ کر دو مزید رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے لیکن جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔

(ابن ماجہ)

۱۲۱۳ / ۲۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَّثِقْلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَاِلَّا كَانَتَا لَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم نے فرمایا شب بیداری مشکل اور دشوار ہے لہٰذا تم میں کوئی وتر سے فارغ ہو جائے تو اسکے بعد دو رکعتیں پڑھے اگر رات میں اٹھ جائے تو بہتر ہے ورنہ یہ دو رکعتیں اس کے لیے کافی ہوں گی۔ (ترمذی، دارمی)

۱۲۱۴ / ۳۰ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر ان دو رکعتوں کو پڑھتے تھے اور ان رکعتوں میں سورہ اذا زلزلت اور سورہ کافرون پڑھتے تھے۔

بَابُ الْقُنُوْتِ

قنوت کا بیان

پہلی فصل

۱۲۱۵ ۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ یَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِیْنَ كَسِنِیْ یُوْسُفَ یَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْیَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ۔ اَلْاٰیَةَ

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے لیے دعا یا بددعا کا ارادہ فرماتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے بعد کہتے خداوندا! ولید بن ولید سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ خداوندا قبیلہ مضر پر سخت عذاب نازل کر اور ان پر ایسا ہی قحط نازل فرما جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں تھا اور یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تھے اور بعض نمازوں میں اس طرح کہتے خداوندا عرب کے فلاں اور فلاں قبیلے پر لعنت فرما آپ فلاں اور فلاں کے الفاظ سے بعض قبائل کو مراد لیتے تھے لیکن یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہا جب تک کہ آیت لیس لک من الامر شئی نازل ہوئی

(متفق علیہ)

۱۲۱۶ ۲ وَعَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِی الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اِنَّهٗ كَانَ بَعَثَ اُنَاسًا یُّقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِیْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا یَّدْعُوْ عَلَیْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

عاصم الاحول روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے یا بعد میں تو حضرت انس نے فرمایا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے لیکن ایک مہینہ تک سرکار دو عالم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے ستر قاریوں کو بھیجا تھا اور انہیں شہید کر دیا گیا تھا اس لیے رسول اللہ نے ایک ماہ تک بددعا کرتے ہوئے قنوت پڑھی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۲۱۷ ۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُّتَتَابِعًا فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَیَّةَ وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر میں قنوت پڑھی جب آخری رکعت میں رکوع سے اٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو بنو سلیم کے قبائل رعل، ذکوان، عصیہ پر بددعا کرتے اور مقتدی آمین کہتے۔

(ابوداؤد)

WWW.NAFSEISLAM.COM

١٢١٨ / ٤ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ تک قنوت پڑھی پھر اس کو ترک کر دیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

١٢١٩ / ٥ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے یہ معلوم کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور حضرت علی کے ساتھ کوفہ میں تقریباً پانچ سال تک نماز پڑھی ہے کیا یہ حضرات نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ تو ابا جان نے فرمایا میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

١٢٢٠ / ٦ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَيٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں مجتمع فرمایا جناب ابی لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھاتے اور رمضان کے آخری نصف میں قنوت کرتے اور جب آخری عشرہ ہوتا تو جناب ابی امامت ترک کر کے تراویح گھر میں پڑھتے تو لوگ کہتے کہ ابی بھاگ گئے (ابوداؤد) لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ جناب انس بن مالک سے قنوت کے بارے میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکار نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور ایک روایت کے مطابق رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد قنوت پڑھا)

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان میں قیام

WWW.NAFSEISLAM.COM

پہلی فصل

١٢٢١ / ١ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ

حضرت زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مسجد میں چٹائی کا یا حجرہ بوریا کا بنایا اور کئی راتوں مسلسل اس میں نماز پڑھی اور بہت سے صحابہ نے بھی نماز میں شرکت کی۔ لیکن ایک شب رسول اللہ کی آواز نہ سن کر صحابہ نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں۔ اس لیے بعض صحابہ نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ ہماری آواز سن کر سرکار حجرہ شریف سے باہر آجائیں۔ اس موقعہ پر سرکار نے حجرہ سے باہر آکر صحابہ سے فرمایا مجھے تمہاری کیفیت اور حالات سے واقفیت ہے مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر یہ نماز (تراویح) فرض ہو جاتی تو تم نہ کر سکتے

فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیے (آسانی سے) گھر سے نہ ہوتے لہٰذا اے صحابہ تم اسکو اپنے گھروں میں پڑھو انسان کی افضل ترین نماز فرائض کے علاوہ اسکے گھر میں ہے (یعنی گھر میں پڑھنا افضل ہے) (متفق علیہ)

١٢٢٢ ٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (نماز تراویح) کی طرف رغبت دلاتے تھے لیکن تاکید کے ساتھ حکم نہ کرتے البتہ یہ فرماتے کہ جو شخص عقیدت کے ساتھ حصول ثواب کے لیے رمضان میں قیام کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے رفیق اعلیٰ سے ملنے کے بعد خلافت صدیقی اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں یہ سلسلہ جاری رہا۔

(مسلم)

١٢٢٣ ٣ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی کسی وقت کی نماز ادا کرے تو اس کا کچھ حصہ گھر کے لیے باقی رکھے تاکہ اس بقیہ نماز کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت ڈالے۔ (مسلم)

دوسری فصل

١٢٢٤ ٤ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَآءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رمضان کے) روزے رکھے لیکن پورے مہینہ آپ نے قیام لیل نہیں کیا مگر جب رمضان میں سات دن باقی رہ گئے تو ایک شب آپ نے تہائی رات تک ہمارے ساتھ قیام لیل کیا اور جب چھ راتیں باقی رہیں تو اس رات آپ نے قیام نہ فرمایا لیکن پانچویں رات کو آپ نے ہمارے ساتھ آدھی رات تک قیام فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ اس رات زیادہ دیر تک قیام کرتے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص رات کو امام کی اقتدا میں نماز ادا کرتا ہے تو اس کی پوری رات قیام میں شمار ہو جاتی ہے۔ جب رمضان کی چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے اس رات قیام نہ کیا یہاں تک کہ انتظار میں تہائی رات باقی رہ گئی لیکن جب رمضان میں تین راتیں باقی رہ گئیں تو سرکار نے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو جمع فرمایا اور ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے اس موقع پر ہمیں فلاح کے ترک ہو جانے کا خطرہ ہوا۔ راوی حضرت کہتے ہیں مجھ سے سوال کیا گیا کہ فلاح سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا سحری پھر بقیہ

الشَّهْرِ۔

۱۲۲۵ ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

۱۲۲۶ ۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

راتوں میں کبھی قیام نہ فرمایا یعنی طاق راتوں میں تکمیل کیا۔ ابن ماجہ نسائی لیکن صاحب ترمذی*

(نے بقیہ ماہ کا تذکرہ نہیں کیا ہے ۔)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ ایک شب میں نے رسول اللہ کو بستر اقدس پر نہ پایا آپ اس وقت بقیع میں تھے اس وقت سرکار نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ خوف ہوا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس چلے گئے۔ تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب میں آسمان دنیا کی طرف تجلی فرماتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ) لیکن رزین نے یہ اضافہ کیا کہ ان لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جو آگ کے مستحق ہو چکے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں صاحب بخاری جناب محمد سے سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے۔

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے سوائے فرض نماز کے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

۱۲۲۷ ۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَآءِ عَلٰى قَارِيٍّ وَّاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد الرحمان ابن عبد القاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شب حضرت عمر ابن الخطاب کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو دیکھا کہ لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور کچھ لوگ ایک امام کے ساتھ ادا کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت عمر نے فرمایا اگر میں انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کردوں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر فیصلہ کر کے حضرت ابی ابن کعب کو امام مقرر کر دیا۔ جب دوسری شب مسجد کی طرف آئے تو دیکھا اب لوگ ایک امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا اچھی بدعت ہے۔ اور جس نماز سے تم غفلت برتتے ہو یہ زیادہ بہتر ہے کہ تم قیام لیل کرو اور خود حضرت عمر آخر شب کے قیام کو ترجیح دیتے تھے اور لوگ اول رات کو قیام کرتے تھے۔

(بخاری)

۱۲۲۸ ۸ وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّتَمِيْمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ

حضرت سائب ابن یزید روایت کرتے ہیں حضرت عمر نے حضرت ابی ابن کعب اور تمیم داری کو یہ حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت جماعت

فِي رَمَضَانَ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِينَ حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۲۹ ۹ وَعَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ مَا أَدْرَكْنَا النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۰ ۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيًّا يَقُولُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السَّحُورِ وَفِي أُخْرَى مَخَافَةَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۱ ۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِينَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تَنْزِلُ أَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى ثَلَاثًا قُلْتُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى هَامَتِهِ فَقَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ۔

۱۲۳۲ ۱۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ

سے پڑھائیں اور امام ان سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جس میں تقریباً سو آیات ہوتیں۔ طول قیام کی وجہ سے ہم لاٹھیوں کے سہارے سے کھڑے ہوتے تھے اور مسجد سے ہماری واپسی فجر کے قریب ہوتی تھی۔

(مالک)

حضرت اعرج روایت کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ رمضان کے مہینہ میں کفار پر لعنت کرتے تھے۔ اور امام سورہ بقرہ آٹھ رکعت میں پڑھتے اور اگر وہ اس سورہ کو بارہ رکعت میں پڑھتے تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے نماز میں تخفیف کی ہے۔

(مالک)

حضرت عبداللہ بن ابی بکر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جب ہم رمضان میں قیام اللیل (تراویح) سے واپس ہوتے تو خادموں سے کہتے کہ کھانا لانے میں جلدی کرو تاکہ سحری چھوٹ جائے اور ایک روایت میں اسطرح ہے کہ فجر (صبح صادق) (طلوع نہ کر آئے) (مالک)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں تحقیق رسول اللہ نے فرمایا تم جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے یعنی نصف شعبان کی رات میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس میں کیا خاص بات ہے تو آپ نے فرمایا اس میں سال بھر میں پیدا ہونے والے اور مرنے والوں کی فہرست مرتب کی جاتی ہے اس شب بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اس رات لوگوں کے رزق اتارے جاتے ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہر کوئی جنت میں اللہ کی رحمت سے داخل ہوگا تو سرکار نے فرمایا ہاں! کوئی شخص ایسا نہیں جو جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل ہو اور یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے۔ میں نے عرض کیا اور آپ بھی یارسول اللہ تو آپ نے اپنا دست مبارک اپنے سر پر رکھ کر فرمایا اور میں بھی جب تک اللہ کی رحمت میرے شامل حال نہ ہو یہ کلمہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نصف شعبان کی شب آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور رب کریم اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے (ابن ماجہ لیکن احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَّقَاتِلِ نَفْسٍ۔

۱۲۳۳ ۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کی روایت سے اس طرح نقل کیا کہ اس شب دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی ایک مشرک دوسرا ظلم سے لوگوں کو قتل کرنے والے کی)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان کی رات آئے تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو، کیونکہ اس رات رب تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف توجہ فرماکر کہتا ہے کوئی مغفرت طلب کرنیوالا ہے کہ اسکی مغفرت کروں اور کوئی رزق طلب کرنیوالا ہے کہ اس کو رزق عطا کروں اور کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اس کو عافیت عطا کروں، اور کوئی ایسا ہے اور کوئی ایسا ہے اور یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

نماز چاشت کا بیان

پہلی فصل

۱۲۳۴ ۱ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ ضُحًى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۳۵ ۲ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۳۶ ۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام ہانی روایت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ میرے گھر تشریف لائے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز (نفل) ادا فرمائیں اور یہ نماز مختصر پڑھی لیکن رکوع و سجود مکمل ادا کئے اور میں نے سرکار کو اس سے مختصر نماز ادا کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ام ہانی کی ایک اور روایت میں ہے کہ وہ چاشت کی نماز تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت معاذہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو انھوں نے بتایا چار اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو زیادہ بھی پڑھ لیتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن کے شروع ہوتے ہی تم میں سے ہر ایک کی ہڈیوں پر صدقہ لازم ہوتا ہے لہٰذا ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے۔ بھلائی کی ترغیب اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی برابری اور کفایت چاشت کی دو رکعتیں کر لیتی ہیں۔

(مسلم)

۱۲۳۷/۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّهٗ رَأَى قَوْمًا يُّصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا أَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت کے علاوہ بھی نماز کا پڑھنا افضل ہے۔ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اوابین کا وقت وہ ہے جب کہ اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرم ہوں۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۲۳۸/۵ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِيْ ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهٗ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ وَأَحْمَدُ عَنْهُمْ۔

حضرت ابو الدرداء و ابو ذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالق کائنات کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم دن کے اول حصہ میں خصوصیت کے ساتھ میرے لیے چار رکعتیں پڑھے تو ان کو دن کے آخر تک تیرے لیے کافی کروں گا۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی نے نعیم بن ہماز غطفانی سے اور احمد نے ان سے روایت کیا۔

۱۲۳۹/۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوْا وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اور اس کے لیے لازم ہے کہ ہر جوڑ کے لیے صدقہ کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس میں یہ طاقت ہے تو سرکار نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو دفن کرنا راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۲۴۰/۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اسکے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس ذریعہ کے علاوہ ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۲۴۱/۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهٗ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت معاذ بن انس جہنی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد جو شخص مصلے پر بیٹھا رہے اس کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر مصلی سے اٹھے اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سوائے اچھی باتوں کے اور کچھ نہ کہے تو اسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (ابوداؤد) اس سے نماز اشراق مراد ہے۔

تیسری فصل

۱۲۴۲ ۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَۃِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر پابندی کرتا ہے تو اسکے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہوں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۱۲۴۳ ۱۰ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ تُصَلِّی الضُّحٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَکْتُھَا۔
(رَوَاہُ مَالِکٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ وہ نماز چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھتی تھیں اور فرماتی تھیں اگر میرے والدین کو میرے لیے دوبارہ بھی زندہ کیا جائے تو میں ان رکعات کو نہ چھوڑوں۔ (مالک)

۱۲۴۴ ۱۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُھَا وَیَدَعُھَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْھَا۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پابندی کے ساتھ نماز چاشت ادا کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ اب اسکو ترک نہ کریں گے اور کبھی اس طرح چھوڑتے کہ ہمیں یہ خیال ہونے لگتا کہ اب کبھی نہ پڑھیں گے۔ (ترمذی)

۱۲۴۵ ۱۲ وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِیِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّی الضُّحٰی قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَبُوْبَکْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُہٗ۔
(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

مورق عجلی روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر سے معلوم کیا آپ چاشت پڑھتے ہیں کہنے لگے نہیں میں نے پوچھا حضرت عمر پڑھتے تھے کہا نہیں میں نے حضرت ابوبکر کے بارے میں معلوم کیا تو کہا نہیں میں نے رسول اللہ کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے کہا مجھے خیال نہیں۔ (بخاری)

بَابُ التَّطَوُّعِ نوافل کا بیان

WWW.NAFSEISLAM.COM

پہلی فصل

۱۲۴۶ ۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَھَّرْ طُھُوْرًا فِیْ سَاعَۃٍ مِّنْ لَیْلٍ وَّلَا نَھَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِکَ الطُّھُوْرِ مَا کُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جناب بلال سے دریافت کیا اے بلال اسلام کے بعد تم مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس کے بارے میں تم پر امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی ہے بلال نے کہا بظاہر تو کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں خاص پر امید ہوں لیکن ایک بات البتہ ایسی ہے کہ میں شب و روز میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نفل (تحیۃ الوضو) حسب توفیق پڑھ لیتا ہوں۔
(متفق علیہ)

۱۲۴۷ ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا

وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہمیں دعائے استخارہ کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آیات قرآنی سکھاتے تھے اور یہ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ (ترجمہ) خداوندا میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے طلب خیر کرتا ہوں۔ اور تیری قدرت کاملہ سے اس کام کے لیے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیری عظیم ذات سے فضل طلب کرتا ہوں تو صاحب قدرت ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام اگر میرے لیے میرے دنیاوی اور معاشی معاملات میں درست ہے اور میرے مآل کار میں بھی اس جہاں میں بھی اور آخرت میں بھی شک راوی تو اس کام کو میرے لیے مقدر اور آسان فرما اور اس میں برکت عطا کر لیکن تیرے علم میں ہے کہ اگر یہ کام میرے لیے دین اور دنیا میں مناسب نہیں میری زندگی اور مآل کار میں بہتر نہیں (یا یہ فرمایا) کہ یہ کام اس دنیا میں اور آخرت میں اچھا نہیں تو مجھے اس کام سے اور اس کام کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر فرما دے جہاں بھی ہو پھر مجھ کو اس سے خوش کر دے اس دعا کے بعد اپنی (خصوصی) حاجت کا نام لے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۲۴۸ ۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق نے اپنی صداقت کے ساتھ مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی آدمی جو گناہ کرنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھے پھر اللہ سے بخشش کا طالب ہو تو اللہ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے پھر اس کی تلاوت کی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو برائی کے بعد یا اپنے نفوس پر ظلم کے بعد اللہ کا ذکر کریں اور اس سے مغفرت مانگیں۔ (ترمذی لیکن ابن ماجہ نے آیت کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

۱۲۴۹ ۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهٗ أَمْرٌ صَلّٰى۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دقت پیش آتی تھی تو آپ نماز پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد)

۱۲۵۰ ۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَا سَبَقْتَنِيْ إِلَى

حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلا کر دریافت کیا کہ تم مجھ سے پہلے

الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کس طرح جنت میں پہنچے میں جنت میں داخل نہیں ہوا کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز آگے سنی۔ جناب بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ہمیشہ اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور میں ہمیشہ باوضو رہا اور جب بھی وضو کیا تو یہ محسوس کیا کہ اللہ کی رضا کے لیے مجھ پر دو رکعتیں تحیۃ الوضو لازم ہیں۔ سرکار دو عالم نے فرمایا سبقت کی یہی وجہ ہے (ترمذی)

۱۳۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللّٰهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ سے یا دنیا میں کسی بندے سے کوئی ضرورت پڑ جائے تو اس کو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

صَلٰوةُ التَّسْبِيْحِ

۱۳۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أُخْبِرُكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا

صلوٰۃ التسبیح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا چچا جان کیا آپ کو خیر نہ دوں اور محروم نہ رکھوں اور آپ کو دس خصلتیں تعلیم نہ کروں اور اگر آپ اس کے مطابق عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے لاعلمی اور جان بوجھ کر کئے ہوئے پوشیدہ اور ظاہر چھوٹے اور بڑے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔ آپ چار رکعت نماز اس طرح ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت (یا آیت) پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قراءت کے بعد کھڑے ہو کر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھیں۔ پھر یہی تسبیح رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدے

اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَّرَّةً فَافْعَلْ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ نَّحْوَهٗ۔

اٹھیں اور بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں اس تسبیح کی تعداد پچھتر مرتبہ ہو جائے گی اسی طرح ہر رکعت میں کریں۔ اگر آپ سے ممکن ہو تو یہ نماز روزانہ پڑھیں اور اگر ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو، اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں (ابوداؤد ابن ماجہ، دعوات کبیر اور صاحب ترمذی نے اس روایت کو ابورافع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۲۵۳ [٨] وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَّجُلٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں نماز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا اگر نمازیں درست ہوئیں تو بندہ کامیاب ہو کر نجات حاصل کرے گا اور اگر نمازیں درست نہ ہوئیں تو ناکام اور نقصان میں رہے گا۔ اگر فرائض میں کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں ان سے فرض کا نقصان پورا کرو اس طرح اس کے دوسرے اعمال کا بھی حساب ہوگا۔ ایک اور روایت کے مطابق نماز کے بعد زکوٰۃ اور دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔ (ابوداؤد لیکن امام احمد نے اس حدیث کو غیر معروف شخص سے روایت کیا ہے۔)

۱۲۵۴ [٩] وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو اجازت نہیں دی سوائے ان دو رکعتوں کے جو اس کے حق میں بہتر ہیں۔ جنکو وہ پڑھتا ہے اور بندہ جب تک مصروف نماز رہتا ہے اسپر نیکیاں برستی رہتی ہیں اور کسی بندے نے تقرب اور نیکی حاصل نہیں کی سوائے اس عمل کے جو اس سے صادر ہوا یعنی تلاوت قرآن۔ (احمد، ترمذی)

بَابُ صَلٰوةِ السَّفَرِ

دورانِ سفر نماز کے احکام

پہلی فصل

۱۲۵۵[1] عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ جاکر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ (متفق علیہ)

۱۲۵۶[2] وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں امامت فرمائی تو دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ اسوقت ہم تعداد میں بھی زیادہ تھے اور حالتِ امن میں بھی تھے۔ (متفق علیہ)

۱۲۵۷[3] وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت یعلی بن امیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر تمہیں کافروں کی طرف سے فتنے میں پڑنے کا خوف ہو تو نماز قصر کرلو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اب تو امن کا دور ہے۔ اس پر جناب عمر نے فرمایا اس بات پر مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا جس طرح تم متعجب ہو لیکن میں نے رسول اللہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ احسان ہے جس کو اللہ نے تم پر فرمایا ہے لہٰذا اس احسان کو مانو۔ (مسلم)

۱۲۵۸[4] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے تو سرکار راستہ میں دو دو رکعتیں پڑھاتے تھے یہاں تک کہ مدینہ واپس آئے۔ حضرت انس سے سوال کیا گیا کہ آپ مکہ میں کتنے ٹھہرے تھے تو انہوں نے کہا دس دن۔ (متفق علیہ)

۱۲۵۹[5] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں انیس دن قیام کیا اور اس دوران آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ ہم مدینہ اور مکہ کے درمیان سفر میں اگر انیس دن ٹھہرتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور اگر زیادہ قیام ہوتا ہے تو چار پڑھتے ہیں۔ (بخاری)

۱۲۶۰[6] وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِيْ

حضرت حفص بن عاصم روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ کے سفر میں جناب ابن عمر کے

طَرِيقِ مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ساتھ تھا تو راستہ میں آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے خیمے میں آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے معلوم فرمایا کہ یہ لوگ اب کیا پڑھ رہے ہیں تو بتایا گیا کہ نوافل ادا کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر مجھے نفل پڑھنے ہوتے تو میں بھی نماز مکمل کر لیتا لیکن مجھے سرکار دو عالم کی مصاحبت نصیب ہوئی ہے سرکار سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے اور حضرات ابوبکر و عمر و عثمان کا بھی یہی معمول رہا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۲۶۱[۷] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو مجتمع فرماتے تھے۔" (بخاری)

۱۲۶۲[۸] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ سفر میں سواری پر نماز پڑھتے تھے اور جس طرف آپ کی سواری چلتی آپ رکوع و سجود میں اشارہ فرماتے، اور فرائض کے سوا رات کی نماز اور وتر سواری پر پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۲۶۳[۹] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلَاةَ وَأَتَمَّ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ کیا ہے قصر نماز بھی پڑھی ہے اور پوری نماز بھی ادا کی ہے۔ (شرح السنہ)

۱۲۶۴[۱۰] وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے اور فتح مکہ کے دن بھی موجود تھا سرکار نے اس موقعہ پر مکہ میں اٹھارہ رات قیام کیا اور اس دوران نماز قصر ہی پڑھی اور مکہ والوں سے فرمایا کہ تم چار رکعتیں پڑھو کیونکہ ہم مسافر ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۲۶۵[۱۱] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں، اس کے بعد عصر کی بھی دو رکعتیں۔ ایک اور روایت کے مطابق میں نے سفر و حضر میں سرکار کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ حضر میں ظہر کی چار رکعتیں

فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَّالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَّلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ وَّهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۶۶/۱۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۳۶۷/۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَّتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهٗ رِكَابُهٗ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۳۶۸/۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

پڑھیں اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے سرکار کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو سنتیں پڑھیں لیکن عصر کے دو فرضوں کے بعد اور کچھ نہیں پڑھا۔ لیکن مغرب کی سفر و حضر میں تین ہی رکعتیں پڑھیں۔ فرض کے بعد دو سنتیں ادا کیں مغرب کے فرضوں میں سفر و حضر میں کچھ کم نہیں کیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔

(ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کے موقعہ پر معمول یہ تھا کہ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع فرما لیتے تھے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے یہاں تک کہ عصر کے لیے سفر کو روکتے اسی طرح مغرب کے لئے کرتے اگر سورج سفر سے پہلے غروب ہو جاتا تو مغرب و عشاء کو جمع کر لیتے لیکن اگر غروب آفتاب سے پہلے سفر شروع کرتے تو مغرب کو مؤخر کرتے جب عشاء کے لیے سفر منقطع کرتے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔ (ابو داؤد، ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب سفر میں ہوتے اور نماز نفل ادا کرنا چاہتے تو سواری کا منہ سمت قبلہ کر لیتے پھر نماز شروع کر دیتے پھر نماز مکمل فرماتے جدھر بھی سواری کا منہ ہوتا تھا۔ (ابو داؤد)

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں واپس ہوا تو دیکھا کہ سرکار سواری پر مشرق کی جانب منہ کئے ہوئے مصروف نماز ہیں۔ اس دوران آپ کا سجدہ رکوع سے زیادہ نیچا ہوتا تھا۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

۱۳۶۹/۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ

حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے منیٰ میں دو فرض پڑھے اسی طرح حضرات ابو بکر و عمر نے بھی نماز قصر ادا کی حضرت عثمان غنی نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں نماز قصر پڑھی لیکن بعد میں پوری چار رکعتیں ادا کیں۔ لیکن جناب ابن عمر اگر جماعت

صَلَّى اَرْبَعًا فَاِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهٗ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے ساتھ نماز ادا کرتے تو پوری نماز پڑھتے اور اگر تنہا نماز پڑھتے تو قصر کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۲۷۰ / ۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ پہلے نماز کی دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں لیکن رسول اللہ کی ہجرت کے بعد چار رکعتیں کر دی گئیں۔ مگر سفر کی نماز پہلی ہیئت پر باقی رکھی گئی۔ امام زہری نے جناب عروہ سے دریافت کیا کہ پھر حضرت عائشہ قصر کیوں نہیں کرتی تھیں تو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے بھی حضرت عثمان کی طرح تاویل کر لی تھی۔

(متفق علیہ)

۱۲۷۱ / ۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَّفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضر میں چار رکعتیں سفر میں دو اور خوف کے وقت ایک رکعت فرض کرائیں۔

(مسلم)

۱۲۷۲ / ۱۸ وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَّالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دو رکعتیں لازم فرمائیں اور یہ دونوں مکمل نماز ہیں ناقص نہیں اور وتر سفر میں سنت ہیں۔

(ابن ماجہ)

۱۲۷۳ / ۱۹ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ قَالَ مَالِكٌ وَّذٰلِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ۔

(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ اطلاع ملی ہے کہ جناب ابن عباس مکہ اور طائف۔ مکہ و عسفان مکہ و جدہ کی مسافتوں کے مانند مسافت میں قصر کرتے تھے۔ اور یہ مسافت سولہ فرسخ کے مانند ہے۔

(موطا)

۱۲۷۴ / ۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهٗ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت براء روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفروں میں رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زوال آفتاب کے بعد قبل ظہر دو رکعتیں ترک کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا

(ابوداؤد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

۱۲۷۵ / ۲۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرٰى ابْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادہ عبیداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے لیکن انہیں منع نہ کرتے۔ (مالک)

بَابُ الْجُمُعَةِ جمعہ کا بیان

پہلی فصل

١٢٧٦ ١ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنٰهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ اَنَّهُمْ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہم خلقت کے اعتبار سے دنیا میں بعد میں آنے والوں میں سے ہیں لیکن قیامت میں اُٹھنے والوں میں پہلے ہونگے سوائے اسکے کہ دوسروں کو کتاب پہلے دی گئی اور ہمیں کتاب ہدایت قرآن کریم بعد میں ملی۔ پھر یہ دن جو انپر فرض کیا گیا یعنی جمعہ تو انہوں (کافروں) نے اسمیں اختلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور یہ لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں، یہود نے کل (یعنی سنیچر) کو اختیار کیا جبکہ نصاریٰ نے کل کے بعد کے دن (یعنی اتوار) کو (متفق علیہ) لیکن صحیح مسلم کی روایت کے مطابق ہم آخر ہیں لیکن قیامت میں اُٹھنے والوں میں) پہلے ہیں اور سب سے پہلے داخل جنت ہونے والوں میں سے ہیں ماسوا اس کے کہ وہ اور اس کے بعد آخر حدیث تک روایت کیا لیکن مسلم کی دوسری روایت میں جناب ابوہریرہ اور جناب حذیفہ کی روایت بھی اسی طرح منقول ہے کہ سرکار دوعالم نے حدیث کے آخر میں فرمایا کہ ہم دنیا والوں میں آخر میں لیکن قیامت کے دن حساب کتاب کے معاملہ میں سب سے پہلے ہوں گے۔

١٢٧٧ ٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دنوں میں بہترین جمعہ کا دن ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی جمعہ کو جنت میں داخل کئے گئے اور اسی جمعہ کو جنت سے باہر کئے گئے اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

(مسلم)

١٢٧٨ ٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ مگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو دعا قبول ہوتی ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے فرمایا وہ گھڑی بہت مختصر ہے اور امام بخاری نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ جو کھڑا ہوا مصروف نماز ہو اور اللہ سے طلب خیر کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے)۔

۱۲۷۹ ۴ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوبردہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ نے جمعہ کی مقبولیت والی ساعت کے بارے میں فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے نماز کے لیے بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۲۸۰ ۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ التَّوْرٰىةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنِ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهٗ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا تو میری ملاقات جناب کعب احبار سے ہوئی میں ان کے پاس بیٹھا تو انہوں نے تورات کی آیات سنائیں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنائیں ان میں سے ایک حدیث یہ تھی۔ کہ بہترین دن جس میں سورج طلوع کرتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اسی دن دنیا میں اتارے گئے اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن واصل بحق ہوئے اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی جاندار ایسا نہیں جو خوف سے جمعہ کے دن طلوع صبح کا منتظر نہ ہو کہ کب قیامت قائم ہوگی سوائے جن وانس کے۔ اور اسی جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس کو کوئی مسلمان بندہ نہیں پاتا کہ وہ اس میں کھڑا ہوا مصروف نماز اور رب تعالیٰ سے خیر کا طالب ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے اور عطا فرما دیتا ہے۔ اس پر کعب احبار نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ ساعت سال میں آتی ہے تو میں نے جواب دیا نہیں بلکہ ہر جمعہ کو۔ تو کعب نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ اللہ کے رسول علیہ السلام نے سچ فرمایا جناب ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی گفتگو کا تذکرہ جناب عبداللہ بن سلام سے کیا اور کعب نے جمعہ کی اس ساعت کے بارے میں کہا کہ وہ سال میں ایک بار آتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے غلط بیانی کی تو میں نے بتایا کہ کعب نے توراۃ کی آیت پڑھ کر کہا کہ وہ گھڑی ہر جمعہ کو ہوتی ہے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے درست کہا۔ پھر عبداللہ بن سلام نے کہا مجھے معلوم ہے کہ وہ گھڑی کونسی ہے جناب ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلام سے کہا مجھے بتائیں وہ کونسی گھڑی ہے اور اس میں بخل نہ کریں تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے تو میں نے عبداللہ بن سلام سے

ابْنُ سَلَامٍ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُوْنُ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ اِلٰى قَوْلِهٖ صَدَقَ كَعْبٌ ۔

کہا کہ وہ جمعہ کی آخری گھڑی کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ سرکار نے فرمایا اس کو کوئی مسلمان نہیں پاتا مگر وہ مصروف نماز ہوتا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کیا سرکار نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں ہوتا ہے وہ بمنزلہ نماز کے ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے ابوہریرہ فرماتے ہیں میں نے کہا درست ہے آ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اس سے یہی مراد ہے (مالک، ابوداؤد، ترمذی، نسائی لیکن احمد نے صرف یہاں تک روایت کیا کہ کعب نے درست کہا۔)

* * *

١٢٨١/٦ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن قبولیت والی ساعت عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔

(ترمذی)

١٢٨٢/٧ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ ۔

حضرت اوس بن اوس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تمہارے افضل ترین دنوں میں جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم پیدا کئے گئے اسی دن داخل بہشت ہوئے اسی میں صور پھونکا جائے گا اور وہی ہلاکت کا دن ہوگا۔ اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پیش کیا جاتا ہے راوی کہتے ہیں ہم نے سوال کیا یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گی۔ اور ایک روایت کے مطابق پرانی ہو چکی ہوں گی سرکار دو عالم نے فرمایا اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام کر دیا ہے (یعنی انکے جسم قبروں میں زندوں کی طرح محفوظ ہیں) (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی، دعوات کبیر)

١٢٨٣/٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود عرفہ کا دن ہے جبکہ جمعہ کا دن شاہد ہے اور اس سے بزرگ دن میں نہ تو سورج نکلا ہے اور نہ غروب ہوا اور اسی دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ مومن نہیں پاتا کہ وہ اللہ سے خیر کی دعا کرتا ہو مگر اللہ اس کو قبول کر لیتا ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں پناہ مانگتا مگر اللہ اس کو پناہ

إِلَّا أَعَاذَهُ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ۔

عطا کرتا ہے (احمد) لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ نہیں ملتی جو ضعیف شمار ہوتے ہیں۔

تیسری فصل

۱۲۸۴ [۹] عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ۔

حضرت ابولبابہ بنت عبدالمنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کا دن سید الایام ہے اور اللہ کے نزدیک عظمت والا جو عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے افضل ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ اسی دن آدم علیہ السلام کو اللہ نے پیدا کیا۔ اسی دن اللہ نے آسمان سے زمین پر اتارا، اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی۔ اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی اللہ سے سوال کرتا ہے وہ اس کو عطا کر دیتا ہے جب تک کہ وہ حرام کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت ہوگی۔ اور آسمان و زمین میں کوئی مقرب فرشتہ، بحر و بر اور ہوائیں ایسی نہیں کہ وہ جمعہ کے دن سے ڈرتے ہوں (ابن ماجہ)۔ لیکن [illegible] نے سعد بن معاذ سے روایت کی کہ ایک شخص سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمیں جمعہ کی بابت بتائیں کہ اس میں کیا بھلائی ہے تو سرکار نے فرمایا کہ اس میں پانچ خصوصیات ہیں اور آخر حدیث تک بیان کی۔

۱۲۸۵ [۱۰] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ لِأَنَّ فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ وَفِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْشَةُ وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا تو آپ نے فرمایا اس لئے کہ تمہارے باپ حضرت آدم کی مٹی خمیر کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا یعنی دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اسی دن سخت پکڑ ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساعتوں میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کہ کوئی دعا اللہ سے کی جائے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ (احمد)

۱۲۸۶ [۱۱] وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن درود کثرت سے پڑھو کیونکہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو۔ راوی

قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۸۷ / ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ۔

۱۲۸۸ / ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَرَاَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الْاٰيَةَ وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۲۸۹ / ۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ اَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ اَزْهَرُ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ آپکی وفات کے بعد بھی۔ تو سرکار نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر انبیا علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان مگر اس کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فتنۂ قبر سے محفوظ فرما دیتا ہے (احمد لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم پڑھی اس وقت میرے پاس ایک یہودی موجود تھا اس نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ تو حضرت (ابن عباس) نے کہا کہ یہ آیت ہماری دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ایک تو جمعہ کا دن تھا دوسرے وہ ذی الحجہ کی نو تاریخ تھی (یوم الحج) (امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب شروع ہوتا تو فرماتے خداوندا تو ہمارے لیے رجب و شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا راوی کہتے ہیں کہ سرکار فرمایا کرتے کہ جمعہ کی رات روشن اور دن چمکتا ہوا ہے۔

(دعوات کبیر)

بَابُ وُجُوْبِهَا

وجوب جمعہ کا بیان

پہلی فصل

۱۲۹۰ / ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغٰفِلِيْنَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے تھے یا تو قومیں جمعہ کے ترک سے باز آجائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے قلوب پر مہر فرما دے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

(مسلم)

دوسری فصل

١٢٩١/٢ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَأَحْمَدُ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ۔

حضرت ابو جعد الضمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین جمعہ سُستی کے ساتھ ترک کر دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ لیکن مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابو قتادہ سے روایت کی۔

١٢٩٢/٣ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے بغیر عذر کے جمعہ کو چھوڑ دیا اسکو چاہیئے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو نصف دینار ہی صدقہ دے۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

١٢٩٣/٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جو اذان سنے

(ابوداؤد)

١٢٩٤/٥ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلٰى أَهْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر فرض ہے جو رات اپنے اہل میں گذارے (ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)۔

١٢٩٥/٦ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلٰى أَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ أَوِ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيْضٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ وَائِلٍ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق اور واجب ہے سوائے چار افراد کے۔ غلام۔ عورت۔ بچے اور مریض کے (ابوداؤد صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں بنی وائل کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کیا ہے)۔

تیسری فصل

١٢٩٦/٧ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رجایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو جمعہ کے لیے حاضر

هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا، يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۹۷ ۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۲۹۸ ۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَاَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

نہیں ہوتے ہیں، میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کسی شخص کو جمعہ کی نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق نبی کریم نے فرمایا جس نے بلا وجہ ایک بھی جمعہ کو چھوڑا اس کا نام منافقین کی اس فہرست میں لکھا جاتا ہے جو نہ تلف کی جاتی ہے اور نہ اس کو تبدیل کیا جاتا ہے بعض روایات میں ایک کی جگہ تین جمعہ کہا گیا ہے۔ (شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن کی نماز فرض ہے ماسوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے اور جو کھیل کود یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہوگیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں بے نیاز تعریف کیا گیا ہے۔ (دار قطنی)

بَابُ التَّنْظِيْفِ وَالتَّبْكِيْرِ

طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان

پہلی فصل

۱۲۹۹ ۱ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۰۰ ۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غسل کرتا کوئی شخص جمعہ کے دن اور غسل کرکے جب مقدور پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور اپنے پاس موجود تیل میں سے تیل لگاتا ہے یا اپنے پاس موجود خوشبو سے معطر ہوتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور دو نمازیوں کے درمیان گھسنے کی کوشش نہیں کرتا۔ پھر فرض نماز ادا کرتا ہے اور دوران خطبہ خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو غسل کرکے نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا اور جتنی نماز (نفل اور سنتیں) اس کے لیے مقدر ہوئیں ادا کیں پھر دوران خطبہ خاموش رہا امام کے ساتھ نماز ادا کی تو اس کے جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی عرصہ کے علاوہ تین مزید دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

۱۳۰۱ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لیے اگر خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا تو اسکے گناہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیانی دنوں کے علاوہ مزید تین دن کے معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو بھی ہاتھ لگایا اس نے بیکار کام کیا۔ (مسلم)

۱۳۰۲ ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مسجد میں پہلے سے آنے والوں کی فہرست مرتب کرتے ہیں اور مسجد میں اول آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی قربانی کیلئے اونٹ روانہ کرتا ہے اسکے بعد میں آنیوالے کی مثال گائے کو قربانی کیلئے بھیجتا ہے اور جو اسکے بعد آتا ہے اسکی مثال دنبہ کی قربانی کرنیوالے اور اسکے بعد میں آنیوالے کی مثال مرغی اور پھر انڈا صدقہ کرنیوالے کی ہے اور جب امام خطبہ کے لیے آتا ہے تو یہ فرشتے اپنا دفتر [illegible]

۱۳۰۳ ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے خطبہ پڑھنے کے دوران اگر تم نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے یہ بھی کہہ دیا کہ خاموش رہو تو تم نے لغو کام کیا۔

(متفق علیہ)

۱۳۰۴ ۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ افْسَحُوْا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ کے لیے تم میں کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے لیکن اس سے یہ کہو مجھے بھی بیٹھنے کی جگہ دے دو۔

(مسلم)

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسری فصل

۱۳۰۵ ۷ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہن کر اگر خوشبو موجود ہو تو اسکو لگا کر جمعہ کی نماز کے لیے آیا اور نمازیوں کی گردنیں پھلانگے بغیر نوافل اور سنتیں حسب توفیق الٰہی پڑھیں پھر امام کے آنے تک خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوا تو یہ عمل پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(ابوداؤد)

١٣٠٦/٨ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنٰى مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن دوسروں کو غسل کی ترغیب دیکر خود بھی غسل کرے خطبہ و نماز سے پہلے مسجد میں حاضر ہو۔ سواری پر نہیں بلکہ پیدل مسجد جائے اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سُنے اور کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر عطا ہوتا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد، نسائی۔ ابن ماجہ)

١٣٠٧/٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے کوئی نقصان نہیں اگر کوئی شخص (بشرط وسعت) صرف نماز جمعہ کے لیے دو جوڑے کپڑے بنالے عام استعمال کے علاوہ۔ (ابن ماجہ اور مالک بروایت یحییٰ بن سعید)

١٣٠٨/١٠ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطبہ کے وقت مسجد میں اگر امام کے قریب بیٹھو کیونکہ جو امام سے ہمیشہ دور رہتا ہے اگر وہ داخل جنت ہو تو سب سے آخر میں ہوگا۔"

(ابوداؤد)

١٣٠٩/١١ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے وہ جہنم کی طرف کے پل کو اختیار کرتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

١٣١٠/١٢ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ خطبہ گھٹو کا مارنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

١٣١١/١٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو جمعہ کے وقت نیند آنے لگے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی جگہ بدل لے۔

(ترمذی)

تیسری فصل

١٣١٢/١٤ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ قِيْلَ لِنَافِعٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھے جناب نافع سے سوال کیا گیا کہ صرف جمعہ کے لیے ہے تو انہوں نے کہا کہ نماز جمعہ میں بھی اور اس کے علاوہ بھی (متفق علیہ)

١٣١٣/١٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَّسُكُوْتٍ وَّلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ میں تین قسم کے لوگ آتے ہیں، ایک تو وہ جو بیکار کاموں کے لیے آیا ہے تو اس کو اسکے مطابق حصہ ملے گا۔ اور ایک وہ جو دعا کے لیے آیا اسنے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو اسے دیگا ورنہ نہیں اور ایک وہ شخص جو جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے اور خاموشی سے بیٹھ جاتا ہے نہ تو کسی کی گردن پھلانگتا ہے اور کسی کو ایذا نہیں پہنچاتا ہے تو یہ عمل اسکے لیے متصل جمعہ تک کے لیے ہی نہیں بلکہ مزید تین دن تک کیلئے کفارہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ایک نیکی کرے اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔

(ابوداؤد)

١٣١٤/١٦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَّالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس وقت گفتگو کی جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو وہ اس گدھے کی طرح جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں اور جو اس کو خاموش رہنے کے لیے کہے اس کے لیے جمعہ کا اجر و ثواب نہیں۔

(احمد)

١٣١٥/١٧ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا۔

حضرت عبید بن سباق مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کے خطبہ میں فرمایا اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس جمعہ کے دن کو عید مقرر کیا ہے اس دن غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو ہو تو اس کے لگانے میں کوئی حرج نہیں لیکن تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔ (مالک لیکن ابن ماجہ نے ابن عباس سے اس حدیث کو متصلاً روایت کیا ہے۔)

١٣١٦/١٨ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے لیے ضروری یہ ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں

الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ أَهْلِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

اور خوشبو لگائیں اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی عزیز سے مانگ لیں اگر نہ ملے تو اس کے لیے پانی ہی خوشبو کی طرح ہے۔ (احمد۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ

خطبہ جمعہ اور نماز کا بیان

پہلی فصل

۱۳۱۷/۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز جمعہ ادا فرماتے تھے۔ (بخاری)

۱۳۱۸/۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ سے پہلے نہ تو قیلولہ کرتے اور نہ کھانا کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۳۱۹/۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت کی سردی میں جمعہ کی نماز میں عجلت فرماتے اور شدید گرمی میں نماز جمعہ کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے (یعنی تاخیر سے) (بخاری)

۱۳۲۰/۴ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهٗ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کی اذان اس وقت کہی جاتی جب امام خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھتا اور یہ سلسلہ دور رسالت، دور صدیقی وفاروقی میں جاری رہا لیکن دور عثمان میں جبکہ نمازیوں کی کثرت ہو گئی تو حضرت عثمان نے تیسری اذان مقام زوراء پر کہلوانی شروع کرا دی۔ (بخاری)

۱۳۲۱/۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ میں) دو خطبے پڑھتے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور یہ خطبے وعظ و نصیحت پر مشتمل ہوتے تھے اسی طرح خطبہ و نماز متوسط ہوتے تھے (یعنی نہ مختصر ہوتے نہ طویل)۔ (مسلم)

۱۳۲۲/۶ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَأَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا امام کا لمبی نماز پڑھنا اور خطبہ مختصر کرنا اس کی فقاہت کی علامت ہے لہذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر بیشک تقریر میں سحر ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۳۲۳ [۷] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور غصہ کی کیفیت طاری ہو جاتی گویا کہ آپ لشکر کو ڈرانے والے ہیں جو کہتا ہے کہ وہ لشکر تمہیں صبح یا شام کو لوٹ لیگا۔ دوران خطبہ آپ فرماتے کہ میں اور قیامت اسی طرح آپس میں قریب ہیں جس طرح کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا اور ان دونوں سے اشارہ فرماتے۔ (مسلم)

۱۳۲۴ [۸] وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک۔ (متفق علیہ)

۱۳۲۵ [۹] وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نہیں یاد کی میں نے سورہ ق والقرآن المجید مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر جس کو آپ ہر جمعہ کے خطبہ میں منبر پر پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۱۳۲۶ [۱۰] وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے دوران سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کے دونوں سرے آپ کے کندھوں پر لٹکے ہوتے تھے۔ (مسلم)

۱۳۲۷ [۱۱] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبہ میں فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو آنے والے کو چاہیے کہ وہ دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

۱۳۲۸ [۱۲] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جماعت میں امام کے ساتھ ایک رکعت بھی پالی اسکو پوری نماز مل گئی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۳۲۹ [۱۳] عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ اُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دو خطبے پڑھتے تھے اور منبر پر آکر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ فارغ ہوتا میرا خیال ہے۔ موذن (شک راوی)۔ پھر آپ کھڑے ہوکر

يجلس ولا يتكلم ثم يقوم فيخطب۔

(رواه أبو داود)

خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اسکے دوران کلام نہ کرتے پھر کھڑے ہوکر دوسرا خطبہ پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۳۳۰/۱۴ وعن عبد الله بن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا استوى على المنبر استقبلناه بوجوهنا رواه الترمذي وقال هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث محمد بن الفضل وهو ضعيف ذاهب الحديث۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لاتے تو ہم قبلہ رُخ ہوکر آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم کو یہ روایت صرف محمد بن فضل کی پہنچی ہے جو ضعیف اور حدیث کو بھولنے والے ہیں۔

تیسری فصل

۱۳۳۱/۱۵ عن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائما فمن نبأك أنه كان يخطب جالسا فقد كذب فقد والله صليت معه أكثر من ألفي صلاة۔

(رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے اور جو شخص یہ کہے کہ سرکار بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ کہا۔ خدا کی قسم میں نے دو ہزار سے زیادہ نمازیں سرکار کے ساتھ پڑھی ہیں۔ (مسلم)

۱۳۳۲/۱۶ وعن كعب بن عجرة أنه دخل المسجد وعبد الرحمن ابن أم الحكم يخطب قاعدا فقال انظروا إلى هذا الخبيث يخطب قاعدا وقال الله تعالى وإذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا إليها وتركوك قائما۔ (رواه مسلم)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ عبدالرحمان بن ام حکیم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا تو میں نے کہا کہ اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب دیکھتے ہیں تجارت یا کھیل کو تو اسکی جانب دوڑ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ (مسلم)

۱۳۳۳/۱۷ وعن عمارة بن رويبة أنه رأى بشر بن مروان على المنبر رافعا يديه فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزيد على أن يقول بيده هكذا وأشار بإصبعه المسبحة

(رواه مسلم)

حضرت عمارہ بن رویبہ روایت کرتے ہیں انھوں نے بشیر بن مروان کو منبر پر ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھ کر کہا خداوند ان دونوں ہاتھوں کو بُرا کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔ اس وقت راوی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ (مسلم)

۱۳۳۴/۱۸ وعن جابر قال لما استوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة على المنبر قال اجلسوا فسمع ذلك ابن مسعود فجلس على باب المسجد فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تعال يا عبد الله ابن مسعود۔ (رواه أبو داود)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے تو فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ حضرت ابن مسعود نے سُنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود! آگے آ جاؤ۔ (ابوداؤد)

۱۳۳۵/۱۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا أَوْ قَالَ الظُّهْرَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اس کو چاہیئے کہ اس میں ایک رکعت اور شامل کرے اور جس کی دونوں رکعتیں رہ جائیں اس کو چاہیئے کہ چار رکعتیں پڑھے یا (شک راوی) ظہر پڑھے۔ (دار قطنی)

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

پہلی فصل

۱۳۳۶/۱ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهُ وَزَادَ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا أُرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ نجد کے علاقہ میں جہاد میں شرکت کی جب ہم نے مقابلہ کے لیے صف بندی کی، تو سرکار نماز کے لیے کھڑے ہوئے ہم میں سے ایک گروہ نے سرکار کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا دشمن کے مقابلہ پر صف بستہ رہا۔ سرکار دو عالم نے نماز میں شرکت کرنے والوں کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا، پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا اور دوسرا گروہ نماز کے لیے آگیا اور ایک رکعت مع رکوع سجود کے ادا کرکے دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت مکمل ہونے پر سلام پھیرا اور ان دونوں گروہوں نے بالترتیب اپنی نمازیں انفرادی طور پر مکمل کیں۔ جناب نافع نے بھی اسی طرح روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا کہ شدید خوف کا عالم ہو تو نماز ادا کرلیں خواہ سواری پر ہو یا پیادہ۔ سمت قبلہ کو منہ ہو یا نہ ہو۔ نافع فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت ابن عمر نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(بخاری)

۱۳۳۷/۲ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى

یزید بن رومان نے حضرت صالح بن خوات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی تھی، وہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سرکار کے ساتھ صف باندھی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہوئی اس پہلی جماعت کے ساتھ سرکار نے ایک رکعت پڑھی اور سرکار کھڑے رہے لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی اور دشمن کے مقابلہ پر چلے گئے اور دوسری جماعت

فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّ اَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۳۸/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ سَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳۹/۳ وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

ان کے ساتھ بھی سرکار نے اپنی بقیہ ایک رکعت ادا کی پھر آپ بیٹھے رہے لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی۔ اس کے بعد سرکار اور مقتدیوں نے سلام پھیرا (متفق علیہ) لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو دوسری سند سے بیان کیا ہے جسکی سند اسطرح ہے جناب قاسم نے صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابو حثمہ سے اور وہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں۔)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آگے بڑھے جب ہم مقام ذات الرقاع پہنچے دوران سفر ہمارا معمول یہ رہا تھا کہ ہم گھنے سایہ دار درخت کو رسول اللہ کے آرام کے لیے چھوڑ دیتے تھے، سرکار ایک درخت کے نیچے آرام فرماتے آپ کی تلوار درخت میں لٹکی ہوئی تھی۔ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اس نے آتے ہی تلوار پر قبضہ کیا اس کو نیام سے کھینچ کر سرکار سے کہنے لگا۔ کیا آپ مجھ سے خوفزدہ ہیں سرکار نے فرمایا نہیں۔ کہنے لگا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ سرکار نے فرمایا اللہ مجھے تجھ سے محفوظ رکھے گا حضرت جابرؓ کہا صحابہ نے سرکار کے پاس آکر اس مشرک کو ڈرایا۔ تو اس مشرک نے تلوار کو نیام میں کرلیا اور اس کو لٹکا دیا۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد اذان کہی گئی تو سرکار نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور دوسری کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اس طرح سب کی دو رکعتیں ہوئیں جب کہ سرکار نے چار رکعتیں پڑھیں۔

متفق علیہ

انہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خوف کی نماز پڑھائی ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں دشمن ہمارے اور سمت قبلہ کے درمیان تھا۔ رسول اللہ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی پھر سرکار نے رکوع کیا تو ہم سب نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم نے بھی رکوع سے سر اٹھائے پھر سرکار سجدہ کے لیے جھکے اور جو جماعت سرکار کے ساتھ تھی اس نے بھی سجدہ کیا۔ پچھلی (دوسری) صف دشمن کے مقابل کھڑی رہی۔ جب سرکار نے سجدہ مکمل کرلیا اور وہ جماعت (صف) جو سرکار کے قریب تھی کھڑی ہوگئی۔ اس کے بعد پچھلی دوسری صف سجدہ کے لیے جھکی پھر سجدہ سے کھڑے ہوئے پھر پچھلی (دوسری) صف آگے بڑھی اور پہلی صف پیچھے ہٹ گئی۔ پھر سرکار دو عالم نے رکوع کیا تو ہم نے رکوع کیا۔ جب سرکار

تَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ کے لیے جھکے اور وہ جماعت جو سرکار کے ساتھ تھی اور وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھی۔ اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جب سجدہ سے فارغ ہوئے اور وہ صف جو آپ کی اقتدا میں تھی اس (پچھلی صف نے) سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیر دیا۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۳۴۰/۵ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ أُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن نخلہ میں صحابہ کو ظہر کے وقت نماز خوف اس طرح پڑھائی کہ ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا دوسرا گروہ آیا تو اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا۔

(شرح السنہ)

تیسری فصل

۱۳۴۱/۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ فَتَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ أُخْرٰى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَلِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان قیام فرمایا تو مشرکوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کی جو نماز عصر ہے وہ انہیں آباء اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے لہٰذا اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ان پر اس وقت یکدم حملہ کر دو۔ اس وقت جبریل امین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ صحابہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک گروہ کو آپ نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ نمازی مسلمانوں کی حفاظت کرے اور ہتھیار سنبھالے۔ اس طرح ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہو جائیں گی۔

(ترمذی۔ نسائی)

بَابُ صَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ نماز عیدین

پہلی فصل

۱۳۴۲ ۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَّبْدَاُ بِہِ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِھِمْ فَیَعِظُھُمْ وَیُوْصِیْھِمْ وَیَاْمُرُھُمْ وَاِنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَہٗ اَوْ یَاْمُرَ بِشَیْءٍ اَمَرَ بِہٖ ثُمَّ یَنْصَرِفُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحٰی کے لیے عیدگاہ تشریف لے جاتے تو جس کو سب سے پہلے ترجیح دیتے وہ نماز ہوتی تھی پھر نمازیوں کی طرف منہ کر کے ان کو نصیحت کرتے رشد و ہدایت کرتے اور اگر کہیں لشکر کی روانگی مقصود ہوتی تو اس کو روانہ کرتے یا کسی اور کام کا حکم دیتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے ان کاموں سے فارغ ہو کر عیدگاہ سے واپس ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۳ ۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّۃٍ وَّلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دو مرتبہ سے زیادہ بغیر اذان اور اقامت کے میں نے عیدین کی نماز پڑھی ہے۔ (مسلم)

۱۳۴۴ ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نمازیں خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۵ ۴ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَھِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَۃً ثُمَّ اَتَی النِّسَآءَ فَوَعَظَھُنَّ وَذَکَّرَھُنَّ وَاَمَرَھُنَّ بِالصَّدَقَۃِ فَرَاَیْتُھُنَّ یُھْوِیْنَ اِلٰی اٰذَانِھِنَّ وَحُلُوْقِھِنَّ یَدْفَعْنَ اِلٰی بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ ھُوَ وَبِلَالٌ اِلٰی بَیْتِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شرکت کی ہے؟ تو انہوں نے کہا بے شک ایک مرتبہ سرکار نماز کیلئے (عیدگاہ) تشریف لائے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا اذان اور اقامت کا تذکرہ نہیں کیا۔ اسکے بعد آپ خواتین میں آئے اور نصیحت فرمائی اللہ کی یاد دلائی اور صدقہ کا حکم دیا اسوقت میں نے دیکھا کہ خواتین اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بڑھا کر (زیور اتار کر) بلال کو دے رہی تھیں پھر آپ اور بلال اٹھ کر گھر تشریف لے آئے۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۶ ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی یَوْمَ الْفِطْرِ رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھُمَا وَلَا بَعْدَھُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں اور نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۷ ۶ وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ ہمکو حکم دیا گیا کہ ہم حیض والی عورتوں اور ام

الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۸/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِي رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَفِي رِوَايَةٍ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۹/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْا يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵۱/۱۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۲/۱۱ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پردہ دار خواتین کو عید کے دن مسلمانوں کی جماعت اور انکی دعاؤں میں حاضری کے لیے کہیں، لیکن حیض والی عورتیں مصلوں پر نہ جائیں۔ ایک عورت نے سوال کیا یارسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو سرکار نے فرمایا اس کے ساتھ والی عورت اپنی چادر اڑھا دے۔

(متفق علیہ) ....

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میرے والد جناب ابوبکر ایام تشریق میں تشریف لائے تو میرے پاس دو باندیاں دف بجا رہی تھیں اور ایک روایت کے مطابق جنگ بعاث میں جو اشعار انصار نے پڑھے تھے وہ گا رہی تھیں، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے جناب ابوبکر نے ان باندیوں کو ڈانٹا تو سرکار نے چادر سے منہ کھول کر فرمایا اے ابوبکر ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور ایک روایت کے مطابق سرکار نے فرمایا ہر قوم کا تہوار ہوتا ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے جب تک کہ طاق عدد کھجوریں نہ کھا لیتے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن راستہ بدل کر عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے۔

(بخاری)

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید قربان کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا آج سب سے پہلے جس چیز سے ہم ابتدا کریں گے وہ یہ ہے کہ پہلے ہم نماز عید الاضحیٰ ادا کریں گے پھر عیدگاہ سے واپس ہو کر قربانی کرینگے پس جس نے ایسا کیا بیشک اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ صرف ذبیحہ ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کیلئے ذبح کیا ہے اس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی تو وہ اسکے بدلہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی یہاں تک کہ ہم نے نماز پڑھی اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔ (متفق علیہ)

١٣٥٣ ١٢ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو اس نے یہ ذبیحہ اپنے لیے کیا اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانو کی سنت کو اپنایا۔ (متفق علیہ)

١٣٥٤ ١٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں قربانی کرتے اور خون بہاتے تھے۔ (بخاری)

دوسری فصل

١٣٥٥ ١٤ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ دو دن تہوار مناتے اور کھیل کود کرتے تھے سرکار نے یہ دیکھ کر فرمایا یہ دو دن کیسے ہیں تو لوگوں نے کہا دور جاہلیت میں ہم ان دونوں میں کھیل کود کرتے تھے تب سرکار نے فرمایا کہ ان دنوں کے عوض اللہ نے تمہیں عید یوم الفطر اور عید الاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔ (ابوداؤد)

١٣٥٦ ١٥ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن بغیر کچھ کھائے عیدگاہ میں نہیں جاتے تھے اور قربانی کے دن نماز پڑھنے کے بعد کھاتے تھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی)

١٣٥٧ ١٦ وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

١٣٥٨ ١٧ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوْا فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت جعفر بن محمد مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم عیدین اور استسقاء میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے اور نماز میں جہر کرتے (شافعی)

١٣٥٩ ١٨ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اور حذیفہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے تو جناب ابو موسیٰ نے فرمایا کہ سرکار نماز جنازہ کی طرح اس میں چار تکبیریں کہتے تھے حضرت حذیفہ نے کہا کہ ابو موسیٰ نے صحیح کہا

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۱۳۶۰/۱۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۱۳۶۱/۲۰ وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهٖ اعْتِمَادًا۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۲/۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۳۶۳/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۳۶۴/۲۳ وَعَنْهُ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۶۵/۲۳ب وَعَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ

۱۳۶۵/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ يَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

(ابوداؤد)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا (ابوداؤد)۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو اپنے عصاء پر تکیہ کرتے تھے۔

(شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شرکت کی آپ نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان واقامت کے نماز شروع کی۔

……

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو جناب بلال سے ٹیک لگا کر اللہ کی حمد وثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اللہ اور اپنی اطاعت کی طرف رغبت دلائی (خطبہ دیا) پھر آپ حضرت بلال کے ساتھ خواتین میں تشریف لائے اور عورتوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور انھیں پند ونصائح فرمائے (نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدگاہ کو جاتے تو ایک راہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے تھے۔ (ترمذی۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوگئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز عید مسجد میں پڑھی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابوحویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جب وہ نجران میں تھے لکھا کہ عید الاضحیٰ میں عجلت کریں اور عید الفطر میں تاخیر کریں اور لوگوں کو نصیحت کریں (شافعی)

حضرت ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ ایک قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور گواہی دی کہ انہوں نے کل عید کا چاند دیکھا تھا تب سرکار نے حکم دیا کہ اب روزہ افطار کرلیں اور کل صبح نماز کے لیے عیدگاہ جائیں گے (ابوداؤد ونسائی)

تیسری فصل

۱۳۶۶/۲۵ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُّؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَاَلْتُهٗ يَعْنِيْ عَطَاءً بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عطاء رضی اللہ عنہ نے خبر دی جو حضرت ابن عباس و جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں کے لیے اذان و اقامت نہیں کہی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے جناب عطاء سے پھر سوال کیا کہ اس بارے میں کچھ اور بتائیں تو انہوں نے کہا کہ مجھے جناب جابر بن عبداللہ نے بتایا کہ عید الفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہ تھی نہ تو امام کے نماز کے لیے آنے سے پہلے اور نہ بعد میں اس نماز کے لیے نہ اقامت ہے نہ اس دن اور کوئی ندا اور تکبیر۔ (مسلم)

۱۳۶۷/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَاُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهٗ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِّنْ طِيْنٍ وَّلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِيْ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَجُرُّنِيْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ اَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے عید گاہ آتے تو نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اس وقت نمازی اپنی جگہ بیٹھے رہتے تھے۔ اگر سرکار کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم دیتے یا کوئی اور کام ہوتا تو اس کے لیے احکامات جاری کرتے خطبہ کے دوران آپ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دلاتے اور تصدقوا۔ تصدقوا۔ تصدقوا فرماتے تھے اور صدقہ دینے والی اکثر خواتین ہوتی تھیں خطبہ سے فارغ ہو کر عید گاہ سے واپس ہوتے تھے اور یہ سلسلہ عہد نبوت اور خلفائے راشدین کے دور کے بعد عرصہ تک جاری رہا، لیکن جب مروان بن حکم مدینہ کا حاکم بنا تو میں عید کے دن میں مروان کا ہاتھ پکڑے ہوئے عید گاہ آیا۔ وہاں کثیر بن صلت نے اینٹوں کو گارے سے جوڑ کر منبر بنایا تھا۔ مروان میرا ہاتھ کھینچتا ہوا منبر کی جانب لے جانا چاہتا تھا اور میں اس کو مصلے کی طرف لے جانا چاہتا تھا میں نے مروان سے کہا نماز سے ابتدا کہاں ہوئی؟ تو مروان نے کہا اے ابو سعید جو آپ جانتے ہیں اس پر عمل کرنا ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں تم اس سے بہتر نہیں لا سکتے میں یہ فقرہ تین مرتبہ کہہ کر واپس آگیا۔ (مسلم)

بَابٌ فِي الْأُضْحِيَّةِ

قربانی کا بیان

پہلی فصل

۱۳۶۸ ۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ رَأَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن دو چتکبرے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی اپنے دست مبارک سے اس طرح کی کہ پہلے بسم اللہ پڑھی اس کے بعد تکبیر کہی راوی کہتے ہیں کہ میں نے سرکار کو قربانی کے جانور کے پہلو یا منہ پر پیر رکھے ہوئے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (متفق علیہ)

۱۳۶۹ ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سینگوں والا دنبہ لانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں دیکھتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو یعنی اس کا سینہ، ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ ہوں جب ایسا دنبہ آپ کے قربان کرنے کے لیے لایا گیا تو سرکار نے فرمایا اے عائشہ چھری پتھر پر تیز کر کے لاؤ میں نے چھری لا کر دی تو آپ نے دنبہ کو پکڑ کر لٹایا پھر چھری چلانے سے پہلے یہ کلمات کہے۔ خداوندا اس کو محمد (علیہ السلام) اور ان کی اولاد اور امت محمدی علیہ التحیۃ والثناء کی جانب سے قبول فرما پھر اس پر چھری چلا دی۔ (مسلم)

۱۳۷۰ ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّأْنِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال بھر سے کم کے جانور کو مت ذبح کرو اور اگر تم پر دشواری ہو تو شش ماہی دنبہ ذبح کر دو۔

(مسلم)

۱۳۷۱ ۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ أَنْتَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بکریوں کا ایک ریوڑ صحابہ میں قربانی کے لیے تقسیم کرنے کا حکم فرمایا اس تقسیم کے بعد بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا تو میں نے سرکار سے اس کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم قربانی کر لو ایک اور روایت کے مطابق راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھیڑ کا ایک بچہ ملا ہے تو سرکار نے فرمایا تم اس کی قربانی کر دو۔ (متفق علیہ)

۱۳۷۲ ۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ اور دوسرے جانوروں کی قربانی عیدگاہ میں ہی فرماتے تھے (بخاری)

١٣٧٣ [٦] وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے اور اونٹ میں قربانی کے سات حصے ہیں۔ (مسلم الفاظ حدیث بروایت ابوداؤد)

١٣٧٤ [٧] وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ رَّاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے بال اور ناخن میں سے کچھ نہ چھوئے اور ایک روایت کے مطابق نہ بال کٹوائے اور نہ ناخن ترشے ایک اور روایت کے مطابق جو ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے ناخن اور بال نہ ترشوائے (مسلم)

١٣٧٥ [٨] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اِلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو ان دس دنوں (عشرہ ذوالحجہ) کے عمل سے زیادہ اور اعمال محبوب نہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خالق و مالک کی راہ میں جہاد بھی سرکار نے فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں جہاد بھی مگر اس شخص کا عمل جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلا اور پھر کچھ ساتھ لے کر واپس نہ آیا ہو۔ (بخاری)

دوسری فصل

١٣٧٦ [٩] عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيِّ ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو چتکبرے خصی سینگ والے مینڈھے ذبح فرمائے ان کو قربانی کے لیے قبلہ رخ لٹانے سے پہلے یہ دعا پڑھی۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر ذبح فرمایا۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی لیکن احمد ابوداؤد۔ ترمذی کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر یہ کلمات فرمائے

عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي۔

١٣٧٧/١٠ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

١٣٧٨/١١ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ إِلٰى قَوْلِهِ وَالْأُذُنَ۔

١٣٧٩/١٢ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُضَحِّيَ بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

١٣٨٠/١٣ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعًا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

١٣٨١/١٤ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

١٣٨٢/١٥ وَعَنْ مُجَاشِعٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

١٣٨٣/١٦ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

یہ ذبیحہ میری اور میری امت کے اس فرد کی جانب سے ہے جسنے قربانی نہیں کی ہے)

حضرت حنش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے دیکھ کر معلوم کیا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ سرکار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ان کی جانب سے قربانی کروں لہٰذا میں سرکار کی طرف سے قربانی کرتا ہوں (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھیں اور کان دیکھیں جو آگے اور پیچھے سے کٹے نہ ہوں اور کان نہ گول کٹے ہوں نہ پھٹے ہوئے ہوں (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی لیکن صاحب ابن ماجہ نے صرف آنکھ اور کان دیکھنے تک روایت کیا ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کان کٹے اور سینگ ٹوٹے جانوروں کی قربانی سے منع فرمایا ہے (ابن ماجہ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ کون سا جانور قربانی کے قابل نہیں تو ایسے چار جانوروں کی جانب اشارہ کر کے فرمایا ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ کانا جو صاف معلوم ہوتا ہو۔ بیمار جانور جو واضح طور پر بیمار نظر آتا ہو۔ اور ایسا دبلا جس کی ہڈیوں کا گودا نہ رہا ہو (احمد۔ مالک۔ ترمذی۔ نسائی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سیاہ مینڈھے کی قربانی کرتے تھے جس کا سینہ ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ ہوتی تھیں اور سیاہی میں کھاتا ہو اور سیاہی میں چل سکتا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی ابن ماجہ)

بنی سلیم کے ایک فرد جناب مجاشع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں ثنی کی ضرورت ہو وہاں جذع بھی کافی ہو جاتا ہے

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بھیڑ کا شش ماہہ بچہ یعنی دنبہ اچھی قربانی ہے (ترمذی)

۱۳۸۴/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِى الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِى الْبَعِيْرِ عَشَرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہی دنوں عیدالاضحیٰ آ گئی تو ہم میں سے سات افراد نے گائے کی قربانی میں شرکت کی جبکہ اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے (نسائی۔ ابن ماجہ۔ لیکن ترمذی نے اس حدیث کو حسن وغریب بتایا ہے)

۱۳۸۵/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ اور کوئی عمل محبوب نہیں اور وہ قیامت کے دن سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ پیش ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی قبولیت عطا فرما دیتا ہے لہٰذا اس عمل کو دل کی خوشی سے کرو۔

(ترمذی ابن ماجہ)

۱۳۸۶/۱۹ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِى الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَّقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس دن ذی الحجہ کے ایسے ہیں ان کے مقابلہ میں کسی دن کی عبادت زیادہ مقبول نہیں کیونکہ ان دنوں میں روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک شب کی عبادت کا شب قدر کے برابر ثواب ملتا ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف بتایا ہے)

تیسری فصل

۱۳۸۷/۲۰ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِىَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّىَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں عید اضحیٰ میں قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عیدگاہ سے نماز و سلام سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو ان قربانیوں کے گوشت کو دیکھا جو نماز سے پہلے ذبح کر دی گئی تھیں اس وقت آپ نے فرمایا جس نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے ایک اور روایت کے مطابق سرکار نے نماز کے بعد خطبہ دیا پھر قربانی

مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے (شک راوی) قربانی کرلی ہے وہ اب دوبارہ قربانی کرے اور جس نے اب نہیں کی وہ [illegible] اللہ کا نام لے کر [illegible] (متفق علیہ)

۱۳۸۸ / ۲۱ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْأَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحٰى۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلُهُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یوم اضحٰی کے بعد دو دن قربانی کے اور ہیں (جناب مالک نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے کہا کہ حضرت علی سے بھی اس مضمون کی حدیث مروی ہے)

۱۳۸۹ / ۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور اس دوران آپ ہر سال قربانی کرتے تھے (ترمذی)

۱۳۹۰ / ۲۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ان قربانیوں کی وجہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے پھر سوال کیا یا رسول اللہ ہمیں اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے تو سرکار نے فرمایا ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اون کے بارے میں کیا ہے تو سرکار نے فرمایا اس کے ہر ریشہ کے بدلہ میں بھی ایک نیکی ہے (احمد و ابن ماجہ)

بَابُ الْعَتِيرَةِ

عتیرہ کا بیان

پہلی فصل

۱۳۹۱ / ۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا اسلام میں فرع اور عتیرہ کا کوئی تصور نہیں راوی کہتے ہیں فرع جانور کا پہلا بچہ ہے جس کو کافر بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور عتیرہ اس جانور کو کہتے ہیں جسکو رجب میں بتوں کے نام پر ذبح [illegible]

دوسری فصل

۱۳۹۲ / ۲ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلٰى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں مقیم تھے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا۔ لوگو! ہر گھر والے پر سال بھر میں قربانی واجب ہے اور وہ عتیرہ

عام أضحية وعتيرة هل تدرون ما العتيرة هي التي تسمونها الرجبية۔ (رواه الترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب ضعيف الإسناد وقال أبو داود والعتيرة منسوخة۔

ہے۔ اس کے بعد سرکار نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ عتیرہ کیا ہے یہ وہی ہے جس کو تم رجبیہ (رجب میں ذبح کرنے والا جانور) کہتے ہو (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب اور ضعیف الاسناد بتایا ہے اور صاحب ابوداؤد نے کہا کہ عتیرہ منسوخ کی جاچکی ہے)

تیسری فصل

۱۳۹۳ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى[3] الله عليه وسلم أمرت بيوم الأضحى عيدا جعله الله لهذه الأمة قال له رجل يا رسول الله أرأيت إن لم أجد إلا منيحة أنثى أفأضحي بها قال لا ولكن خذ من شعرك وأظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام أضحيتك عند الله۔ (رواه أبو داود والنسائي)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قربانی کے دن کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے مقرر فرمایا ہے اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر مجھے مادہ (منیحہ) جانور کے علاوہ نہ ملے تو کیا اس کو قربان کر دوں سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ تم ناخن کٹواؤ اور بال کترواؤ اور موئے زیر ناف صاف کرلو اس حالت میں اللہ کے یہاں تمہاری قربانی مکمل ہو جائے گی (ابوداؤد۔ نسائی)

بابُ صلوٰةِ الخُسُوفِ سورج گرہن کے وقت نماز

پہلی فصل

۱۳۹۴ عن عائشة قالت إن الشمس خسفت على[1] عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث مناديا الصلوة جامعة فتقدم فصلى أربع ركعات في ركعتين وأربع سجدات قالت عائشة ما ركعت ركوعا قط ولا سجدت سجودا قط كان أطول منه۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ ندا کرے کہ نماز شروع ہونے والی ہے۔ پھر سرکار مصلے پر تشریف لائے اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے طویل کئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس سے قبل اتنے لمبے رکوع وسجود نہیں کئے تھے (متفق علیہ)

۱۳۹۵ وعنها قالت جهر النبي صلى الله عليه وسلم[2] في صلوة الخسوف بقراءته (متفق عليه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سورج گرہن کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ قرأت کی۔ (متفق علیہ)

۱۳۹۶ وعن عبد الله بن عباس قال انخسفت الشمس[3] على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا۔

فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ فَقَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تو سرکار نے نماز خسوف پڑھی اور صحابہ نے آپ کی اقتدا کی اس نماز میں سرکار نے اتنا طویل قیام کیا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر طویل رکوع کیا پھر رکوع سے کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے قیام سے مختصر تھا۔ طویل رکوع کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے رکوع سے مختصر تھا پھر رکوع سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے اس دوران سورج گرہن سے نکل چکا تھا۔ اس وقت سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے دو نشانیاں سورج اور چاند ہیں۔ ان پر کسی کی موت یا پیدائش اثر انداز نہیں ہوتی۔ جب سورج اور چاند کو گرہن میں دیکھو تو اللہ کو یاد کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کسی چیز کو پکڑا تھا پھر ہم نے یہ دیکھا کہ آپ کچھ پیچھے ہٹے۔ سرکار نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھ کر یہ چاہا کہ اس میں سے پھلوں کا ایک خوشہ توڑ لوں اگر میں اس خوشہ کو لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے پھل کھاتے رہتے۔ لیکن جب میں نے دوزخ کو دیکھا تو اس سے زیادہ ہولناک منظر مجھے نظر نہ آیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ دوزخ میں رہنے والی اکثر خواتین ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا اس کی وجہ کیا ہے۔ تو سرکار نے فرمایا ان کی نافرمانیاں۔ کہا گیا ہے کہ یہ اللہ کی نعمتوں کا کفران کرتی ہیں فرمایا کہ شوہروں کی مہربانیوں کا کفران کرتی ہیں۔ احسان فراموشی کرتی ہیں اگر تم مدت تک ان کے ساتھ مہربانی کرتے رہو اور اگر ایک مرتبہ بھی ان کی مرضی کے خلاف کچھ کر دو تو کہیں گی کہ آپ نے ہم سے کبھی بھلائی نہیں کی۔

(متفق علیہ)

۱۳۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس مضمون کو نقل کیا جو حضرت ابن عباس کی حدیث میں ذکر ہوا لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سرکار نے طویل سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف اور روشن ہو چکا تھا اس کے بعد آپ نے خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کے مرنے اور پیدا ہونے سے گہن نہیں لگتا جب گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور اس کی بڑائی بیان کرو نماز پڑھو۔

تصدقوا ثم قال یا امۃ محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا۔ (متفق علیہ)

۱۳۹۸/۵ وعن ابی موسی قال خسفت الشمس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فزعا یخشی ان تکون الساعۃ فاتی المسجد فصلی باطول قیام ورکوع وسجود ما رایتہ قط یفعلہ وقال ھذہ الآیات التی یرسل اللہ لا تکون لموت احد ولا لحیاتہ ولکن یخوف اللہ بھا عبادہ فاذا رایتم شیئا من ذلک فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ۔

(متفق علیہ)

۱۳۹۹/۶ وعن جابر قال انکسفت الشمس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراھیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات۔

(رواہ مسلم)

۱۴۰۰/۷ وعن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین کسفت الشمس ثمان رکعات فی اربع سجدات وعن علی مثل ذلک۔

(رواہ مسلم)

۱۴۰۱/۸ وعن عبد الرحمن بن سمرۃ قال کنت ارتمی باسھم لی بالمدینۃ فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ کسفت الشمس فنبذتھا فقلت واللہ لانظرن الی ما حدث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف الشمس قال فاتیتہ وھو قائم فی الصلوۃ رافع یدیہ فجعل یسبح ویھلل ویکبر ویحمد ویدعو حتی حسر عنھا فلما حسر عنھا قرا سورتین وصلی رکعتین۔ رواہ

اور صدقہ دو اسی خطبہ میں فرمایا اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی قسم اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرے۔ اے میری امت خدا کی قسم اگر تمہیں وہ معلوم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو کم اور گریہ وزاری زیادہ کرو (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ گھبرائے جس طرح کہ خوف قیامت ہوتا ہے اس وقت آپ مسجد میں تشریف لاتے اور طویل قیام اور لمبے رکوع و سجدے کے ساتھ ایسی نماز پڑھی کہ اس سے پہلے میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ بندوں کو دکھاتا ہے کسی کی موت اور پیدائش ان پر اثر انداز نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ بندوں کو خوف دلاتا ہے جب تمہیں ایسا واسطہ پڑے تو اللہ سے ڈرو اس کا ذکر کرو دعائیں مانگو اور اس سے طلب مغفرت کرو (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اس دن سورج گرہن ہوا جس دن آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی تو آپ نے چھ رکعتیں، چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں اور حضرت علی سے اس طرح منقول ہے۔

(مسلم)

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں کہ سورج گرہن شروع ہوا تو میں تیروں کو پھینک کر بھاگا اور سوچا خدا کی قسم میں یہ دیکھوں گا کہ سرکار اس وقت کیا کرتے ہیں جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی زبان مبارک پر تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر الٰہی کے کلمات ہیں اور اللہ سے مصروف دعا ہیں۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو دو رکعتوں میں دو سورتیں تلاوت کیں۔

مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کیا جیسا کہ شرح السنۃ میں ہے۔ لیکن صاحب مصابیح نے حضرت جابر بن سمرہ سے روایت کیا۔

۱۴۰۲ ۹ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۴۰۳ ۱۰ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورج گرہن کی نماز پڑھائی اور قرأت میں ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۱۴۰۴ ۱۱ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ تَسْجُدُ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ فلاں ام المومنین کا انتقال ہو گیا ہے تو وہ فوراً سجدہ میں گر گئے تو ان سے معلوم کیا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کوئی نشان دیکھو (محیر العقول یا انوکھی بات) تو سجدہ کرو اور ام المومنین کے انتقال سے بڑھ کر اور کون سی ایسی بات ہو سکتی ہے (ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

۱۴۰۵ ۱۲ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطِّوَالِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطِّوَالِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوفُهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے نماز خسوف پڑھائی اور ایک طویل سورت پڑھی اس میں پانچ رکوع اور دو سجدے کئے نماز سے فارغ ہو کر قبلہ رخ بیٹھے اور مصروف دعا رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہوا۔

(ابوداؤد)

۱۴۰۶ ۱۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو دو رکعتیں نماز پڑھنی شروع کی اور گرہن کی بابت معلوم کرتے رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہوا اور سورج صاف ہو گیا۔ ابوداؤد لیکن نسائی کی روایت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا شَاءَ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

اس طرح ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی اور وہ اسی طرح تھی جس طرح معمول کے مطابق نماز ادا کرتے تھے اور انہی کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک دن جب سورج کو گرہن لگا تو سرکار تیزی کیساتھ مسجد میں آئے اور مصروف نماز رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا پھر فرمایا دور جاہلیت میں یہ تصور تھا کہ سورج اور چاند دنیا میں کسی بڑے آدمی کی موت پر گہناتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے یہ دونوں مخلوقات الٰہیہ میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہے متغیر کر دے پس ان دونوں سورج یا چاند میں سے کسی کو گرہن لگے تو تم اس وقت تک نماز پڑھو جب تک گرہن ختم نہ ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کچھ اور اسباب پیدا کرے (نسائی)

بَابٌ فِيْ سُجُوْدِ الشُّكْرِ

سجدہ شکر کا بیان

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ

اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے۔

دوسری فصل

۱۴۰۷ (۱) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهٗ اَمْرٌ سُرُوْرًا اَوْ يُسَرُّ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اچھی خبر ملتی تو سجدہ کر کے اللہ کا شکر ادا کرتے (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے۔

۱۴۰۸ (۲) وَعَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مِّنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ۔

حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بونے کو دیکھ کر بارگاہ ربی میں سجدہ کیا (دارقطنی نے اس حدیث کو مرسل بتایا اور شرح السنہ نے مصابیح کے الفاظ میں نقل کیا)

۱۴۰۹ (۳) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ عَزْوَزَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے اور جب مقام عزوزاء پہنچے تو وہاں قیام کیا پھر سرکار نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور سجدہ کیا یہ سجدے طویل تھے۔ سجدہ سے اٹھ کر دعا فرمائی پھر سجدہ میں چلے گئے سجدہ سے اٹھ کر پھر دعا فرمائی اور پھر سجدہ میں

ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

چلے گئے۔ پھر دعا فرمائی اور طویل سجدہ کیا۔ آخری سجدہ سے اٹھ کر فرمایا میں نے اپنے رب سے امت کی شفاعت کی تو میرے رب نے تہائی امت کی مغفرت کی۔ میں نے رب کریم کی بارگاہ میں سجدہ شکر کیا اور امت کے لئے پھر دعا کی تو رب کریم نے اس کی تعداد دو تہائی کر دی میں نے پھر سجدہ شکر کر کے دعا کی تو رب کریم نے بقیہ تہائی امت کی بھی مغفرت فرما دی میں نے رب کی بارگاہ میں پھر طویل سجدہ کیا۔

(احمد۔ ابوداؤد)

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ نماز استسقاء

پہلی فصل

۱۴۱۰ ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر نماز استسقاء پڑھنے کے لئے عیدگاہ آئے دو رکعت نماز جہر کے ساتھ پڑھائی اس کے بعد سمت قبلہ منہ کر کے بارش کے لئے دعا فرمائی اور قبلہ کو منہ کرتے وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا۔ (متفق علیہ)

۱۴۱۱ ۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں سوائے استسقاء کے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور اس موقعہ پر ہاتھ اتنے بلند ہوتے تھے کہ بغل کی سفیدی نظر آتی تھی۔ (متفق علیہ)

۱۴۱۲ ۳ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کی دعا کی اسوقت دونوں ہاتھوں کی پشت سے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔ (مسلم)

۱۴۱۳ ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر دیکھتے تو دعا فرماتے خداوند نفع دینے والی خوب بارش کر۔ (بخاری)

۱۴۱۴ ۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَصَابَهُ مِنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارش ہوئی اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سرکار نے جسم مبارک سے کپڑے کو ہٹا لیا اور جسم مبارک پر بارش کے قطرے

الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهٗ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پڑے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا تو سرکار نے فرمایا کہ یہ رب کریم کے پاس سے ابھی ابھی آرہے ہیں۔

دوسری فصل

۱۴۱۵/۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ تشریف لائے اور نماز استسقاء پڑھی جب سمت قبلہ کھڑے ہوتے تو اپنی چادر کو پلٹا اور جو سرا داہنے کندھے پر تھا اس کو بائیں کندھے پر کیا اور جو بائیں کندھے پر تھا اس کو دائیں کندھے پر الٹ لیا اس کے بعد دعا فرمائی۔

(احمد۔ ابوداؤد)

۱۴۱۶/۷ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَّهٗ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن زید ہی روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ آئے تو سیاہ چادر اوڑھے ہوئے تھے جب وہ بھاری معلوم ہونے لگی تو آپ نے اس کے نیچے کنارے کو اوپر کی جانب پلٹنا چاہا لیکن بعد میں چادر کو اپنے دونوں کندھوں پر الٹ لیا (احمد ابوداؤد)

۱۴۱۷/۸ وَعَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَّدْعُوْ يَسْتَسْقِيْ رَافِعًا يَّدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ)

جناب ابو عمیر رضی اللہ عنہ جو ابو اللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کے مقام پر جو زوراء کے قریب ہے باران رحمت کے لئے دعا میں مشغول دیکھا اس وقت آپ نے دست مبارک اتنے اونچے اٹھائے ہوتے تھے جو چہرے سے بلند تھے اور سر ہاتھوں کے درمیان تھا اور سر محسوس نہیں ہو سکتا تھا (ابوداؤد ترمذی نسائی)

۱۴۱۸/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُّتَوَاضِعًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سادگی کے ساتھ تواضع عاجزی اور زاری کا پیکر بن کر نماز استسقاء کے لئے نکلے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۴۱۹/۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ آتے تو یہ کلمات فرماتے خداوندا اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو پانی عطا فرما اپنی رحمت کو وسیع فرما اور مردہ زمینوں کو حیات عطا فرما۔

(مالک ابوداؤد)

۱۴۲۰/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاكِئُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مُرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دست مبارک کو دعا کے وقت اٹھا کر کہتے اے اللہ تو ہمیں سیراب فرما ایسی بارش جو ہماری فریادرسی کرے۔ ارزانی کرنے نفع بخش ہو اور اس کا انجام اچھا ہو ضرر رساں نہ ہو جلد آنیوالی ہو تاخیر کرنے والی نہ ہو ادھر یہ دعا فرمائی ادھر آسمان پر ابر چھا گیا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۳۲۱ ۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی۔ سرکار نے عیدگاہ میں منبر بچھانے کا حکم دے کر لوگوں کو ایک دن عیدگاہ میں مجتمع ہونے اور خود تشریف لانے کی نوید دی۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں اس دن سرکار اس وقت حجرہ سے باہر تشریف لائے جبکہ سورج کا کنارہ چمکا تھا۔ آپ عیدگاہ میں آکر منبر پر بیٹھے اللہ کی تکبیر و تحمید کی اس کے بعد فرمایا تم نے بارش میں تاخیر کی وجہ سے آبادیوں میں قحط کی شکایت کی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے اور تم سے یہ وعدہ کیا ہے اگر تم مجھے (اللہ) کو پکارو گے تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اس کے بعد سرکار نے کہا تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لئے ہیں جو رحمان و رحیم اور روز جزا کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو ارادہ فرماتا ہے وہی کرتا ہے۔ خداوندا تو ہی معبود حقیقی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں خداوندا تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں ہم پر باران رحمت فرما اور اس چیز کو جو تو قوت اور ایک مدت تک نازل فرمائے اور اس کو ہمارے لئے فائدہ کا سبب بنا۔ ان کلمات کے بعد آپ نے ہاتھ بلند کئے اور اتنے بلند کئے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔ پھر حاضرین کی طرف پشت کر کے اپنی چادر کو پلٹایا یا الٹا لیکن دست مبارک اس دوران اٹھے ہوئے تھے اس کے بعد حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے منبر سے اترے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ اسی وقت ابر آسمان سے ظاہر ہوا جس میں گرج اور چمک (بجلی) بھی تھی پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی ابھی آپ عیدگاہ سے مسجد نہ آئے تھے کہ بارش کی کثرت سے نالے بہنے لگے۔ سرکار نے جب لوگوں کو سائبانوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو چہرہ مبارک پر مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور آپکے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ اس موقعہ پر فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں (ابوداؤد)

۱۳۲۲ ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب

قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِّنْ اَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)
۱۴

کہ جب قحط سے واسطہ پڑتا تو حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے دعا کرتے اور کہتے خداوندا پہلے ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے تو بارش ہوتی تھی اب ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی کے چچا کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما راوی کہتے ہیں اس دعا کی قبولیت بارش سے م ظاہر ہوتی تھی (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نبیوں میں سے ایک نبی اپنے امتیوں کو لے کر نماز استسقاء کے لئے نکلے تو دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنے پیر آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہے یہ دیکھ کر نبی وقت نے فرمایا واپس چلو اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے (دار قطنی)

بَابٌ فِي الرِّيَاحِ ہواؤں کا بیان

پہلی فصل

۱۴۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱

۱۴۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۲

۱۴۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَآءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ رَحْمَةً ۔
۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ باد صبا کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی ہے اور قوم عاد باد دبور سے ہلاک کی گئی تھی۔ (متفق علیہ)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا پورا منہ کھلے اور تالو کا اندرونی حصہ نظر آجائے آپ صرف تبسم فرماتے تھے لیکن طوفان باد و باراں دیکھ کر آپ گھبرا جاتے جس کا اظہار آپ کے چہرے سے ہوتا تھا (متفق علیہ)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز آندھی دیکھتے تو یہ کلمات فرماتے خداوندا میں اس کی بھلائی اور جو کچھ اسکے ساتھ ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں اس کے شر اور جو اس میں پوشیدہ یا جو اس سے متعلق ہے۔ اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جب آسمان پر ابر چھا جاتا تو کبھی آپ حجرہ میں جاتے کبھی باہر آتے تھے لیکن جب بارش شروع ہوجاتی تو آپ مطمئن ہوجاتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس کیفیت کو محسوس کرکے ایک مرتبہ سرکار سے دریافت کیا کہ ابر کے وقت آپ کی پریشانی کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ابر کہیں قوم عاد کے زمانہ کے ابر کی طرح نہ ہو جب انہوں نے ابر دیکھا تو کہا تھا کہ یہ ابر ہم پر برسنے

اور ایک روایت کے مطابق جب سرکار ابر کو دیکھتے تو فرماتے خداوندا اسکو رحمت بنا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۴۲۸ ۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ بیشک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی بارش کو نازل فرماتا ہے آخر آیت تک

۱۴۲۹ ۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شدید قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو بلکہ قحط یہ ہے کہ تم پر باران رحمت کا نزول ہو۔ اور زمین میں کچھ نہ اُگے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۴۳۰ ۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرِّيْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ شَرِّهَا۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لہٰذا اس کو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اسکے بارے میں خیر طلب کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

(شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی در دعوات کبیر)۔

۱۴۳۱ ۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت کی تو سرکار نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ مامور ہے اور جو کوئی کسی پر لعنت کرے اور یہ بات درست نہ ہو تو یہ لعنت اسی لعنت کرنے والے پر لوٹتی ہے (ترمذی نے روایت کر کے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۱۴۳۲ ۸ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہوا کو برا بھلا نہ کہو اور اگر تم کوئی ناگوار چیز دیکھو تو یہ دعا پڑھو (ترجمہ) خداوندا ہم اس ہوا سے بھلائی کی توقع کرتے ہیں اور جو اس کے ساتھ متعلق ہو بھلائی چاہتے ہیں یا اس بھلائی کی جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ اور تجھ سے اس ہوا کے شر یا اس کو جو حکم کیا گیا ہو پناہ مانگتے ہیں۔ (ترمذی)

۱۴۳۳ ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيْحٌ قَطُّ اِلَّا جَثَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی تیز ہوا چلتی تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دوزانو بیٹھ کر یہ دعائیہ کلمات کہتے خداوندا اس ہوا کو رحمت بنا اور اس کو عذاب کی حیثیت نہ دے

رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا وَّاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ وَاَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرَاتٍ۔

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

۱۴۳۳ ۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبْصَرَ نَاشِئًا مِّنَ السَّمَاءِ تَعْنِي السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهٗ وَاسْتَقْبَلَهٗ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ فَاِنْ كَشَفَهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنْ مَطَرَتْ قَالَ اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ۔

۱۴۳۴ ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

خداوندا اس کو رحمت کی ہوا (ریاح) بنا عذاب کی ہوا (ریح) نہ بنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قرآن مجید میں اس طرح ارشاد ہوا "ہم نے ان پر تیز و تند ہوا بھیجی۔ اور ہم نے ان پر ایسی ہوا بھیجی جو اپنے معرف بانجھ تھی اس طرح ہم نے ایسی ہوا بھیجی جو بار آور تھی اور ہم خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتے ہیں۔ (شافعی۔ دعوات کبیر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آسمان پر کوئی چیز دیکھتے تھے یعنی ابر وغیرہ تو سارے کام چھوڑ کر قبلہ رو ہو کر یہ کلمات فرماتے خداوندا میں پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اگر آسمان صاف ہو جاتا تو آپ اللہ کا شکر ادا کرتے اگر بارش ہو جاتی تو آپ فرماتے خداوندا نفع دینے والی بارش برسا (ابو داؤد، نسائی۔ ابن ماجہ۔ شافعی اور الفاظ حدیث بھی انہی کے ہیں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم لا تقتلنا بغضبك ولا تھلکنا بعذابك وعافنا قبل ذلك۔

(احمد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

تیسری فصل

۱۴۳۵ ۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ گرج کی آواز سنتے تو بات چیت ترک کر کے یہ پڑھا کرتے تھے۔

سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملئکۃ من خیفتہ۔

(مالک)

WWW.NAFSEISLAM.COM

كِتَابُ الْجَنَائِزِ کتاب الجنائز

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

بیمار پرسی اور مریض کے ثواب

پہلی فصل

۱۴۳۶ ۱ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۳۷ ۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۳۸ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۳۹ ۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا بیمار کی عیادت کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا۔ دعوت کو قبول کرنا۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں سرکار سے معلوم کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں تو آپ نے فرمایا جب کسی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو۔ جب کوئی دعوت دے تو اس کو قبول کرو اور جب کوئی نصیحت کا خواہاں ہو تو اس کو نصیحت کرو۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دو (یرحمک اللہ کہو) اور جب کوئی مر جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو (مسلم)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کے کرنے کا حکم دیا۔ مریض کی عیادت کریں۔ جنازوں کے ساتھ جائیں۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دیں۔ سلام کا جواب دیں۔ دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کریں۔ قسم کھانے والے کو سچا کر دیں اور مظلوم کی مدد کریں اور ان سات باتوں سے منع فرمایا (مرد) سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں۔ ریشم۔ اطلس اور دیباج کے لباس نہ پہنیں سرخ رنگ کے گدے کے فرش پر نہ بیٹھیں (خالص ریشم کے بنے ہوئے کپڑے) قسی نہ پہنیں چاندی کے برتن سے کچھ نہ پئیں اور جس نے چاندی کے برتن میں کچھ پیا وہ آخرت میں چاندی کے برتن سے کچھ نہ پیے گا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۰ ۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴۱ ۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴۲ ۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِیٍّ يَّعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَّعُوْدُهٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذَنْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

۱۳۴۳ ۸ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۴ ۹ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّیْءَ

(متفق علیہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ اتنی دیر جنت کے باغوں سے خوشہ چینی کرتا ہے جب تک عیادت میں رہتا ہے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں سے فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی بندہ کہے گا خداوندا تو رب العالمین ہے میں تیری کس طرح عیادت کرتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا بندہ کہے گا خداوندا تو رب العالمین ہے میں تجھے کس طرح کھانا دیتا رب کریم فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا لیکن تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا کیا تجھے یہ معلوم نہ تھا اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو اس کا ثواب مجھ سے پاتا۔ ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا بندہ کہے گا یارب میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو رب العالمین ہے رب کریم فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اس کو پانی نہ پلایا کیا تجھے معلوم نہ تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھے اس کے قریب پاتا۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے سرکار کا معمول یہ تھا جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو مریض سے فرماتے کوئی مضائقہ نہیں بیماری انشاء اللہ گناہوں سے پاک کرتے۔ اس پہ اعرابی نے کہا ہرگز نہیں بلکہ ایک بوڑھے پر بخار کی [illegible] حوا [illegible] کو قبر [illegible] دے گی سرکار نے فرمایا ہاں ایسا تو ہو گا (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جب ہم میں کوئی مرض کی شکایت کرتا تو سرکار اس کی پیشانی پر داہنا دست مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھتے اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں جب کوئی شخص سرکار

مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

۱۴۳۵/۱۰ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔

۱۴۳۶/۱۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۳۷/۱۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۳۸/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُوْلُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ۔

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی جسمانی مرض مثلاً کسی زخم یا پھوڑے پھنسی کی بابت کہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع مرض پر انگلی سے اشارہ کرکے یہ دعا پڑھتے تھے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفیٰ سقیمنا۔ باذن ربنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر خود پر دم کرتے اور دوران تلاوت موضع مرض پر ہاتھ پھیرتے رہتے۔ اور میں بھی رسول اللہ کی آخری بیماری میں معوذتین پڑھ کر دم کرتی تھی جس طرح خود سرکار دم فرمایا کرتے تھے اس دوران میں سرکار کا دست مبارک جسم پر پھیرتی رہتی تھی (مسلم کی روایت میں اس طرح ہے جناب صدیقہ فرماتی ہیں جب سرکار کے اہل بیت میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے)

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو سرکار نے فرمایا جسم کے اس حصہ پر ہاتھ رکھو جہاں درد ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر یہ دعا سات مرتبہ پڑھو اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذر۔ راوی کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد میرے بدن کا درد جاتا رہا۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جبرئیل امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور معلوم کیا کہ آپ علیل ہیں سرکار نے فرمایا ہاں! تو جناب جبرئیل نے کہا میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں ہر اس چیز کیلئے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے ہر فرد کی برائی یا حسد کرنیوالی آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ آپکو شفا عطا فرمائے اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اور دوسرے اہل خاندان رضی اللہ عنہم کو یہ کلمات پڑھ کر اللہ کی امان میں دیتے تھے اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ۔

سرکار فرماتے تھے تمہارے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم بھی حضرت اسمٰعیل و اسحاق کو انہیں کلمات سے اللہ کی پناہ میں دیتے تھے (بخاری) مصابیح کے بعض نسخوں میں بہما کے لفظ سے حدیث منقول ہے)

۱۳۴۹/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّصِبْ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے (بخاری)

۱۳۵۰/۱۵ وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتّٰى الشَّوْكَةِ یُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کوئی رنج تکلیف۔ فکر اور غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ جو کانٹا اس کے لگتا ہے تو اس چبھن کو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔

(متفق علیہ)

۱۳۵۱/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُوْعَكُ فَمَسِسْتُهٗ بِیَدِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِیْدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا یُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِاَنَّ لَكَ اَجْرَیْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یُّصِیْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَیِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار شدید بخار میں تھے میں نے جسم اقدس کو ہاتھ لگا کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو شدید بخار ہے سرکار نے ارشاد فرمایا مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو شخصوں کو ہوتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ اجر بھی دوگنا ملتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں! پھر سرکار نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو مرض یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف پہنچی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے گرتے ہیں۔

(متفق علیہ)

۱۳۵۲/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَلْوَجَعُ عَلَیْهِ اَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے کسی پر مرض کا ایسا غلبہ نہیں دیکھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا تھا۔

(متفق علیہ)

۱۳۵۳/۱۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلیٰ سے ملے اس وقت آپ میرے سینے اور گردن یا ٹھوڑی سے تکیہ لگائے ہوئے تھے اب میں کسی کی موت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد نہیں گھبراتی۔ (بخاری)

۱۳۵۴/۱۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَیِّئُهَا الرِّیَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَّتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى یَاْتِیَهٗ اَجَلُهٗ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِیَةِ الَّتِیْ لَا یُصِیْبُهَا شَیْءٌ حَتّٰى یَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال نرم شاخ کی ہے جس کو ہوا ہلاتی ہے کبھی سیدھا کرتی ہے کبھی گرا دیتی ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جس پر کوئی ہوا اثر انداز نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ ایک مرتبہ اکھڑ جاتا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۵/۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهٗ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۶/۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَا لَكِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۵۷/۲۲ وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵۸/۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۹/۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۶۰/۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهٗ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ إِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيْدٍ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا جھکاتی رہتی ہے اور مومن مبتلائے آلام ہوتا رہتا ہے البتہ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جس کو کوئی چیز ہلاتی نہیں بلکہ اس کو اکھاڑا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام سائب کے یہاں تشریف لے گئے تو ام سائب سے معلوم فرمایا کیا بات ہے تم کپکپا کیوں رہی ہو؟ کہنے لگیں بخار کی وجہ سے اللہ اس کو برکت نہ دے اس وقت سرکار نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو کیوں کہ بخار گناہوں کو اسی طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں جاتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں اتنا ہی اجر لکھا جاتا ہے جتنا کہ صحت یا اقامت کی حالت میں عمل کر کے حاصل کرتا ہے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون میں ابتلاء ہر مسلمان کے لئے شہادت کا سبب ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کا اجر حاصل کرنے والے شخص پانچ ہیں۔ طاعون سے مرنے والا۔ پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا۔ ڈوب کر مرنے والا کسی چیز سے دب کر مرنے والا۔ اور اللہ کے راستہ میں جان دینے والا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو سرکار نے فرمایا یہ عذاب الٰہی ہے جس پر چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے لیکن مومنوں کیلئے اللہ نے اس کو رحمت بنا دیا ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ اپنے شہر میں طاعون کی وبائی حالت میں صبر کے ساتھ اس امید کے ساتھ مقیم رہے کہ جو کچھ اسکے بارے میں اللہ نے مقرر فرما دیا ہے وہی وقوع پذیر ہوگا۔ تو اس کو شہادت کا اجر ملے گا۔ (بخاری)

۱۲۶۲ ۲۶ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون عذاب الٰہی ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر مسلط کیا گیا تھا یا تم سے پہلی قوموں پر نازل کیا گیا تھا۔ اگر تمہیں یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ طاعون پھیل گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس جگہ تم مقیم ہو اور طاعون کی وبا شروع ہو جائے تو وہاں سے فرار اختیار نہ کرو۔

(متفق علیہ)

۱۲۶۳ ۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا رب کریم فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت عطا کروں گا راوی کہتے ہیں دو محبوب چیزوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۱۲۶۴ ۲۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے۔ ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے مصروف دعا رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے

(ترمذی، ابوداؤد)

۱۲۶۵ ۲۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔

(احمد ابوداؤد)

۱۲۶۶ ۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی اجر و ثواب کی نیت سے عیادت کی تو اس کو ساٹھ سال کے (پیدل) سفر کے برابر جہنم سے دور کر دیا جائے گا (ابوداؤد)

۱۲۶۷ ۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعائیہ کلمات کہے میں اللہ رب العالمین سے جو عرش عظیم کا بھی رب ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ

[illegible]

أَنْ يَّشْفِيَكَ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهٗ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا کر دیتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی موت کا وقت ہی آگیا ہو۔ (ابوداؤد ترمذی)

۱۳۶۸/۳۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِّنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو بخار اور دوسرے درد اور تکالیف دور کرنے کے لیے یہ دعا تعلیم فرماتے تھے بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث صرف ابراہیم بن اسماعیل سے مروی ہے جو ضعیف ہیں)

۱۳۶۹/۳۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَّهٗ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تم میں سے کوئی خود بیمار ہو یا کوئی دوسرا بیماری کا تذکرہ کرے تو اس کو چاہیے کہ پڑھے ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفرلنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک و شفاء من شفائک علی ہذا الوجع۔ اس دعا کے پڑھنے پر اس کو شفا مل جاتی ہے۔

(ابوداؤد)

۱۳۷۰/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِيْ لَكَ إِلٰى جَنَازَةٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بیمار کی عیادت کیلیے جائے تو یہ کہے خداوندا اپنے بندے کو شفا عطا فرما تاکہ یہ تیرے دشمنوں کو سزا دے یا تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جنازہ کی مشایعت کرے۔

(ابوداؤد)

۱۳۷۱/۳۵ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ مُّنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى

حضرت علی بن زید جناب امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیں جو کچھ تمہارے نفسوں میں ہے چاہے اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا اور اللہ کے اس فرمان کے بارے میں بھی بتائیں جو شخص برا عمل کرے گا تو اس کا بدلہ دیا جائے گا جناب عائشہ نے فرمایا جب سے میں نے اس بارے میں سرکار سے سوال کیا تھا اس وقت سے اب تک کسی نے

وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتَّى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۷۲ / ۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۷۳ / ۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفِتَهُ إِلَيَّ۔

۱۳۷۴ / ۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قِيلَ لِلْمَلَكِ اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ

رَوَاهُمَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۱۳۷۵ / ۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۳۷۶ / ۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ

مجھ سے اس سلسلہ میں سوال نہیں کیا جناب صدیقہ نے فرمایا سرکار نے فرمایا تھا یہ بندے پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے عتاب ہے جس میں کہ وہ بندے کو بخار یا کسی اور پریشانی میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ مال میں سے کچھ چیز جس کو وہ اپنی آستین میں رکھتا ہے اور وہ گم ہو جاتی ہے تو اس پر اظہار افسوس کرتا ہے یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح صاف ہو جاتا ہے جس طرح سونا بھٹی سے کندن ہو کر نکلتا ہے (ترمذی)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو اس کی صلاحیت سے کم یا زیادہ جو تکلیف پہنچتی ہے وہ گناہوں کا وبال ہے لیکن وہ گناہ جو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے وہ بہت زیادہ ہیں اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تم کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کا ثمرہ ہے وہ اللہ تعالیٰ تو بہت سے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے (ترمذی)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب نیکی کے راستوں پر گامزن ہوتا ہے اور اسی حال میں بیمار ہوتا ہے تو اس کے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے سے اللہ فرماتا ہے کہ اس کے اعمال اسی طرح لکھو جس طرح اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے یہاں تک کہ میں اس کو صحت سے ہمکنار کردوں یا اپنی طرف بلاؤں (شرح السنہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کسی جسمانی عارضہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اس پر متعین فرشتے سے کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کی صحت کی حالت کے لیے اعمال لکھتے رہو جو وہ حالت صحت میں کرتا تھا اگر اس کو شفا ہوگی تو اس کے گناہ دھل جاتے ہیں اور وہ پاک و صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس کو موت آجائے تو اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور اس پر رحم کیا جاتا ہے (شرح السنہ)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ حق میں جان دینے کے علاوہ بھی سات افراد شہادت کا مرتبہ پاتے ہیں طاعون میں مرنے والا۔ ڈوب کر مرنے والا۔ ذات الجنب کے مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والا۔ پیٹ میں مرنے والا۔ جل کر مرنے والا اور کسی چیز سے دب کر مرنے والا اور وہ عورت جو زچگی کے دوران میں فوت ہو یہ تمام کے تمام شہادت کا مرتبہ پاتے ہیں۔

(مالک ابوداؤد نسائی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ عالم انسانیت میں سب سے زیادہ سختی کس شخص پر کی گئی تو سرکار نے فرمایا انبیاء پر پھر جو ان کے مثل ہیں اور پھر جو ان کی مثل ہیں

كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذَلِكَ حَتَّى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَالَهُ ذَنْبٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۳۷۷/۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۳۷۸/۴۲ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۷۹/۴۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۸۰/۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۸۱/۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۳۸۲/۴۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ

اور انسان کو اس کی صلاحیت کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین کے معاملات میں سخت اور متصلب ہے تو آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر دین میں متصلب نہیں تو آزمائش بھی نرم ہوتی ہے اور وہ اپنے حال پر رہتا ہے اور زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں گناہ نہیں لکھا جاتا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے والی کیفیات کو دیکھا ہے اس لیے اب میں کسی کی آسان موت کی آرزو نہیں کرتی۔

(ترمذی۔ نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلیٰ سے ملنے والے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک ظرف میں پانی بھر کر رکھا تھا آپ اس میں ہاتھ ڈالتے اور ہاتھ اپنے چہرے پر مل کر کہتے خداوندا موت کی سختی یا (شک راوی) موت کی شدت میں میری مدد فرما۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کو دنیا میں جلد سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے گناہوں کے سبب بھلائی نہیں چاہتا تو اس سے باز رہتا ہے تاکہ قیامت میں اس کو اس کے اعمال کی پوری پوری سزا دے۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا مرتبہ بڑی آزمائش سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اس کو ابتلا میں ڈال دیتا ہے تاکہ جو اس پر صابر و شاکر ہو اس کے لیے رضائے الٰہی ہے اور جو ناشکری اور غصہ کرے اس کے لیے غضب الٰہی ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت ہمیشہ ابتلا و آزمائش کا شکار رہیں گے یہاں تک کہ اللہ رب العالمین سے ملاقات کریں لیکن ان کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا (لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے)۔

حضرت محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

۱۴۸۳ ۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۱۴۸۴ ۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِيْنَ يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۴۸۵ ۴۹ وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَّهٗ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

۱۴۸۶ ۵۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ بِنَفْسِهٖ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو اللہ کی بارگاہ سے جب ایسا شرف عزت عطا ہونا مقدر ہوتا ہے جس کو وہ اپنے اعمال کی وجہ سے حاصل نہیں کر سکتا تو اس کی ذات کو بدن، مال اور اولاد میں سے کسی ایک کو مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر صبر کی توفیق عطا فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ (بندہ) اس منزلت کو حاصل کرتا ہے جو اس کے یہاں اس کے لیے مقدر کر دی گئی تھی (احمد، ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی تخلیق کی گئی اور اس کے پہلو میں ننانوے مہلک بلائیں رکھ دی گئی ہیں اور وہ بلائیں اس سے چوک گئیں تو بڑھاپے تک پہنچ کر مرتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب مبتلائے آزمائش لوگوں کو اجر و ثواب سے نوازا جائے گا تو دنیا میں عافیت سے رہنے والے لوگ تمنا کریں گے کاش ان کی کھالوں کو بھی دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا تاکہ آج انہیں بھی اجر مل جاتا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت عامر رامی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا مومن جب بیماری کا شکار ہو کر شفایاب ہوتا ہے تو یہ علامت اس کی سابقہ بیماریوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور مستقبل کے لیے نصیحت کا سبب ہوتی ہے اور منافق جب بیمار ہو کر صحت یاب ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو پہلے اس کے گھر والے باندھتے ہیں اور بعد میں کھول دیتے ہیں اور اس کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو کیوں باندھا اور کھولا گیا اس موقعہ پر ایک شخص نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ بیماری کیا ہوتی ہے؟ خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا تو اس سے سرکار نے فرمایا یہاں سے اٹھ جاؤ تم ہم میں سے نہیں ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس کی زندگی سے غم کو دور کرنے کی کوشش کرو اس سے تقدیر تو نہیں بدلے گی لیکن بیمار کو مسرت ہوگی (یعنی موت تو اس کو وقت پر ہی آئے گی) ابن ماجہ لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

١٣٨٧/٥١ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس کے پیٹ نے مارا یعنی پیٹ کی بیماری سے مرا تو اس کو قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا احمد ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

تیسری فصل

١٣٨٨/٥٢ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی کے صاحبزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے جب وہ بیمار ہوئے تو سرکار ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ تو انہوں نے وہاں موجود اپنے والد کی طرف دیکھا تو والد نے کہا کہ جناب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور مسلمان ہو جاؤ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر سے باہر آئے تو آپ نے فرمایا تمام تعریفیں اس رب کریم کے لیے ہیں جس نے اس شخص کو آگ سے بچا لیا (بخاری)

١٣٨٩/٥٣ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو ایک غیبی منادی ندا کرتا ہے تجھے بشارت ہو تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک بڑا مقام حاصل کر لیا ہے۔ (ابن ماجہ)

١٣٩٠/٥٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری بیماری کے دوران سرکار کے دولت کدہ سے آئے تو لوگوں نے دریافت کیا اے ابو الحسن سرکار نے کس حالت میں صبح کی ہے تو آپ نے فرمایا بحمدہ تعالیٰ اچھی طرح صبح کی ہے اور بیماری سے شفا پانے والے ہیں (بخاری)

١٣٩١/٥٥ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيْكَ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُصْرَعُ وَإِنِّيْ أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُّعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّيْ أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَّا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔

حضرت عطاء ابن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں میں نے کہا بیشک دکھائیں تو آپ نے ایک کالی عورت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور پردہ باقی نہیں رہتا آپ میرے لیے دعا فرمائیں تو سرکار نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس پر صبر کر کے جنت حاصل کر لو اور چاہو تو میں دعا کر دوں تاکہ اس مصیبت سے نجات حاصل ہو جائے تو اس خاتون نے کہا میں اس پر

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۲ ۵۶ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيْئًا لَهُ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيْكَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۱۳۹۳ ۵۷ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيْضٍ يَعُوْدَانِهِ فَقَالَا لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ

إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ وَابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوْا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهُ وَهُوَ صَحِيْحٌ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۳۹۴ ۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۳۹۵ ۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ)

۱۳۹۶ ۶۰ وَعَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَإِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ

تو صبر کروں گی لیکن دورہ کے دوران میرا ستر کھل جاتا ہے آپ یہ دعا فرما دیں ۳ [illegible]

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اچانک موت آ گئی تو اس موقع پر ایک شخص نے کہا کیسا خوش قسمت تھا کہ کسی مرض میں مبتلا نہ ہوا اس وقت سرکار نے ارشاد فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ اگر اللہ اس کو بیماری میں مبتلا کر دیتا تو اس سے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا۔ (امام مالک نے مرسلاً روایت کیا)

حضرت شداد بن اوس اور جناب صنابحی رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ ہم دونوں ایک شخص کی عیادت کے لیے گئے اور بیمار سے معلوم کیا صبح کیسی گزری تو اس نے جواب دیا اچھی طرح اس موقع پر جناب شداد نے کہا تمہیں گناہوں کی معافی اور خطاؤں کے معاف ہونے پر خوشخبری ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے رب کریم کا ارشاد ہے میں جب کسی ایماندار بندے کو مرض میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس مصیبت پر شاکر رہتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک ہو گا جیسا کہ وقت ولادت تھا رب تعالیٰ نے فرشتوں سے، یہ بھی فرمایا ہے میں نے اپنے بندے کو مقید کیا اور مبتلائے آلام بھی لہٰذا تم اس کے نامہ اعمال میں اس کے لیے وہ اعمال خیر لکھتے رہو جو وہ اپنی صحت و عافیت کے دور میں کیا کرتا تھا۔

(احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کے کفارہ کی کوئی سبیل نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو مبتلائے آلام کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ ختم ہو جائیں۔ (احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جس وقت وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ دریا رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔ (مالک و احمد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار آتا ہے تو جان لو کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہٰذا وہ اس کو پانی سے بجھائے اور بہاؤ والی نہر

جَارٍ وَّلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

میں داخل ہو کر اس طرح کہے خداوندا! تیرے نام سے شفا حاصل کرتا ہوں تو اپنے بندے کو شفا عنایت کر کے اپنے رسول ﷺ کی تصدیق کرا دے۔ یہ عمل سورج نکلنے سے پہلے فجر کے بعد کرے اور تین دن تک اس نہر میں تین غوطے لگائے اگر فائدہ نہ ہو تو پانچ دن ایسا کرے اگر پانچ دن میں بھی مقصد حاصل نہ ہو تو سات دن کرے اور سات دن میں کام نہ بنے تو نو دن یہ عمل کرے اور حکم خداوندی سے نو دن سے زیادہ نہ لگیں گے (امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

۱۴۹۷/۶۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بخار کا تذکرہ ہوا تو ایک شخص نے بخار کو گالی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو برا نہ کہو کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

(ابن ماجہ)

۱۴۹۸/۶۲ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور مریض سے فرمایا بشارت ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میری آگ ہے جس کو میں دنیا میں ایماندار بندے پر مسلط کر دیتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کے لیے یہ نار دوزخ سے کفایت کر لے۔ (احمد، ابن ماجہ، شعب الایمان)

۱۴۹۹/۶۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْيَا اُرِيْدُ اَغْفِرُ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِيْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے میرے عزت و جلال کی قسم میں دنیا سے کسی کو نہیں اٹھاتا مگر جس کی بخشش کا میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے یا تو اس کو بیماری میں مبتلا کر کے یا اس کے رزق میں تنگی کر کے اس کے تمام گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہوں۔ (رزین)

۱۵۰۰/۶۴ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِيْ اَنَّهٗ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهٗ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ہمیں دیکھ کر رونے لگے تو لوگوں نے ان کے رونے پر اظہار ناراضگی کیا تو جناب عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ مرض کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ بیماری مجھ پر کمزوری کی حالت میں مسلط ہوئی ہے

يَمْرَضُ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۱۵۰۰/۶۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۱۵۰۱/۶۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۲/۶۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ قُوْمُوْا عَنِّيْ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۱۵۰۳/۶۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ فُوَاقُ نَاقَةٍ وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۱۵۰۴/۶۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهٗ مَا تَشْتَهِيْ قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۵/۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ۔

اور طاقت وقوت کی حالت میں نہیں آتی ہے کیونکہ دوران علالت بندے کے نامہ اعمال میں اعمال کو ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ صحت کی حالت میں کرتا رہا ہے لیکن اب وہ بیماری کی وجہ سے رک گیا ہے (رزین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد مریض کی عیادت کیا کرتے تھے۔

(ابن ماجہ، شعب الایمان)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کے واسطے کہو کیونکہ مریض کی دعا (قبولیت میں) ملائکہ کی دعا جیسی ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ عیادت کے وقت بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے اور شور نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے دوران جب صحابہ کے اختلاف کی وجہ سے شور بڑھا تو سرکار نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔

(رزین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت کا بہتر وقفہ اتنا ہے جتنا کہ اونٹنی کے دودھ دوہنے کا وقفہ ہوتا ہے (حضرت سعید بن مسیب کی ایک روایت میں ہے کہ بہترین عیادت وہ ہے جس سے جلد واپس ہو جائے (شعب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے اور دوران عیادت دریافت فرمایا کس چیز کے کھانے کی خواہش ہے تو مریض نے کہا گیہوں کی روٹی کھانے کو دل چاہتا ہے تب سرکار نے فرمایا جس کے گھر گیہوں کی روٹی پکی ہو وہ اپنے بھائی کے لیے بھیج دے اسی موقع پر سرکار نے فرمایا جب تمہارا کوئی مریض کچھ کھانے کی خواہش کرے تو کھلانا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کا مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا اور وہ مدینہ ہی میں پیدا بھی ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھا کر فرمایا کاش آپ کو اپنی جائے پیدائش کے علاوہ اور کہیں موت آئی ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے تو سرکار نے فرمایا کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۶/۴۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۷/۴۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا اَوْ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۱۵۰۸/۴۳ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۵۰۹/۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

علاوہ اور کسی جگہ انتقال کرتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے اس کی موت کی جگہ تک جتنے قدم کا فاصلہ ہوتا ہے اتنی جگہ جنت میں عطا کی جاتی ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافرت کی حالت میں موت شہادت کا درجہ دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی موت حالت مرض میں ہوئی تو وہ شہادت کا مرتبہ حاصل کرتا ہے فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو جنت سے رزق عطا کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی در شعب الایمان)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید اور وہ لوگ جن کی موت بستر پر ہوئی ہے طاعون سے مرنے والے کے بارے میں بارگاہ الٰہی میں جھگڑیں گے طاعون سے مرنے والے ان کے بارے میں کہیں گے ان کو اسی طرح موت نہیں آئی ہے جس طرح ہم مرے تھے لیکن بستر پر مرنے والے کہیں گے کہ ہماری طرح بستر پر موت آئی ہے رب کریم فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کی طرف دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کی طرح ہو جائیں تو بیشک شہدا کی طرح سے ہیں اور وہ ان میں سے ہیں جب ان (طاعون سے مرنے والوں) کو دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہدا کی طرح ہوں گے (احمد، نسائی)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی میدان جنگ سے بھاگتا ہے اور طاعون پر صبر کرنے والے کے لیے شہید کا سا اجر ہے۔ (احمد)

WWW.NAFSEISLAM.COM

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

موت کی تمنا اور اس کی یاد

پہلی فصل

۱۵۱۰/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیکوکار ہے تو شاید اپنی نیکیوں میں اضافہ کر لے اور اگر بدکار ہے تو شاید رضائے رب کے لیے توبہ کر لے۔ (بخاری)

۱۵۱۱ ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۱۲ ۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۱۳ ۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَالِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَآءِ اللّٰهِ۔

۱۵۱۴ ۵ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۱۵ ۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی نہ تو موت کی تمنا کرے اور نہ موت سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کیونکہ موت کے بعد اس کے عمل و امید منقطع ہو جاتے ہیں اور بندہ مومن اپنی عمر میں سوائے بھلائیوں کے اور کچھ جمع نہیں کرتا (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی مصیبت کے پڑنے پر موت کی تمنا نہ کرے لیکن اگر کرنا ضروری ہو جائے تو اس طرح اللہ سے دعا کرے خداوندا مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت عطا فرما جبکہ مرنا میرے حق میں بہتر ہو (متفق علیہ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تمنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات چاہتا ہے اور جو شخص لقاء الٰہی کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا اس موقع پر حضرت عائشہ یا امہات المومنین میں سے کسی اور نے عرض کیا ہم تو سب ہی موت کو برا سمجھتے ہیں تو سرکار نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہے جب بندہ مومن کی موت آتی ہے اور اس کو رضائے رب اور اس کی طرف بندے کی عزت افزائی کی بشارت ملتی ہے تو بندے کے لیے اس بشارت سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہوتی جو اس کو عنقریب ملنے والی ہوتی ہے اس لیے بندہ لقاء رب کی تمنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندہ کی ملاقات پسند کرتا ہے لیکن جب کافر کو موت آتی ہے تو عذاب الٰہی اور دوزخ کے عذاب کی وعید سنائی جاتی ہے تو اس پیش کرنے والی چیز سے زیادہ مکروہ چیز

سو اس بندہ کافر کے لیے اور کوئی مبغوض نہیں ہوتی اسی لیے وہ اللہ کی لقاء نہیں چاہتا اور خداوند کریم بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا (متفق علیہ) اور حضرت عائشہ سے مروی حدیث میں لقاء الٰہی سے پہلے موت کا لفظ بھی ہے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جنازہ گزرا اس وقت آپ نے فرمایا اس نے راحت پائی یا اس سے دوسروں نے راحت پائی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راحت پانے والا کون ہے اور جس سے لوگوں نے راحت پائی وہ کون ہے تب سرکار نے فرمایا بندہ مومن مرنے کے بعد دنیا کی مصیبتوں اور اذیتوں سے نجات حاصل کر کے رحمت الٰہی کا حقدار ہوتا ہے اور کافر و فاجر کی موت سے بندے، درخت، چوپائے اور شہر پناہ حاصل کرتے ہیں (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح رہ

الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَآءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

گویا کہ تم مسافر یا راہ نورد ہو۔ راوی حدیث جناب ابن عمرؓ فرماتے تھے جب تم شام کرلو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہوجائے تو شام کے منتظر نہ رہو اپنی صحت کو بیماری سے اور زندگی کو موت سے غنیمت جان لو۔

(بخاری)

١٥١٦ / ٧ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے سے تین دن قبل سنا ہے آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کو جب موت آئے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

(مسلم)

دوسری فصل

١٥١٧ / ٨ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَاْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَآءِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو سب سے پہلے کس طرح مخاطب فرمائے گا اور ایماندار کیا جواب دیں گے ہم سب نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپ بتائیں تو سرکار نے فرمایا رب کریم دریافت کرے گا کیا تم مجھ سے ملاقات چاہتے تھے لوگ کہیں گے ہاں یا اللہ! رب کریم فرمائے گا کس لیے؟ لوگ کہیں گے خداوندا ہم تیری رحمت مغفرت اور عفو کے طالب تھے تب رب کریم فرمائے گا اب تو تمہاری مغفرت مجھ پر واجب ہو گئی (شرح السنہ۔ حلیہ)

١٥١٨ / ٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کی) لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرو (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

١٥١٩ / ١٠ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَآءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَآءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَآءِ (رَوَاهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حیا کرو جو اس کے شایان شان ہے صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں اس کی حمد کرتے ہیں سرکار نے فرمایا اس طرح نہیں جو اللہ سے اس طرح حیا کرتا ہے جس طرح اس کے شایان شان ہے اس حیا کرنے والے کو چاہیے کہ سر کو غیر اللہ کے سامنے نہ جھکائے اور تکبر و سرکشی نہ کرے اور پیٹ کو حرام چیزوں سے نہ بھرے اور جو آخرت کو چاہے اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ دنیا کی زینت کو ترک کرے جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے شایان شان

اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۱۵۲۰/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۱۵۲۱/۱۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۲۲/۱۳ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسِفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِىْ كِتَابِهٖ اَخْذَةُ اَسِفٍ لِّلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ۔

۱۵۲۳/۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَّهُوَ فِى الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّىْ اَخَافُ ذُنُوْبِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِىْ قَلْبِ عَبْدٍ فِىْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

طریقہ پر جیا کی۔ (احمد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لیے موت تحفہ ہے۔

(شعب الایمان)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو موت اس طرح آجاتی ہے جس طرح پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہانی موت غضب میں مبتلا ہونے کی طرح ہے ابوداؤد، صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں یہ اضافہ کیا کہ غضب میں مبتلا ہونا کافر کے لیے اور مومن کے لیے ۲ رحمت ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے وہ اس وقت نزع کے عالم میں تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا خود کو کیسا پاتے ہو تو مریض نے کہا یا رسول اللہ میں اللہ سے ملاقات کی تمنا رکھتا ہوں اور گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ سرکار نے فرمایا اس وقت اگر کسی بندے کے دل میں یہ باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواہش کے مطابق عطا فرما دیتا ہے اور جس بات سے وہ خوفزدہ ہوتا ہے اس سے محفوظ فرما دیتا ہے (ابن ماجہ لیکن ۲ امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

تیسری فصل

۱۵۲۴/۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَّاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۵۲۵/۱۶ وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَعِنْدِىْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کی تمنا نہ کرو کیونکہ جانکنی کا موقع سخت ہے تحقیق سعادت کی علامت یہ ہے کہ بندے کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی اطاعت کی طرف راغب فرمادے۔

(احمد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی تو ہم پر رقت طاری ہو گئی اور جناب سعد بن ابی وقاص رونے اور کہنے لگے کہ کاش مجھے موت آجاتی اس وقت سرکار نے فرمایا اے سعد کیا میرے پاس بیٹھ

تَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کہ کبھی تم موت کی تمنا کرتے ہو یہ کلمات سرکار نے تین مرتبہ فرمائے پھر فرمایا اے سعد اگر تمہاری خلقت جنت کیلئے ہے تو تمہاری عمر جتنی طویل ہو گی اور اعمال اچھے ہوں گے اتنا ہی تمہارے لیے بہتر ہو گا۔

(احمد)

۱۵۲۶/۱۷ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَّاِنَّ فِىْ جَانِبِ بَيْتِى الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِىَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اُتِىَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت خباب کی عیادت کے لیے گیا ان کے جسم پر سات داغ زخم لگے تھے مجھے دیکھ کر خباب نے فرمایا میں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کرے تو میں یہ تمنا ضرور کرتا۔ بیشک جب میں سرکار کے ساتھ تھا تو اس وقت میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں جب خباب کے پاس کفن لایا گیا اور انہوں نے اس کو دیکھا تو رو کر کہنے لگے کہ جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے پورا کفن نہ تھا صرف ایک دھاری دار چادر تھی جب پیر ڈھکے جاتے تو سر کھل جاتا اور سر کو ڈھکا جاتا تو پیر کھلتے تھے لہذا چادر سر پر اوڑھا کر پیروں پر اذخر گھاس ڈالی گئی تھی۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے لیکن ترمذی نے کفن لایا گیا سے آخر تک کا ذکر نہیں کیا ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

مرنے والے کے قریب تلقین کے کلمات

پہلی فصل

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۵۲۷/۱ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ پڑھ کر تلقین کرو۔ (مسلم)

۱۵۲۸/۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بیمار اور قریب المرگ شخص کے پاس جاؤ تو کلمات خیر کہو کیونکہ جو کلمات تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(مسلم)

۱۵۲۹ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٣] مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّيْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور یہ کہے خداوندا مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما اور مجھے بہتر بدلہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا کرتا ہے جب میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے خیال کیا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے ان کا تعلق اس گھرانے سے تھا جو پہلے ہجرت کر کے سرکار کی طرف مدینہ آئے لیکن میں نے یہ کلمات مذکورہ کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف عطا کر دیا۔ (مسلم)

۱۵۳۰ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٤] عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں سرکار نے ان کو بند کر کے یہ ارشاد فرمایا بیشک جب روح قبض ہوتی ہے تو نظر اس کے پیچھے جاتی ہے یہ کلمات سن کر گھر والے دھاڑیں مار کر رونے لگے تو سرکار نے فرمایا اپنی جانوں کے لیے بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تمہارے کلمات پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا خداوندا! ابو سلمہ کی مغفرت فرما ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند فرما اور پسماندگان میں ان کا جانشین بنا دے سارے جہانوں کے رب ان کی اور ہماری مغفرت فرما ان کی قبر میں وسعت عطا فرما اور ان کی قبر کو منور فرما۔ (مسلم)

۱۵۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٥] حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو دھاری والی یمنی چادر آپ کو اوڑھا دی گئی۔ (متفق علیہ)

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسری فصل

۱۵۳۲ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٦] مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ داخل جنت ہوگا۔ (ابو داؤد)

۱۵۳۳ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ[٧] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ لوگوں کے پاس سورہ یٰسین پڑھو۔ (احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۱۵۳۴ / ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشکبار حالت میں حضرت عثمان بن مظعون کی میت کو بوسہ دیا اس وقت سرکار کی آنکھوں سے آنسو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر گر رہے تھے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۳۵ / ۹ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد ان کے جسم مبارک کو بوسہ دیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۱۵۳۶ / ۱۰ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ طلحہ زندہ ہیں ان کی موت واقع ہو چکی ہے اس کی اطلاع کر دو اور عجلت کرو مسلمان مردے کو گھر والوں کے درمیان زیادہ روکنا مناسب نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۵۳۷ / ۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین سناؤ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کلمات زندوں کے لیے کیسے ہیں سرکار نے فرمایا مناسب اور بہتر ہیں (ابن ماجہ)

۱۵۳۸ / ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا اخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ شخص کے پاس ملائکہ آتے ہیں اگر وہ شخص نیکوکار ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی اب اس حالت میں باہر آ آرام مسرت اور رزق کی خوشخبری اور اپنے رب کریم کی ملاقات کی نوید کے ساتھ جو (تجھ سے) ناراض نہیں قریب المرگ شخص سے اس فقرہ کی تکرار ہوتی ہے جب روح جسد سے باہر آتی ہے تو فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور سوال ہوتا ہے کہ آنے والا کون ہے فرشتے جواب میں کہتے ہیں فلاں شخص ہے آسمان والے

بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اِرْجِعِيْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۲۹/۱۳ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَّذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَّيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۳۰/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَآءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ

فرشتے کہتے ہیں پاک جان کو خوش آمدید جو پاک بدن میں تھی جس کو آرام اور رزق کی بشارت کے ساتھ اپنے رب کی ملاقات کی نوید بھی دی جاتی ہے جو ناراض نہیں ہوتا یہ بات ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے جہاں رب کریم ہے اگر وہ شخص برا ہوتا ہے تو اس سے ملک الموت کہتے ہیں اے خبیث جان جو خبیث بدن میں تھی اب نکل آ اس حال میں کہ تو مذمت کے قابل ہے تیرے لیے گرم پانی، پیپ اور اسی طرح کے عذابوں کی اطلاع ہے اور یہ بات اس وقت تک کہی جاتی ہے یہاں تک کہ جان نکلتی ہے پھر اس کو آسمان کی طرف نکالا جاتا ہے اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوایا جاتا ہے فرشتے معلوم کرتے ہیں کون ہے انہیں بتایا جاتا ہے کہ فلاں شخص ہے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں خبیث روح کو مبارک نہ ہو یہ خبیث بدن میں تھی واپس چلی جا تیری مذمت کی گئی ہے تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے وہ واپس کر دی جاتی ہے اور قبر

[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں بلاشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس کو لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ جناب حماد کہتے ہیں اس موقعہ پر جناب ابوہریرہ یا سرکار نے اس روح کی خوشبو یا مشک کا تذکرہ فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں یہ پاک روح ہے جو آسمان کی طرف سے آئی ہے تجھ پر اور اس بدن پر اللہ کی رحمت ہو جو تیری وجہ سے آباد تھا پھر اس روح کو رب کریم کی طرف لے جاتے ہیں رب کریم فرماتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے لے جاؤ راوی کہتے ہیں لیکن جب کافر کی روح نکلتی ہے راوی حدیث حماد فرماتے ہیں اس موقعہ پر یا تو سرکار نے یا جناب ابوہریرہ نے اس روح پر لعنت یا اس کی بدبو کا ذکر کیا اس وقت آسمان کے فرشتے کہتے ہیں یہ روح دنیا کی جانب سے آئی ہے اس وقت بھی کہا جاتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے لے جاؤ جناب ابوہریرہ فرماتے ہیں اس وقت سرکار نے اپنی چادر مبارک ناک کو بند کر کے اوڑھی جناب ابوہریرہ نے

[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لاتے ہیں اور کہتے ہیں اے روح جسم سے نکل آ اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور تو اللہ سے خوش ہے تو باہر آ اللہ کی رحمت اور رزق کی جانب اور اپنے رب کی طرف جو غضبناک نہیں ہے پھر روح مشک کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اسے دست بدست

جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُولُ قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُولُونَ قَدْ ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۵۴۱/۱۵ **وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ** قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَ

لے کر آسمانوں کی طرف چلتے ہیں تو آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں کتنی پاکیزہ اور معطر روح ہے جس کو لے کر تم زمین سے آئے ہو پھر فرشتے مومنوں کی روح کو آگے لے کر بڑھتے ہیں ان کو دیکھ کر فرشتے اس طرح فرحاں و شاداں ہوتے ہیں جس طرح اپنے کسی کھوئے ہوئے انسان کو دیکھ کر مسرور ہوتے ہو پھر فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں فلاں شخص نے دنیا میں کیا کیا اور فلاں شخص نے کیا کیا فرشتے کہتے ہیں اس بندہ سے زیادہ سوال نہ کرو کیونکہ یہ دنیا کی مصیبتوں میں پھنسا ہوا تھا بندہ کہتا ہے فلاں شخص تو مر چکا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا تو فرشتے جواب دیتے ہیں اس کو اس کے ٹھکانہ جہنم کی طرف لے جایا گیا ہوگا۔ لیکن کافر کی موت کا وقت جب قریب ہوتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں اے نامراد روح نکل تجھ پر نامرادی مسلط کی گئی ہے اور اللہ کا عذاب تیرے لیے ہے اس کے بعد وہ روح مردار کی بدبودار بو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اس کو زمین کے دروازوں کی طرف لے کر چلتے ہیں اور کہتے ہیں کتنی شدید بدبو ہے پھر اس روح کو کفار کی ارواح کے قریب لے جاتے ہیں۔ (احمد و نسائی)

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم

صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے ان کو اب تک دفن نہ کیا گیا تھا سرکار نے ایک جگہ قیام فرمایا تو ہم بھی ساکت و صامت سرکار کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اس وقت سرکار کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے ناگہاں آپ نے سر مبارک اٹھا کر ہم سے دو یا تین مرتبہ فرمایا عذاب قبر سے پناہ مانگو اس کے بعد فرمایا بندہ مومن کا جب دنیا سے تعلق منقطع ہونے والا ہوتا ہے اور اس کو آخرت کا سفر درپیش ہوتا ہے تو آسمان سے آفتاب کی طرح روشن چہرے والے فرشتے جنتی کفن لے کر اس کے پاس آتے ہیں ان کے ساتھ جنتی خوشبوئیں بھی ہوتی ہیں اور وہ اس مرنے والے سے تمہارے نظر تک دور جگہ پر بیٹھتے ہیں اس کے بعد جناب عزرائیل آتے ہیں اور اس کے سرہانے بیٹھتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں اے پاک جان اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رضا کے حصول کیلئے نکل پھر جان اس طرح نکل جاتی ہے جس طرح پانی کا قطرہ مشک سے نکل جاتا ہے پھر فرشتے اس جان کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہیں اس کو کفن میں لپیٹتے ہیں پھر اس کو خوشبوؤں سے معطر کرتے ہیں اور اس کفن سے ایسی خوشبوئیں نکلتی ہیں جن کو دنیا والے مشک کی خوشبو کہتے ہیں پھر فرشتے اس روح کو لے کر آسمان کی طرف چلتے ہیں راستہ میں فرشتوں کے جس گروہ سے بھی ملاقات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کیسی پاک روح ہے تو لانے

فِيْ ذَالِكَ الْحَنُوْطِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ
وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا
فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا
قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ ابْنُ
فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا
حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ
فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى
السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ
فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ
عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا
خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً
اُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ
فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ
فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا
هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ
۳ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا
عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ
فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ
مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا
اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ
لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ
الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ
بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ
فَيَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ
فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ
رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ قَالَ
وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا
وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ مَلٰٓئِكَةٌ سُوْدُ
الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ

واسطے فرشتے نہایت ادب و احترام سے اس کا وہ نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں موسوم تھا پھر آسمان دنیا کے دروازہ تک پہنچ کر اس کے لیے دروازہ کھلواتے ہیں پھر آسمان اول سے دوسرے آسمان تک مقرب فرشتے اس کے ہمراہ جاتے ہیں اس طرح کلام۔ ساتویں آسمان تک سلسلہ رہتا ہے یہاں پہنچ کر اس کے لیے حکم الٰہی ہوتا ہے میرے بندہ کا نام علیین میں لکھو اور اس کو زمین پر واپس کر دو کیونکہ میں نے اس کو جس مٹی سے پیدا کیا اسی میں اس کو لوٹاؤں گا اور اس مٹی سے دوبارہ اٹھاؤں گا جس کے بعد اس روح کا تعلق جسم سے بحال کر دیا جاتا ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس آ کر اس کو بٹھا کر معلوم کرتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے تیسرا سوال کرتے ہیں وہ شخصیت کون ہے جو تم میں مبعوث ہوئی تو یہ بندہ (مردہ) کہتا ہے کہ وہ تو اللہ کے رسول ہیں فرشتے معلوم کرتے ہیں تجھے کیسے معلوم ہوا تو بندہ کہتا ہے میں نے کتاب الٰہی پڑھی ایمان لایا اور تصدیق کی اس وقت آسمان سے منادی ندا کرتا ہے میرے بندے نے درست کہا اس کے لیے جنتی فرش بچھاؤ جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دو جس سے جنتی معطر ہوائیں آتی ہیں اس کی قبر بھی منتہائے نظر تک وسیع کر دی جاتی ہے راوی کہتے ہیں پھر اس کے پاس ایک خوش شکل خوش لباس معطر شخصیت آتی ہے اور اس سے کہتی ہے تمہیں ان باتوں کی بشارت ہو جن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اب مسرور و شاداں ہو۔ یہ سن کر وہ مردہ اس سے دریافت کرتا ہے تم کون ہو جو مجھے یہ بشارت سنانے آئے ہو تو وہ خوش شکل شخصیت کہتی ہے میں تو تمہارے نیک عمل ہوں اس وقت وہ بندہ (مردہ) کہتا ہے خداوندا قیامت قائم کر خداوندا قیامت قائم کر تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور مال سے ملاقات کروں لیکن جب کافر بندہ دنیا سے چلنے والا اور آخرت کی طرف رواں دواں ہوتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رو ملائکہ ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور منتہائے نظر تک دور بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں اللہ کے عذاب کی طرف اے خبیث روح نکل یہ سن کر اس مرنے والے پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے اور ملک الموت اس کی روح کو اس طرح سے کھینچتے ہیں جس طرح تر ریشم سے گرم سیخ نکالی جاتی ہے (یعنی سختی کے ساتھ) پھر فرشتے

ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُ

اس کو دست بدست لے کر اس ٹاٹ میں لپیٹتے ہیں اس وقت اس مردے سے دنیا کی بدترین بدبو نکلتی ہے پھر اس روح کو لے کر چلتے ہیں اور ان کا گزر ملائکہ کی جس جماعت پر ہوتا ہے تو وہ معلوم کرتے ہیں کس کی روح لائے ہو تو لیجانے والے اس کا بدترین الفاظ میں تعارف کراتے ہیں پھر اس کو آسمان دنیا کی طرف لے جا کر دروازہ کھلواتے ہیں تو دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ یہ گفتگو فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "[illegible] لیے؛ ان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ نکل جائے" اس کے بعد سرکار نے فرمایا پھر رب کریم فرماتا ہے اس مردہ کا نام سجین میں لکھ دو جو زمین کے زیریں ترین حصہ میں ہے پھر اس کی روح کو لا کر پھینکا دیا جاتا ہے پھر فرما کر سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی جو شخص اللہ کا شریک ٹھہرائے گویا کہ اس کو پرندے اچک لیتے ہیں یا ہوا اس کو دور ڈال دیتی ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اس روح کو جسم میں لوٹایا جاتا ہے اس کے بعد دو فرشتے اس کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہی کہتا ہے افسوس مجھے معلوم نہیں پھر تیسرا سوال کرتے ہیں وہ شخصیت کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا اس کے جواب میں بھی یہی کہتا ہے افسوس مجھے معلوم نہیں اس پر آسمان سے ندا کرنے والا کہتا ہے اس نے جھوٹ کہا ہے اس کے لیے آگ کا بستر بچھاؤ اور اس کے لیے جہنم کے دروازے کھول دو جس کی طرف جہنم کی تپش اور گرم تکلیف دہ ہوا آتی ہے اور اس کی قبر کو اس طرح تنگ کیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو کر دوسری جانب نکل آتی ہیں اس کے بعد اس کے سامنے ایک کریہ المنظر شکل آتی ہے جو نہایت خراب اور بدبودار لباس پہنے ہوتی ہے اور اس سے کہتی ہے مبارک ہو ان باتوں کے بارے میں جن کو تو اب تک برا سمجھتا رہا تھا آج وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا یہ سن کر وہ مردہ کہتا ہے تو کون ہے تیری شکل بری اور وحشتناک ہے تو وہ شکل کہتی ہے میں تو تیرے عمل ہوں اس پر وہ مردہ کہتا ہے خداوندا تو قیامت قائم نہ کرنا ایک روایت کے مطابق وہی ہے جس کا تذکرہ ہوا لیکن ایک روایت میں اس اضافہ کے ساتھ منقول ہے جب بندہ مومن کی روح نکلتی ہے تو ہر فرشتہ خواہ وہ آسمان پر ہو یا آسمان و زمین کے درمیان اس مردہ پر رحمت بھیجتا

رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِيْهِ إِذَا خَرَجَ رُوْحُهٗ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَفُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ أَنْ يُّعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهٗ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ فَيَلْعَنُهٗ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ أَنْ لَّا يُعْرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ قِبَلِهِمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر متعین فرشتے یہ تمنا کرتے ہیں کہ اس کا گزر ان کے دروازے سے ہو لیکن کافر کی روح اس طرح نکالی جاتی ہے جیسے رگوں کو کھینچا جا رہا ہو اس وقت آسمانوں اور زمینوں کے درمیان والے فرشتے یا آسمان پر متعین فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور دروازوں پر متعین فرشتے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس روح کا گزر ان کی طرف سے نہ ہو۔

(احمد)

۱۵۴۲/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَآءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب کعب کی موت کے وقت ام بشر بنت براء بن معرور ان کے پاس آئیں اور کہا ابو عبدالرحمن اگر آپ کی فلاں شخص سے ملاقات ہو تو ان کو میرا سلام کہہ دینا۔ جناب کعب نے کہا اے ام بشر اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے ہم تو اس وقت بہت زیادہ مشغول ہوں گے تو ام بشر نے کہا اے ابو عبدالرحمن کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا سرکار نے فرمایا مومنوں کی ارواح سبز پرندوں کی طرح ہوں گی جو جنت کے درختوں میں لٹکی ہوں گی تو جناب کعب نے فرمایا ہاں سنا ہے تب ام بشر نے کہا پھر یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی کتاب البعث والنشور)۔

۱۵۴۳/۱۷ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح جنت کے درختوں پر مصروف پرواز رہتی ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس کے جسم میں واپس فرمائے گا۔ (مالک۔ نسائی۔ بیہقی کتاب البعث والنشور)۔

۱۵۴۴/۱۸ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب جابر بن عبداللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ وہ آخری سانسیں لے رہے تھے میں نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میرا سلام کہہ دینا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ

میت کی تغسیل وتکفین

پہلی فصل

١٥٢٥ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَّابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا ان کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب سمجھو تو پانی میں بیری کے پتے ڈال لو اور آخر میں کافور ڈالو یا یہ فرمایا تھوڑا سا کافور ڈالو جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب ہم غسل سے فارغ ہو گئے تو سرکار کو اطلاع دی تو آپ تشریف لائے اور اپنا تہبند عنایت کر کے فرمایا اس کو زیر جامہ کے طور پہناؤ۔ دوسری روایت کے مطابق اس طرح منقول ہے سرکار نے فرمایا اس کو تین۔ پانچ یا سات یا طاق عدد میں غسل دو (یعنی پانی بہاؤ) اور دائیں طرف کے اعضاء و وضو سے غسل شروع کرو۔ راویہ کہتی ہیں ہم نے ان کی چوٹی تین لٹوں میں گوندھ کر پشت پر ڈال دی۔

١٥٢٦ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے بنے ہوئے دھلے تین سوتی کپڑوں میں کفنایا گیا جن میں قمیص و عمامہ شامل نہ تھا۔

(متفق علیہ)

١٥٢٧ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو وہ اچھا ہونا چاہیے۔ (مسلم)

١٥٢٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک صحابی تھے وہ اونٹ سے گرے اور گردن کا منکا ٹوٹنے کی وجہ سے انتقال کر گئے اس وقت یہ حالت احرام میں تھے سرکار نے فرمایا ان کو پانی میں بیری کے پتے ڈال کر غسل دو اور انہیں دونوں کپڑوں میں کفنا دو ان کپڑوں پر خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ان کے سر کو ڈھانکو یہ قیامت کے دن لبیک پڑھتے ہوئے اٹھیں گے (متفق علیہ) جناب خباب کی حدیث جو جناب مصعب بن عمیر کی شہادت کے بارے میں ہے اس کو ان شاء اللہ جامع المناقب کے ذیل میں نقل کریں گے۔

دوسری فصل

۱۵۵۰ [۵] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ وَمِنْ خَیْرِ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّہٗ یُنْبِتُ الشَّعْرَ وَیَجْلُو الْبَصَرَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی مَوْتَاکُمْ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنو یہ تمہارے لیے بہترین لباس ہے اسی رنگ کے کپڑے میں مردوں کو کفناؤ۔ تمہارے لیے بہترین سرمہ اثمد ہے وہ (پلکوں کے) بالوں کو اگاتا اور روشنی کو بڑھاتا ہے (ابوداؤد۔ ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے صرف کفن تک حدیث نقل کی ہے)۔

۱۵۵۱ [۶] وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَغَالَوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّہٗ یُسْلَبُ سَلْبًا سَرِیْعًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفن میں فضول خرچی نہ کرو کیونکہ مہنگا کفن بہت جلد چھینا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۵۵۲ [۷] وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَھَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَیِّتُ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت اس طرح منقول ہے کہ جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگا کر پہنے اور کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میت کو انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن کپڑوں میں اسے موت آتی ہے (ابوداؤد)

۱۵۵۳ [۸] وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّۃُ وَخَیْرُ الْاُضْحِیَۃِ الْکَبْشُ الْاَقْرَنُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا بہترین کفن حلہ (چادر) کا ہے اور بہترین قربانی سینگوں والے مینڈھے کی ہے (ابوداؤد لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۵۴ [۸] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰی اُحُدٍ اَنْ یُّنْزَعَ عَنْھُمُ الْحَدِیْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ یُّدْفَنُوْا بِدِمَائِھِمْ وَثِیَابِھِمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے بارے میں یہ حکم دیا کہ ان کے جسموں سے لوہا اور چمڑا اتار کر ان کو بغیر غسل دیئے انہیں کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۳۵۵ [۱۰] عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِیَ بِطَعَامٍ وَکَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ کُفِّنَ فِیْ بُرْدَۃٍ اِنْ غُطِّیَ رَاْسُہٗ بَدَتْ رِجْلَاہُ وَاِنْ غُطِّیَ رِجْلَاہُ بَدَا رَاْسُہٗ وَاُرَاہُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَۃُ وَھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا لیکن وہ روزے سے تھے اس وقت انہوں نے کہا کہ مصعب بن عمیر کو شہید کر دیا گیا حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے ان کو ایک چادر میں کفنایا گیا اگر ان کا سر ڈھکا جاتا تو پیر کھلتے تھے اور اگر پیروں کو ڈھکا جاتا تو سر کھلتا تھا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ

الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَلَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جناب عبدالرحمٰن نے فرمایا جناب سید الشہداء امیر حمزہ شہید ہوئے اور وہ بھی مجھ سے بہتر تھے پھر دنیا ہم پر پوری طرح فراخ کر دی گئی راوی کہتے ہیں انہوں یا تو فراخی کی بابت کہا یا یہ کہا کہ دنیا ہم کو دی گئی اور ہمیں یہ خوف دامن گیر ہے کہ کہیں جلد ہی دے دی گئی ہے یہ کہہ کر وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھانے کی طرف توجہ نہ کی (بخاری)

۱۵۵۵ ۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَأَمَرَ بِهٖ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَأَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کے دفن کے وقت قبر پر آئے تو اس کو قبر میں رکھا جا چکا تھا لیکن سرکار نے اس کو قبر سے نکلوایا جب اس کو نکالا گیا تو آپؐ نے اس کا سر اپنے گھٹنے پر رکھا اس کے منہ میں لعاب دہن لگایا اور اس کو اپنی قمیص پہنائی۔ اور یہ فرمایا اس نے حضرت عباس کو قمیص پہنائی تھی۔ (متفق علیہ)

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا نماز جنازہ اور جنازہ کے ساتھ چلنے کا بیان

پہلی فصل

۱۵۵۶ ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو جلد دفن کرو اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف جلد پہنچا رہے ہو اور اگر اس کے علاوہ ہے یعنی برا ہے تو اس بوجھ کو جلد اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو۔ (متفق علیہ)

۱۵۵۷ ۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو چارپائی پر رکھ کر اٹھایا جاتا ہے اگر وہ مرنے والا نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلد لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو اپنے رشتہ داروں سے کہتا ہے مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز انسانوں کے علاوہ سب مخلوق سنتی ہے اگر انسان سن لے تو بیہوش ہو جائے۔

(بخاری)

۱۵۵۸ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ اس کو زمین پر نہ رکھ دیا جائے۔ (متفق علیہ)

۱۵۵۹ ۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک جنازہ گزرا تو اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تب ہم بھی سرکار کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور بعد میں ہم نے سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جنازہ

فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۰ ۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِيْ فِي الْجَنَازَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَأَبِيْ دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ۔

۱۵۶۱ ۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ أُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۲ ۷ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۳ ۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَّأَنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۴ ۹ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا أَنَّهَا سُنَّةٌ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۶۵ ۱۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ

یہودیہ کا تھا اس وقت سرکار نے فرمایا موت گھبراہٹ والی چیز ہے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور جب سرکار کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو بیٹھ گئے یہ کیفیت جنازہ کے ساتھ تھی (مسلم) لیکن امام مالک اور ابوداؤد کی روایت اس طرح ہے کہ سرکار پہلے کھڑے ہوئے اس کے بعد بیٹھ گئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ حالت ایمان میں حصول ثواب کے لیے جاتا ہے اور نماز جنازہ کے بعد دفن تک ساتھ رہتا ہے تو وہ دو قیراط لے کر واپس ہوتا ہے۔ اور قیراط اجر کو احد کے برابر ہے جو شخص نماز جنازہ کے بعد دفن سے واپس آ جاتا ہے وہ ایک قیراط لے کر واپس ہوتا ہے۔
(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن نجاشی شاہ حبشہ کا انتقال ہوا تو اُن کے فوت ہو جانے کی اطلاع دی اور صحابہ کے ساتھ عیدگاہ تشریف لا کر چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(متفق علیہ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب زید بن ارقم ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں جب ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) پانچ تکبیریں کہتے تھے (مسلم)

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی تو آپ نے نماز میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا میں نے سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی اور جو دعا نماز میں آپ نے پڑھی وہ میں نے حفظ کر لی آپ نے یہ کلمات ادا کیے اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ

الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۶/۱۱ وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ أَدْخِلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۷/۱۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۸/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۹/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ)

۱۵۷۰/۱۵ وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

اہلاً خیراً من اہلہ وزوجاً خیراً من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار اور ایک روایت کے مطابق یہ پڑھا وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار راوی کہتے ہیں یہ دعا سن کر میری آرزو یہ ہوئی کاش میں ہی یہ مردہ ہوتا۔

(مسلم)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص کا انتقال ہوا تو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی آپ کی نماز جنازہ پڑھوں لیکن لوگوں نے اس بات کو نہ مانا تو ام المومنین نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو لڑکوں سہیل اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

(مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس کا انتقال حالت نفاس میں ہوا تھا امامت کے وقت سرکار جنازہ کے وسط میں ہو کر کھڑے ہوئے تھے (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے جس کو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا سرکار نے پوچھا کہ اس کو کب دفن کیا گیا تھا صحابہ نے عرض کیا گزشتہ رات سرکار نے فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ دی تو صحابہ نے کہا ہم نے انہیں شب کی تاریکی میں دفن کیا اور آپ کو رات میں جگانا مناسب خیال نہ کیا یہ سن کر سرکار نے صف بندی کا حکم دے کر نماز جنازہ پڑھائی اور ہم نے سرکار کے ساتھ نماز پڑھی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حبشیہ (سیاہ رنگ) خاتون جو مسجد نبوی میں جھاڑو دیتی تھیں یا ایک جوان (شک راوی) کو نہ دیکھا تو لوگوں سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا سرکار نے فرمایا مجھے کیوں اطلاع نہیں دی راوی کہتے ہیں گویا لوگوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی تب سرکار نے فرمایا اس کی قبر مجھے بتاؤ لوگوں نے سرکار کو قبر بتائی تو آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا یہ قبریں ان کے مردوں کے لیے تاریکی سے لبریز ہیں میرے نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے (متفق علیہ بالفاظ مسلم)

حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام جناب کریب ابن عباس رضی اللہ

ابن عباس أنه مات له ابن بقديد أو بعسفان فقال يا كريب انظر ما اجتمع له من الناس قال فخرجت فإذا ناس قد اجتمعوا له فأخبرته فقال تقول هم أربعون قال نعم قال أخرجوه فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا إلا شفعهم الله فيه۔

(رواه مسلم)

۱۵۷۱ ۱۶ وعن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت تصلي عليه أمة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له إلا شفعوا فيه۔

(رواه مسلم)

۱۵۷۲ ۱۷ وعن أنس قال مروا بجنازة فأثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا بأخرى فأثنوا عليها شرا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا أثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا أثنيتم عليه شرا فوجبت له النار أنتم شهداء الله في الأرض. متفق عليه وفي رواية المؤمنون شهداء الله في الأرض۔

۱۵۷۳ ۱۸ وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما مسلم شهد له أربعة بخير أدخله الله الجنة قلنا وثلاثة قال وثلاثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد۔

(رواه البخاري)

۱۵۷۴ ۱۹ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الأموات فإنهم قد أفضوا إلى ما قدموا۔ (رواه البخاري)

۱۵۷۵ ۲۰ وعن جابر أن رسول الله صلى الله عليه

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس کے صاحبزادہ کا قدید میں انتقال ہوا تو انہوں نے جناب کریب سے فرمایا دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں میں نے باہر آکر لوگوں کو دیکھ کر جا کر جناب ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے خیال میں چالیس آدمی جمع ہو گئے ہیں میں نے کہا ہاں چالیس تو ہوں گے تو آپ نے فرمایا اب جنازہ لے چلو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس مسلمان کے جنازہ میں چالیس ایسے افراد شرکت کریں جو شرک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی (اس مرنے والے کے لئے) دعائے مغفرت کو قبول فرما لیتا ہے (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ...... نے فرمایا کوئی میت ایسی نہیں جس کے لیے امت مسلمہ کے افراد جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ اس مرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعائے مغفرت کو قبول فرما لیتا ہے (مسلم)

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا اس کو دیکھ کر صحابہ نے مرنے والے کی تعریف کی تو سرکار نے فرمایا واجب ہو گئی اس کے بعد دوسرا جنازہ گزرا تو اس کو دیکھ کر صحابہ نے اچھے تاثرات کا اظہار نہ کیا ان تاثرات کو سن کر سرکار نے فرمایا واجب ہو گئی اس موقعہ پر جناب عمر نے دریافت کیا کیا واجب ہو گئی ہے سرکار نے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے مذمت کی اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی کیونکہ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی بھلائی کی چار مسلمان گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا اگر تین افراد شہادت دیں تو سرکار نے فرمایا تین بھی لوگوں نے کہا اگر دو گواہی دیں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی پھر ہم نے ایک آدمی کی شہادت کے متعلق سرکار سے دریافت نہ کیا (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ اس چیز کی جزا تک پہنچ چکے جس کو انہوں نے پہلے بھیج دیا تھا (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بتحقیق رسول اللہ

وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهٗ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں شہید ہونے والوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے آپ اس وقت دریافت فرماتے ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد ہے اور جب قرآن کریم کا زیادہ علم رکھنے والے کی جانب اشارہ کیا جاتا تو آپ اس کو لحد میں آگے کرکے فرماتے قیامت کے دن میں ان لوگوں کا گواہ ہوں گا۔ ان شہیدوں کو بغیر غسل وکفن اور بغیر نماز جنازہ کے دفن کرایا۔

(بخاری)

۱۵۷۶ ۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهٗ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازہ سے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھ کر واپس ہوئے اس وقت ہم لوگ آپ کے گرد پیدل چل رہے تھے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۵۷۷ ۲۲ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِّنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری پر چلنے والا جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں چل سکتا ہے نامکمل (کچا) بچے پر نماز پڑھی جائے اور اس کے والدین کی مغفرت کے لیے دعا کی جائے (ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی۔ نسائی لیکن ابن ماجہ کی روایت میں ہے سرکار نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے لیکن پیدل چلنے والا جس طرف چاہے چل سکتا ہے اور لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور مصابیح میں یہ حدیث مغیرہ بن زیاد سے منقول ہے)۔

۱۵۷۸ ۲۳ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَهْلُ الْحَدِيْثِ كَأَنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ مُرْسَلًا۔

زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا ہے کہ یہ حضرات جنازہ سے آگے چلتے تھے (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا محدثین اس حدیث کو مرسل سمجھتے ہیں)۔

۱۵۷۹ ۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ مَاجِدٍ الرَّاوِيْ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو تابع کیا گیا ہے یعنی اس کے پیچھے جائے اور جنازہ پیروی نہیں کرتا یعنی کسی کے پیچھے نہیں چلتا اور جو شخص جنازہ سے آگے چلے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا (ابوداؤد۔

رَجَبٌ مَجْهُوْلٌ۔

ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے کہا کہ اس حدیث میں ابو ماجد راوی مجہول ہے۔

١٥٨٠ ٢٥ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جنازہ کی متابعت کی اور تین مرتبہ کندھا دیا تو اس نے اپنے اوپر (جنازہ کا) جو حق تھا اس کو ادا کیا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا شرح السنہ میں اس طرح منقول ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے جنازہ کو دو لکڑیوں پر اٹھایا)۔

١٥٨١ ٢٦ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُوْنَ أَنَّ مَلٰئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى أَبُوْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَرُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ نے چند سواروں کو دیکھ کر فرمایا کیا تم فرشتوں سے حیا نہیں کرتے کہ وہ پیدل چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشت پر سوار ہو (ابن ماجہ۔ ابوداؤد لیکن امام ترمذی نے فرمایا جناب ثوبان کی یہ حدیث موقوف ہے)۔

١٥٨٢ ٢٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر سورہ فاتحہ پڑھی۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

١٥٨٣ ٢٨ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز جنازہ پڑھو تو مرنے والے کے لیے خلوص کے ساتھ دعا مغفرت کرو (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔

١٥٨٤ ٢٩ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْإِيْمَانِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَأُنْثَانَا وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوٗدَ فَأَحْيِهٖ عَلَى الْإِيْمَانِ وَتَوَفَّهٗ عَلَى الْإِسْلَامِ وَفِيْ آخِرِهٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس میں یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰھمّ اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللّٰھمّ من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللّٰھمّ لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کو ابراہیم اشہلی اور ان کے والد کے حوالے سے صرف انثانا تک روایت کیا اور صاحب ابوداؤد نے ایمان واسلام تک روایت کیا البتہ یہ اضافہ کیا اور ہم کو بعد میں گمراہ نہ کر۔

۱۵۸۵
۳۰
وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھی میں نے سنا آپ یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا تیرا فلاں ابن فلاں بندہ تیری امان اور پناہ میں ہے اس کو فتنہ قبر اور عذاب دوزخ سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ کا پورا کرنے والا اور حق کرنے والا ہے خداوندا اس بندہ کی مغفرت فرما اس پر رحم فرما بیشک تو مغفرت اور رحم فرمانے والا ہے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۸۶
۳۱
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کی بھلائیوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کا تذکرہ نہ کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۵۸۷
۳۲
وَعَنْ نَافِعٍ أَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ نَحْوَهُ مَعَ زِيَادَةٍ وَفِيْهِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ۔

حضرت نافع ابو غالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو وہ مردہ کے سر کے محاذی کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک قریش خاتون کا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے کہا اے ابو حمزہ (کنیت جناب انس بن مالک) اس خاتون کی بھی نماز جنازہ پڑھائیے اس وقت آپ جنازہ کے وسط کے محاذی کھڑے ہوئے اس وقت جناب علاء ابن زیاد نے معلوم کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی عورت اور کسی مرد کے اس طرح محاذی کھڑے ہوتے دیکھا جیسے آپ کھڑے ہوتے ہیں؟ حضرت انس نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی، ابن ماجہ) لیکن صاحب ابوداؤد نے اس اضافہ کے ساتھ فرمایا کہ وہ ۴ خاتون کے کولہے کے محاذی کھڑے ہوے

تیسری فصل

۱۵۸۸
۳۳
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہم قادسیہ میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے ایک جنازہ گزرا تو یہ دونوں کھڑے ہو گئے جب انہیں بتایا گیا کہ یہ جنازہ یہاں کے ایک مقامی ذمی کا تھا اُن دونوں حضرات نے کہا کہ سرکار کے سامنے بھی ایک جنازہ گزرا تھا اور آپ کھڑے ہوئے تھے اس وقت آپ کو بتایا گیا تھا کہ یہ جنازہ تو یہودی کا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کیا وہ انسان نہ تھا؟ (متفق علیہ)

۱۵۸۹
۳۴
وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ لَهٗ إِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آپ جنازے کے ساتھ جاتے تو اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک کہ جنازہ کو قبر میں نہ رکھ دیا جاتا ایک موقع پر ایک یہودی عالم نے سرکار سے کہا ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں تو سرکار اسی وقت بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس کا راوی بشر بن رافع قوی نہیں ہے)۔

۱۵۹۰/۳۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو ہمیں جنازہ کے ساتھ قبرستان میں کھڑے رہنے کا حکم دیا لیکن بعد میں خود بیٹھے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ (احمد)

۱۵۹۱/۳۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک جنازہ حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے سامنے سے گزرا تو جناب حسن تو کھڑے ہو گئے لیکن ابن عباس کھڑے نہ ہوئے اس موقع پر امام حسین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کیا سرکار یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے نہ ہوئے تھے انہوں نے کہا ہاں پہلے کھڑے ہوئے تھے لیکن بعد میں بیٹھ گئے تھے (نسائی)

۱۵۹۲/۳۷ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهٗ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہما (ایک جگہ) بیٹھے ہوئے تھے انکے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو سب لوگ کھڑے ہو گئے جب جنازہ آگے بڑھ گیا تو امام حسن نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں بیٹھے تھے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ آپ سے ایک یہودی کا جنازہ بلند ہو اس لیے آپ کھڑے ہو گئے۔ (نسائی)

۱۵۹۳/۳۸ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ إِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيْلَ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے سے یہودی نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو تم اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور تمہارا کھڑا ہونا جنازہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ہے (احمد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے آپ سے عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو فرشتوں کے لیے کھڑا ہوا ہوں

۱۵۹۴/۳۹ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں

يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا أَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ لِّهٰذَا الْحَدِيْثِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ أَوْجَبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

۱۵۹۵/۴۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۱۵۹۶/۴۱ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَّمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۵۹۷/۴۲ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّأَجْرًا۔

۱۵۹۸/۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ۔

۱۵۹۹/۴۴ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّقُوْمَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ يَعْنِيْ أَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ۔

جب اس کو موت آئے اور اس کے لیے جنازہ کی نماز میں تین صفیں ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت واجب کر دیتا ہے اور جناب مالک بن ہبیرہ کا معمول تھا جب نماز جنازہ پڑھنے والے کم ہوتے تو اس حدیث کی وجہ سے ان کو تین صفوں میں کھڑا کرتے (ابن داؤد۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس طرح روایت کیا کہ مالک بن ہبیرہ جب نمازیوں کی تعداد کم دیکھتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کرتے اور یہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس مرنے والے پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے)۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی اللھم انت ربہا وانت خلقتہا وانت ہدیتہا الی الاسلام وانت قبضت روحہا وانت اعلم بسرہا وعلانیتہا جئنا شفعاء فاغفرلہ۔

(ابوداؤد)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابوہریرہ کی امامت میں ایک بچے کی نماز جنازہ پڑھی جس سے مطلقاً ارتکاب گناہ نہیں ہوا تھا میں نے سنا انہوں نے نماز میں یہ دعا پڑھی اللھم اعذہ من عذاب القبر۔ (مالک)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بچے کی نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) خداوندا اس کو ہمارا پیش رو پیشرو ذخیرہ آخرت اور ذریعہ ثواب بنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نامکمل بچے پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے وہ نہ تو وارث ہو گا نہ اس کا وارث بن سکے گا یہاں تک کہ وہ روئے (ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس کا کوئی وارث نہ ہو گا کے الفاظ نقل نہیں کیے)۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام کسی (بلند) چیز پر کھڑا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے یعنی نیچے کھڑے ہوں (صاحب دارقطنی نے مجتبیٰ میں کتاب الجنائز کے ذیل میں روایت کیا)۔

بَابُ دَفْنِ الْمَیِّتِ — میت کو دفن کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۶۰۰ [۱] عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ هَلَكَ فِیْهِ اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد جناب سعد بن ابی وقاص نے اپنے مرض الموت میں فرمایا میرے لیے لحد بنانا اور اس میں اسی طرح کچی اینٹیں کھڑی کرنا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا گیا تھا۔ (مسلم)

۱۶۰۱ [۲] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَةٌ حَمْرَآءُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرامگاہ میں سرخ چادر بچھائی گئی تھی۔ (مسلم)

۱۶۰۲ [۳] وَعَنْ سُفْیَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سفیان تمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو ہان نما دیکھا ہے۔ (بخاری)

۱۶۰۳ [۴] وَعَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو الہیاج اسدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے جناب علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ میں کسی تصویر کو نہ چھوڑوں الا ان کو مٹا دوں اور کسی بلند قبر کو نہ دیکھوں مگر اس کو پست کر دوں (مسلم)

۱۶۰۴ [۵] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو گچ (چونا) کرنے اس پر عمارت بنانے اور قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

۱۶۰۵ [۶] وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

۱۶۰۶ [۷] وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دہکتے انگارے پر بیٹھے گا تو اس کے کپڑوں میں آگ لگے گی اور اس کے جسم تک اثر پہنچے گا یہ بات اس سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

دوسری فصل

۱۶۰۷ / ۸ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ فَجَاءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۱۶۰۸ / ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۱۶۰۹ / ۱۰ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ احْفِرُوْا وَأَوْسِعُوْا وَأَعْمِقُوْا وَأَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ وَأَحْسِنُوْا۔

۱۶۱۰ / ۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِأَبِيْ لِتَدْفِنَهُ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ)

۱۶۱۱ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ۔

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۶۱۲ / ۱۳ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ بِسِرَاجٍ فَأَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

عروہ ابن زبیر نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں دو حضرات قبر کھودا . . .

. . . کرتے تھے ان میں ایک لحد بناتے اور دوسرے صندوقی قبر صحابہ نے طے کیا کہ ان میں جو پہلے آئیں گے وہ پہلے اپنا کام شروع کر دیں گے اتفاقاً لحد بنانے والے صاحب پہلے آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے لحد تیار کی (شرح السنہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لحد ہمارے لیے ہے اور صندوقی قبر دوسروں کے لیے ہے (ترمذی- ابو داؤد- ابن ماجہ لیکن احمد نے اس حدیث کو جریر ابن عبد اللہ سے روایت کیا)۔

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا چوڑی اور گہری قبریں اچھی طرح کھودو اور دو دو تین تین شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور آگے اس کو رکھو جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو (احمد- ترمذی- ابو داؤد نسائی لیکن ابن ماجہ نے صرف اچھی طرح کے لفظ تک روایت فرمایا ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احد کی جنگ کے دن میری پھوپھی میرے والد کی میت کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لے آئیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو ان کے شہید ہونے کی جگہ لوٹا دو یعنی وہیں دفن کرو (احمد- ابو داؤد- نسائی دارمی حدیث بالفاظ ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں سر کی طرف سے اتارا گیا۔

(شافعی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں اترے تو آپ کے لیے چراغ سے قبر میں روشنی کی گئی اور آپ نے مردے کو قبر میں سر کی جانب سے اتارا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے بہت نرم دل اور کثرت سے قرآن پڑھنے

إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ۔

۱۶۱۳/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُوْدَاؤُدَ الثَّانِيَةَ۔

۱۶۱۴/۱۵ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَأَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرٰهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ رَشَّ۔

۱۶۱۵/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ تُوْطَأَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۱۶/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى رِجْلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۱۶۱۷/۱۸ وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أُعَلِّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِيْ وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِيْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

۱۶۱۸/۱۹ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى

والا تھا۔ ترمذی لیکن صاحب شرح السنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں اتارتے تو یہ فرماتے بسم اللہ وعلی ملت رسول اللہ اور ایک روایت میں علی سنۃ رسول اللہ منقول ہے (احمد۔ ترمذی و ابن ماجہ لیکن ابوداؤد میں علی سنۃ رسول اللہ مروی ہے)۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر تین لپ دونوں ہاتھوں سے بھر کر ڈالیں اور اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگریزے بھی رکھے (شرح السنۃ لیکن شافعی نے صرف مٹی ڈالنے تک الفاظ روایت کیے ہیں)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر گچ (یا پلاستر) کرنے اور ان پر کچھ لکھنے اور ان کو روندا جانے سے منع فرمایا ہے)۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا گیا اور یہ کام جناب بلال بن رباح نے مشک سے انجام دیا سرہانے سے پانی چھڑکنا شروع کیا اور قدموں تک آئے

(دلائل نبوۃ از بیہقی)

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا اور ان کے جنازہ کو دفن کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو پتھر لانے کا حکم دیا لیکن وہ پتھر بھاری تھا جس کو وہ صحابی اٹھا نہ سکے تو سرکار کھڑے ہوئے آستینیں چڑھائیں جناب مطلب کہتے ہیں جس نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی وہ فرماتے تھے میں نے سرکار کے بازوؤں کی سفیدی کو دیکھا سرکار نے آستین اونچی کر کے پتھر کو اٹھا کر قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا میں نے اپنے بھائی کی قبر کا نشان بنا دیا اور میرے اہل میں جو انتقال کرے گا میں اس کو ان کے قریب دفن کروں گا۔

(ابوداؤد)

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ

عائشة فقلت يا أماه اكشفي لي عن قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه فكشفت عن ثلاثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء۔ (رواه ابو داود)

۱۶۱۹ / ۲۰ وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما يلحد بعد فجلس النبي صلى الله عليه وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معه رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة وزاد في آخره كأن على رءوسنا الطير۔

۱۶۲۰ / ۲۱ وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسر عظم الميت ككسره حيا۔

(رواه مالك وابو داود وابن ماجة)

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے روضہ اقدس اور حضرت صدیق وفاروق کی قبروں کی زیارت کرنے دیں انہوں نے حجرہ مبارک میرے لیے کھولا تو میں نے دیکھا کہ یہ تینوں قبریں نہ تو بہت اونچی تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی اور ان پر بطحا کی سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں (ابو داؤد)

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے جب ہم قبرستان پہنچے تو ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا وہاں سرکار قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے تو ہم بھی سرکار کے ساتھ بیٹھے (ابو داؤد۔ نسائی لیکن صاحب ابن ماجہ نے فرمایا ہم اس طرح بیٹھے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ شخص کی ہڈی کو توڑنا۔ (مالک۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۶۲۱ / ۲۲ عن انس قال شهدنا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تدفن ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرأيت عينيه تدمعان فقال هل فيكم من احد لم يقارف الليلة فقال ابو طلحة انا قال فانزل في قبرها فنزل في قبرها

(رواه البخاري)

۱۶۲۲ / ۲۳ وعن عمرو بن العاص قال لابنه وهو في سياق الموت اذا انا مت فلا تصحبني نائحة ولا نار فاذا دفنتموني فشنوا علي التراب شنا ثم اقيموا حول قبري قدر ما ينحر جزور ويقسم لحمها حتى استأنس بكم واعلم ماذا اراجع به رسل ربي۔

(رواه مسلم)

۱۶۲۳ / ۲۴ وعن عبد الله بن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا مات احدكم فلا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت ام کلثوم) کی تدفین کے وقت موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے قریب اشکبار بیٹھے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو جناب ابو طلحہ نے عرض کیا میں ایسا فرد ہوں تو سرکار نے فرمایا تم قبر میں اترو چنانچہ وہ قبر میں اترے (بخاری)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادہ سے سکرات موت کے وقت فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ ساتھ ہو جب مجھے دفن کر دیا جائے تو میری قبر پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اس کے بعد اتنی دیر میری قبر کے پاس ٹھہرنا جتنی دیر اونٹ کو ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں قبر کے ماحول سے موانست حاصل کروں اور جان لوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو

تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَءْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۲۴ ۲۵ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِیِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰی مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَتْ

وَكُنَّا كَنَدْمَانَیْ جُذَيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰی قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّیْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَّعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُّكَ مَا زُرْتُكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۱۶۲۵ ۲۶ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَّرَشَّ عَلٰی قَبْرِهٖ مَاءً۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۲۶ ۲۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ ثَلَاثًا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۲۷ ۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

تو اس کو زیادہ دیر نہ روکو اور جلد اس کو دفن کردو اور میت کے سرہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پائنتی سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کرو (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کرکے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر پر موقوف ہے)۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب عبدالرحمن بن ابوبکر کا حبشی میں (مکہ کے قریب) انتقال ہوا تو آپ کی لاش مکہ لائی گئی اور ان کو وہاں دفن کیا گیا جب حضرت عائشہ حج کے لیے مکہ تشریف لائیں تو اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکر کی قبر پر آکر یہ شعر پڑھے (ترجمہ)

مدت دراز تک ہم دونوں جذیمہ کے دو ہمنشینوں کی طرح سے تھے لیکن اس موقعہ پر یہ کہا گیا کہ ہم ہرگز جدا نہ ہوں گے لیکن جب میں اور مالک مدت دراز تک اکٹھے رہنے کے باوجود جدا ہوئے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری تھی۔

یہ اشعار پڑھ کر جناب صدیقہ نے فرمایا کہ میں اگر اس وقت (یعنی وقت انتقال) موجود ہوتی تو یہ وہیں دفن ہوتے جہاں انتقال ہوا تھا اور اگر میں آپ کے انتقال کے وقت آجاتی تو آپ کے مرنے کے بعد نہ آتی (ترمذی)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سعد کو قبر میں سر کی جانب سے اتارا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی جب اس کی قبر پر آئے تو سرہانے کی جانب سے اس پر تین لپ مٹی ڈالی۔

(ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر تکیہ لگائے دیکھ کر فرمایا صاحب قبر کو اذیت نہ دو یا اسے اذیت نہ پہنچاؤ (احمد)

WWW.NAFSEISLAM.COM

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت کے لیے رونے کا بیان

پہلی فصل

١٦٢٨ / ١ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضور علیہ السلام کے صاحبزادے جناب ابراہیم کی دایہ کے شوہر ابی سیف قین کے گھر آئے یہاں سرکار نے صاحبزادہ کو گود میں لے کر پیار کیا انہیں سونگھا اس کے بعد ایک مرتبہ اور سرکار کے ساتھ ابو سیف کے گھر گئے اس وقت جناب ابراہیم حالت نزع میں تھے اور سرکار کی چشمہائے مبارک سے اشک جاری تھے اس موقعہ پر حضرت عبد الرحمن بن عوف نے کہا سرکار آپ کی چشم مبارک سے اشک رواں ہیں تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے اس کے بعد اس گریہ کی حالت میں فرمایا آنکھ سے آنسو بہتے ہیں دل بے چین ہے اس کے باوجود ہم وہی کہیں گے کہ جس میں ہمارا رب راضی ہو اور اے ابراہیم ہم تمہارے فراق سے غمگین ہیں۔

(متفق علیہ)

١٦٢٩ / ٢ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا لِّيْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهٗ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جناب زینب زوجہ ابو العاص نے کسی شخص کو رسول اللہ کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں میرا بیٹا لب دم ہے سرکار نے قاصد سے فرمایا تم جا کر میرا سلام کہہ کر کہہ دینا اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیت جو چاہتا ہے عنایت کرتا ہے اور واپس لے لیتا ہے اور ہر چیز کی اس کے یہاں عمر مقرر ہے لہٰذا بندے کو چاہیئے کہ صبر کرے اور اجر چاہے لیکن صاحبزادی نے دوبارہ اصرار کر کے بقسم سرکار کو بلایا چنانچہ سرکار مع سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب زید بن ثابت وغیرہم رضی اللہ عنہم کے ہمراہ جناب زینب کے گھر آئے تو بچہ کو سرکار کی گود میں دیا گیا اس وقت بچہ کی جان نکل رہی تھی یہ دیکھ کر سرکار اشکبار ہوئے اس وقت جناب سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے؟ سرکار نے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم دل بندوں کے ذریعے رحم فرماتا ہے (متفق علیہ)

١٦٣٠ / ٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن

مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ[۴] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۲ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ[۵] امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ)

۱۶۳۳ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ[۶] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۷] بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ

بن عوف سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیادت کے لیے تشریف لے گئے جب ان کے گھر پہنچے تو جناب سعد کو بے ہوشی کی حالت میں پاکر دریافت فرمایا کیا ان کا انتقال ہو گیا لوگوں نے کہا ابھی نہیں یا رسول اللہ اس وقت سرکار کی چشمہائے مبارک سے اشک رواں ہو گئے صحابہ نے جب سرکار کو اس حالت میں دیکھا تو وہ بھی رونے لگے تو سرکار نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ چشم گریاں اور قلب محزون پر عذاب نہیں فرماتا بلکہ زبان کی جانب اشارہ کر کے فرمایا اس پر عذاب کرتا ہے یا رحم فرما دیتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا ہمارے معاشرے سے کوئی تعلق نہیں جو منہ پیٹے گریبان چاک کرے جاہلیت کے دور کے طریقوں کو اپنا کے یعنی میت کے لیے روئے (متفق علیہ)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر مرض الموت میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بیوی ام عبداللہ بین کر کے رونے لگیں جب انہیں ہوش آیا اور بیوی کو روتے دیکھا تو کہا کیا تمہیں معلوم نہیں میں تو حدیث بیان کرتا رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص سے بری ہوں جو (سوگ میں) سر کے بال نوچے اور چلا چلا کر روئے کپڑے پھاڑ ڈالے (متفق علیہ بالفاظ مسلم)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں میں چار کام دور جاہلیت کے ہیں جن کو لوگ نہ چھوڑیں گے (۱) اپنے حسب پر فخر (۲) دوسرے کے نسب پر طعن (۳) ستاروں کی چال سے بارش کی توقع (۴) اور نوحہ کرنا اس کے بعد فرمایا اگر نوحہ کرنے والی مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے دن گندھک کی چادر اور خارش کے کرتے میں ملبوس ہو گی۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک خاتون پر ہوا جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی سرکار نے اس سے فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو لیکن اس عورت نے کہا کہ آپ یہاں سے جائیے آپ پر مجھ جیسی مصیبت نہیں پڑی ہے اس عورت پر رنج و محن کا ایسا عالم تھا

بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۵ ۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶ ۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوْتُ لِإِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهٗ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

۱۶۳۷ ۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہ اس نے سرکار کو پہچانا نہیں تھا جب اس کو بتایا گیا یہ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سن کر وہ خاتون دولت سرائے نبوی پر حاضر ہوئی تو دیکھا کہ آستانہ نبوت پر کوئی دربان نہیں ہے اس نے سرکار سے عرض کیا میں نے آپ کو پہچانا نہ •

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ قسم کے لیے بھی دوزخ میں نہ جائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی خواتین سے فرمایا تم میں سے کسی خاتون کے تین بچے فوت ہوئے ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ سے اجر کی طالب ہوتی ہے تو وہ داخل جنت ہو گی ان میں سے ایک خاتون نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں تو سرکار نے فرمایا ہاں اگر دو بھی فوت ہوئے ہوں (مسلم) اور بخاری و مسلم کی ایک ••

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم نے فرمایا اس بندہ مومن کیلئے میرے پاس اللہ جزا نہیں جبکہ دنیا میں اس کی محبوب شخصیت کو موت سے ہمکنار کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرکے اجر چاہتا ہے تو اس کے لیے صرف جنت ہی ہے (بخاری)

دوسری فصل

۱۶۳۸ ۱۱ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۶۳۹ ۱۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِّلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ أَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلٰى فِيْ امْرَأَتِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۱۶۴۰ ۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا حال بھی عجیب ہے جب اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مومن کو ہر کام میں اجر و ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس لقمہ کا بھی اجر پاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے (شعب الایمان)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس کے لیے دو دروازے

• تھا تو سرکار نے فرمایا صبر تو صدمہ کی ابتدا۔ اگلی دو احادیث متفق علیہ

•• روایت کے مطابق وہ فوت ہونے والے • بچے اگر سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں)۔

عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۴۱ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۶۴۲ / ۱۵ وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۶۴۳ / ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِي وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوْفًا۔

۱۶۴۴ / ۱۷ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى ثَكْلَى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۱۶۴۵ / ۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا

دوں ایک دروازے سے اس کے عمل آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق آسمان سے اترتا ہے اور جب اس بندہ کا انتقال ہوتا ہے تو یہ دونوں اس کے لیے روتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان یہی ہے ان کافروں پر آسمان و زمین نہیں روتے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو ان بچوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو داخل جنت کرے گا اس موقعہ پر ام المومنین حضرت عائشہ نے عرض کیا اور آپ کی امت میں سے جس کا صرف ایک ہی بچہ فوت ہوا ہو اس کے بارے میں سرکار نے حضرت عائشہ سے فرمایا ہاں اے نیک بخت اگر کسی کا ایک بچہ فوت ہوا ہو حضرت عائشہ نے ایک اور سوال کیا اگر آپ کی امت میں سے کسی کا کوئی بچہ ہی فوت نہ ہوا ہو تو سرکار نے فرمایا ایسے لوگوں کی مصیبتوں کا مداوا میں ہوں کیونکہ ان کو مجھ جیسی اذیت نہ پہنچے گی (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کی اولاد کی روح قبض کر لی فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں اے رب۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے باغ کا میوہ چھین لیا فرشتے عرض کرتے ہیں بیشک اے مولیٰ رب تعالیٰ پھر دریافت فرماتا ہے پھر میرے بندے کا رد عمل کیا ہوا تو فرشتے کہتے ہیں اے مالک اس نے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اس پر رب کریم فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (احمد و ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کی مدد کی اور اس کو تسلی دی تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا مصیبت زدہ کے لیے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا ہم اس حدیث کو علی ابن عاصم کی مرفوع روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور بعض محدثین نے محمد بن سوقہ سے عبد اللہ بن مسعود تک موقوف کیا ہے)۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو تو اس کو جنت میں لباس پہنایا جائے گا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میرے والد جناب جعفر کی لاش آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کو وہ حادثہ پیش آیا ہے جو کھانے پکانے سے روک دیتا ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔

تیسری فصل

۱۷۲۶ / ۱۹ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس مردے پر نوحہ کیا گیا اس پر قیامت کے دن اس نوحہ کی وجہ سے عذاب کیا جائے گا۔
(متفق علیہ)

۱۷۲۷ / ۲۰ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُولُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن روایت کرتی ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ان سے کہا گیا کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ کہتے ہیں کہ نوحہ گری کی وجہ سے مرنے والے پر عذاب نہیں ہوتا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا ابو عبدالرحمٰن پر اللہ رحم فرمائے انہوں نے غلط نہیں کہا ہے لیکن یا تو بھول گئے یا غلطی کی کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ کے جنازہ پر گزرے جس پر نوحہ گری ہو رہی تھی اس وقت سرکار نے فرمایا یہ لوگ اس مرنے والی پر رو رہے ہیں اور اس پر اس وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا ہے (متفق علیہ)

۱۷۲۸ / ۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ أَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَإِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَاأَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی کی صاحبزادی کا مکہ میں انتقال ہوا تو لوگ تعزیت کے لیے آئے میں بھی گیا تو وہاں حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما موجود تھے میں ان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا حضرت ابن عمر کے سامنے جناب عثمان کے صاحبزادے عمرو بن عثمان بیٹھے تھے ان سے جناب ابن عمر نے فرمایا تم رونے سے کیوں باز نہیں رہتے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میت کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے مردے کو عذاب کیا جاتا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہے ابن عباس فرماتے ہیں میں مکہ سے حضرت عمر کے ساتھ واپس ہوا جب مقام بیدا پر پہنچے تو دیکھا کیکر کے درخت کے نیچے ایک قافلہ مقیم تھا جناب عمر نے مجھ سے فرمایا جا کر دیکھو یہ کون لوگ ہیں میں نے جا کر دیکھا تو وہ جناب صہیب تھے میں نے جا کر بتایا تو آپ نے فرمایا جا کر بلا لاؤ میں نے جا کر جناب صہیب سے کہا چلیں اور امیر المومنین سے چل کر ملاقات کریں۔ جب حضرت عمر کو فیروز نے زخمی

فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ إِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۴۹ ۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِيْ أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۵۰ ۲۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَّفِيْ أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُّتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيْدُ أَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا تو صہیب روتے تھے اور کہتے تھے میرے بھائی میرے آقا یہ سن کر جناب عمر نے فرمایا اے صہیب تم مجھ پر روتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مردے پر اس کے بعض رشتہ داروں کے رونے کے سبب سے عذاب ہوتا ہے ابن عباس فرماتے ہیں جب حضرت عمر کا انتقال ہوا تو میں نے حضرت عائشہ کو اطلاع کی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے نہیں خدا کی قسم اگرچہ سرکار نے اس طرح حدیث بیان نہیں فرمائی کہ میت پر اس کے رشتہ داروں کے رونے کے سبب سے عذاب ہوتا ہے بلکہ گھر والوں کے رونے کی وجہ سے کافر پر عذاب میں زیادتی ہوتی ہے اس کے بعد حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تمہارے لیے قرآن کی یہ آیت کافی نہیں کہ کوئی شخص ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس موقعہ پر فرمایا اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں ابن عمر نے اس وقت کچھ بھی نہ کہا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ اس طرح بیٹھے تھے کہ آپ کے چہرے سے آثار رنج و غم ظاہر ہوتے تھے اور میں یہ دروازہ کی جھری یا دروازہ کی درز سے دیکھ رہی تھی اسی وقت ایک صاحب آئے اور عرض کیا کہ حضرت جعفر کے گھر کی عورتیں ایسا ایسا کر رہی ہیں۔ رو دھو کر رہی ہیں یا اسعد ہی ہیں سرکار نے اس شخص کو حکم دیا کہ ان کو جا کر روک دو وہ شخص گیا اور واپس آ کر بتایا کہ وہ خواتین اس کا کہنا نہیں مان رہیں سرکار نے حکم دیا پھر جا کر روکو وہ شخص گیا اور تیسری مرتبہ آ کر عرض کیا یا رسول اللہ وہ عورتیں ہم پر غالب آ گئی ہیں۔ راوی فرماتی ہیں اس وقت سرکار نے یہ فرمایا ان خواتین کے منہ پر خاک ڈال حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس شخص سے کہا اللہ تیری ناک کو خاک آلودہ کرے تو نے وہ کام نہ کیا جس کا تجھے سرکار نے حکم فرمایا تھا اور تو سرکار کو رنج پہنچانے سے بھی باز نہ آیا (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے یہ خیال کیا کہ میں مسافر ہوں اور ابو سلمہ کا انتقال غریب الوطنی میں ہوا میں ان کے لیے اتنا روؤں گی کہ لوگ یاد کریں گے میں رونے کی تیاری میں تھی کہ ایک اور عورت میرا ساتھ دینے کے لیے آ گئی اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر فرمایا کیا تم اس گھر میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ نکال دیا ہے یہ سن کر میں رونے سے رک گئی اور بعد میں نہ روئی (مسلم)

۱۶۵۱/۲۴ وعن النعمان بن بشير قال أغمي على عبد الله بن رواحة فجعلت أخته عمرة تبكي واجبلاه واكذا واكذا تعدد عليه فقال حين أفاق ما قلت شيئا الا قيل لي كذالك زاد في رواية فلما مات لم تبك عليه۔

(رواه البخاري)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن رواحہ پر سکرات کے عالم میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ نے رونا شروع کیا اور ہائے پہاڑ اور ایسے ویسے تعریفی کلمات کہہ کر رونے لگیں اور جب عبد اللہ بن رواحہ کی غشی کم ہوئی تو بہن سے فرمایا کیا تم نے میرے بارے میں ایسا ایسا کہا۔ ایک روایت کے مطابق جب وہ فوت ہوئے تو ان پر کوئی نہ رویا (متفق علیہ)

۱۶۵۲/۲۵ وعن أبي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول واجبلاه واسيداه ونحو ذالك الا وكل الله به ملكين يلهزانه ويقولان أهكذا كنت رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب حسن۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑے ہو کر کہتا ہے ہائے میرے سردار تو پہاڑ کی طرح تھا اور اس قسم کے کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مردے پر دو فرشتے متعین فرما دیتا ہے جو اس کے سینے پر گھونسے مار کر کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن و غریب بتایا۔

۱۶۵۳/۲۶ وعن أبي هريرة قال مات ميت من آل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتمع النساء يبكين عليه فقام عمر ينهاهن ويطردهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن يا عمر فإن العين دامعة والقلب مصاب والعهد قريب۔

(رواه أحمد والنسائي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں خانوادہ نبوت میں سے کسی کا انتقال ہوا تھا عورتیں رونے کے لیے جمع ہو گئیں تو حضرت عمر نے ان کو روک کر بھگانا چاہا تو سرکار نے فرمایا اے عمر انہیں چھوڑ دو آنکھیں روتی ہیں قلب رنجیدہ اور وقت مرگ قریب ہے۔

(احمد۔ نسائی)

۱۶۵۴/۲۷ وعن ابن عباس قال ماتت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فبكت النساء فجعل عمر يضربهن بسوطه فأخره رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فقال مهلا يا عمر ثم قال إياكن ونعيق الشيطان ثم قال إنه مهما كان من العين ومن القلب فمن الله عز وجل ومن الرحمة وما كان من اليد ومن اللسان فمن الشيطان۔

(رواه أحمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال ہوا تو عورتیں نوحہ کرنے لگیں اس موقع پر حضرت عمر نے ان خواتین کو کوڑے سے مارا تو سرکار نے انہیں اپنے دست مبارک سے پیچھے ہٹا کر فرمایا اے عمر ٹھہرو۔ پھر خواتین سے فرمایا شیطان کی آواز سے دور رہو آپ نے فرمایا جو کچھ ہو وہ آنکھ سے اور دل سے ہونا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطانی عمل ہے۔

(احمد)

۱۶۵۵/۲۸ وعن البخاري تعليقا قال لما مات الحسن بن الحسن بن علي ضربت امرأته القبة على قبره سنة ثم رفعت فسمعت صائحا يقول ألا هل وجدوا ما فقدوا فأجابه آخر بل يئسوا فانقلبوا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جب جناب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کا انتقال ہوا تو بیوی نے ان کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگوائے رکھا اس کے بعد اٹھا لیا اس موقع پر ایک آواز سنی گئی اے لوگو جو کچھ کھویا گیا تھا کیا تم نے اس کو پا لیا تو دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے

۱۶۵۶/۲۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۵۷/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۵۸/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِيْ فَوَجَدْتُّ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَلْقٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

۱۶۵۹/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَيْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۶۶۰/۳۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عمران بن حصین اور ابو برزہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو سرکار نے دیکھا کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے بعض لوگوں نے اپنی چادریں پھینک دی ہیں اور صرف کرتے پہنے چل رہے ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا کیا تم جاہلیت کے کاموں پر عمل کرتے ہو یا یہ فرمایا (شک راوی) جاہلیت کے دور کے کاموں سے تشبہ کرتے ہو میں نے سوچا تھا کہ تمہارے حق میں ایسی بددعا کروں کہ تمہاری صورتیں بدل جائیں راوی کہتے ہیں یہ سن کر سب نے اپنی چادریں اوڑھ لیں اور پھر اس کا اعادہ نہ کیا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جنازہ کا اتباع کرنے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو۔ (احمد، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا کہ میرے لڑکے کا انتقال ہوا جس کا مجھے سخت صدمہ ہوا کیا تم نے اپنی محبوب شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات سنی ہے جو ہمارے دل کی خوشی اور تسلی کا سبب بن سکے جناب ابوہریرہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بچپن میں فوت ہونے والے بچے جنت میں کھیلتے رہتے ہیں وہ اپنے والدین میں سے کسی کو دیکھ کر اس کے دامن کو پکڑیں گے اور اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے (مسلم بالفاظ احمد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مرد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر استفادہ کرتے ہیں اور حدیثیں سنتے ہیں ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر فرمائیں تاکہ اس دن ہم بھی حاضر ہوں اور آپ ہمیں بھی اسلام کے احکام سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائے ہیں سرکار نے فرمایا تم فلاں دن فلاں جگہ پر جمع ہو جانا حسب ارشاد خواتین وہاں جمع ہو گئیں تو سرکار وہاں تشریف لائے ان احکام سے ان کو آگاہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے سرکار کو سکھائے تھے پھر سرکار نے فرمایا تم میں کوئی خاتون ایسی نہیں ہے جس نے اپنے تین بچوں کو اپنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں بھیجا ہو تو یہ بچے اس کے لیے آگ (دوزخ) سے پردہ بن جائیں گے ایک عورت نے کہا اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں یہ جملہ اس نے دوبارہ ادا کیا تو سرکار نے بھی دو مرتبہ فرمایا ہاں دو بھی ہاں وہ بھی (بخاری)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلٰثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ إِيَّاهُمَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوِ اثْنَانِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ قَالُوْا أَوْ وَاحِدٌ قَالَ أَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ۔

۱۶۶۱ / ۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۶۶۲ / ۳۵ وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ابْنٌ لَّهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَّا تَأْتِيَ بَابًا مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَّهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً أَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۶۶۳ / ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۶۴ / ۳۷ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْنَ اٰدَمَ إِنْ

علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین بچے فوت ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر صرف دو بچے فوت ہوئے ہوں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی صحابہ نے عرض کیا اگر ایک بچہ فوت ہوا ہو تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی اس کے بعد سرکار نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کچا ساقط ہونے والا حمل ماں کو اپنے نال کے ساتھ جنت میں کھینچے گا اگر وہ (مشیت الٰہی پر) صبر

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے وہ اس کے لیے دوزخ سے زبردست پناہ ہوں گے اس موقع پر جناب ابو ذر نے عرض کیا میں نے تو دو بچے بھیجے ہیں سرکار نے فرمایا دو بھی (کافی ہیں) اس وقت رئیس القراء ابو المنذر جناب ابی بن کعب نے عرض کیا کہ میں نے تو صرف ایک بچہ کو ذریعہ آخرت کے لیے بھیجا ہے تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی کافی ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوتا تو اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم آپ کو بھی اسی طرح محبوب رکھے جس طرح میں اس بچے سے محبت کرتا ہوں کچھ عرصہ تک سرکار نے اس بچہ کو نہ دیکھا تو معلوم فرمایا کہ فلاں شخص کے بیٹے کو کیا ہوا تو صحابہ نے بتایا کہ اس کا تو انتقال ہو گیا۔ اس پر سرکار نے اس کے والد سے فرمایا کیا تم اس بات کو محبوب نہیں رکھتے کہ تم جنت کے جس دروازے سے بھی جاؤ تو اس کو اپنا منتظر پاؤ۔ اس وقت ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ یا اس شخص کے لیے خصوصی بشارت ہے یا ہم سب کے لیے ہے ؎

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچا بچہ رب کریم سے اس وقت جھگڑا کرے گا جبکہ اس کے والدین دوزخ میں جائیں گے اس وقت کہا جائے گا اے رب کریم سے جھگڑا کرنے والے کچے بچے اپنے والدین کو جنت میں لے جا تو وہ فرحاں و شاداں ان کو جنت میں لے جائے گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرمائے گا

؎ کرے سوا احمد لیکن ابن ماجہ نے صرف قسم تک اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

؎ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب کے لیے (احمد)

صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۷۶۵ ۳۸ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَةٍ يُّصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيْبَ بِهَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۱۷۶۶ ۳۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهٗ مِنَ الْمَصَائِبِ۔

۱۷۶۷ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ يَا عِيْسٰى إِنِّيْ بَاعِثٌ مِّنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيْهِمْ مِّنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

اگر تو پہلی مصیبت پر صبر کر کے اللہ سے اجر چاہے تو میں تیرے لیے جنت کے ثواب سے کم پر راضی نہ ہوں گا یعنی جنت عطا کروں گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان مرد اور مسلمان خاتون ایسے نہیں جن پر کوئی مصیبت آئے اور وہ مصیبت کو یاد کر کے خواہ اس کو کتنا ہی طویل عرصہ گزر چکا ہو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح ثواب سے نوازتا ہے جیسا کہ مصیبت کے وقت اس کے پڑھنے سے اجر ملتا ہے۔

(احمد، بیہقی در شعب الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اس کو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے جناب ابو الدرداء سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابو القاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سرکار نے ارشاد فرمایا رب کریم نے جناب عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے عیسیٰ میں تمہارے بعد ایک امت کو مبعوث فرماؤں گا جس کی کیفیت یہ ہو گی کہ انہیں جب ان کی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ اللہ کی حمد و ثنا کریں گے اور اگر ایسی چیز ملی جو انہیں پسند نہ ہو تو اس پر صبر کریں گے اور مجھ سے اجر و ثواب کے طالب ہوں گے حالانکہ نہ تو ان کے پاس علم ہو گا نہ عقل (یعنی غریب ہوں گے) جناب عیسیٰ نے عرض کی یا رب کیسے طرح ہو گا کیونکہ نہ تو ان کے پاس حلم ہو گا نہ عقل رب کریم فرمائے گا میں ان کو کرم سے اپنے علم اور اپنی عقل سے حصہ دوں گا اور ان کو ہوش و حواس بحال کروں گا۔ مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

زیارت قبور کا بیان

پہلی فصل

۱۷۶۸ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو میں نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا اب جب تک اور جتنا چاہو ذخیرہ کر سکتے ہو۔ میں نے تمہیں نبیذ مشکیزہ کے علاوہ کسی چیز سے پینے سے منع کیا تھا اب تم سب برتنوں سے پی سکتے ہو بشرطیکہ وہ نشہ آور نہ ہو (مسلم)

۱۷۶۹ ۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَکٰی وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر تشریف لے گئے وہاں جا کر خود بھی روئے اور ساتھیوں کو بھی رلایا پھر فرمایا میں نے رب تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی اجازت طلب کی تھی جو نہ ملی اس کے علاوہ میں نے ان کی قبر کی زیارت کی بھی اجازت مانگی تھی وہ مل گئی، سرکار نے فرمایا تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہیں

۱۷۷۰ ۳ وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو قبرستان کی حاضری کے آداب تعلیم دیتے اور یہ فرماتے جب تم قبرستان جاؤ تو یہ کلمات کہو (ترجمہ) اس بستی کے مسلمان اور مومن رہنے والو تم پر سلامتی ہو بیشک اللہ نے چاہا تو ہم بھی عنقریب تم سے ملاقات کرنے والے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کے طالب ہیں (مسلم)

دوسری فصل

۱۷۷۱ ۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان تشریف لے گئے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے قبر والو تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم پر سبقت کر گئے ہم بعد میں آنے والوں میں سے ہیں (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے)۔

تیسری فصل

۱۷۷۲ ۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلَّمَا کَانَ لَیْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی میرے یہاں باری ہوتی تو سرکار رات کے آخری حصہ میں قبرستان تشریف لے جاتے اور وہاں یہ کلمات فرماتے اس بستی کی ایماندار قوم تم پر سلامتی ہو تمہیں وہ چیز مل گئی جس کا تم سے کل تک کا وعدہ کیا گیا تھا اور تمہیں مہلت دی گئی تھی اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں خداوندا بقیع غرقد کے مومنین کی مغفرت فرما۔

(مسلم)

۱۷۷۳ ۶ وَعَنْهَا قَالَتْ کَیْفَ اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِیْ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِی السَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس طرح اس مفہوم کو ادا کروں مجھے آپ زیارت قبر کے بارے میں رہنمائی فرمائیں تب سرکار نے فرمایا

مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۷۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا -
7

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا)

۱۷۷۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ -
8

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۷۷۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهٗ -
9

۱۷۷۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ -
10

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

تم زیارت قبر کے وقت یہ کلمات کہو اے بستی کے مومن اور مسلمان رہنے والو خدا ہمارے پیشروؤں اور پیچھے رہنے والوں کی مغفرت فرما اور بیشک اگر اللہ نے چاہا تو ہم عنقریب تم سے ملاقات کرنے والے ہیں (مسلم، بیہقی در شعب الایمان)

حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک الفاظ حدیث کو پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کا نام نیکوکاروں میں لکھا جاتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ عمل دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کے یاد دلانے کا سبب ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و صحیح ہے لیکن بیان کیا اور بعض علماء نے فرمایا یہ حکم ابتدائی دور میں تھا لیکن جب زیارت قبر کی عام اجازت دی گئی تو اس میں خواتین اور مرد سبھی شامل ہو گئے لیکن بعض علمائے حدیث نے فرمایا سرکار نے عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے کیونکہ وہ زیادہ صابر ہوتی ہیں اور بے صبری و جزع فزع میں کمی کرتی ہیں)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب میں اپنے حجرے میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں آتی تو اپنی اوڑھنی اتار کر رکھ دیتی تھی اور یہ کہتی کہ یہاں میرے شوہر اور میرے والد آرام فرما ہیں لیکن جب وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو خدا کی قسم میں اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر چادر سے خوب ڈھک کر حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے حجرے میں آتی ہوں۔ (احمد)

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ

زکوٰۃ کا بیان

پہلی فصل

۱۶۷۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1] بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل کتاب کی ایک قوم کی طرف جا رہے ہو پہلے تو تم انہیں اللہ کی توحید اور میری رسالت کا درس دینا اگر وہ اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ رب العالمین نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر غریبوں میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ مال سے صرف نظر کرنا اور مظلوم کی دعا (بد دعا) سے ڈرتے رہنا کیونکہ مظلوم اور رب کریم کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں ہوتا۔

(متفق علیہ)

ان پر پانچ وقت کی نماز دن رات میں فرض کی ہے اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کو یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ

۱۶۷۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[2] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے اور چاندی کا مالک اگر اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنا کر گرم کر کے اس کے پہلو پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور اس عمل کی اس دن تکرار کی جائے گی جس کی مدت پچاس ہزار سال ہو گی پھر بندوں کا فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھیں گے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو سرکار نے فرمایا اور اونٹوں کا مالک اگر ان کا حق ادا نہیں کرتا نہ تو ان کو پانی پلاتا ہے نہ ان کو دوہتا ہے تو اس مالک کو قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں منہ کے بل ڈال دیا جائے گا پھر اس کے تمام اونٹوں کو جن میں ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا تنومند کر کے لایا جائے گا جو اس کو اپنے پیروں سے کچلیں گے اور دانتوں سے کاٹیں گے اور یہ سلسلہ اس تمام دن جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ ان بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور جنتی جنت کی راہ لیں گے اور وہ راہی دوزخ کی۔ رسول اللہ

إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهٗ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ أَنْ يَّسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۸۰ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا یا رسول اللہ گایوں اور بکریوں کے متعلق کیا ارشاد ہے تو سرکار نے فرمایا اس کو سارے گلے (ریوڑ) کے ساتھ ایک ہموار میدان میں ڈال دیا جائے گا ان گایوں اور بکریوں کے سینگ سالم اور سیدھے ہوں گے وہ مالک کو سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے کچلیں گی ان میں سے ایک ریوڑ جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ آ جائے گا اور یہ اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو گا اور جنتی جنت کی راہ لیں گے اور دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے سرکار سے دریافت کیا گیا کہ گھوڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے تو سرکار نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم تو انسان کے لیے گناہ اور وبال کا سبب ہوتی ہے دوسری قسم اس کی پردہ داری کرتی ہے اور تیسری قسم انسان کے لیے اجر و ثواب کا سبب ہوتی ہے پہلی قسم وہ ہے جن کو انسان ریاکاری نمود و نمائش اور اسلام دشمنی کے لیے پالتا ہے اور جو قسم پردہ پوشی کرتی ہے اس کا تعلق ان گھوڑوں سے ہے جن کو راہ خدا میں باندھا اور ان کی گردنوں اور کمروں میں اللہ کا حق نہیں بھولا تو یہ گھوڑے اس کے لیے پردہ پوش ہیں اور اجر و ثواب دلوانے والے وہ گھوڑے ہیں جو انسان نے چراگاہ یا سبزہ زار میں اعلاء کلمۂ حق اور مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیئے اور وہ اس چراگاہ یا سبزہ زار میں جو کچھ بھی کھاتے ہیں وہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اسی طرح ان کی لید اور پیشاب کی مقدار کے مطابق نیکیاں ملتی ہیں اسی طرح یہ گھوڑے اگر رسوں کو توڑ کر ایک میدان سے دوسرے میدان تک دوڑ لگاتے ہیں تو ان کے قدموں کی مقدار اور ان کی لید اور پیشاب کی مقدار کے مطابق اس انسان کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں ان گھوڑوں کا مالک اگر ان کو نہر پر پانی پلانے کے لیے لے جاتا ہے اور وہ اس جگہ پانی پیتے ہیں تو پانی کی مقدار کے مطابق اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں سرکار سے گدھوں کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں احکام نازل نہیں ہوئے مگر اس سلسلہ میں یہ آیت کافی و وافی ہے جس نے ایک ذرہ برابر نیکی کی وہ اس کو دیکھے گا اور اگر کسی نے ذرہ برابر برائی کی تو وہ اس کو بھی دیکھے گا (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے

لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۷۸۱ / ۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۸۲ / ۵ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۸۳ / ۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ۔

۱۷۸۴ / ۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ۔

اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کے لیے یہ مال گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور قیامت کے دن وہ سانپ اس شخص کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا اور یہ سانپ اس مال والے کی دونوں باچھوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی بخیل لوگ یہ گمان نہ کریں آخر آیت تک (بخاری)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسی کے پاس اونٹ گائے یا بکری ہیں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن یہ جانور اس حالت میں لائے جائیں گے یہ جانور بڑے اور فربہ ہوں گے اور وہ اس کو اپنے پیروں سے کچلیں گے سینگوں سے ماریں گے جب ایک جانور گزر جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ آ جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ ہو جائے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس صدقات وصول کرنے والا آئے تو لوٹتے وقت وہ تم سے راضی ہو۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو آپ فرماتے خداوندا فلاں پر رحمت نازل فرما میرے والد جب سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا خدا آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما (بخاری و مسلم) ایک اور روایت کے مطابق اس طرح مروی ہے جب کوئی سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتا تو آپ کہتے خداوندا فلاں پر رحمت نازل فرما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولیوں کے لیے بھیجا تو سرکار کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور جناب عباس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے تب سرکار نے فرمایا کہ ابن جمیل نے کفران نعمت اس لیے کیا کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا۔ لیکن خالد کی بات یہ ہے کہ تم لوگ اس پر ظلم کرتے ہو کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور سامان جنگ راہ خدا میں وقف کر دیا ہے رہا معاملہ جناب عباس کا تو ان کی زکوٰۃ اور اس کی مثل (دو سالوں کی) کا میں ضامن ہوں اس کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۸۵ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ[8] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِيْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى أُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَأْتِيْ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهٖ فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى لَهٗ أَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرًا لَهٗ خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِيْ قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أُمِّهٖ أَوْ أَبِيْهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهٖ إِلٰى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ أَمْ لَا هٰكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۱۷۸۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[9] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَأْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

لے کر تم نہیں جانتے کہ انسان کا جی اس کے لیے ابتلا کا باعث ہوتا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابی حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ازد کے ایک شخص کو جو ابن لتبیہ کے نام سے معروف تھے صدقات کی وصولیابی کے لیے مقرر فرمایا جب یہ وصولیابی سے واپس آئے تو وصول شدہ مال لا کر پیش کر کے کہنے لگے کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور خطبہ کے دوران فرمایا میں تم میں سے لوگوں کو ان صدقات کی وصولیابی کے لیے مقرر کرتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار و اقتدار عطا فرمایا ہے ان وصول کنندگان میں سے ایک صاحب آ کر کہتے ہیں کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے؟ ایسا شخص اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھ کر کیوں نہیں دیکھتا کہ اس کو تحائف و ہدایا ملتے ہیں یا نہیں۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص اس مال سے کچھ بھی نہیں حاصل کرتا مگر وہ اس کو قیامت کے دن اس حال میں لائے گا کہ وہ مال اس کی گردن پر رکھا ہوگا اگر یہ (تحفہ) اونٹ ہوگا تو اس کی سی آواز ہوگی اور اگر گائے یا بکری ہوں گے تو ان کی سی آواز ہوگی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے ہاتھ اٹھائے اور آپ کے ہاتھ اتنے بلند تھے کہ ہمیں بغل مبارک کی سفیدی ظاہر ہو رہی تھی دعا میں آپ نے یہ کلمات کہے خداوندا کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا خداوندا کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے (متفق علیہ) لیکن خطابی نے کہا کہ نبی علیہ السلام کے اس فرمان میں کہ وہ شخص اپنے والدین کے گھر میں بیٹھ کر دیکھتا

حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ہم کسی کام پر متعین کریں اور وہ شخص اس سلسلہ میں سوئی کے ناکے کی برابر یا زیادہ چیز کو چھپائے تو یہ ایسی خیانت ہے جس کا قیامت میں مواخذہ ہوگا (مسلم)

ہو کر اس کو ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حرام کام کی جانب جو طریقہ بھی اختیار کیا جائے وہ بھی حرام ہے اور جو معاہدہ جو کئی معاہدوں کو شامل ہو کیا اس کے ختم ہونے کے وقت بھی وہی کیفیت ہے جو اس کے کرنے کے وقت تھی یا نہیں اور اسی مفہوم کو صاحب شرح السنہ نے بھی نقل کیا ہے)۔

دوسری فصل

۱۷۸۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ[10] يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت جو لوگ چاندی اور سونا جمع کرتے ہیں الخ نازل ہوئی تو مسلمانوں کو بہت گراں ہوا اس موقع پر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہاری اس فکر کو دور کرتا ہوں

وہی کیفیت ہے جو اس کے کرنے کے وقت تھی۔ انتہیٰ۔

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۶۸۸/۱۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۶۸۹/۱۲ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۶۹۰/۱۳ وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۶۹۱/۱۴ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۶۹۲/۱۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ۔

لہٰذا انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت صحابہ پر بہت شاق ہے رسول اللہ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تمہارے بقیہ مال کو پاک کرنے کے لیے فرض کی ہے اور حق وراثت اس لیے مقرر کیا ہے کہ تمہارے پسماندگان کو پہنچ سکے راوی کہتے ہیں اس وقت سرکار نے کوئی کلمہ فرمایا تھا جو انہوں نے نقل نہ کیا پھر راوی کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر جناب عمر نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا اے عمر کیا میں تمہیں سب سے بہتر وہ خزانہ دکھا دوں جسے کوئی شخص جمع کرے وہ نیکو کار عورت ہے مرد جب اس کو دیکھے تو مسرور ہو اور اس کو کوئی حکم کرے تو عورت تابعداری کرے اور جب مرد موجود نہ ہو تو حفاظت کرے (ابوداؤد)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس کچھ سوار آئیں گے جن کو اچھا نہیں سمجھا جاتا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کو خوش آمدید کہو اور اگر وہ تمہارے مال سے کچھ طلب کریں تو اس جگہ کو خالی کر دو (یعنی جو طلب کریں دے دو) اگر وہ انصاف کریں گے تو ان کی جانوں کے لیے ہے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا بدلہ پائیں گے لیکن تم ان کو راضی کرو کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل ان کی رضامندی ہے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں (ابوداؤد)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کچھ لوگوں نے دیہات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ بعض زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر ظلم کرتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم وصولیابی کرنے والوں کو راضی رکھو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ ہم پر ظلم کریں آپ نے فرمایا صدقہ وصول کرنے والوں کو راضی رکھو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے (ابوداؤد)

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ صدقہ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں کیا ہم اپنے مال میں سے اتنی مقدار کم کر لیں جتنی وہ زیادہ کرتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں (ابوداؤد)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق کے ساتھ صدقات کو وصول کرنے والا عامل اپنے گھر واپس آنے تک راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ انکے دادا سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا زکوٰۃ دینے والوں کو آبادی سے باہر نہ بلاؤ اور نہ زکوٰۃ دینے والا اپنی جگہ سے جائے اور صدقات

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۶۹۳ ۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ -

۱۶۹۴ ۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ - (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۶۹۵ ۱۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنّٰى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ -

نہ وصول کیے جائیں مگر ان کی جگہوں پر (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو مال ملا تو اس مال پر سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں (امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر پر موقوف کیا ہے)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اس کی ادائیگی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں اس سلسلہ میں اجازت عطا فرمائی (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا خبردار اگر تم میں سے کوئی شخص کسی یتیم اور اس کے مال کا والی و نگران بنے اور اس مال سے تجارت کرے تو اس کو اس مال میں نہ چھوڑے کہ صدقہ نہ دینے کی وجہ سے مال مخدوش ہو جائے (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا ۔ اس حدیث میں کچھ کلام کی گنجائش ہے کیونکہ مثنیٰ بن صباح ضعیف ہے)۔

تیسری فصل

۱۶۹۶ ۱۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالیں اور عرب کے بعض لوگوں نے کفر کیا (منکرین زکوٰۃ اور مدعیان نبوت) تو جناب عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کریں گے جب کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھے یہ حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں اور جس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کر لیا اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے اسلام کے حقوق کے اب اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے یہ بات سن کر جناب صدیق نے فرمایا خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور مقاتلہ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ اس بکری کے بچہ کو مجھ سے روکیں گے جو وہ سرکار کی حیات ظاہری میں ادا کرتے تھے یہ سن کر جناب عمر نے فرمایا خدا کی قسم مجھے مشاہدہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر کے سینہ کو جنگ کے لیے کھول دیا ہے اور یہی حق بھی ہے (متفق علیہ)

۱۶۹۷ ۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل اختیار کریگا اور مالدار اس سے بھاگے گا اور سانپ اسکا پیچھا کریگا اور وہ شخص شدت فرط خوف سے اپنی انگلیاں اسکے منہ میں دے گا۔ (احمد)

۱۶۹۸ ۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اللہ اسکے مال کو سانپ بنا کر اسکی گردن میں ڈالے گا اور اس بات کی تائید میں قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کی نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے اپنے کرم سے عطا فرمائی ہے آخر آیت تک۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۱۶۹۹ ۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ الزَّكٰوةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَاْخُذُ الزَّكٰوةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نہیں شامل ہوتی زکوٰۃ کسی مال میں مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے (شافعی، تاریخ بخاری لیکن حمیدی نے یہ فرمایا کہ تم پر جب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور تم اس کو ادا نہیں کرتے تو یہ حرام مال حلال کو بھی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے اور اس قول سے ان لوگوں نے سند پکڑی ہے جو کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا تعلق اصل مال سے ہے اور یہی صاحب منتقی نے لکھا ہے لیکن صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں امام احمد بن حنبل سے نقل کیا اور اس کو حضرت عائشہ سے منسوب کیا ہے لیکن امام احمد نے زکوٰۃ کی شمولیت کا یہ مفہوم بتایا کہ ایک شخص جو مالدار اور تونگر ہونے کے باوجود زکوٰۃ وصول کرتا ہے حالانکہ یہ زکوٰۃ تو صرف فقراء کا حق ہے)۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

پہلی فصل

۱۷۰۰ ۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق کھجوروں سے کم میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

ذَوْدٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۰۱ ۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهٖ وَلَا فِي فَرَسِهٖ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِي عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۰۲ ۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّأَرْبَعِيْنَ إِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ إِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَّتِسْعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِي كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ إِلَّا أَرْبَعٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ایک اور روایت میں فرمایا کہ اُس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں مگر صدقہ فطر ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق اکبر نے مجھے بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تو مجھے یہ تحریری ہدایت نامہ تحریر فرمایا اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے یہ (زکوٰۃ) فرض صدقہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں پر فریضہ قرار دیا ہے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کو دیا اب مسلمانوں سے جو بھی زکوٰۃ مانگے تو اس کو چاہیئے کہ پوری طرح ادا کرے لیکن اگر مقدار میں سے زائد طلب کیا جائے تو وہ ادا نہ کرے۔ چوبیس اونٹوں سے کم رکھنے والا زکوٰۃ بکریوں کی شکل میں اس طرح ادا کرے ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری اور جب اونٹوں کی تعداد پچیس ۲۵ سے پینتیس ۳۵ ہو جائے تو اس پر ایک سال کی اونٹنی اور چھتیس ۳۶ سے پینتالیس تک تعداد پہنچے تو دو سالہ اونٹنی اور جب تعداد چھیالیس ۴۶ سے ساٹھ تک ہو جائے تو اس میں ایک تین سالہ اونٹنی جو کہ گابھن ہونے کے قابل ہو اور جب تعداد اکسٹھ سے پچھتر تک پہنچ جائے تو چار سالہ اونٹنی دی جائے اور جب تعداد چھہتر سے نوّے تک ہو جائے تو اس وقت دو یک سالہ دو بچے ادا کئے جائیں اور جب تعداد اکیانوے سے ایک سو بیس تک ہو تو دو تین سالہ اونٹنیاں ہیں۔ جب تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو ہر چالیس کے بدلے دو سالہ اونٹنی کا مادہ بچہ ہے اور ہر پچاس پر تین سالہ مادہ بچہ اور جس کے پاس چار سے کم اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں مگر جو دینا چاہے اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری دی جائے اب جس کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے چار سالہ جانور نہ ہو بلکہ تین سالہ بچہ ہو تو اس سے تین سالہ بچہ ہی لے لیا جائے مگر اس سے ساتھ ہی دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور اگر بکریاں بھی نہ ہوں تو بیس درہم لیے جائیں۔ اور اگر کسی کے جانور مقدار نصاب تین سالہ جانور کو پہنچے ہوں لیکن اس کے پاس تین سال کا بچہ نہ ہو تو اس سے چار سالہ بچہ لے کر زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں واپس کرے گا اور جس

عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شخص کے پاس اتنے جانور ہوں جس میں تین سالہ بچہ دینا ہوتا ہے لیکن اس کے پاس تین سالہ بچہ نہیں ہے بلکہ دو سالہ بچہ ہے تو وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر دو سالہ بچہ لازم تھا لیکن اس کے پاس دو سالہ بچہ نہیں بلکہ تین سال کا ہے تو صدقہ وصول کرنے والا اس کو لے کر دو بکریاں یا بیس درہم واپس کریگا اور اگر کسی پر دو سالہ بچہ واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ بچہ نہیں ہے تو ایک سالہ بچہ وصول کر کے دو بکریاں یا بیس درہم لے لیے جائیں گے لیکن اگر کسی پر ایک سالہ بچہ واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ بچہ ہے تو اس سے یہ جانور وصول کیا جائیگا اور اس کو کچھ واپس نہیں کیا جائیگا۔ اور ایسی بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں جو جنگل میں چرتی ہوں تو ان میں چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں اور دو سو کے بعد تین بکریاں ہیں اور تین سو کے بعد ہر سینکڑہ کے اضافہ پر ایک بکری کا ہے اور اگر کسی کے پاس جنگل میں چرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک یا دو کم ہو تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر مالک زکوٰۃ دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور زکوٰۃ میں عیب دار کم قیمت اور کمزور کو نہ دیا جائے اور اگر صدقہ لینے والا قبول کرے تو لے سکتا ہے۔ زکوٰۃ سے بچنے کے لیے متفرق جانوروں کو نہ تو جمع کیا جائیگا اور نہ ان کو متفرق کیا جائے گا جو کہ دو شریکوں کی ہیں ان کو مساوی طریقہ پر تقسیم کر کے زکوٰۃ وصول کی جائے گی، چاندی کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہیں تو ان میں زکوٰۃ نہیں بشرطیکہ دینے والا اگر دینا چاہے

(بخاری)

۱۷۰۳ ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہوتی ہو یا سیم زدہ ہو اس میں دسواں حصہ ہے اور جس زمین کو کنوئیں یا رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔ (بخاری)

۱۷۰۴ ۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مویشی کا زخم لگانا معاف ہے اگر کنواں کھودتے میں یا کان کنی میں کوئی مر جائے تو معاف ہے البتہ کان اور دفینہ میں پانچواں حصہ (زکوٰۃ کا) ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۰۵ ۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاؤُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشُرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلٰى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَفِي الْأَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے البتہ چاندی میں ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم زکوٰۃ کا ادا کرو اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہیں تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے لیکن دو سو ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے (ترمذی) لیکن صاحب ابوداؤد کی روایت کے مطابق جو حارث اعور کے ذریعے حضرت علیؓ سے مروی ہے جو جناب زہیر سے ہیں کہ جناب زہیر نے کہا میرے خیال میں حضرت علی سرکار دو عالم سے روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم نے فرمایا ہر چالیس درہم پر چالیسواں حصہ یعنی ایک درہم ادا کرو اور تم پر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ دو سو درہم پورے نہ ہو جائیں اور جب یہ تعداد پوری ہو جائے تو پانچ درہم واجب ہیں اور جب اس سے زیادہ رقم ہو تو اسی حساب سے زکوٰۃ دی جائے بکریوں کی زکوٰۃ اس طرح ادا کی جائے کہ چالیس بکریوں پر ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور اگر تعداد ایک سو بیس سے دو سو تک بڑھ جائے تو دو بکریاں ہیں اور اگر ان کی تعداد دو سو سے تین سو تک ہو جائے تو تین بکریاں ہیں یعنی ہر سو پر ایک بکری اگر بکریوں کی تعداد انتالیس ہو تو اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اور گائے کی زکوٰۃ اس طرح ہے کہ ہر تیس گایوں پر ایک برس کا ایک بچھڑا اور چالیس کی تعداد ہونے پر دو سالہ دو دانت والا اور کام کرنے والے بیلوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۷۰۶ ۷ وَعَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو انہیں زکوٰۃ کی تشخیص کا یہ طریقہ بتایا کہ ہر تیس گایوں

مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۷۰۷ / ۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۷۰۸ / ۹ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۷۰۹ / ۱۰ وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَهٗ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۱۷۱۰ / ۱۱ وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۷۱۱ / ۱۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۷۱۲ / ۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلٰى يَهُوْدَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۷۱۳ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میں ایک سالہ بچھیا یا بچھڑا اور ہر چالیس گایوں پر دو سالہ بچہ ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ میں رکاوٹ پیدا کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو ادا نہ کرنے والا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلے اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ ان کا وزن پانچ وسق یعنی بیس من نہ ہو۔ (نسائی)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مکتوب ہے جو آپ نے جناب معاذ بن جبل کو اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ وہ یمن کے گورنر تھے نبی علیہ السلام نے اسمیں تحریر فرمایا تھا کہ گیہوں، جو منقی اور کھجوروں کی زکوٰۃ وصول کی جائے۔ (شرح السنہ)

حضرت عتاب بن اسید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انگوروں کی زکوٰۃ کی تشخیص میں اسیطرح اندازہ لگایا جائے گا جس طرح کہ کھجوروں میں لگایا جاتا ہے پھر ان کی زکوٰۃ خشک انگوروں کشمش یا منقی کی شکل میں لی جائے گی جس طرح چھواروں میں لی جاتی ہے (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم اندازہ لگاؤ تو تیسرا حصہ چھوڑ دو اور اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی حصہ چھوڑ دو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عبداللہ بن رواحہ کو یہودیوں میں بھیجا تاکہ وہ ایسی حالت میں کھجوروں کا اندازہ لگائیں جب کہ وہ پکنے کے قریب اور کھانے کے قابل نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ كَثِيرُ شَيْءٍ۔

فرمایا شہد کے دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ زکوٰۃ ہے (صاحب ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند محل نظر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ زیادہ معلومات نہیں۔

۱۷۱۴/۱۵ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جناب زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں یہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے جماعت خواتین تم صدقہ دو اگرچہ تم اپنے زیوروں سے ہی دو کیونکہ تم میں سے اکثر خواتین قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گی۔ (ترمذی)

۱۷۱۵/۱۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهُ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكٰوتَهُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ۔

حضرت عمرو ابن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ دو خواتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے سرکار نے ان سے دریافت کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو تو انھوں نے کہا نہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم گوارہ کرتی ہو کہ تمھیں آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو ان خواتین نے کہا نہیں تب سرکار نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرو (صاحب ترمذی نے یہ حدیث مثنی ابن صباح کے حوالہ سے عمرو بن شعیب سے اسی طرح روایت کی ہے کیونکہ ابن مثنی اور ابن ربیعہ دونوں ضعیف ہیں اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں)

۱۷۱۶/۱۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی بالیاں کانوں میں پہنی ہوئی تھیں میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ یہ بھی کنز (خزانہ) کی تعریف میں آتی ہیں تب سرکار نے فرمایا جو مال زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہوتا۔ (مالک و ابوداؤد)

۱۷۱۷/۱۸ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس مال پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرماتے تھے جس کو ہم تجارت کے لیے تیار کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۷۱۸/۱۹ وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكٰوةُ

حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال بن حارث مزنی کو فرع کے علاقہ میں قبلیہ کی کانیں عطا فرما دیں ان کانوں سے سوائے زکوٰۃ کے آج تک اور کچھ وصول نہیں کیا جاتا۔

إِلَى الْيَوْمِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۷۱۹/۲۰ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو سبزیوں کی کاشت پر زکوٰۃ ہے اور نہ عاریت کے درختوں پر زکوٰۃ فرض ہے اور نہ پانچ وسق (بیس من) سے کم مقدار میں زکوٰۃ ہے اور نہ کام کرنیوالے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اور نہ جبھہ میں زکوٰۃ ہے۔ راوی حدیث جناب صقر کہتے ہیں جبھہ سے گھوڑے خچر اور غلام مراد ہیں۔

(دار قطنی)

۱۷۲۰/۲۱ وَعَنْ طَاؤُسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گایوں کا ایک وقص لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سلسلہ میں کوئی حکم نہیں دیا۔ (دار قطنی و شافعی۔ البتہ جناب شافعی نے فرمایا کہ وقص سے مراد وہ مقدار ہے جو نصاب سے کم درجہ ہو اور حد فریضہ تک نہ پہنچے)۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کا بیان

پہلی فصل

۱۷۲۱/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کھجوروں یا جو کا ایک صاع ملت مسلمہ کے غلام آزاد مرد و عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض فرمایا ہے اور یہ حکم دیا کہ اس کو نماز عید کو جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

(متفق علیہ)

۱۷۲۲/۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر کھانے کی چیزوں میں سے ایک صاع اور خام جنس مثلاً جو کھجوروں پنیر اور خشک انگور سے بھی ایک صاع دیا کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۲۳ ۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صدقہ کو فرض فرمایا اس کی تعداد ایک صاع کھجور، جو ایک صاع اور گیہوں نصف صاع ہر آزاد، غلام مرد و عورت چھوٹے بڑے پر مقرر اور لازم فرمائی ہے۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

۱۷۲۴ ۴ وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزوں کو لغویات، بیہودہ گوئی سے پاک کرنے والا اور مساکین کے لیے ذریعہ فراہمی غذا بنایا ہے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۷۲۵ ۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انھوں نے انکے دادا جان سے روایت کی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ مکہ کی گلیوں میں جا کر اعلان کر دیں کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد و غلام بڑے اور چھوٹے پر گیہوں اور اس کے علاوہ جنس پر دو مد اور کھانے کی دوسری چیزوں میں ایک صاع ہے۔

(ترمذی)

۱۷۲۶ ۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع (بریا قمح شک راوی) گیہوں ہر دو افراد کی طرف سے خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت دیئے جائیں اس سے تمہارے مالدار کا اللہ تعالیٰ تزکیہ فرمائے گا اور تمہارے فقیر کو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دیتا ہے جو اس کو غنی دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

صدقہ کس کے لیے حلال نہیں

پہلی فصل

۱۴۲۷/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر راستہ میں پڑی ہوئی ایک کھجور پر ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں اس کو کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

۱۴۲۸/۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھ لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اس کو دور کرو اور تھوک دو پھر فرمایا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (متفق علیہ)

۱۴۲۹/۳ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل ہیں اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اولاد کے لیے حلال نہیں۔ (مسلم)

۱۴۳۰/۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَكَلَ مَعَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانے کی کوئی چیز پیش کی جاتی ہے تو آپ لانیوالے سے دریافت فرماتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر بتایا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ مستحق صحابہ سے فرماتے تم کھالو اور خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالتے اور خود بھی صحابہ کے ساتھ تناول فرماتے۔ (متفق علیہ)

۱۴۳۱/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جناب بریرہ (حضرت عائشہ کی آزاد شدہ باندی) کے لیے تین خصوصیات ہیں (۱) ان کو آزاد کیا گیا (۲) انہیں اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار دیا گیا (۳) انکے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا حق ولاء اسکے لیے ہے جو آزاد کرے۔ ایک مرتبہ سرکار دو عالم حضرت عائشہ کے یہاں آئے تو ہانڈی میں گوشت پک رہا تھا۔ آپکے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا تو سرکار نے فرمایا کیا مجھے وہ ہانڈی نہیں کھاؤ گی جس میں گوشت پک رہا ہے تو عرض کی گئی کہ یہ ہانڈی میں وہ گوشت ہے جو جناب بریرہ کو صدقہ کیا گیا

وَلَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا صدقہ تو بریرہ کے لیئے اور ہمارے لیے یہ ہدیہ ہے (بریرہ کی طرف سے) (متفق علیہ)

۱۷۳۲/۶ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمالیتے تو اس کے بدلہ میں کچھ عنایت فرماتے تھے۔ (بخاری)

۱۷۳۳/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کراع میں بلایا جائے تو میں دعوت قبول کروں اور اگر مجھے دستی ہدیہ میں دی جائے تو اس کو شرف قبول بخشوں گا۔ (بخاری)

۱۷۳۴/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلَ النَّاسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور دو ایک لقمے یا دو ایک کھجوریں اس کو دے دی جاتی ہیں بلکہ مسکین تو وہ ہے جس کے اندر اتنی غنا نہیں جو اس کو غنی کر دے اور نہ اس کے بارے میں معلوم کیا جا سکے وہ محتاج ہے اور اس کو صدقہ دیا جائے اور وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے نہیں اٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۳۵/۹ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اِصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصولیابی کے لیے بھیجا تو اس نے مجھ سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو تمہیں بھی میرے ساتھ کچھ مل جائیگا میں نے (ابو رافع) اس کو جواب دیا کہ میں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرلوں چنانچہ میں نے سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم کیا تو آپ نے فرمایا صدقہ ہمارے لیے جائز نہیں اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام بھی اسی قوم کا فرد شمار ہوتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد۔ نسائی)

۱۷۳۶/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مالدار کے لیے جائز نہیں اور نہ اس شخص کے لیے جو تندرست صحیح اور سالم الاعضا ہو۔ (احمد۔ نسائی لیکن ابن ماجہ میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے)

۱۴۳۷/۱۱ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهٗ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار روایت کرتے ہیں کہ مجھے ان دو افراد نے بتایا جو رسول اللہ کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر حاضر ہوئے تھے جبکہ آپ صدقہ کا مال تقسیم فرما رہے تھے اس وقت ان دونوں افراد نے بھی نبی علیہ السلام سے سوال کیا تو آپنے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی دیتا ہوں لیکن اس مال صدقہ میں مالدار اور تندرست شخص کا جو کمانے کی طاقت رکھتا ہو کوئی حق نہیں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۴۳۸/۱۲ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَأَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ)

حضرت عطاء بن یسار مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مالدار شخص کے لیے صدقہ لینا یا اسکا استعمال جائز نہیں لیکن پانچ افراد کو اجازت ہے (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) زکوٰۃ وصول کرنیوالا (۳) تاوان کی رقم دینے والا (۴) یا ایسا شخص جو صدقہ کے مال کو خریدے (۵) یا وہ شخص جس کے پڑوسی کو کسی نے صدقہ کا مال دیا اور اسنے اپنے مالدار پڑوسی کو ہدیہ کر دیا ہو (مالک لیکن ابوداؤد میں ایک حدیث جو ابوسعید سے مروی ہے اس میں مسافر کا اضافہ ہے)۔

۱۴۳۹/۱۳ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهٗ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهٖ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپکے دست مبارک پر بیعت کی پھر آپنے طویل گفتگو فرمائی اس دوران ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے صدقہ کے مال سے کچھ عنایت فرمائیں نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اللہ کسی نبی یا ان کے علاوہ کسی شخص کے فیصلہ سے راضی نہیں ہوا بلکہ صدقات کے معاملہ میں اس نے واضح حکم نازل فرمایا کہ صدقہ کس کس کو دیا جائے اور اسکے لیے آٹھ مصرف مقرر فرمائے اگر تم بھی ان میں سے کسی میں آتے ہو تو میں تمہیں (صدقہ) دے دوں۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۴۴۰/۱۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَعْجَبَهٗ فَسَأَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِيْ سِقَائِيْ فَهُوَ هٰذَا

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص دودھ لیکر آیا آپنے اس کو پیا تو آپکی عجیب کیفیت ہوئی تو آپنے اس سے فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے تو اسنے بتایا کہ میں فلاں جگہ گیا تھا وہاں محافظ صدقہ کے اونٹوں کو پانی پلا رہے تھے انھوں نے اونٹنیوں کا دودھ نکالا تو میں نے بھی اسمیں سے تھوڑا سا برتن میں لے لیا اور یہ وہی دودھ تھا

فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

یہ سن کر جناب عمرؓ نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کر دی۔
(مالک بیہقی در شعب الایمان)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کس کو نہیں

پہلی فصل

۱۴۲۱/۱ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی کی ضمانت لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے اس سلسلہ میں سوال کروں، میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا ٹھہر جاؤ تاکہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے تاکہ ہم تمہارے لیے کچھ حکم کریں، اس کے بعد آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا کسی کے لیے حلال نہیں سوائے تین افراد کے (۱) ضامن کے لیے سوال کرنا اس حد تک جائز ہے جب تک کہ مطلوبہ حد آ جائے اس کے بعد رک جائے (۲) وہ شخص جس کا کل اثاثہ جاتا رہا ہو اس کے لیے اس حد تک سوال جائز ہے جو اس کی ضرورت کو پورا کرے یا اس کی محتاجی ختم کر دے (۳) اور وہ شخص جو فاقوں کا مارا ہو اور اس کی تین متدین اور عقلمند افراد شہادت دیں تو اس کے لیے سوال اس حد تک جائز ہے کہ اپنی ضرورت کو پورا کرے یا محتاجگی رفع ہو جائے نبی علیہ السلام نے قواما من عیش یا سدادا من عیش کے الفاظ فرمائے شک راوی ہے، ان کے علاوہ دوسروں کو سوال کرنا حرام ہے اور جو اس طرح حاصل کر کے کھائے وہ حرام ہے۔ (مسلم)

۱۴۲۲/۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کی زیادتی کے لیے سوال کرے وہ آگ کے انگارے طلب کرتا ہے خواہ زیادہ ہوں یا کم۔ (مسلم)

۱۴۲۳/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب

النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۴۴/۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِيْ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْأَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَأَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا أَعْطَيْتُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۴۵/۵ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۷۴۶/۶ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهٗ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۴۷/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۴۸/۸ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ

وہ قیامت میں آئیں گے تو ان کے چہرہ پر گوشت کی بوٹی بھی نہ ہوگی۔

(متفق علیہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنے میں زیادہ عاجزی نہ کرو خدا کی قسم تم میں جب کوئی مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسکو دے تو دیتا ہوں لیکن میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا اس طرح اس چیز کو جو میں دیتا ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی۔

(مسلم)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی لکڑی کا گٹھا رسی باندھ کر کمر پر لاد کر لائے اور اس کو بازار میں فروخت کرے وہ بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ وہ لوگوں کے سامنے سوال کرے اور اس کو ملے یا نہ ملے۔

(بخاری)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے مجھے دے کر فرمایا اے حکیم یہ مال سبز اور شیریں ہے جو اسکو نفس کی سخاوت کے لیے لیتا ہے تو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو نفس کی طمع کی خاطر لیتا ہے اس میں برکت نہیں کی جاتی اور وہ اس حریص کی طرح ہے جس کا شکم کبھی سیر نہیں ہوتا اور دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے راوی کہتے ہیں تو میں نے کہا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپکے بعد کسی مال کا سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ کے دوران صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے اور سوال سے روکتے ہوئے فرمایا کہ بلند ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہے بلند ہاتھ کا مطلب دینے والا ہاتھ اور پست ہاتھ سے مراد لینے والا ہاتھ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انکا سوال پورا کر دیا لیکن انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپکے پاس کچھ باقی نہ رہا تو آپ نے

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا میرے پاس جو کچھ بھی ہوگا میں اس کو تمہارے لیے ذخیرہ کر کے نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے احتراز کرتا ہے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور جو لاپرواہی کرتا ہے تو اللہ اس کو لاپرواہ بنا دیتا ہے اور جو صبر کرتا ہے اللہ اسکو توفیق صبر دیتا ہے اور کسی فرد کو صبر سے بہتر اور برتر عطیہ نہیں دیا گیا۔

(متفق علیہ)

۱۷۴۹
۹
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں یہ عرض کر دیتا کہ مجھ سے زیادہ مستحق کو دیدیں تو آپ فرماتے کہ یہ لے لو اور اپنے مال میں شامل کر لو اور اس کا صدقہ دیا کرو اور تمہارے پاس جو مال آئے اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو تو اس کو قبول کر لو اور اپنے نفس کو طمع میں نہ ڈالو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۵۰
۱۰
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال زخم کی طرح ہے لوگ اپنے چہروں پر زخم لگانا چاہتے ہیں وہ چاہیں تو اپنے چہروں کے زخموں کو باقی رکھیں یا چاہیں تو ختم کر دیں مگر یہ کہ انسان کسی سلطان سے سوال کرے جس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہ ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۱۷۵۱
۱۱
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهِ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غنی ہو اور اتنا مال رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو پھر سوال کرتا ہے تو ایسا شخص اس سوال کی وجہ سے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے چہرہ پر زخم کے نشان ہوں گے راوی کہتے ہیں یہاں سرکار نے خموش، خدوش یا کدوح میں سے کوئی لفظ استعمال فرمایا یہ الفاظ قریب المعنی ہیں جس کے معنی زخم ہیں۔ اس موقعہ پر سوال کیا گیا یا رسول اللہ اس رقم کی مقدار کیا ہے جو غنی کرتی ہو تو آپ نے فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۷۵۲
۱۲
وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ

سہل بن حنظلیہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو اسکو غنی کر دے اور اسکے باوجود سوال کرے تو وہ اس حال سے خالی نہیں کہ وہ زیادہ آگ طلب کر رہا ہے راویان حدیث میں سے جناب نفیلی

أَحَدُكُمْ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَ مَا الْغِنَى الَّذِي لَا تَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۷۵۳/۱۳ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۷۵۴/۱۴ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۵۵/۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلَى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِي بِهِمَا فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ غنا کی حد کیا ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کی اجازت نہیں تو آپ نے فرمایا اتنا کہ صبح و شام کی غذا کی کفالت کر سکے ایک اور جگہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن و رات کے لیئے پیٹ بھرنے کو کافی ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت عطاء بن یسار بنی اسد کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ یا اسکے مساوی درہم کی مقدار کی چیز ہو اور اس کے بعد وہ سوال کرتا ہے تو وہ عاجزی اور گڑگڑی کرتا ہے (جس کی ممانعت ہے) (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنا غنی اور سالم الاعضاء کے لیے حلال نہیں اور نہ فقیر کے لیے مگر شدید ضرورت کے وقت اور جو شخص مال کی زیادتی کے لیے سوال کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کے چہرہ پر زخم ہوں گے اور جہنم کے جلتے پتھر کھائے گا۔ پس جو چاہے زیادہ کھائے یا کم کھائے۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار میں سے ایک صحابی سوال کرنے کے لیے آئے آپ نے ان سے معلوم کیا کہ تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے کہنے لگے کہ ٹاٹ کا ایک ٹکڑا ہے جس کا ایک حصہ بچھاتے ہیں اور ایک حصہ اوڑھتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے پانی پیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں چیزوں کو لے آؤ۔ وہ دونوں چیزیں لیکر نبی علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان دونوں چیزوں کو ہاتھ میں لیکر فرمایا ان دونوں کو کون خریدتا ہے ایک صاحب نے کہا میں ایک درہم میں خریدتا ہوں سرکار نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے یہ جملہ دو یا تین مرتبہ فرمایا تو ایک صاحب نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں سرکار نے وہ دونوں چیزیں اس کو دے کر دو درہم لیکر ایک درہم انصاری کو دیکر فرمایا ایک درہم کا کھانا لے کر اہل خانہ کو کھلاؤ اور ایک درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ جب وہ کلہاڑی لائے تو سرکار نے اس میں اپنے دست مبارک سے دستہ ڈال کر انکو دیکر فرمایا جاؤ اور جنگل سے لکڑیاں لاکر فروخت کرو اور میں پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں یہ سن کر وہ

فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيْءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِيْ دَمٍ مُوْجِعٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)

انصاری چلے گئے اور لکڑیاں کاٹ کر فروخت کرتے رہے اس طرح انکے پاس دس درہم اکٹھے ہوگئے تو اس میں سے کپڑا اور کھانا خریدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپنے فرمایا یہ تمہارے لیے بہتر ہے بجائے اسکے کہ تم دست سوال دراز کرتے اور قیامت کے دن تمہارے چہرہ پر زخم کا نشان ہوتا اس وقت آپ نے فرمایا سوال کرنے کی صرف تین اشخاص کو اجازت ہے وہ محتاج جو حالات سے مجبور ہوگیا ہو یا بھاری قرض سے دبا ہوا ہو جسکی ادائگی کی کوئی شکل نہ ہو یا وہ شخص جس کو خون بہا ادا کرنا ہو (ابوداؤد۔ اور ابن ماجہ نے صرف یوم قیامت تک روایت کیا ہے)۔

۱۷۵۸ ۱۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى اٰجِلٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ ہوا اور اسنے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کیا تو اللہ اس کی حاجت پوری نہ کریگا اور جو اللہ سے فریاد کریگا تو اللہ اسکی حاجت روائی کرے گا خواہ اس کو موت دے دے گا یا بعد میں اس کو دولت عطا کرے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

تیسری فصل

۱۷۵۹ ۱۷ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا سوال نہ کرو اگر سوال کرنا ضروری ہو جائے تو صرف نیکوکاروں سے سوال کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۷۶۰ ۱۸ وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيْتَ فَإِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهٗ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی فراہمی کے لیے مقرر فرمایا میں نے اپنے فرائض کی بجاآوری کے بعد وہ مال لاکر جناب عمر کی خدمت میں پیش کیا تو آپنے مجھے اس میں سے حصہ مرحمت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ یہ کام میں نے رضائے الٰہی کے لیے کیا تھا اور اسکا اجر اسی سے چاہتا ہوں تو جناب عمر نے فرمایا جو تم کو دیا جارہا ہے اسکو لیلو میں نے بھی ایک مرتبہ رسول اللہ کے حکم سے یہ کام کیا تھا جب سرکار نے مجھے اجرت عطا فرمائی تو میں نے بھی یہی کہا تھا رسول اللہ نے فرمایا تھا جب سوال کے بغیر تمکو کچھ دیا جائے تو اسکو لیلو خود استعمال کرو اور صدقہ دو۔ (ابوداؤد)

۱۷۶۱ ۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهٗ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ

حضرت علی روایت کرتے ہیں مجھے ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ میدان عرفات

الناس فقال أفي هذا اليوم وفي هذا المكان تسأل من غير الله فخفقه بالدرة۔ (رواه رزين)

۱۶۶۲/۲۰ وعن عمر قال تعلمن أيها الناس أن الطمع فقر وأن الإياس غنى وأن المرء إذا يئس عن شيء استغنى عنه۔ (رواه رزين)

۱۶۶۳/۲۱ وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يكفل لي أن لا يسأل الناس شيئا فأتكفل له بالجنة فقال ثوبان أنا فكان لا يسأل أحدا شيئا۔ (رواه أبو داود والنسائي)

۱۶۶۴/۲۲ وعن أبي ذر قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يشترط علي أن لا تسأل الناس شيئا قلت نعم قال ولا سوطك إن سقط منك حتى تنزل إليه فتأخذه۔ (رواه أحمد)

میں بھیک مانگ رہا ہے تو عمرؓ نے کہا کہ وہ آج ایسی جگہ بندوں سے مانگ رہا ہے پھر اس کو درے سے مارا۔ (رزین)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا لوگو طمع فقر ہے، اور ناامیدی غنا اور مالداری ہے اور انسان جب کسی چیز سے مایوس ہو جاتا ہے تو وہ اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ (رزین)

حضرت ثوبان روایت کرتے ہیں رسول خدا نے فرمایا مجھ سے کون وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی بندے سے کسی چیز کا سوال نہیں کریگا ایسے شخص کو میں جنت کی بشارت دیتا ہوں اس وقت میں جناب ثوبانؓ نے عرض کیا کہ میں سوال نہ کرونگا وعدہ کرتا ہوں اسکے بعد وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر عہد لیا کہ میں کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا حتیٰ کہ کوڑا گھوڑے سے گر جائے تو اس کو اٹھانے کیلئے بھی کسی سے نہ کہوں اور اتر کر اسے لے لوں۔ (احمد)

باب الإنفاق وكراهية الإمساك

کنجوسی کی برائی اور خرچ کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۶۶۵/۱ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لي مثل أحد ذهبا لسرني أن لا يمر علي ثلاث ليال وعندي منه شيء إلا شيء أرصده لدين۔ (رواه البخاري)

۱۶۶۶/۲ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من يوم يصبح العباد فيه إلا ملكان ينزلان فيقول أحدهما اللهم أعط منفقا خلفا ويقول الآخر اللهم أعط ممسكا تلفا۔ (متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو تو مجھے اس بات سے مسرت ہوگی کہ میں اسکو تین دن ختم ہونے سے پہلے ہی ختم کر دوں اور صرف اتنا روک لوں جتنا کہ مجھے ادائے قرض کے لیے درکار ہو۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے خداوندا (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما دوسرا فرشتہ کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو تلف فرما۔ (متفق علیہ)

۱۷۶۷ ۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے حساب خرچ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بے حساب عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر روک کریگا جہاں تک ممکن ہو خیرات کرو۔ (متفق علیہ)

۱۷۶۸ ۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے اے ابنِ آدم خرچ کر تجھ پر وسعت کی جائے گی۔ (متفق علیہ)

۱۷۶۹ ۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضروریات سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم اسکو خرچ نہ کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے اور حد اعتدال تک خرچ کرنے میں تمہیں بُرا نہ کہا جائے گا۔ (مسلم)

۱۷۷۰ ۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جن کے جسم پر لوہے کی زرہیں ہیں انکے ہاتھ چھاتیوں، اور گردنوں کے ساتھ باندھ دیئے گئے ہیں پس صدقہ کرنے والا جب صدقہ کرتا ہے تو اسکے ہاتھ کھل جاتے ہیں اور بخیل جب صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ سکڑ جاتی ہے اور اس کے حلقہ اپنی اپنی جگہ تنگ ہو جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۱۷۷۱ ۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے احتراز کرو کیونکہ ہر ظلم قیامت کے دن تاریکی ہو گا اسی طرح بخل سے بچو کیونکہ اس نے اس سے پہلے بہت لوگوں کو اس طرح ہلاک کیا کہ پہلے ظلم پر اکسایا اور انہوں نے خونریزی کی اور حرام کو حلال سمجھا۔ (مسلم)

۱۷۷۲ ۸ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایسا وقت آئے گا کہ انسان اپنے صدقہ کے مال کو لے کر نکلے گا اور اس کو کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا اور کوئی اس سے کہے گا اگر تم کل لے آتے تو شاید میں اس کو قبول کر لیتا آج تو مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۷۳/۹ وعن ابي هريرة قال قال رجل يا رسول الله اي الصدقة اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأمل الغنى ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان۔

(متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا تم صدقہ کرو جبکہ تم تندرست ہو دنیاداری کی خواہش کرو۔ فقر سے خوف رکھو۔ دولت کی اُمید رکھتے ہو اور اس وقت کے انتظار میں نہ رہو جبکہ جان گلے میں ہو اور اس وقت یہ کہتے ہو کہ فلاں کو اتنا دیدو۔ فلاں کو اتنا دیدو یا یہ مال اب فلاں شخص کے لیے ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۷۴/۱۰ وعن ابي ذر قال انتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس في ظل الكعبة فلما رآني قال هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت فداك ابي وامي من هم قال هم الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم۔

(متفق عليه)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ دیوار کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا رب کعبہ کی قسم وہ لوگ خسارے میں ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں تو آپ نے فرمایا وہ بہت زیادہ مال رکھنے والے مگر جو اپنے مالوں کو اس طرح اور اس طرح یعنی دائیں بائیں آگے اور پیچھے خرچ کرتے ہیں اور ایسے بہت کم ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۷۵/۱۱ عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار ولجاهل سخي احب الى الله من عابد بخيل۔

(رواه الترمذي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی شخص اللہ تعالیٰ سے قریب جنت سے قریب اور لوگوں کے قریب اور دوزخ سے دور ہے جب کہ بخیل اللہ سے دور جنت اور بندگان خدا سے دور ہے اور دوزخ سے قریب ہے اور سخی جاہل اللہ کو عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔

(ترمذی)

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۷۷۶/۱۲ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له من ان يتصدق بمائة عند موته۔

(رواه ابو داود)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان اگر زندگی میں ایک درہم صدقہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ مرتے وقت سو درہم صدقہ کرے۔

(ابوداؤد)

۱۷۷۷/۱۳ وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الذي يتصدق عند موته او يعتق كالذي يهدي اذا شبع۔ (رواه احمد والنسائي)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو مرتے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے ایسی ہے جیسے کہ کوئی پیٹ بھرنے کے بعد کسی کو بچا ہوا کھانا ہدیہ کر دے (احمد نسائی)

وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

۱۷۷۸ / ۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۷۹ / ۱۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۸۰ / ۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

دارمی لیکن امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایک مرد مومن میں جمع نہیں ہوتیں۔ بخل اور بد خلقی۔ (ترمذی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مکار، بخیل اور احسان جتانے والے داخل نہ ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ انسان میں دو بدترین خصلتیں ہیں انتہائی بخل اور انتہائی بزدلی، اور حضرت ابوہریرہ کی حدیث جس میں یہ الفاظ ہیں کہ بخل اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے انشاء اللہ کتاب الجہاد میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

۱۷۸۱ / ۱۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَ طُولُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُنَّ لُحُوقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ۔

۱۷۸۲ / ۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ امہات المومنین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ ہم میں کون سی بیوی کی آپ سے آخرت میں سب سے پہلے ملاقات ہوگی تو آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں یہ سن کر امہات المومنین نے ایک دوسرے کے ہاتھ ناپے تو پتہ چلا کہ حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں لیکن بعد میں واقعات نے بتایا کہ لمبے ہاتھ ہونے سے مراد صدقہ دینے میں زیادتی تھی اور ہم میں سب سے پہلے داعی اجل کو لبیک کہنے والی جناب زینب تھیں جو صدقہ دینے کو بہت محبوب رکھتی تھیں (بخاری لیکن مسلم کی روایت میں ہے رسول خدا نے فرمایا میرے رحلت کرنے کے بعد مجھ سے جلد آکر ملنے والی بیوی وہ ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہیں اس کے بعد ہم ایک دوسرے کے ہاتھ ناپتے تھے لیکن ہم میں لمبے ہاتھ والی جناب زینب تھیں کیونکہ وہ اپنے کام خود کرتی تھیں اور صدقہ بھی کرتی تھیں)۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میں آج صدقہ کروں گا وہ صدقہ دینے کیلئے چلا اور راستہ میں صدقہ کا مال ایک چور کو تھما دیا، صبح کو لوگوں میں چرچا تھا کہ ایک صاحب نے چور کو صدقہ دیا ہے تو اس شخص نے کہا خداوندا تیرے لیے حمد ہے چور پر صدقہ

لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّزَانِيَةٍ وَّغَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

کرتے پر ہیں اور صدقہ کروں گا پھر وہ صدقہ کا مال لیکر چلا اور ایک زانیہ کو دیدیا صبح کو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے اس شخص نے کہا خداوندا تو لائق حمد ہے کہ میں نے ایک زانیہ کو صدقہ دیا ہے میں اور صدقہ کروں گا لہٰذا وہ صدقہ کا مال لیکر نکلا اس مرتبہ اس نے ایک مالدار کو صدقہ دیا صبح کو اس نے لوگوں کو کہتے سنا کہ کسی نے مالدار کو صدقہ کا مال دیا ہے تو اس شخص نے کہا اے اللہ تیری حمد ہے کہ میں نے مالدار زانیہ اور چور کو صدقہ دیا ہے اس شخص کو خواب میں بتایا گیا کہ تیرا چور کو صدقہ دینا شاید اس کو چوری سے روک دے، اور زانیہ زنا سے باز آجائے اور مالدار کو شاید اس سے عبرت ہو اور جو کچھ اسکو اللہ نے دیا ہے اس کو خرچ کرنے لگے۔

(متفق علیہ بالفاظ بخاری)

۱۷۸۳/۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ الْاِسْمُ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَّاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اسنے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر دو، اس آواز کے بعد وہ بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین پر برسا بارش کا پانی جمع ہو کر ایک نالی کے ذریعے بہنے لگا اور وہ شخص اس پانی کے پیچھے چلا تو دیکھا باغ میں ایک شخص بیلچا لئے پانی کے لیے راستہ بنا رہا ہے تو اس شخص نے باغ میں موجود شخص سے معلوم کیا اے اللہ کے بندے آپ کا کیا نام ہے کیا آپ کا یہی نام ہے (جو ابر سے سنا تھا) تو اس نے کہا جناب آپ میرا نام کیوں دریافت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا کہ میں نے اس ابر سے جس کا یہ پانی ہے سنا تھا کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر دو اور اس نے تمہارا نام لیا تھا، تم اس باغ میں کیا کرتے ہو تو باغ والے نے کہا جب تم نے یہ سن لیا ہے تو اب مجھ سے سنو کہ اس باغ کی جو پیداوار ہوتی ہے اس میں سے ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں ایک تہائی اہل وعیال کے لیے رکھتا ہوں اور بقیہ ایک تہائی بیج کے طور پر رکھتا ہوں۔

(مسلم)

۱۷۸۴/۲۰ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے تین اشخاص ایک کوڑھی دوسرا گنجا اور تیسرا اندھے کو اللہ نے آزمانے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس

الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهٗ كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى

ایک فرشتہ کو بھیجا وہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کونسی چیز بہت اچھی معلوم ہوتی ہے کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور صحتمند جلد، اور چاہتا ہوں کہ یہ مرض مجھ سے دور ہو جائے اور لوگوں کی نفرت بھری نظروں سے محفوظ ہو جاؤں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ سن کر فرشتے نے اسکے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسکا رنگ صاف ہو گیا اور جلد بھی ٹھیک ہو گئی اور وہ شخص تندرست ہو گیا پھر فرشتے نے اس سے معلوم کیا تمہیں کونسا مال پسند ہے تو اس نے کہا گائے یا اونٹ (شک راوی) اگر کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے پسند کی تھی لہذا فرشتے نے اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے کر کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے۔ اسکے بعد گنجے کے پاس آیا اور اس سے دریافت کیا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے اسنے کہا کہ میرا گنج دور ہو اور سر پر اچھے بال اگ آئیں۔ لہذا فرشتے نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنج جاتا رہا اور سر پر عمدہ بال اگ آئے۔ پھر اس سے معلوم کیا کہ تجھے کونسا مال پسند ہے تو اسنے کہا گائے لہذا اس کو گابھن گائے دیدی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ اسکے بعد وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کیا چیز محبوب ہے تو اسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی مجھ کو عطا کرے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کو بصارت واپس آ گئی۔ فرشتے نے اس سے کہا تجھے کونسا مال پسند ہے تو اسنے کہا بکریاں لہذا اس کو گابھن بکری دے کر کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ پہلے والے دونوں کے یہاں اونٹنی اور گائے نے بچے دیئے اور اسکی بکری نے بچے دیئے اسطرح ان سب کا مال بڑھتا رہا اسکا اونٹوں سے جنگل بھر گیا تو اس کا گایوں سے اور اندھے کی بکریوں سے۔ آپنے فرمایا کہ فرشتے نے آکر پہلے تو کوڑھی سے اس کی ہیئت میں آ کر کہا کہ میں مسکین اور معذور ہوں سفر میں میرا سارا اسباب ختم ہو گیا اب اللہ کے کرم اور آپ کی عنایت کا طلبگار ہوں میں اس خدا کے نام پر تم سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھی جلد اور رنگ عطا کیا اور اونٹ دیئے مجھے ایک اونٹ دے دو تاکہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤں تو اسنے جواب دیا کہ ذمہ داریاں بہت ہیں تب فرشتے نے کہا کہ میں نے تجھ کو پہچان لیا تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ نفرت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کرم فرمایا ہے تو وہ کہنے لگا کہ اس مال میں باپ دادا سے وارث بنا ہوں سن کر فرشتے نے کہا اگر تو غلط کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے

الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَّابْنُ سَبِيْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۸۳/۲۱ وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى اَسْتَحْيِيَ فَلَا اَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا اَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُّحْرَقًا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۱۸۸۴/۲۲ وَعَنْ مَوْلًى لِّعُثْمَانَ قَالَ اُهْدِيَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بِضْعَةٌ مِّنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ فَوَضَعَتْهُ فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ اَطْعَمُهٗ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِيْ فَاْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ

اس کے بعد فرشتہ گنجا بن کر اس گنجے کے پاس آیا اور اس سے بھی ویسی ہی گفتگو کی تو اس نے بھی اسی طرح واپس لوٹا دیا جس طرح کوڑھی نے لوٹایا تھا اس فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ اس کے بعد وہ اندھے کے پاس نابینا بن کر آیا اور اس سے کہا کہ میں غریب مسافر ہوں میرا سامان ختم ہو گیا اب منزلِ مقصود تک پہنچنا مشکل ہے اب اس اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے آپ کی آنکھوں میں روشنی لوٹائی اور بکریاں عطا کی ہیں میری مدد کریں کہ میں منزل پر پہنچ جاؤں تو اس سابقہ اندھے نے کہا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے مجھے بصارت عطا کی اب تم جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو خدا کی قسم اللہ کے لیے جو کچھ بھی تم مانگو گے میں تم کو تکلیف میں نہ ڈالوں گا۔ تب فرشتے نے کہا تمہارا مال تمہیں مبارک ہو میں تمہارا امتحان لینے آیا تھا تم سے اللہ راضی ہوا اور تمہارے ساتھیوں سے ناراض ہوا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ام بجید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ فقیر میرے دروازہ پر آتا ہے اور میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا مجھے اس وقت شرم آتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو کچھ دے دو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں ہو

(احمد، ابوداؤد، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ کی خدمت میں گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ میں بھیجا گیا چونکہ رسولِ خدا کو گوشت بہت مرغوب تھا لہٰذا انہوں نے خادمہ سے کہا کہ اس کو رکھ دو شاید رسولِ خدا گوشت تناول کریں۔ خادمہ نے گوشت کو طاق میں رکھ دیا۔ اسی دوران ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر صدا دی صدقہ دو، اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائے گا۔ گھر سے جواب ملا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے۔ سائل چلا گیا۔ نبی علیہ السلام جب حضرت ام سلمہ کے یہاں تشریف لائے تو معلوم فرمایا کھانے کے لیے کچھ ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں موجود ہے اور خادمہ سے کہا کہ جا کر گوشت اٹھا لاؤ، وہ گئی اور دیکھا تو وہاں پتھر کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا ملا

فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۱۷۸۷/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيْلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِيْ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۷۸۸/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَهٗ وَبِيَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَصِلُ فِيْهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَا بَاْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ اَبُوْ ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ لَوْ اَنَّ لِيْ هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّيْ اَذَرُ خَلْفِيْ مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِيَّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ اَسَمِعْتَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۷۸۹/۲۵ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ۔

۱۷۹۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت کا ٹکڑا پتھر بن گیا۔ تم نے اس کو سائل کو کیوں نہ دے دیا تھا۔

(بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بدتر آدمی کا پتہ نہ دوں لوگوں نے عرض کیا بتائیں تو آپ نے فرمایا جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ اس کو نہ دے۔ (احمد)

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی کے پاس آنے کی اجازت مانگی جب وہ حضرت عثمان کے پاس آئے تو ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی اس وقت حضرت عثمان نے جناب کعب سے کہا عبدالرحمان کا انتقال ہوگیا اور انہوں نے مال چھوڑا ہے اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں تو جناب کعب نے کہا کہ اگر وہ اللہ کا حق ادا کرتے تھے تو ان کے لیے خوف کی بات نہیں اس موقعہ پر جناب ابوذر نے حضرت کعب کو ڈنڈے مار کر کہا میں نے رسول خدا سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ پہاڑ سونا بن جائے تو میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ اسکو خرچ کر دوں اور وہ میری طرف سے قبولیت حاصل کرے اور میں یہ گوارا نہیں کرتا کہ اسمیں سے چھ اوقیہ بھی باقی رہ جائے عثمانؓ میں آپ سے اللہ کے واسطے معلوم کرتا ہوں یہ فقرہ جناب ابوذر نے تین مرتبہ فرمایا کیا آپ نے بھی سنا ہے تو جناب عثمان نے فرمایا ہاں (احمد)

حضرت عقبہ بن حارث روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول خدا کی امامت میں مدینہ میں عصر کی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ جلدی سے مصلے سے اٹھے اور نمازیوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے امہات المومنین میں سے کسی کے حجرہ میں گئے اور فوراً ہی واپس تشریف لائے تو صحابہ آپکے جانے اور آنے کی وجہ سے متعجب ہوئے اسوقت آپنے فرمایا مجھے یاد آیا کہ گھر میں کچھ سونا رکھا ہے مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ وہ مجھے اس عمل خیر سے روکے رکھے لہٰذا میں نے اسکو تقسیم کرنے کا حکم دیدیا ہے (بخاری) لیکن انہیں کی ایک روایت میں اسطرح ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں گھر میں کچھ مال صدقہ کا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے یہ مناسب نہ معلوم ہوا کہ وہ گھر میں رکھا رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں ان کے میرے پاس چھ یا سات دینار تھے۔ نبی علیہ السلام نے مجھے یہ حکم فرمایا تھا کہ میں ان کو تقسیم کردوں

عليه وسلم أن أتصدق بها فشغلني وجع نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سألني عنها ما فعلت الستة أو السبعة قالت لا والله لقد كان شغلني وجعك فدعا بها ثم وضعها في كفه فقال ما ظن نبي الله لو لقي الله عز وجل وهذه عنده۔

(رواه أحمد)

لیکن آپ کی علالت کی وجہ سے بھول گئی پھر رسول خدا نے مجھ سے یہ دریافت کیا کہ میں نے ان کا چھ یا سات دینار کا کیا کیا تو میں نے عرض کیا خدا کی قسم میں آپکی علالت اور تکلیف کی وجہ سے انہیں بھول گئی تھی۔ لہٰذا آپ نے انکو منگایا اور اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ کے کسی نبی (علیہ السلام) نے یہ گمان بھی نہیں کیا کہ وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے اور اس کے پاس یہ دینار موجود ہوں۔ (احمد)

۱۴۹۱ / ۲۷ وعن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على بلال وعنده صبرة من تمر فقال ما هذا يا بلال قال شيء ادخرته لغد فقال أما تخشى أن ترى له غدا بخارا في نار جهنم يوم القيامة أنفق بلال ولا تخش من ذي العرش إقلالا۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا حضرت بلال کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کے پاس کھجوروں کی ایک گٹھڑی دیکھ کر دریافت کیا اے بلال اس میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ کل کھانے کے لیے کھجوریں جمع کی ہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا اے بلال تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم کل قیامت کے دن ان کی وجہ سے دوزخ کی حرارت اور تپش دیکھو۔ اے بلال ان کو خرچ کرو اور صاحب عرش سے فاقہ کی کمی کا خوف نہ کرو۔

۱۴۹۲ / ۲۸ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخاء شجرة في الجنة فمن كان سخيا أخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله الجنة والشح شجرة في النار فمن كان شحيحا أخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله النار۔

(رواهما البيهقي في شعب الإيمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت جنت کا ایک درخت ہے سخی اس کی شاخیں پکڑتا ہے اور یہ شاخیں اس کو جنت میں داخل کئے بغیر نہیں چھوڑیں گی اسی طرح بخل بھی دوزخ کا ایک درخت ہے جب کوئی بخیل ہوتا ہے وہ ان شاخوں کو پکڑتا ہے اور وہ شاخیں اسکو دوزخ میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑیں گی۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں)

۱۴۹۳ / ۲۹ وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بادروا بالصدقة فإن البلاء لا يتخطاها۔

(رواه رزين)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ بلا اس کی وجہ سے سبقت نہیں کرتی۔ (رزین)

باب فضل الصدقة

صدقہ کی فضیلت

پہلی فصل

۱۴۹۴ / ۱ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله إلا الطيب فإن الله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ حلال کمائی اور دائیں ہاتھ سے دیئے ہوئے کو ہی قبول کرتا ہے۔

يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۹۵ ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۹۶ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۹۷ ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۹۸ ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ

پھر اس کو اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں کوئی اپنے بچھیرے (گھوڑے کے بچے) کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور بندہ کی معافی کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اشیاء میں سے دو چیزوں کا خرچ کرتا ہے تو اسکو جنت کے سب ہی دروازوں سے بلایا جائے گا نمازی کو نماز کے دروازے سے، مجاہد کو جہاد کے دروازے سے، صدقہ دینے والے کو صدقہ والے دروازے سے اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا اس موقعہ پر جناب ابوبکر نے دریافت کیا کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلائے جانے کی حاجت نہیں اور کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کس نے روزہ رکھا ہے جناب ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔ رسول خدا نے دوسرا سوال کیا تم میں سے جنازہ میں کس نے شرکت کی ہے ابوبکر صدیق نے کہا میں نے رسول خدا نے پھر سوال کیا غریب کو کھانا کس نے کھلایا ہے ابوبکر نے کہا میں نے سرکار نے پھر سوال کیا مریض کی عیادت کس نے کی ہے اس موقعہ پر بھی ابوبکر صدیق نے کہا میں نے یہ سن کر رسول خدا نے فرمایا جس شخص میں یہ صفات جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان خواتین تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کی چیز کو حقیر

لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

1799 ٦ وَعَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٨٠٠ ٧ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَّلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٨٠١ ٨ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٨٠٢ ٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٨٠٣ ١٠ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ

سمجھے اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

(متفق علیہ)

حضرات جابر و حذیفہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ کسی بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو تو آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو اور نہ کر سکے نبی علیہ السلام نے فرمایا کسی ضرورتمند اور غمگین کی مدد اور تسلی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر کوئی ایسا بھی نہ کر سکے نبی علیہ السلام نے فرمایا نیکی کا حکم کرے صحابہ نے کہا اگر ایسا نہ کرے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا آپ برائی سے رکا رہے اور یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر جب دن کا سورج طلوع کرتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ دو انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو سواری پر چڑھنے میں مدد دیتا ہے یا اس کا سامان اٹھا کر دیتا ہے۔ یہ بھی صدقہ ہے اور اگر کسی سے کلمہ خیر کہتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر قدم صدقہ ہے اسی طرح راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم انسانی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جو اللہ اکبر کہے الحمد للہ کہے۔ لا الٰہ الا اللہ کہے۔ سبحان اللہ کہے۔ راستہ سے پتھر کانٹا یا ہڈی ہٹا دے یا نیکی کی ترغیب دے برائی سے روکے اور ان کاموں کی تعداد تین سو ساٹھ تک پہنچ جائے تو وہ زمین پر ایسی

بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ فَإِنَّهُ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

1804 / 11 وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَّأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّفِيْ بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَأْتِيْ أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

1805 / 12 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِإِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

1806 / 13 وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيْمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

1807 / 14 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَّرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَّلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِيْلَ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

طرح قدم رکھتا ہے کہ اس نے اپنی جان کو آتش جہنم سے محفوظ کر لیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل صدقہ ہیں اسی طرح نیک بات کی ترغیب اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ بیوی کے ساتھ حقوق زوجیت ادا کرنا صدقہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انسان اپنی شہوت کی تکمیل کرتا ہے تو اس میں بھی اس کو اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ گناہ کی جگہ اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اس کو گناہ نہ ہو گا۔ اسی طرح حلال کام کو کرنے سے اس کو ثواب کیوں نہ ہو گا۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کسی کو عاریت دینا بہت اچھا صدقہ ہے زیادہ دودھ والی بکری جو صبح کو برتن بھر کر دودھ دے اور شام کو بھی برتن بھر کر دودھ دے کسی کو عاریت دینا صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے اور اس سے کوئی انسان پرندہ یا چرندہ فائدہ حاصل کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے (متفق علیہ لیکن مسلم کی ایک روایت جو حضرت جابر سے منقول ہے کہ اس میں سے جو چوری ہو جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخش دی گئی کہ وہ ایسی جگہ سے گزری جہاں ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے کھڑا ہوا ہانپ رہا تھا یہ دیکھ کر اس عورت نے اپنا موزہ لیکر اس میں اپنی چادر باندھی اور (گڑھے سے) پانی نکالا اور اسکو پلایا اس عمل کی وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی اس موقع پر صحابہ نے دریافت کیا کہ جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے تو آپ نے فرمایا ہر زندہ جگر کے ساتھ بھلائی کرنے میں صدقہ کا اجر ملتا ہے (متفق علیہ)

۱۸۰۸ / ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرات ابن عمرو ابوہریرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو ایک بلی کے بند رکھنے کی وجہ سے عذاب کیا گیا کیونکہ بند رہنے کی وجہ سے وہ بھوک سے مر گئی تھی اور وہ عورت نہ تو اسکو غذا دیتی تھی۔ اور نہ اس کو آزادی دیتی تھی کہ وہ خود زمینی جانوروں سے اپنی غذا حاصل کر لیتی (متفق علیہ)

۱۸۰۹ / ۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کا گزر ایسے درخت پر ہوا جس کی شاخ لٹکی ہوئی تھی اور راستہ روکتی تھی اس شخص نے کہا میں اس کو راستہ سے ہٹا دوں گا تاکہ اس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور یہی عمل اس کے دخول جنت کا سبب بنا۔ (متفق علیہ)

۱۸۱۰ / ۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنت میں آزادی سے گھومتا تھا اور اسکا سبب یہ تھا کہ اس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

۱۸۱۱ / ۱۸ وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حضرت ابوبرزہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے اس بات کی تعلیم دیں جس سے مجھے فائدہ پہنچے تو آپ نے فرمایا راستہ سے مسلمانوں کو تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دو۔ (مسلم صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب عدی بن حاتم کی روایت جو اتقوا النار سے شروع ہوتی ہے انشاء اللہ باب علامات نبوۃ میں ذکر کریں گے)

دوسری فصل

۱۸۱۲ / ۱۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلَ مَا قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپکے چہرہ مبارک کو دیکھ کر یقین کر لیا کہ یہ چہرہ (کاذب) کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا اسوقت آپ نے سب سے پہلے یہ فرمایا لوگو! اسلام کو پھیلاؤ۔ لوگوں کو کھانا کھلاؤ صلہ رحمی کرو۔ اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۸۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۸۱۴ / ۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۵ / ۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَّاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَّاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۶ / ۲۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَّاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيَّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۱۸۱۷ / ۲۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَّاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَّقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۸۱۸ / ۲۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

رحمٰن کی عبادت کرو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، سلام کو پھیلاؤ اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور دردناک موت کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے، اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا صدقہ ہے اسی طرح [illegible] بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔ (احمد، ترمذی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کے روبرو مسکرانا صدقہ ہے تمہارا نیکی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تمہارا بھٹکے ہوئے کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے اور کمزور نظر والے کی مدد کرنا تمہارے لئے صدقہ کے برابر ہے۔ راستہ سے پتھر اور ہڈی ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اور ڈول سے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈالنا صدقہ ہے۔ (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

حضرت سعد بن عبادہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ام سعد کا انتقال ہو گیا ان کے لیے کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی کا۔ لہٰذا میں نے ایک کنواں کھدوایا اور اس کو ام سعد کے نام سے موسوم کیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے اپنے بے لباس مسلمان بھائی کو لباس پہنایا تو اللہ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے اپنے بھوکے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ اور جو مسلمان اپنے پیاسے مسلمان بھائی کو پانی پلاتا ہے اللہ اس کو (جنت کی) مہر لگی شراب سے سیراب فرمائے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۸۱۹/۲۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ نیکی یہی نہیں کہ اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی جانب پھیرا جائے آخر آیت تک۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۸۲۰/۲۷ وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت بہیسہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا پانی میں نے پھر معلوم کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جسکو منع کرنا جائز نہیں آپ نے فرمایا نمک میں نے پھر معلوم کیا یا نبی اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں تو آپ نے فرمایا جو عمل خیر بھی تم کرو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

۱۸۲۱/۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا تو اس کے لیے اجر ہے اور جو کچھ اس میں سے جانوروں نے کھالیا تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

(دارمی)

۱۸۲۲/۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو عاریتاً دودھ کا جانور یا چاندی (قرض) دی یا کسی کو گلی کا راستہ بتایا گویا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔

(ترمذی)

۱۸۲۳/۳۰ وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ الَّذِي إِنْ أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ

حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو دیکھا کہ سب لوگ اپنے تمام معاملات میں ایک شخصیت کی جانب رجوع ہوتے ہیں اور وہ جو بھی کہتے ہیں اسکے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ یہ کون ہیں تو بتایا گیا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں میں نے ان الفاظ میں انہیں دو مرتبہ سلام کیا علیک السلام یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مُردوں کیلئے ہے تم السلام علیک کہو تب میں نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں اس اللہ کا رسول ہوں جسکو مصیبت میں پکارنے سے مصائب دور ہوتے ہیں اور اگر خشک سالی سے واسطہ ہوتا ہے تو اس سے رجوع ہونے پر بارش ہوتی ہے اور اگر بے آب و گیاہ وادی میں تمہاری سواری گم ہو جائے تو اسکو پکارو وہ سواری کو واپس کر دیگا اسوقت میں نے

قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ)

۱۸۲۴/۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

۱۸۲۵/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۲۶/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اَرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهٖ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ۔

۱۸۲۷/۳۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ

عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دو راوی کہتے ہیں اسکے بعد میں نے نہ تو کسی غلام کو گالی دی نہ کسی آزاد کو نہ کسی اونٹ کو اور کسی بکری کو تو نبی علیہ السلام نے اسوقت فرمایا نیکی کے کسی عمل کو حقیر مت سمجھو اور اگر تم اپنے کسی بھائی سے مسکرا کر بات کرو تو یہ بھی نیکی ہے اور اپنی تہبند (پاجامہ) کو نصف پنڈلی تک اٹھاؤ اور اگر ایسا نہ کرو تو ٹخنوں تک رکھو اور تم پاجامہ کو لٹکانے سے احتراز کرو کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی تمہیں گالی دے یا اس چیز سے جو تمہارے اندر ہے شرم دلائے تو تم اسکی اس غلطی پر جو تمہارے علم میں ہے شرم نہ دلاؤ کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہوگا (ابوداؤد) اور صاحب ترمذی نے سلام والی حدیث روایت کی اور دوسری روایت کے مطابق اسطرح ہے کہ دوسروں کو شرم نہ دلاؤ کہ تمہیں اجر ملے گا ۳

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو رسول خدا نے ان سے معلوم کیا کہ اس میں سے کیا بچا تو انہوں نے فرمایا صرف شانہ باقی رہا ہے تب سرکار نے فرمایا سوائے شانے کے سب کچھ بچا ہے (صاحب ترمذی نے اس ۴

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اس کے جسم پر جب تک اس کا ایک ٹکڑا بھی باقی رہے گا یہ لباس پہنانے والا حفظ وامن میں رہے گا۔ (احمد۔ ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے ایک تو وہ جو رات کو کھڑے ہو کر تلاوت قرآن کرتا ہے اور دوسرا وہ جو داہنے ہاتھ سے صدقہ کر کے چھپاتا ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اور بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا اور تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر کے ساتھ تھا اور اسکے ساتھی میدان جنگ سے بھاگ گئے لیکن وہ شخص دشمن کے مقابلہ پر ڈٹا رہا (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ اسکے راویوں میں ابوبکر ۵

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں رسول خدا نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جنہیں اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین ایسے ہیں جن سے ناراض ہوتا ہے جن کو محبوب رکھتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ کوئی شخص ایک قوم کے پاس آکر ان سے اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور یہ سوال دونوں کی آپس کی قرابت کی وجہ سے نہیں ہوتا اور یہ قوم اس سائل کو کچھ نہیں دیتی

---

۳ اور اس پر وبال ہوگا)

۴ حدیث کو صحیح کہا ہے)

۵ بن عیاش بہت غلطی کرنے والے ہیں)

يُعْطِيْهِ إِلَّا اللهُ وَالَّذِيْ أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالثَّلٰثَةُ يُبْغِضُهُمْ)

اور منع کر دیتی ہے لیکن ان میں سے ایک شخص نے اگر اس سائل کے سوال کو اس طرح خاموشی سے پورا کیا جس کا علم اللہ کے اور ان دونوں کے سوا کسی اور کو نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو ایک قافلہ کے ساتھ مصروف سفر ہے اور رات کو اس وقت تک قطع مسافت کرتے ہیں جب تک کہ نیند کا خوب غلبہ نہیں ہوتا پھر جب رکتے ہیں تو سب تو محو خواب ہوتے ہیں لیکن یہ کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں تضرع و زاری کرتا ہے اور آیات کی تلاوت کرتا ہے تیسرا وہ شخص ہے جو دشمن کے مقابلہ پر لشکر میں ہے لیکن لشکر کو ہزیمت ہوئی سب بھاگ گئے لیکن یہ تنہا ہی دشمن کے مقابلہ پر ڈٹ گیا یہاں تک کہ کامیابی حاصل کی یا موت سے ہمکنار ہوا اور وہ تین جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے وہ یہ ہیں بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم مالدار (ترمذی لیکن صاحب نسائی نے مبغوض لوگوں کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

۱۸۲۸/۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی تو اس نے پہاڑوں کو بنایا اور انہیں زمین کے کنارہ پر ٹھونک دیا تو زمین ساکن ہو گئی لیکن فرشتے پہاڑوں کی طاقت سے متعجب ہوئے اور انہوں نے رب سے سوال کیا خداوندا کیا کوئی مخلوق پہاڑ سے زیادہ قوت والی ہے رب نے فرمایا ہاں وہ لوہا ہے فرشتوں نے پھر سوال کیا کہ لوہے سے بھی زیادہ طاقت ور چیز کوئی ہے؟ رب نے فرمایا ہاں وہ آگ ہے فرشتوں نے ایک اور سوال کیا خداوندا! کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقت ور مخلوق ہے رب نے فرمایا ہاں وہ پانی ہے۔ فرشتوں نے مزید سوال کیا کہ پانی سے بھی زیادہ کوئی طاقت والی چیز ہے؟ رب نے فرمایا ہاں وہ ہوا ہے۔ فرشتوں نے ایک اور سوال کیا کہ ہوا سے بھی زیادہ کوئی طاقتور مخلوق ہے رب نے فرمایا ہاں وہ ابن آدم ہیں جب کہ وہ اس طرح صدقہ کرتے ہیں کہ دائیں ہاتھ سے دیتے ہیں اور بائیں ہاتھ سے چھپاتے ہیں (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے صاحب مشکوۃ فرماتے ہیں کہ جناب معاذ سے مروی حدیث کہ صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے۔ کتاب الایمان میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تیسری فصل

۱۸۲۹/۳۶ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهٗ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ إِلٰى مَا عِنْدَهٗ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال سے جوڑا دو دو چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے تمام دربان اس کو اپنے پاس کی نعمتوں کے ساتھ بلائیں گے۔ جناب ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا

قُلْتُ وَكَیْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِیْرَیْنِ وَ اِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَیْنِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

کہ یہ کس طرح ہوگا تو سرکار دو عالم نے فرمایا اگر صدقہ اونٹ کا ہے تو دو اونٹ اور اگر گایوں کا صدقہ ہے تو دو گائیں۔ (نسائی)

۱۸۳۰/۳۷ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَدَقَتُهٗ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بعض صحابہ سے سنا ہے جنہوں نے نبی علیہ السلام کے یہ کلمات سنے تھے کہ قیامت کے دن مومن پر اس کا صدقہ سایہ کرتا ہوگا۔ (احمد)

۱۸۳۱/۳۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِهٖ فِی النَّفَقَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ قَالَ سُفْیَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ رَوَاهُ رَزِیْنٌ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل و عیال پر کھانے میں زیادتی کا ثبوت دیتا ہے اللہ سارا سال اس کو کھانے میں فراخی عطا فرماتا ہے جناب سفیان فرماتے ہیں ہم نے اس پر عمل کیا اور تجربہ کیا تو ہم نے ایسا ہی پایا امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ ابو سعید اور جابر سے روایت کیا لیکن امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)

۱۸۳۲/۳۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِیَ قَالَ اَضْعَافٌ مُّضَاعَفَةٌ وَّ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِیْدُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صدقہ میں کیا ملتا ہے تو آپ نے فرمایا دونا دونا اور اللہ تعالےٰ کے یہاں اس سے زیادہ بھی ہے۔ (احمد)

بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

بہترین صدقہ کا بیان

پہلی فصل

۱۸۳۳/۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِیْمٍ وَحْدَهٗ)

حضرات ابوہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے نیازی کے ساتھ ہو اور ان لوگوں پر خرچ کرنا ہے جو تیرے زیر کفالت ہیں (بخاری اور امام مسلم نے صرف حکیم بن حزام سے روایت کیا)

۱۸۳۴/۲ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان اپنے اہل و عیال کی کفالت کرتا ہے اور امید اجر کی رکھتا ہے تو یہ خرچ اس کے لیے بمنزلہ صدقہ کے ہے۔ (متفق علیہ)

۱۸۳۵/۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۳۶/۴ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۳۷/۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۳۸/۶ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيهِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِي حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار تو وہ ہے جس کو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار فقیر کو دیتے ہو اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو تو اجر و ثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے، جس کو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجر و ثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہے اور بعض دینار وہ ہے کہ جس کو اللہ کے راستہ میں کسی جانور پر خرچ کیا اور وہ دینار جو اللہ کے لیے اپنے دوستوں پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں ابو سلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرتی ہوں کیونکہ وہ میری بھی اولاد ہیں کیا مجھے اس پر اجر ملے گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ان پر خرچ کرو اور جو کچھ بھی خرچ کرو گی اس پر تمہیں اجر ملے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت زینب زوجہ جناب عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت خواتین صدقہ دو اگرچہ اپنے زیوروں ہی سے (زینب کہتی ہیں یہ سن کر میں گھر آئی اور اپنے شوہر جناب عبداللہ بن مسعود سے) کہا آپ تو غریب آدمی ہیں اور مجھے رسول خدا نے صدقہ کا حکم دیا ہے آپ جائیں اور نبی علیہ السلام سے دریافت کریں کہ یہ بات میرے لیے کافی ہے کہ میں آپ کے اوپر خرچ کروں ورنہ میں کسی دوسرے پر خرچ کروں یہ سن کر جناب عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے فرمایا تم خود ہی جا کر معلوم کرو چنانچہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو اس وقت ایک انصاری عورت بھی آپ کے دروازہ پر موجود تھی اور اسکو بھی وہی معلوم کرنا تھا جو میں معلوم کرنے گئی تھی اس وقت رسول خدا پر جلال کی کیفیت طاری تھی۔ چنانچہ بلال ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے کہا کہ جا کر نبی علیہ السلام سے کہو کہ دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور یہ معلوم کرتی ہیں کیا ہمارے لئے اپنے شوہروں پر صدقہ کرنا مناسب اور کافی ہے اور ان یتیموں پر جو ہماری گودوں میں ہیں۔ لیکن رسول خدا کو ہمارا نام نہ بتانا چنانچہ جناب بلال سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات دریافت

فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

کی اور بتایا کہ ایک عورت تو انصار میں سے ہے اور ایک زینب ہیں تو سرکار دو عالم نے دریافت فرمایا کون سی زینب جناب بلال نے فرمایا عبد اللہ بن مسعود کی بیوی۔ تب آپ نے فرمایا ان کے لیے دو اجر ہیں ایک اجر قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا۔

(متفق علیہ) اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۸۳۹/۷ وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آزاد کی اور اس کا تذکرہ نبی علیہ السلام سے کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو زیادہ ثواب تھا۔

(متفق علیہ)

۱۸۴۰/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کس کو ہدیہ دوں تو آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بخاری)

۱۸۴۱/۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم شوربا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال کر اپنے پڑوسیوں کو ہدیہ کرو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۸۴۲/۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا کم سرمایہ والے کا کار خیر میں کوشش کرنا اور کار خیر میں اس سے ابتدا کرو جس کی کفالت تمہارے ذمہ ہے۔ (ابو داؤد)

۱۸۴۳/۱۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک اجر ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو ہرے اجر کا سبب ہوتا ہے ایک صدقہ کا ثواب اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ (احمد ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۸۴۴/۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۸۳۵/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۳۶/۱۴ وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ مَعْنَاهُ)

۱۸۳۷/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهٗ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۸۳۸/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْاَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حاضر ہو کر عرض کیا میرے پاس ایک دینار ہے (میں اسکا کیا کروں) نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنے اوپر خرچ کرو تو اس نے کہا کہ ایک دینار اور بھی ہے تو آپ نے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کرو سائل نے کہا کہ دو دینار کے علاوہ بھی ہے تو آپ نے فرمایا رشتہ داروں پر خرچ کرو تو وہ کہنے لگا کہ تین سے ایک اور زیادہ بھی ہے تو آپ نے فرمایا اسکو اپنے خادم پر خرچ کرو یہ سن کر اسنے کہا کہ ایک اور بھی ہے تب سرکار نے فرمایا اب تمہیں اختیار ہے اور تم بہتر جان سکتے ہو۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بہترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں یہ شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اور اسکے بعد دوسرا بہتر شخص وہ ہے جو اپنی چند بکریاں لیکر گوشہ عافیت اختیار کرتا ہے اور اسپر جو حقوق اللہ ہیں ان کو ادا کرتا ہے اور کیا اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو لوگوں میں سے بدترین فرد ہے یہ شخص وہ ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ اسکو نہ دے (ترمذی، نسائی، دارمی)

حضرت ام بجید روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سائل کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ (مالک، نسائی، ترمذی، اور ابوداؤد نے مفہوم حدیث کو روایت کیا ہے)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ کے نام پر تم سے پناہ طلب کرے تو اس کو پناہ دے دو، اور جو اللہ کے نام پر سوال کرے اس کو پورا کر دو اور جو اللہ کے لیے تم کو بلائے تو اس کو قبول کرو، اور جو تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے اس کو اس کا بدلہ دو، اور اگر بدلہ دینے کے لیے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم یقین کر لو کہ اس کا بدلہ ہو گیا ہے۔

(احمد، ابوداؤد، نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نام پر جنت کے سوا کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۸۳۹/۱۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں جناب طلحہ کے پاس سب سے

الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُحَآءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِیْھَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَآءَ وَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ لِّلّٰہِ تَعَالٰی اَرْجُوْ بِرَّھَا وَذُخْرَھَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَمَھَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

زیادہ کھجوریں ہوتی تھیں اور جائیداد میں انہیں سب سے زیادہ بیرحآء والا باغ جو مسجد نبوی کے عین مقابل تھا بہت محبوب تھا خود رسول خدا بھی اکثر اس باغ میں جا کر اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔ جناب انس فرماتے ہیں جب آیت نازل ہوئی تم نیکی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جس کو تم سب سے زیادہ محبوب رکھتے ہو اس وقت ابوطلحہ نے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحآء والا باغ سب سے زیادہ پسند ہے لہٰذا میں اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ اس موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا شاباش یہ بہت منافع بخش چیز ہے اور میں نے وہ سب کچھ سن لیا ہے جو تم نے کہا ہے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے اعزہ میں تقسیم کر دو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ اس کے بعد ابوطلحہ نے اس کو اپنے چچا زاد بھائیوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔

(متفق علیہ)

۱۸۵۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا۔

(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جگر کو بھر دو۔

(بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)

WWW.NAFSEISLAM.COM

بَابُ مَا تُنْفِقُ الْمَرْاَۃُ مِنْ مَّالِ زَوْجِھَا

خاوند کے مال سے بیوی کا خرچ

پہلی فصل

۱۸۵۱ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَھَا اَجْرُھَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِھَا اَجْرُہٗ بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُھُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خاتون اپنے گھر کے مال سے جائز طریقہ پر خرچ کرتی ہے اور فضول خرچی نہیں کرتی تو اسکو خرچ کے مطابق اجر ملتا ہے اور اسکے شوہر کو کمانے کا ثواب ملتا ہے اور اس مال کو جمع کرنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے اور ان میں سے ایک دوسرے کی وجہ سے کسی کا اجر کم نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)

١٨٥٢/٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خاتون اپنے شوہر کے مال کو بغیر اجازت مصرف خیر میں خرچ کرتی ہے تو اس کو نصف اجر ملتا ہے۔

(متفق علیہ)

١٨٥٣/٣ وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا أُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ إِلَى الَّذِيْ أُمِرَ لَهٗ بِهٖ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان امانت دار خازن جب خوشدلی کے ساتھ اتنا ہی مال دیتا ہے جتنا کہ اس کو کہا جاتا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

(متفق علیہ)

١٨٥٤/٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے عرض کیا کہ میری والدہ کا ناگہانی طور پر انتقال ہوا اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کی بابت کہتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں!

(متفق علیہ)

دوسری فصل

١٨٥٥/٥ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے لوگوں نے سوال کیا یا رسول کیا وہ کھانا بھی نہ دے تو آپ نے فرمایا یہ تو ہمارے اموال کی بہترین چیز ہے۔ (ترمذی)

١٨٥٦/٦ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيْلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كَلٌّ عَلٰى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تو اس وقت ایک بلند قامت خاتون نے جو غالباً قبیلہ مضر سے معلوم ہوتی تھیں عرض کیا یا نبی اللہ ہم اپنے والدین، بیٹوں اور شوہروں کے دست نگر ہیں ہمارے لیے ان کے اموال میں سے کیا (خرچ کرنا) حلال ہے تو آپ نے فرمایا جلد خراب ہو جانے والی غذا تم اس کو کھا بھی اور ہدیہ بھی دو۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۸۵۷ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جناب عمیر مولیٰ ابی اللحم کے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے آقا نے کہا کہ میں ان کے لیے گوشت پکاؤں اس دوران ایک فقیر آیا تو میں نے اس کو اس میں سے دیدیا میرے آقا کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے مجھ کو مارا میں نے آکر اسکا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے میرے آقا کو بلا کر اس سے فرمایا تم نے اس کو کیوں مارا تو انھوں نے کہا کہ یہ بغیر میری اجازت کے میرا کھانا دیدیتا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔ اور ایک اور روایت میں اسطرح ہے کہ میں غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے آقا کے مال میں سے صدقہ کر سکتا ہوں تو آپ نے فرمایا ہاں! اور اس کا ثواب تم دونوں کو آدھا آدھا ملیگا (مسلم)

بَابُ مَنْ لَا يَعُودُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ کا مال واپس نہ لینے کا بیان

پہلی فصل

۱۸۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کی راہ میں کسی کو گھوڑا دیا لیکن وہ شخص اسکی حفاظت نہ کر سکا تو آپ نے اسکو خریدنا چاہا اور یہ خیال کیا کہ وہ اسکو سستے داموں بیچ ڈالیگا لہٰذا میں نے رسول خدا سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ لو اور اسکو نہ خریدو چاہیے وہ ایک درہم کا ہی دیدے کیونکہ اپنے کئے ہوئے صدقہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۸۵۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت میں رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اسوقت ایک خاتون آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک باندی اپنی والدہ کو دی تھی لیکن ان کا انتقال ہو گیا تو سرکار نے فرمایا تمہارے لیے اجر واجب ہو گیا اور انکی موت نے تم پر میراث واپس کردی اس خاتون نے کہا یا رسول اللہ ان کے ذمہ ایک ماہ کے روزے واجب تھے کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں آپ نے فرمایا رکھ لو اس خاتون نے پھر کہا کہ انھوں نے حج بھی نہیں کیا تھا

قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا میں ان کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں! تم ان کی طرف سے حج کرو۔ (مسلم)

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزہ کا بیان

پہلی فصل

۱۸۶۰ ۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں ایک اور روایت کے مطابق رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۱۸۶۱ ۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ کا نام ریان ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

(متفق علیہ)

۱۸۶۲ ۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے ایمان کی تکمیل اور حصول اجر کے لیے رکھے اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور ثواب کے حصول کے لیے رات کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اسی طرح جو ایمان اور حصول اجر کے لیے لیلۃ القدر میں قیام کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(متفق علیہ)

۱۸۶۳ ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے ہر عمل کو دس گنے سے سات سو گنے تک کر دیا جاتا ہے ماسوا روزہ کے کیونکہ یہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا کیونکہ روزہ دار اپنے کھانے اور خواہشات کو میرے لیے ترک کرتا ہے۔ اور روزہ دار کے لیے دو مسرتیں ہیں ایک خوشی اسکو افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور روزہ دار

الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَّاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے اور روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو نہ فحش بات کہے اور نہ شور کرے اگر کوئی اسکو گالی دے تو اس کو چاہیئے کہ گالی دینے والے سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۶۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[۵] وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَّفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَّيُنَادِيْ مُنَادٍ يَّا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَّجُلٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنّ کو قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ البتہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایک منادی ندا کرتا ہے بھلائی کو طلب کرنے والے آگے بڑھ اور برائی کو طلب کرنے والے ٹھہر جا اور ہر رات اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے (ابن ماجہ۔ احمد نے کسی اور شخص سے روایت کیا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

تیسری فصل

۱۸۶۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[۶] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینہ کے روزے فرض فرمائے۔ اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اللہ کی طرف سے اس مہینہ میں ایک شب ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جو اس شب کی بھلائیوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا۔ (احمد، نسائی)

۱۸۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[۷] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَيْ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن کریم بندے کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا خداوندا میں نے اسکو دن میں کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا تھا لہٰذا اسکے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما۔ قرآن کریم کہے گا میں نے اسکو رات میں سونے سے روکے رکھا اسکے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما لہٰذا ان دونوں کی

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۱۸۶۷ / ۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۸۶۸ / ۹ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَأَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔

۱۸۶۹ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ

شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آیا تو رسول خدا نے فرمایا بیشک یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور اس کی بھلائیوں سے بدنصیب ہی محروم ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت سلمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن سرکار دو عالمؐ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہوا ہے جو ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس مہینہ کی راتوں میں قیام کو نفل مقرر کیا ہے۔ پس جو کوئی اس مہینہ میں نوافل کے ساتھ تقرب چاہے تو گویا اس نے رمضان کے علاوہ فرض ادا کیا اور جو کوئی اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے گویا اس نے رمضان کے علاوہ دنوں میں ستر فرض ادا کئے یہ صبر کا مہینہ ہے ا [illegible] ہے [illegible] غمخواری کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے اور اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرانا گناہوں کی مغفرت اور گردن کو جہنم سے آزاد کرانے کا سبب ہے افطار کرانے والے کے لیے روزہ دار کا سا اجر ہے اور اس سے روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص روزہ دار کو افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو آپ نے فرمایا یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا۔ جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا پانی یا کھجور سے افطار کرائے اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائے گا تو اللہ اس کو میرے حوض سے سیراب فرمائے گا جو دخول جنت تک پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت کا درمیانی حصہ مغفرت کا اور آخری حصہ نار دوزخ سے آزادی کا ہے اور جس نے اپنے خادم کے کام میں تخفیف کی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کو نار دوزخ سے آزادی عطا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب ماہ رمضان آتا تو آپ قیدیوں کو آزاد فرما دیتے اور ہر سائل

كُلَّ أَسِيرٍ وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ۔

۱۸۷۰ ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ أَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

کو کچھ نہ کچھ دیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت کو ابتدائے سال سے رمضان کے آنے تک رمضان کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے جنت کے پتوں سے حور عین پر ہوا چلتی ہے تو وہ کہتی ہیں خداوندا اپنے بندوں میں ہمیں ایسے خاوند عطا فرما جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں (مذکورہ بالا تینوں احادیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

۱۸۷۱ ۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِأُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفَّى أَجْرَهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی آخری رات کو امت کی بخشش کی جاتی ہے لوگوں نے دریافت کیا کیا بخشش کی وہ شب لیلۃ القدر ہے تو آپ نے فرمایا نہیں لیکن کام کرنے والے کو جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو محنت کا حق دیا جاتا ہے۔ (احمد)

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھنے کا بیان

پہلی فصل

۱۸۷۲ ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند کو نہ دیکھ لو اسی طرح جب تک کہ عید کا چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ چھوڑو اور جب مطلع ابر آلود ہو تو اندازہ کرو۔ ایک اور روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

۱۸۷۳ ۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

(متفق علیہ)

۱۸۷۴ ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ایسی قوم ہیں جو حساب و کتاب نہیں رکھتے مہینہ اس طرح

الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اس طرح کا ہوتا ہے اور انگلیوں پر حساب لگا کر بتایا اور تیس کا عدد عقد انامل کے طریقہ پر بناتے ہوئے فرمایا اس طرح اور اس طرح کا ہوتا ہے یعنی پورے تیس دن کا اور ایک انتیس دن کا اور ایک تیس دن کا۔

(متفق علیہ)

۱۸۷۵/۴ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیدین کے مہینے شوال اور ذی الحجہ کبھی ناقص یا نامکمل نہیں ہوتے۔ (متفق علیہ)

۱۸۷۶/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر جو شخص روزہ رکھنے کا عادی ہے وہ ایسا کر سکتا ہے

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۷۷/۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان ہو جائے تو روزے نہ رکھو۔ (دارمی)۔

۱۸۷۸/۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینہ کے لیے تاریخ کا حساب شعبان سے کرو۔ (ترمذی)

۱۸۷۹/۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مہینوں کے مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان اور رمضان کے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی)

۱۸۸۰/۹ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے شک والے دن (یعنی شعبان کی تیس تاریخ) روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نافرمانی کی (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۸۸۱ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْهِلَالَ یَعْنِیْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں آکر عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے اس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہے اعرابی نے کہا ہاں! پھر نبی علیہ السلام نے معلوم فرمایا کیا تو میری رسالت کا بھی گواہ ہے اعرابی نے کہا ہاں! تب نبی علیہ السلام نے جناب بلال سے فرمایا کل کے روزہ کا اعلان کر دو۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ دارمی)۔

۱۸۸۲ / ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَآءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ رَاَیْتُهٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِیَامِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں نے چاند دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر بتایا تو آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(ابوداؤد۔ دارمی)

تیسری فصل

۱۸۸۳ / ۱۲ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا یَتَحَفَّظُ مِنْ غَیْرِهٖ ثُمَّ یَصُوْمُ لِرُؤْیَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْهِ عَدَّ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ کی تاریخوں کا بہت خیال رکھتے اتنا کسی مہینہ کی تاریخوں کا اہتمام نہ فرماتے۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر انتیس کو ابر ہوتا تو تیس دن پورے کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۸۸۴ / ۱۳ وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَآءَیْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَیْلَتَیْنِ فَلَقِیْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَاَیْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَیْلَتَیْنِ فَقَالَ اَیَّ لَیْلَةٍ رَاَیْتُمُوْهُ قُلْنَا لَیْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهٗ لِلرُّؤْیَةِ فَهُوَ لِلَیْلَةٍ رَاَیْتُمُوْهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّهٗ لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوالبختری روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کے لیے روانہ ہوئے جب ہم بطن نخلہ میں اترے تو ہم نے چاند دیکھا اسوقت بعض آدمی کہنے لگے کہ یہ تین رات کا چاند ہے بعض نے کہا کہ دو رات کا ہے۔ لہٰذا ہم نے جناب ابن عباس سے ملاقات کی اور کہا کہ ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تین رات کا چاند ہے۔ بعض کہتے ہیں دو رات کا۔ جناب ابن عباس نے دریافت کیا کہ تم نے چاند کب دیکھا - - - - - - - ہم نے بتایا فلاں رات کو دیکھا تھا۔ اسوقت جناب ابن عباس نے فرمایا رسول خدا نے چاند دیکھنے کی مدت مقرر فرمائی ہے اور وہ اسی رات کا ہے جب تم نے دیکھا ایک اور روایت میں جناب ابوالبختری نے اسطرح نقل کیا ہے کہ ہم نے ذات عرق میں دیکھا تو ہم نے معلومات کیلئے جناب ابن عباس کے پاس ایک شخص کو بھیجا تو اس شخص سے جناب ابن عباس نے فرمایا کہ رسول خدا نے اسکے دیکھنے کی مدت مقرر فرمائی ہے یعنی جب انتیس کا چاند نظر نہ آئے تو تیس کی گنتی پوری کرو۔ مسلم

سحری کے بارے میں احکام

پہلی فصل

1885/1 عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔ (متفق علیہ)

1886/2 وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتٰبِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

(مسلم)

1887/3 وَعَنْ سَھْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (متفق علیہ)

1888/4 وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے آئے اور دن ادھر کو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کرے۔ (متفق علیہ)

1889/5 وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال (لگاتار روزوں) سے منع فرمایا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی وصال کا روزہ رکھتے ہیں تب سرکار دوعالم نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

1890/6 عَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَفَہٗ عَلٰی حَفْصَۃَ مَعْمَرٌ وَّ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں۔ (ترمذی، نسائی، دارمی۔ لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر، زبیدی ابن عیینہ یونس ایلی سب نے اس حدیث کو

الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۸۹۰ ۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

۱۸۹۱ ۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى أَحَبُّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۹۲ ۹ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَإِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَإِنَّهٗ طَهُوْرٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَإِنَّهٗ بَرَكَةٌ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ) فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى

۱۸۹۳ ۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۱۸۹۴ ۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَمُحْيِي السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ)

۱۸۹۵ ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

ام المومنین حضرت حفصہ تک موقوف کیا ہے۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اذان (فجر) سنے اور اس کے ہاتھ میں کھانے یا پینے کا برتن ہو تو اس کو اس وقت تک نہ رکھے جب تک کہ اپنی ضرورت پوری نہ کر لے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ شخص میرے محبوب بندوں میں سے ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور سے افطار کرو کیونکہ اس میں برکت ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرو کیونکہ وہ پاک ہے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، لیکن برکت کا لفظ صرف صاحب ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ملتیں تو خشک کھجور (چھوارہ) کھاتے اور اگر خشک کھجوریں بھی موجود نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے افطار کرتے (ابوداؤد، صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و غریب ہے)

WWW.HAFSEISLAM.COM

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کو افطار کرایا یا مجاہد کو سامان جنگ دیا تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ ان دونوں کو (بیہقی در شعب الایمان اور محی السنۃ نے شرح السنہ میں اور فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو کہتے پیاس جاتی رہی رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔ (ابوداؤد)

۱۸۹۶ ۱۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا)

حضرت معاذ بن زہرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو کہتے: اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔ اسے ابوداؤد نے مرسلاً روایت کیا۔

تیسری فصل

۱۸۹۷ ۱۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ (مسلمان) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ اپنے افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۸۹۸ ۱۵ وَعَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُوْ مُوْسٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوعطیہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور جناب مسروق نے ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو ایسے ہیں جن میں ایک تو روزہ جلد افطار کر کے جلدی نماز (مغرب) ادا کر لیتے ہیں اور دوسرے دیر سے افطار کرتے ہیں اور تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں (ان دونوں میں سے کس کا عمل درست ہے) ام المومنین نے دریافت کیا کہ افطار و نماز میں عجلت کون کرتا ہے اور تاخیر کون کرتا ہے تو ہم نے کہا کہ جناب عبداللہ بن مسعود جلدی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا رسولِ خدا کا عمل بھی یہی تھا۔

(مسلم)

۱۸۹۹ ۱۶ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّحُوْرِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رمضان میں سحری کے وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاتے ہوئے فرمایا برکت والے کھانے کے لیے آؤ۔

(ابوداؤد، نسائی)

۱۹۰۰ ۱۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی بہترین سحری کھجوریں ہیں۔

(ابوداؤد)

بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ

روزہ میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے

پہلی فصل

۱۹۰۱ ۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دے

(بخاری)

۱۹۰۲ ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَّكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں تقبیل بھی فرماتے اور ملامست بھی حالانکہ آپ اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں تم سے زیادہ قدرت رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۳ ۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... کو رمضان کے مہینہ میں صبح کے وقت احتلام کے علاوہ بھی غسل کی ضرورت ہوتی تو آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔

(متفق علیہ)

۱۹۰۴ ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی اور روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۵ ۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر روزہ کی حالت میں کسی نے بھول کر کچھ کھایا یا پیا تو اس کو چاہیے کہ اپنے روزہ کو مکمل کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۶ ۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِیْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اس وقت ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا سرکار نے فرمایا کیا ہوا ہے کہنے لگا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کی ہے، سرکار نے فرمایا کیا تمہارے اندر اتنی طاقت ہے کہ تم ایک غلام کو آزاد کرو کہنے لگا نہیں آپ نے دریافت فرمایا کیا دو مہینے مسلسل روزہ رکھ سکتے ہو کہنے لگا نہیں آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت ہے کہنے لگا نہیں تب

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا بیٹھ جاؤ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بیٹھے رہے ہم بھی وہیں حاضر ہے اسی دوران نبی علیہ السلام کی خدمت میں ایک تھیلا لایا گیا جس میں پندرہ سے بیس صاع تک کھجوریں تھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں تب آپ نے فرمایا یہ کھجوریں لو اور ان کو صدقہ کردو۔ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ اپنے سے زیادہ غریب کو دوں خدا کی قسم مدینہ کے ان پہاڑوں کے درمیان کوئی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ غریب نہیں ہے۔ یہ سن کر رسولِ خدا اس طرح مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ان کو اپنے گھر والوں کو کھلا دو (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۰۷ ۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَّيَمُصُّ لِسَانَهَا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں اُن کے ساتھ تقبیل فرماتے اور ان کی زبان بھی چوس لیتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۹۰۸ ۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهٗ وَأَتَاهُ اٰخَرُ فَسَأَلَهٗ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِيْ رَخَّصَ لَهٗ شَيْخٌ وَّإِذَا الَّذِيْ نَهَاهُ شَابٌّ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور سرکار سے روزہ کی حالت میں بیوی کے ساتھ ملامست کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دیدی لیکن بعد میں جب ایک اور صاحب نے دریافت کیا تو آپ نے منع فرمادیا کیونکہ جس شخص کو اجازت دی وہ ضعیف العمر تھے جبکہ دوسرے صاحب جوان تھے (ابوداؤد)

۱۹۰۹ ۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَّمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ لَا أُرَاهُ مَحْفُوْظًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو روزہ کی حالت میں اضطراری طور پر قے آجائے تو اس پر قضا لازم نہیں اور جو شخص خود قے کرے تو اس پر قضا لازم ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ، دارمی لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ یہ حدیث سوائے عیسٰی بن یونس کے اور کسی سے مروی نہیں اور امام بخاری نے فرمایا میں اس کو محفوظ نہیں گردانتا۔

۱۹۱۰ ۱۰ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ

حضرت معدان بن طلحہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق میں نے جناب ابوالدرداء سے سنا ہے کہ رسول خدا کو روزہ کی حالت میں قے ہوئی تو آپ نے روزہ افطار کرلیا راوی کہتے ہیں میری ملاقات جناب ثوبان سے دمشق کی جامع مسجد میں ہوئی تو میں نے ان سے

إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۹۱۱ ۱۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۹۱۲ ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَيْتُ عَيْنِيْ أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَأَبُوْ عَاتِكَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ)

۱۹۱۳ ۱۳ وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۹۱۴ ۱۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِيْ لِثَمَانِيْ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَتَأَوَّلَهٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ أَيْ تَعَرَّضَا لِلْإِفْطَارِ الْمَحْجُوْمُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِأَنَّهٗ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلٰى جَوْفِهٖ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ)

۱۹۱۵ ۱۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَإِنْ صَامَهٗ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

کہا کہ جناب ابوالدرداء نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ رسول خدا نے قے کی اور روزہ افطار کر لیا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے درست فرمایا میں نے ہی آپ علیہ السلام کو وضو کرایا تھا۔ (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے روزہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاتعداد مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ مجھے آشوب چشم کی شکایت ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگاؤں تو آپ نے فرمایا ہاں (امام ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ ابوعاتکہ راوی ضعیف ہے)

صحابہ میں ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرج کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا یا تو آپ پیاس کی زیادتی سے یا گرمی کی شدت کی وجہ سے پانی ڈالتے تھے۔ (مالک، ابوداؤد)

حضرت شداد بن اوس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بقیع میں تشریف لائے تو ایک شخص سینگی لگوا رہا تھا یہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی اس وقت آپ نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کے روزے ٹوٹ گئے (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) شیخ الاسلام محی السنہ نے فرمایا کہ جو لوگ سینگی کے معاملہ میں رخصت کے قائل ہیں وہ اس کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ دونوں یعنی سینگی لگانے والا اور لگوانے والا دونوں افطار کے درپے ہوتے ہیں سینگی لگوانے والے کو کمزوری کا خطرہ ہوتا ہے اور لگانے والے کو اس بات کا خطرہ رہتا ہے ممکن ہے کہ کچھ اس کے پیٹ میں چلا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر بغیر کسی وجہ کے یا مرض کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا اگر وہ تمام عمر روزے رکھے تو اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، اور امام بخاری نے اس حدیث کو مقدمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔ لیکن امام ترمذی نے فرمایا میں نے امام بخاری سے سنا ہے کہ انہوں نے ابوالمطوس

سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ أَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ)

راوی سے کہ سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہیں سنی ہے)

1916 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
16
وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَأُ وَ كَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ فِيْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزہ سے سوائے پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور بہت سے رات کو قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں اس سے سوائے شب بیداری کے اور کچھ نہیں ملتا (دارمی اور لقیط بن صبرہ کی حدیث وضو کی سنتوں کے ذیل میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تیسری فصل

1917 عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
17
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا پچھنا لگوانے قے آنے اور احتلام سے (امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عبدالرحمن بن زید راوی ضعیف الحدیث ہیں)

1918 وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ
18
مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سینگی لگوانے کو برا سمجھتے تھے تو انہوں نے کہا نہیں صرف کمزوری کی وجہ سے (بخاری)

1919 وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ
19
يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں سینگی لگواتے تھے لیکن بعد میں چھوڑ دیا تھا اور رات کو سینگی لگواتے تھے۔

1920 وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ
20
مَا فِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيْرُهُ أَنْ يَزْدَرِدَ رِيْقَهُ وَمَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا أَقُوْلُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کلی کر کے منہ میں پانی لیکر پھینک دے تو یہ عمل اس کے لیے نقصان دہ نہیں مگر یہ کہ (وہ اس بقیہ پانی کو نگل لے) اسی طرح روزہ کی حالت میں مصطگی نہ چبائے اور اگر اس کا لعاب نگل لے تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ افطار کرے لیکن اس عمل سے منع کیا گیا ہے۔ (امام بخاری نے مقدمۃ الباب میں نقل کیا ہے)

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

مسافر کے روزہ کا بیان

پہلی فصل

۱۹۲۱ ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی جو کثرت سے روزہ رکھتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں دوران سفر روزہ رکھوں تو آپ نے فرمایا چاہو رکھو اور چاہو افطار کرو۔ (متفق علیہ)

۱۹۲۲ ۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سولہ رمضان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض نے نہیں رکھا روزہ رکھنے والوں نے روزہ نہ رکھنے والوں پر اعتراض نہیں کیا اور نہ ہی روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ رکھنے والوں پر کوئی اعتراض کیا۔ (مسلم)

۱۹۲۳ ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک جگہ اژدہام دیکھا کہ ایک شخص پر سایہ کیا گیا ہے تو آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا بات ہے تو آپ کو بتایا گیا کہ اس شخص نے روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں (متفق علیہ)

۱۹۲۴ ۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے بعض کے روزے تھے بعض کے نہیں ایک گرمی کے دن جب ہم نے پڑاؤ کیا تو روزہ دار گر پڑے اور نہ رکھنے والے کھڑے رہے اور انہوں نے ہی خیمے لگائے سواریوں کو پانی پلایا اس موقعہ پر نبی علیہ السلام نے فرمایا آج سارا ثواب روزہ نہ رکھنے والے لے گئے۔ (متفق علیہ)

۱۹۲۵ ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى يَدِهٖ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مدینہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے جا رہے تھے۔ جب آپ عسفان پہنچے تو آپ نے پانی کا برتن اس طرح اٹھایا تاکہ دوسرے بھی دیکھ لیں اور روزہ افطار کر لیا پھر آپ مکہ آ گئے ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے لہٰذا جو چاہے روزہ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

رکھے اور جو چاہے افطار کرے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے عصر کے بعد افطار کیا)

دوسری فصل

۱۹۲۶/۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لیے نصف نماز معاف فرما دی مسافر، حاملہ عورت اور بچہ کو دودھ پلانے والی کے لیے روزہ کو معاف کر دیا۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۹۲۷/۷ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَاْوِيْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسافر کے پاس ایسی سواری ہو جو اس کو اس کی منزل مقصود تک پہنچا دے تو اس مسافر کو چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۹۲۸/۸ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینہ میں مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے اس دن آپ روزہ سے تھے جب قافلہ کراع الغمیم تک پہنچا تو صحابہ نے بھی روزہ کی نیت کر لی تھی یہاں نبی علیہ السلام نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اس کو اتنا اونچا اٹھایا کہ لوگوں نے اس کو دیکھ لیا اس وقت نبی علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگوں نے تو روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ گنہگار ہیں یہ لوگ گنہگار ہیں۔ (مسلم)

۱۹۲۹/۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں مسافر کا روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ مقیم کے لیے روزہ نہ رکھنا۔

(ابن ماجہ)

۱۹۳۰/۱۰ وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں حالت سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں اگر میں روزہ رکھوں کیا تو مجھے گناہ ہوگا تو نبی علیہ السلام نے

فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت یعنی اجازت ہے جو اس سے فائدہ اٹھائے تو بہتر ہے اور جو روزہ رکھنے کو محبوب رکھتا ہے تو اسکے لیے کوئی مضائقہ نہیں (مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ

روزہ کی قضاء کا بیان

پہلی فصل

۱۹۳۱ ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِي الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رمضان کے روزوں کی قضا کرنی ہوتی لیکن میں صرف شعبان میں ان کی قضا کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی راوی کہتے ہیں کہ اس کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولیت تھی۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۲ ۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور گھر میں کسی کو شوہر کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت دے۔ (مسلم)

۱۹۳۳ ۳ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا اس کی کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت روزہ کی تو قضا کرتی ہے لیکن نماز کی نہیں۔ جناب عائشہ نے فرمایا ہمیں بھی یہی حکم دیا گیا کہ ہم روزوں کی قضا کریں اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔ (مسلم)

۱۹۳۴ ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا لازم تھی تو اس کی جانب سے اسکا ولی روزوں کی قضا کرے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۳۵ ۵ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو شخص مرا اور اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے تو اس کی طرف سے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے)

تیسری فصل

١٩٣٦ ٦ عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْئَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَّلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ سکتا اور نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (موطا)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

نفل روزوں کا بیان

پہلی فصل

١٩٣٧ ١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ افطار نہ کریں گے اور اگر افطار کرتے یعنی روزے چھوڑتے تو ہمیں خیال ہونے لگتا کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے آپکو سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اسیطرح شعبان کے مہینہ میں سب سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا ایک اور روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ کبھی تو شعبان کے پورے مہینے کے روزے رکھتے اور کبھی پورے مہینہ میں کم بھی کرتے تھے. (متفق علیہ)

١٩٣٨ ٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهٗ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا میرے علم میں نہیں کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں اور کبھی یہ دیکھا کہ آپ نے پورے مہینے روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ واصل بحق ہوتے۔ (مسلم)

١٩٣٩ ٣ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ یا تو میں نے رسول خدا سے سوال کیا یا کسی اور نے سوال کیا اور میں سن رہا تھا اس وقت نبی علیہ السلام نے کسی سے فرمایا اے فلاں کے بیٹے کیا تو نے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا جب تو رمضان کے روزوں سے فارغ ہو جائے تو دو روزے رکھ لینا۔ (متفق علیہ)

١٩٤٠ ٤ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد دوسرے فضیلت والے روزے ماہ محرم کے ہیں

اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۳۱/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِىْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۳۲/۶ وَعَنْهُ قَالَ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۳۳/۷ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِىْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ۔

۱۹۳۴/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِى الْعَشْرِ قَطُّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۳۵/۹ وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ

اور فرض نمازوں کے بعد افضل ترین عبادت رات کے وقت کی نماز ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے یوم عاشورا کے روزہ کے کسی روزہ کا قصد کرتے نہیں دیکھا اور سوائے رمضان کے کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس دن کی تو یہود ونصاریٰ عظمت کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آئندہ سال اللہ نے باقی رکھا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (مسلم)

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ یوم العرفہ کو کچھ لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دن کے روزہ کے بارہ میں گفتگو کی بعض نے کہا کہ آپ کا روزہ ہے بعض نے کہا نہیں تب میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا آپ اسوقت میدان عرفات میں اونٹ پر کھڑے ہوئے تھے آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:- کہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔ (مسلم)

حضرت ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں اس کی بات سے اسوقت آپکے چہرہ پر غصے کے آثار نمودار ہوئے جب حضرت عمر نے اسکے انداز کو دیکھا تو فوراً یہ کلمات زبان پر لائے ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں ان جملوں کو دوبارہ بار تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپکا غصہ دور ہو گیا تب جناب عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص سارے سال روزہ رکھتا ہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہ تو اسنے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یا آپ نے یہ فرمایا کہ اسنے روزہ بھی نہیں رکھا اور افطار بھی نہیں کیا ([illegible] راوی)

ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٩٣٦/١٠ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٩٣٧/١١ وَعَنْ مُّعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُّبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٩٣٨/١٢ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٩٣٩/١٣ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٩٥٠/١٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر نے ایک اور سوال کیا کہ اسکے بارے میں کیا حکم ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اتنی طاقت کس میں ہے حضرت عمر نے عرض کیا کہ اسکے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے۔ رسول خدا نے فرمایا یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے۔ نبی علیہ السلام سے پھر سوال کیا گیا کہ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے آپ نے فرمایا میری خواہش تھی کہ مجھے اسکی طاقت مل جاتی۔ اسکے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے اور رمضان سے رمضان کے (پورے مہینہ کے) یہ سارے سال کے روزوں کے برابر ہیں اور یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں مجھے اللہ کے کرم سے امید ہے کہ اسکی وجہ سے ایک سال پہلے اور آئندہ سال کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور عاشورہ کے روزے کے سلسلے میں امید ہے کہ اسکی وجہ سے سال گذشتہ کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو شنبہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر پہلی وحی آئی۔ (مسلم)

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے دوبارہ سوال کیا کہ وہ دن کون سے ہوتے تھے تو جناب عائشہ نے فرمایا کہ آپ یہ اہتمام نہیں فرماتے تھے کہ وہ دن کون سے ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزوں کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے روزوں کی ممانعت فرمائی۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں دنوں کے روزے نہیں ہیں۔

(متفق علیہ)

۱۹۵۱
۱۵
وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔ (مسلم)

۱۹۵۲
۱۶
وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے دن کا بھی روزہ رکھے یا اس سے بعد والے دن کا بھی۔ (متفق علیہ)

۱۹۵۳
۱۷
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِیْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِیْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کے قیام کے لیے جمعہ کی رات کو مخصوص نہ کرو۔ اور دنوں میں روزہ کے لیے جمعہ کا دن مخصوص نہ کرو مگر یہ کہ کسی کے معمولات کے دن جمعہ کا دن آجائے۔ (مسلم)

۱۹۵۴
۱۸
وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت تک دوزخ سے دور کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۹۵۵
۱۹
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ وَّاقْرَاْ فِیْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَّرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا اس طرح نہ کرو بلکہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے اور تمہاری بیوی کا حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے۔ جس نے مسلسل روزہ رکھا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ اور ہر مہینہ کے تین دن کے روزے مسلسل روزوں کی طرح ہیں۔ لہٰذا ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو اور ہر ماہ میں قرآن مجید ختم کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کر سکتا ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بہترین طریقہ کے روزے رکھو جو صوم داؤد ہیں یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اور ایک ہفتہ میں قرآن کریم ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ کرو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۵۶/۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔
(ترمذی، نسائی)

۱۹۵۷/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا میں یہ چاہتا ہوں کہ جب اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔
(ترمذی)

۱۹۵۸/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ وَاَرْبَعَ عَشَرَةَ وَخَمْسَ عَشَرَةَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تم روزہ رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کو روزہ رکھو۔ (ترمذی۔ نسائی)

۱۹۵۹/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے ابتدائی دنوں میں تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی۔ نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے صرف تین دن تک روایت کی ہے۔

۱۹۶۰/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ منگل، بدھ، اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔
(ترمذی)

۱۹۶۱/۲۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے کہ میں مہینہ میں تین روزے رکھوں اور ان کی ابتدا پیر یا جمعرات سے کروں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۹۶۲/۲۶ وَعَنْ مُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ

حضرت مسلم قرشی روایت کرتے ہیں یا تو میں نے سوال کیا یا کسی اور نے رسول خدا سے مسلسل روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے۔ رمضان کے روزے رکھو اور ان کے بعد جو اس سے متصل ہیں (شوال کے چھ روزے) اسکے علاوہ ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھو

الدَّهْرَ كُلَّهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اگر ان دونوں میں تم نے روزے رکھے گویا تم نے ہمیشہ روزے رکھے (ابوداؤد، ترمذی)

۱۹۶۳/۲۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن (نو ذی الحجہ کو) روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۹۶۴/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن جناب صماء سے روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض روزوں کے علاوہ ہفتہ کے دن روزہ مت رکھو اگر تمہیں انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی ہی مل جائے تو اس کو چبالو۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۹۶۵/۲۹ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جس طرح آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

۱۹۶۶/۳۰ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ فِيْ بَابِ الْأُضْحِيَّةِ۔

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردیوں میں روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بغیر محنت و مشقت کے مال غنیمت حاصل کرنا (احمد) لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے اور جناب ابوہریرہ کی حدیث ما من ایام احب الی اللہ والی قربانی کے باب کے ذیل میں درج کی جاچکی ہے)

تیسری فصل

۱۹۶۷/۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ أَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے کہا یہ تو بہت بڑا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کیا تھا اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام شکر الٰہی کے طور پر روزہ رکھا تھا اس لیے اس دن ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جناب موسیٰ کی سنت پر عمل کرنے کے ہم تم سے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا آپ نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (متفق علیہ)

۱۹۶۸/۳۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے والے دنوں میں اکثر ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں اس لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (احمد)

۱۹۶۹/۳۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے ترغیب دلاتے اور ہماری نگرانی بھی فرماتے تھے۔ (مسلم)

۱۹۷۰/۳۴ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ چار عمل ایسے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ترک نہیں فرماتے تھے، عاشورہ کا روزہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ (نو دن) کے روزے اور ہر مہینہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت نماز کی ادائیگی۔ (نسائی)

۱۹۷۱/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزوں سے سفر و حضر میں کبھی افطار نہ فرماتے۔ (نسائی)

۱۹۷۲/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَّزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(ابن ماجہ)

۱۹۷۳/۳۷ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے صحابہ نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرماتا ہے مگر ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جو آپس میں لڑے ہوں اور ان میں آپس میں ترک ملاقات ہو۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انکو اس وقت تک کیلئے چھوڑ دو جب تک کہ یہ آپس میں ملاقات نہ کریں۔ (احمد، ابن ماجہ)

۱۹۷۴/۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضامندی کے حصول کے لیے

جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ)

روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا ہی دور کر دیتا ہے جتنی مسافت کہ ایک کوا اپنے بچپن سے مرنے تک طے کرتا ہے۔ (احمد۔ اور بیہقی نے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے روایت کیا)

روزہ کے متفرق احکام

پہلی فصل

۱۹۷۵ ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں کیونکہ میں روزے سے ہوں (چند دن بعد) پھر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے یہاں حیس ہدیہ میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دکھاؤ لیکن میں نے صبح روزہ کی حالت میں کی تھی اس کے بعد آپ نے حیس کھایا۔ (مسلم)

۱۹۷۶ ۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے یہاں تشریف لے گئے تو وہ آپ کی خدمت میں کھجوریں اور گھی لے کر حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کھجوروں کو اس کے برتن میں اور گھی کو اس کی مشک میں واپس رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں اس کے بعد آپ نے مکان کے ایک گوشہ میں فرض کے علاوہ (نفل) نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے ام سلیم اور ان کے اہل خانہ کیلئے دعائے خیر کی۔ (بخاری)

۱۹۷۷ ۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ کی حالت میں ہو تو وہ یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں اور ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ جب کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو بلانے والے کیلئے دعا و برکت کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا کھائے (مسلم)

دوسری فصل

۱۹۷۸ ۴ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلٰى يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهٗ اُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْرُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

١٩٧٩ [٥] وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِّنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ)

١٩٨٠ [٦] وَعَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهٗ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

جب کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں تو خادمہ ایک برتن لائی جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز تھی اس نے یہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے اس میں سے کچھ پیا اس کے بعد برتن جناب ام ہانی کو دے دیا اس میں سے انہوں نے کچھ پیا اسکے بعد کہنے لگیں یا رسول اللہ میں نے تو افطار کر لیا حالانکہ میں تو روزہ سے تھی۔ نبی علیہ السلام نے دریافت کیا کیا یہ روزہ قضا کا تھا ام ہانی نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا اگر نفل روزہ تھا تو کوئی مضائقہ نہیں (ابوداؤد۔ دارمی لیکن امام احمد اور صاحب ترمذی کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں ام ہانی نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ سے تھی تب نبی علیہ السلام نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے چاہے روزہ کو مکمل کرے یا افطار کرے)

حضرت زہری جناب عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عائشہ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ روزے سے تھیں ہمارے سامنے ہمارا پسندیدہ کھانا لایا گیا تو ہم نے اسکو کھا لیا اس پر جناب حفصہ نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں روزے سے تھیں ہمارے سامنے پسندیدہ کھانا لایا گیا اور ہم نے اسکو کھا لیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بعد کو اسکی قضا کر لینا (ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے حفاظ حدیث کی ایک جماعت کے حوالہ سے اس حدیث کو مرسل کہا ہے اور انہوں نے اس حدیث کے راویوں میں جناب عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ سند صحیح ہے لیکن صاحب ابوداؤد نے اس حدیث کو جناب عروہ کے آزاد کردہ غلام زمیل نے حضرت عروہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ کے حوالہ سے روایت کیا ہے)

حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپکے لیے کھانا منگوایا نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بھی کھانا کھاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں تو روزہ دار ہوں اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اسکے لئے انکے فارغ ہونے تک دعا کرتے رہتے ہیں۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ، دارمی)

تیسری فصل

١٩٨١ [٧] عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب بلال رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَدَآءَ يَا بِلَالُ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهٗ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

کی خدمت میں صبح کو حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا بلال کھانا کھاؤ تو جناب بلال نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ دار ہوں اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم تو اپنا رزق کھا رہے ہیں جب کہ بلال کا بہترین رزق جنت میں ہے اے بلال تمہیں معلوم ہے کہ روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح میں مصروف رہتی ہیں، اور فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اس کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے۔

(شعب الایمان)

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

پہلی فصل

۱۹۸۲ ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

۱۹۸۳ ۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب نے خواب میں شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں دیکھا، اس سلسلہ میں نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے خوابوں میں مماثلت دیکھتا ہوں تم میں سے شب قدر کا متلاشی شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (متفق علیہ)

۱۹۸۴ ۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ (خصوصیت کے ساتھ) پچیسویں، ستائیسویں، اور انتیسویں راتوں میں۔

(بخاری)

۱۹۸۵ ۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں رمضان کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا پھر دوسرے عشرہ کا اعتکاف چھوٹے خیمہ میں کیا اس اعتکاف کے دوران سر مبارک خیمہ سے نکال کر فرمایا میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا تو میں لیلۃ القدر کو

اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۸۶ ۵ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۸۷ ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۸۸ ۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تلاش کرتا رہا پھر میں نے دوسرے عشرہ کا اعتکاف کیا تو مجھ سے ایک فرشتہ نے آکر کہا کہ لیلۃ القدر تو رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اب جو میری سنت کے اتباع میں اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے۔ مجھے یہ رات خواب میں دکھائی گئی ہے لیکن بعد میں اس کا خیال میرے ذہن سے محو کر دیا گیا اور صبح کو میں نے دیکھا کہ میں گیلی کیچڑ جیسی زمین میں محو سجدہ ہوں لہٰذا تم لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں اس وقت بارش ہوئی تھی اور مسجد نبوی کی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چھت کے ٹپکنے کی وجہ سے فرش پر کیچڑ ہوئی تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پانی اور مٹی کا اثر دیکھا تھا اور یہ اکیسویں تاریخ کی صبح تھی۔ امام مسلم کی روایت میں صرف عشرہ اواخر تک کا ذکر ہے اور مکمل متن حدیث امام بخاری سے منقول ہے اور جناب عبداللہ بن انیس کی روایت میں یہ تذکرہ تیئسویں رات کا ہے۔

(مسلم)

حضرت زر ابن حبیش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ آپ کے بھائی جناب عبداللہ ابن مسعود یہ کہتے ہیں کہ جو شخص روزانہ شب بیداری کرتا ہو وہ لیلۃ القدر کو پالے گا ابی بن کعب نے فرمایا اللہ ان پر رحمت فرمائے انہوں نے لوگوں کو مشقت میں ڈالنے کا ارادہ کیا ہے اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رمضان میں اور اسکے بھی آخری عشرہ میں اور ستائیسویں شب کو ہے تو لوگ صرف اسی رات کو عبادت کریں گے۔ پھر جناب ابی بن کعب نے بغیر انشاء اللہ کہے قسم کے ساتھ کہا کہ وہ ستائیسویں شب ہے راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابی سے سوال کیا کہ آپ اے ابو المنذر اتنے یقین سے کس طرح کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس علامت کی وجہ سے یا نشانی کی وجہ سے (شک راوی) جو ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی ہے کہ اس دن سورج اسطرح طلوع ہوتا ہے کہ اس میں تیز روشنی نہیں ہوتی۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہ بند کو کس کر باندھ لیتے اور ساری رات عبادت کرتے اور گھر والوں کو جگاتے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۸۹[۸] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیں اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی پڑھو۔ (احمد، ابن ماجہ اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

۱۹۹۰[۹] وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْتَمِسُوهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ لیلۃ القدر کے بارے میں اکیسویں، تیئسویں۔ پچیسویں یا ستائیسویں، انتیسویں رات کو تلاش کرو۔ (ترمذی)

۱۹۹۱[۱۰] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو ہر رمضان میں ہوتی ہے (صاحب ابوداؤد نے جناب سفیان و شعبہ سے ابواسحاق کے حوالہ سے جناب ابن عمر سے موقوفاً روایت کیا)

۱۹۹۲[۱۱] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قِيلَ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور اللہ کے فضل وکرم سے وہیں مصروف عبادت رہتا ہوں آپ مجھے ایک رات بتادیں تاکہ اس رات میں مسجد میں حاضر ہو جایا کروں تو آپ نے فرمایا تم رمضان کی تیئسویں تاریخ کو مسجد میں آیا کرو۔ (راوی کہتے ہیں) جب جناب عبداللہ کے بیٹے سے معلوم کیا گیا کہ تمہارے والد کس طرح عمل کرتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مسجد میں آجاتے تھے اور اسکے بعد کسی ضرورت کے علاوہ مسجد سے نہیں نکلتے یہاں تک کہ فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری مسجد کے دروازہ پر پاتے اور اس پر بیٹھ کر جنگل چلے جاتے تھے (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۹۹۳[۱۲] عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتانے کے لیے حجرہ سے باہر

رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

1995 / 13 وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كُبْكُبَةٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَّذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ مَا جَزَآءُ أَجِيْرٍ وَّفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهٗ أَنْ يُّوَفّٰى أَجْرَهٗ قَالَ مَلٰٓئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَإِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَآءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

تشریف لائے تو آپ نے دو مسلمانوں کو آپس میں جھگڑتے دیکھ کر فرمایا میں تو باہر اسلئے آیا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتاؤں لیکن فلاں اور فلاں کے جھگڑے کی وجہ سے اس کی شناخت اٹھالی گئی اب ممکن ہے کہ یہ بات تمہارے لیے بہتر ہو لہٰذا اب اس کو پچیسویں یا ستائیسویں اور انتیسویں میں

([illegible] بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جناب جبریل ملائکہ کے جلو میں آتے ہیں اور ہر اس بندے کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھے ہوئے اللہ کی عبادت میں ہوتا ہے اور جب بندوں کی عید یا افطار کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بڑے فخر و ناز سے فرماتا ہے اے فرشتو اس مزدور کے لیے کیا ہے جو اپنا کام مکمل کرتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب کریم اسکا صلہ پورا پورا مزدوری ہے جو اسکو ادا کی جائے۔ تب رب کریم فرماتا ہے کہ میرے بندوں اور بندیوں نے اپنے اوپر لازم عمل (فریضہ) کو پورا کر لیا اور اب وہ مجھے پکارتے اور دعا کرتے ہوئے عید گاہ کی طرف نکلے ہیں میرے عزت و جلال کرم اور علو مرتبت کی قسم میں انکی دعا قبول کروں گا اسوقت اللہ فرماتا ہے واپس ہو جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس بات کو نقل کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے فرمایا جب یہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں تو ان کے گناہ بخشے جا چکے ہوتے ہیں۔ (شعب الایمان)

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

WWW.NAFSEISLAM.COM

پہلی فصل

1996 / 1 عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

1997 / 2 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات ظاہری میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتے تھیں۔

... (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں بہت زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو خصوصیت کے ساتھ بہت سخاوت فرماتے تھے۔ جناب جبریل رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب جبریل کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ جب بھی جبریل علیہ السلام نبی علیہ السلام کی خدمت میں آتے تو آپ کی سخاوت کو چلتی ہوئی تیز ہوا سے [illegible] (متفق علیہ)

۱۹۹۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہر سال میں ایک مرتبہ قرآن کریم پڑھا جاتا تھا لیکن جس سال آپ رفیق اعلیٰ سے ملے تو اس سال قرآن کریم کا دور دو مرتبہ ہوا آپ ہر سال (رمضان میں) دس دن اعتکاف فرماتے لیکن اس سال بیس دن اعتکاف کیا۔ (بخاری)

۱۹۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنٰى إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر میرے قریب کر دیتے تو میں بالوں میں کنگھی کرتی اور آپ انسانی حاجت کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ (متفق علیہ)

۲۰۰۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے ایام جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۰۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ)

۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے لیکن ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا تو دوسرے سال بیس دن تک اعتکاف فرمایا (ترمذی، ابوداؤد۔ لیکن یہی حدیث ابن ماجہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔)

۲۰۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف شروع کرنے والے ہوتے تو فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے تھے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۰۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۸

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں مریض کی عیادت چلتے چلتے فرماتے اور ٹھہر کر عیادت نہ کرتے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۰۰۴ ۹ وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ معتکف کسی مریض کی عیادت نہ کرے نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے جائے نہ بیوی کے ساتھ مجامعت کرے نہ اس کے ساتھ ملامست کرے نہ قضائے حاجت کے علاوہ کسی کام کے لیے نکلے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا اور نہ جامع مسجد کے علاوہ (کسی دوسری مسجد میں)۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۲۰۰۵ ۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوْضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپ کے لیے (مسجد میں) بستر بچھایا جاتا یا اسطوانہ توبہ کے پیچھے چارپائی بچھائی جاتی تھی۔

(ابن ماجہ)

۲۰۰۶ ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْزٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتکف جب اعتکاف کرتا ہے تو وہ گناہوں کو اس طرح بند کر دیتا ہے جس طرح نیکوکار کر اس کی نیکیاں ہی جاری رہتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ قرآن مجید کے فضائل

پہلی فصل

۲۰۰۷ ۱ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ (بخاری)

۲۰۰۸ ۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلٰى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ إِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُوْ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهُ

حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرہ سے باہر تشریف لائے اور ہم لوگ صفہ پر بیٹھے تھے اسوقت آپ نے فرمایا تم میں سے کون بڑے کوہان والی اونٹنیوں پر جو بغیر رشتہ داری کو توڑے اور زبردستی کے حاصل کی گئی ہوں ان پر وادی عقیق یا بطحان روزانہ جانا چاہتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ہی اسکی خواہش رکھتے ہیں اس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی مسجد جا کر قرآن کی دو آیتوں کی تلاوت کرتا ہے یا دو آیتیں کسی کو سکھاتا ہے تو یہ دو اونٹنیوں کو صدقہ کرنے سے

مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۰۹ ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۱۰ ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۱۱ ۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۱۲ ۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ۔

بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اسی طرح زیادہ آیتوں کی تلاوت زیادہ اونٹنیوں کے صدقہ سے بہتر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جب گھر میں داخل ہو تو اس کے یہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں ہوں صحابہ نے عرض کیا بیشک! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آیتوں کی تلاوت نماز میں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترتیل اور صحیح طریقہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا معزز و بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا لیکن جو قرآن کریم کو وقت کے ساتھ اٹک کر پڑھتا ہے اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں سے غبطہ حسد کرنا جائز ہے (۱) جس کو اللہ نے قرآن کی تلاوت کا شرف عطا فرمایا اور وہ شب و روز تلاوت کرتا ہے (۲) وہ جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو شب و روز خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس سنگترہ کی سی ہے جو عمدہ خوشبو رکھتا ہے اور کھانے میں فرحت بخش ہے۔ اور قرآن کریم کی تلاوت نہ کرنے والے کی مثال کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں لیکن اسکا ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی سی ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزے میں کڑوا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو تو عمدہ لیکن ذائقہ کڑوا ہے (متفق علیہ) لیکن ایک اور روایت کے مطابق وہ مسلمان جو تلاوت قرآن کرتا ہے وہ سنگترہ کی طرح ہے جو خوشبو اور ذائقہ میں اچھا ہوتا ہے اور وہ مسلمان جو تلاوت نہیں کرتا لیکن قرآن پر عمل کرتا ہے کھجوروں کی مانند ہے۔

٢٠١٣/٧ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٠١٤/٨ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيْبَهٗ فَلَمَّا أَخَّرَهٗ رَفَعَ رَأْسَهٗ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِيْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجَتْ عَلٰى صِيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ۔

٢٠١٥/٩ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَّرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کتاب ہدایت قرآن کریم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بعض قوموں کو عروج عطا فرماتا ہے اور بعض اقوام اس پر عدم تعمیل ہی کی وجہ سے زوال پذیر ہوتی ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب اسید بن حضیر ایک رات سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے گھوڑا سامنے بندھا ہوا تھا اس نے کودنا شروع کر دیا جب جناب اسید خاموش ہوئے تو گھوڑا بھی رُک گیا جناب اسید نے دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر کودنے لگا جب اسید خاموش ہوئے تو گھوڑا پھر رُک گیا۔ اسی طرح چند مرتبہ ہوا۔ جناب اسید کا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا اس لیے انہیں خیال ہوا کہیں یہ گھوڑا بیٹے پر نہ گر جائے جس سے بچے کو تکلیف ہو۔ اسی دوران حضرت اسید نے اپنا منہ آسمان کی جانب کیا تو دیکھا آسمان پر نورانی بادل چھائے ہوئے ہیں اور اس میں چراغ چمک رہے ہیں۔ صبح کو جناب اسید نے آکر سارا واقعہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا اے ابن حضیر تم پڑھتے رہتے اے ابن حضیر تم پڑھتے رہتے جناب اسید نے کہا مجھے یہ ڈر ہوا کہیں گھوڑا میرے بچے کو نہ روند ڈالے کیونکہ میرا بچہ یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا لہٰذا میں نے اس کو سرکا کر اپنے قریب کیا اور آسمان کی جانب نظر کی تو نورانی بادل دیکھے جس میں اس طرح روشنی تھی جیسے چراغ جل رہے ہیں جب میں وہاں سے ہٹا تو وہ مجھے نظر نہ آئے۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ یہ سب کیا تھا۔ جناب اسید نے عرض کیا نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کیلئے آئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح تک فرشتے حاضر رہتے اور لوگ انہیں دیکھتے اور وہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہتے۔ (حدیث بالفاظ بخاری لیکن مسلم کی روایت میں ایک جملہ بدلا ہوا ہے)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی سورہ کہف کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے ایک جانب دو رسیوں میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ آسمان سے بادل اترے اور گھوڑے کے قریب ہوتے رہے یہاں تک کہ اس کو ڈھانپ لیا۔ صبح کو ان صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماجرا سنایا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ (رحمت) تھی جو تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

(متفق علیہ)

۲۰۱۶/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ كُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

۲۰۱۷/۱۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۱۸/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَایَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَآفَّ تُحَآجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۱۹/۱۳ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ

حضرت ابوسعید بن معلی روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا بعد میں آ کر عرض کیا یا رسول اللہ میں مصروف نماز تھا اس لیے حاضر نہ ہوا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے اللہ اور اس کے رسول کے بلانے کو سنو اور جب وہ بلائیں تو حاضر ہو جاؤ اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کریم کی اس عظیم سورت کے بارے میں نہ بتاؤں جو مسجد سے نکلنے سے پہلے پڑھی جائے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اس عظیم سورت کی تعلیم دینے کی بابت فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین ہے اس قرآن کی سات آیتیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو مقبرے سا نہ بناؤ اور جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

(مسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا اور چمکتی ہوئی دو سورتیں بقرہ آل عمران کی تلاوت کرو۔ یہ دونوں قیامت کے دن بادل کی طرح سایہ فگن ہوں گی۔ پرندوں کی مانند دو صف بستہ ٹکڑیاں جو اپنے پڑھنے والوں کے لیے جھگڑا کریں گی۔ آپ نے فرمایا سورۂ بقرہ کی تلاوت کرو اس کی تلاوت میں برکت ہے اور اس کے ترک میں ناامیدی ہے اور باطل پرست اس پر عمل کی طاقت نہیں رکھتے۔

(مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کے پڑھنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کو قیامت کے دن قرآن کریم کے ساتھ پیش کیا جائے گا اور سورۂ بقرہ اور آل عمران اس کے آگے چلتی ہوں گی اور وہ سرخی یا سیاہ بادل کی شکل میں ہوں گی۔ اور ان میں چمک دمک ہوگی یا وہ صف بستہ پرندوں کی طرح ہوں گی جو اپنے پڑھنے والوں

كَثِيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۰/۱۴ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۱/۱۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَإِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ

کے لیے جھگڑا کریں گی۔

(مسلم)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کہ قرآن کریم کی کونسی آیت تمہارے نزدیک زیادہ عظمت والی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا۔ اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کونسی آیت تمہارے نزدیک زیادہ عظمت والی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ آیت الکرسی۔ پس میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ اے ابومنذر! تمہیں یہ علم مبارک ہو۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کے صدقات کا نگران مقرر فرمایا ایک شخص آیا اور اس نے غلہ بھرنا شروع کر دیا لیکن میں نے اسکو پکڑ لیا اور کہا اب میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وہ گڑگڑا کر کہنے لگا کہ میں غریب عیالدار ہوں اور شدید ضرورت کی وجہ سے یہ حرکت کی تھی میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ دوسری صبح جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا اے ابوہریرہ تمہارے قیدی کا کیا حال ہے جس کو تم نے رات پکڑا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے شدید ضرورت اور مجبوری اور عیالداری کا اظہار کیا تو میں نے مہربانی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس نے تم سے یقیناً جھوٹ بولا وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے نبی علیہ السلام کے فرمانے سے یہ یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا لہٰذا میں اس کا منتظر رہا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا آج تو میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے ہی جاؤں گا تو اس نے مجھ سے گریہ زاری کے ساتھ کہا کہ میں غریب اور عیالدار ہوں اور شدید ضرورت کی وجہ سے آگیا تھا اب دوبارہ نہ آؤں گا رحم کھا کر میں نے اس کو دوبارہ پھر چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا تمہاری رات قیدی کے ساتھ کیسی گزری۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے عیالداری سخت ضرورت اور حاجتمندی کا اظہار کیا میں نے رحم کھا کر چھوڑ دیا یہ سن کر آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا لہٰذا میں پھر اس کا منتظر رہا وہ آیا اور اس نے غلہ بھرنا شروع کیا تو میں نے اسکو پھر پکڑ۔

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا إِذَا آوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ أَمَا إِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ وَتَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۰۲۲/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۳/۱۷ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۲۴/۱۸ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ

اور کہا کہ آج تو ضرور نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وعدہ کرتا ہے کہ نہیں آؤں گا پھر آجاتا ہے یہ تیسری مرتبہ ہے جو تو نے غلط بیانی کی ہے تو وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا فرمائے گا۔ جب تم رات کو بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم سے آخر آیت تک پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں ایک محافظ مل جائے گا اور صبح تک تم پر شیطان کا غلبہ نہ ہوگا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام نے رات کی کیفیت دریافت کی تو میں نے کہا کہ اس نے مجھے چند کلمات قرآن کے بارے میں بتائے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ دے گا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا بات تو اس نے سچی کہی ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا جس سے تین رات تمہیں واسطہ رہا ہے میں نے کہا نہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جناب جبریل موجود تھے اس وقت جناب جبریل نے ایک آواز سن کر آسمان کی جانب توجہ کر کے کہا کہ یہ آسمان کے اس دروازے کے کھلنے کی آواز تھی جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا۔ اس فرشتے نے بارگاہ نبوی میں آکر سلام عرض کیا اور کہا کہ آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا آخری رکوع۔ ان دونوں میں سے ایک حرف بھی پڑھا جائے تو اس کا ثواب ملے گا یا دعا کو قبول کیا جائے گا۔

(مسلم)

حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے تو وہ دونوں آیتیں اس کو کفایت کرتی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوالدردا رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات

WWW.NAFSEISLAM.COM

اَلْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۵/۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ)

۲۰۲۶/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۲۷/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ)

۲۰۲۸/۲۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۹/۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ

یاد کر کے تلاوت کریں وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو الدرداءؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ...... ایک رات میں تہائی قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک رات میں ثلث قرآن پڑھے تو رسول خدا نے فرمایا سورۂ اخلاص کی تلاوت ثلث قرآن کے برابر ہے (مسلم اور صاحب بخاری نے حضرت ابو سعید سے روایت کیا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا یہ صاحب نمازوں میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے اور قرات میں سورۂ اخلاص پڑھتے۔ جب یہ لشکر واپس ہوا تو لشکریوں نے آکر نبی علیہ السلام سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا ان سے معلوم کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے جب ان سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے بتایا اس سورت میں رحمان کی صفت بیان کی گئی ہے اور مجھے اس کی تلاوت مرغوب ہے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو بتادو کہ اللہ تعالے بھی اس کو محبوب رکھتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورۂ قل ہو اللہ احد کو محبوب رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا تیری یہ محبت ہی تجھ کو جنت میں داخل فرمائیگی (ترمذی لیکن امام بخاری نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات جو آیتیں نازل ہوئی ہیں ان جیسی آیتیں ہرگز نہیں دیکھی گئیں اور وہ آیتیں سورہ فلق اور ناس کی ہیں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان پر دم کرتے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ جاتا ہاتھ پھیرتے تھے۔ اور ہاتھ سر کی جانب سے چہرہ تک لاتے پھر جسم کے اس حصہ تک پھیرتے

يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

جہاں تک ہاتھ جاتا اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے (متفق علیہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کو انشاء اللہ باب المعراج میں ذکر کریں گے)۔

دوسری فصل

۲۰۳۰ ۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی قرآن کریم جو اپنی وجہ سے بندوں سے حجت کریگا اور قرآن کی ظاہری اور باطنی حیثیات ہیں۔ دوسری امانت، تیسری صلہ رحمی، امانت ندا کرے گی جس نے مجھے ملایا (پہچانا) تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور جس نے مجھے قطع کیا (امانت نزدی) اللہ تعالیٰ اسکو قطع کرے (شرح السنہ)

۲۰۳۱ ۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن کریم کی تلاوت کر اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ جس طرح تو دنیا میں پڑھتا تھا اور تیری منزل وہ ہوگی جہاں تک کہ تو آخری آیت تلاوت کرے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۲۰۳۲ ۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی قرآن نہیں وہ (دل) ویران گھر کی مانند ہے۔

(دارمی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

۲۰۳۳ ۲۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے تلاوت قرآن نے باز رکھا تو میں اس کو اس سے بہتر عطا کرتا ہوں جتنا کہ سوال کرنے والے کو عطا کرتا ہوں اور کلام الٰہی کی بزرگی بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ رب کائنات تمام مخلوق سے افضل ہے (دارمی، بیہقی بحوالہ شعب الایمان صاحب ترمذی

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

٢٠٣٤/٢٨ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَآ اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔

٢٠٣٥/٢٩ وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَآ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَآءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَآءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَآئِبُهٗ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَّفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ۔

٢٠٣٦/٣٠ وَعَنْ مُّعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا

نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح اور غریب ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے (دارمی۔ اور صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے)

حضرت حارث اعور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد کی طرف سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ مسجد میں بیکار باتوں میں مشغول ہیں میں نے جا کر یہ معاملہ حضرت علی کے سامنے رکھا تو آپ نے فرمایا کیا لوگ ایسا کر رہے تھے۔ میں نے کہا بیشک۔ تو جناب علی نے فرمایا میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ ایسا فتنہ واقع ہوگا اس وقت میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تھا یا رسول اللہ اس سے خلاصی کس طرح ممکن ہے تو آپ نے فرمایا قرآن مجید کہ اس میں تمہارے پہلوں کی خبریں اور مستقبل کی اطلاعات اور اس میں وہ احکام ہیں جو تمہارے درمیان مروج ہیں اور یہی قرآن حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اس میں کوئی بری بات نہیں جس متکبر نے اس قرآن کو چھوڑا اسکو اللہ ہلاک کریگا اور جسنے اسکے علاوہ اور کسی سے ہدایت طلب کی اللہ اسکو گمراہ کریگا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے وہ ذکر حکیم اور سیدھا راستہ ہے وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ سے خواہشات باطل کی طرف ملتفت نہیں ہوتیں اس سے زبانیں ملتفت نہیں ہوتیں اور نہ اس سے علماء سیر ہوتے اسکی بار بار تلاوت سے ذائقہ پرانا نہیں ہوتا اور اسکے عجائبات کم نہیں ہوتے قرآن ایسی کتاب ہے کہ جب جنوں نے اسکو سنا تو وہ بھی اسکے سامنے نہ ٹھہر سکے اور بیساختہ کہہ اٹھے ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے ہم اسپر ایمان لائے جسنے اسکے مطابق کہا اس نے درست کہا۔ اور جسنے اسپر عمل کیا وہ اجر و ثواب پائے گا اور جسنے اسکے مطابق فیصلہ دیا اسنے انصاف کیا اور جس نے اسکی طرف بلایا وہ سیدھے راستہ کی طرف متوجہ کیا گیا (دارمی) صاحب ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند میں مجہول ہیں اور راوی حارث کا حال محل نظر ہے)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کیا

فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۰۳۷ ۳۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۳۸ ۳۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَأَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

۲۰۳۹ ۳۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهٗ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا أُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۰۴۰ ۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ

قیامت کے دن اس کے والد کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی اس روشنی سے زیادہ ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں کو منوّر کرتی ہے اب تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے قرآن پر عمل کیا۔ (احمد و ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اگر قرآن کریم کو چمڑے میں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ نہیں جلے گا۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر یاد رکھا اور اس کے احکام کے مطابق حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کے ایسے دس افراد کے بارے میں اسکی شفاعت مقبول ہوگی جو شخص دوزخی تھے (احمد۔ ابن ماجہ، دارمی لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اسکے راوی حفص بن سلیمان قوی الحدیث نہیں بلکہ ضعیف الحدیث ہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے معلوم کیا تم نماز میں قرأت کس طرح کرتے ہو تو انہوں نے سورۂ فاتحہ سنائی نبی علیہ السلام نے ان سے سورۂ فاتحہ سن کر فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تورات انجیل و زبور اور قرآن کریم میں اس جیسی اور کوئی سورت نازل نہیں ہوئی اس میں سات آیتیں ہیں اور یہ اس قرآن کریم میں دوبارہ نازل ہوئی جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(دارمی میں صرف تورات و انجیل تک روایت ہوئی اور اس میں ابی بن کعب کا تذکرہ نہیں ہے لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حدیث حسن اور صحیح ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم سیکھو اسکی تلاوت کرو کیونکہ قرآن کریم کو سیکھنے اسکی تلاوت کرنے اور اسکے ساتھ قیام کرنے کی مثال ایسی ہے جس طرح مشک کی تھیلی کو مکان میں جتنی مرتبہ لایا جاتا ہے تو اسکو معطر کر دیتی ہے اسکی مثال

تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۰۳۱/۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ إِلٰى إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۳۲/۳۶ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۳۳/۳۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۲۰۳۴/۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۳۵/۳۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِأُمَّةٍ

جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل نہ کیا، تو وہ اس کے پیٹ میں اس تھیلی کی مانند ہے جو مشک کی تھیلی پر چڑھی ہوئی ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ حم مومن سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی کی صبح تلاوت کرے ان کی برکت سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

(دارمی لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل قرآن مجید کو لکھا اور اس میں سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا اگر کسی مکان میں تین رات ان آیتوں کی تلاوت کی جائے تو اس مکان کے قریب شیطان کا گزر نہیں ہوتا۔

(دارمی لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ کہف کی ابتدائی تین آیتوں کی تلاوت کی وہ فتنہ دجال سے محفوظ ہو جائے گا۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے لیکن قرآن کریم کا دل سورہ یٰسین ہے اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو دس مرتبہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا اجر ملتا ہے۔

(دارمی لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال قبل سورہ یٰسین اور طٰہٰ کی تلاوت فرمائی جبکہ ملائکہ نے ان سورتوں کو سنا تو کہنے لگے خوشخبری ہے اس قوم کے لیے جس پر یہ نازل ہوں گی اور

يُنَزَّلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۴۶[۴۰] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ)

۲۰۴۷[۴۱] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ)

۲۰۴۸[۴۲] وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۴۹[۴۳] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۰۵۰[۴۴] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

مبارک ہیں وہ شکم جو اس کو اٹھائیں گے اور خوش قسمت ہیں وہ زبانیں جن پر یہ جاری ہوں گی۔

(دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ حم الدخان پڑھ کر صبح کرتا ہے تو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

(جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ عمر بن خثعم ضعیف الحدیث ہے اور امام بخاری نے فرمایا یہ شخص منکر حدیث ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کی شب سورہ حم السجدہ کی تلاوت کی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے (صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہے)۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت فرماتے تھے اور فرماتے ان میں سے ایک آیت ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

(ابوداؤد، دارمی بحوالہ خالد بن معدان مرسلاً لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں اس سورت نے ایک شخص کی شفاعت کی تو اس کی بخشش ہو گئی وہ سورہ تبارک الذی ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بعض صحابہ نے ایک قبر پر بغیر جانے بوجھے خیمہ نصب کیا تو وہاں سے ایک صاحب کی آواز آئی جو سورہ تبارک الذی کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے پوری سورت پڑھی یہ سورت سن کر خیمہ لگانے والے صحابی نے آکر ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۵۱/۳۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ)

۲۰۵۲/۳۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۰۵۳/۳۷ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَّاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَّمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۵۴/۳۸ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

یہ سورت اللہ کے عذاب کو روکنے والی ہے اور نجات دلانے والی ہے۔

(امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک الم تنزیل السجدہ اور سورہ تبارک الذی کی تلاوت نہ کر لیتے۔

(احمد، دارمی لیکن امام ترمذی نے اور محی السنہ نے شرح السنہ میں اس حدیث کو صحیح بتایا ہے جبکہ مصابیح میں اس حدیث کو غریب بتلایا گیا ہے)۔

حضرت ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر سورہ اخلاص ثلث قرآن کے برابر اور سورہ کفرون (اجر میں) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

(ترمذی)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیتوں کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لیے دن بھر ہونے والے گناہوں کی مغفرت اور اس کے لیے طلب خیر کی دعا کرتے ہیں اور اگر اس کو اس دن موت آ جائے تو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے اور جو شخص ان آیات کی شام کے وقت تلاوت کرتا ہے تو اس کو بھی اسی طرح اجر ملتا ہے جس طرح صبح پڑھنے والے کو۔ روایت کیا اسے ترمذی اور دارمی نے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص دن میں دو سو مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر یہ کہ اس پر کسی کا قرض نہ ہو۔ (ترمذی)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً وَلَمْ یَذْکُرْ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ)

دارمی اور دوسری روایت کے مطابق پچاس مرتبہ تلاوت کا ذکر ہے اور اس میں قرض کا تذکرہ نہیں ہے)۔

۲۰۵۵ ۴۹ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَرَاَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِکَ الْجَنَّۃَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص جب سونا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ دائیں کروٹ لیٹے اور سو بار سورہ اخلاص پڑھے۔ قیامت کے دن اس بندے سے رب تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۵۶ ۵۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَّقْرَاُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّۃُ۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سورہ اخلاص پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا واجب ہو گئی میں نے دریافت کیا کیا چیز واجب ہوئی تو آپ نے فرمایا جنت۔

(مالک۔ ترمذی۔ نسائی)

۲۰۵۷ ۵۱ وَعَنْ فَرْوَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُہٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ فَاِنَّھَا بَرَآءَۃٌ مِّنَ الشِّرْکِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز کی بابت بتائیں جو میں سوتے وقت پڑھوں تو آپ نے فرمایا سورہ کافرون کی تلاوت کرو کیونکہ وہ شرک سے محفوظ کرتی ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۲۰۵۸ ۵۲ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْجُحْفَۃِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِیَتْنَا رِیْحٌ وَّظُلْمَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَیَقُوْلُ یَا عُقْبَۃُ تَعَوَّذْ بِھِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِھِمَا

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان سفر میں تھا اس دوران آندھی اور جھکڑ چلنے لگے تو آپ نے سورہ فلق اور ناس پڑھنی شروع کیں اور مجھ سے بھی فرمایا اے عقبہ تم بھی ان کے وسیلے سے گناہ سے معافی طلب کرو کیونکہ کسی پناہ حاصل کرنے والے نے ان جیسی پناہ حاصل نہیں کی۔

(ابوداؤد)

۲۰۵۹ ۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خُبَیْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَۃِ مَطَرٍ وَّظُلْمَۃٍ شَدِیْدَۃٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَکْنَاہُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم شدید بارش اور اندھیری میں حضور علیہ السلام کی تلاش میں باہر نکلے جب آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا پڑھو میں نے عرض کیا کیا پڑھوں تو آپ نے فرمایا سورہ اخلاص اور معوذتین کی صبح و شام تین تین مرتبہ تلاوت کرو تو یہ تمہارے

تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

لیے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۰۶۰ ۵۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ أَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورہ یوسف کی تلاوت کروں یا سورہ ہود کی تو آپ نے فرمایا تم کسی سورۃ کو سوائے سورہ فلق کے اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ جلد پہنچنے والی نہ پاؤ گے۔

(احمد۔ نسائی۔ دارمی)

تیسری فصل

۲۰۶۱ ۵۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهُ وَغَرَائِبُهُ فَرَائِضُهُ وَحُدُوْدُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے معانی ومطالب بیان کرو اور اس کے غرائب کا اتباع کرو اور غرائب سے مراد اس کے احکام وحدود ہیں۔

۲۰۶۲ ۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں قرآن کریم کی تلاوت عام حالات میں قرآن کی تلاوت سے بہتر ہے اور نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت تسبیح وتکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ (نفل) روزہ سے بہتر ہے حالانکہ روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔

۲۰۶۳ ۵۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ إِلٰى أَلْفَيْ دَرَجَةٍ۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید کو یاد سے پڑھنا ہزار درجہ (اجر کا سبب) ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار درجہ (ثواب) کا سبب ہوتا ہے۔

۲۰۶۴ ۵۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ فِيْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قلوب کو اسی طرح زنگ لگتا ہے جس طرح نمی کی وجہ سے لوہا زنگ پکڑتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی قلعی (زنگ دور کرنے) کا طریقہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ موت کو کثرت سے یاد کرنا اور تلاوت قرآن کرنا مذکورہ بالا چار حدیثوں کو امام بیہقی نے شعب الایمان

شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

۲۰۶۵/۵۹ وَعَنْ اَیْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْکَلَاعِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَیُّ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ فَاَیُّ اٰیَۃٍ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ تُحِبُّ اَنْ تُصِیْبَکَ وَاُمَّتَکَ قَالَ خَاتِمَۃُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّۃَ لَمْ تَتْرُکْ خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

۲۰۶۶/۶۰ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ مُّرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ شِفَاۗءٌ مِّنْ کُلِّ دَاۗءٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

۲۰۶۷/۶۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَاَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِیْ لَیْلَۃٍ کُتِبَ لَهٗ قِیَامُ لَیْلَۃٍ۔

۲۰۶۸/۶۲ وَعَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَۃَ اٰلِ عِمْرَانَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰۗئِکَۃُ اِلَی اللَّیْلِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

۲۰۶۹/۶۳ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ خَتَمَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ بِاٰیَتَیْنِ اُعْطِیْتُهُمَا مِنْ کَنْزِهِ الَّذِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاۗءَکُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوۃٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَاۗءٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا)

۲۰۷۰/۶۴ وَعَنْ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَۃَ هُوْدٍ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

میں روایت کیا ہے)۔

حضرت ایفع بن عبد الکلاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کریم کی کونسی سورت مرتبے کے اعتبار سے عظیم ہے تو آپ نے فرمایا سورہ اخلاص سائل نے پھر معلوم کیا کہ کونسی آیت مرتبہ میں اعلیٰ ہے تو آپ نے فرمایا آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم اس کے بعد سائل نے ایک اور سوال کیا کہ آپ کی ذات اور امت مسلمہ کو پہنچنے والی کونسی آیت کو محبوب رکھتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا سورہ بقرہ کا آخری رکوع کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے والے خزانوں میں سے ہے جو اس نے اس امت کو عطا فرمائے اور اس امت کی دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہیں جو اس میں موجود نہ ہو۔

(دارمی)

حضرت عبد الملک بن عمیر سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے (دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس نے رات کے وقت سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی تلاوت کی اس کیلئے پوری رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا (دارمی)

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن سورہ آل عمران کی تلاوت کرے گا فرشتے رات تک اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے (دارمی)

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کا ایسی دو آیتوں پر اختتام فرمایا ہے اور مجھے یہ دو آیتیں اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے والے خزانے سے عطا کی گئی ہیں ان آیتوں کو خود بھی سیکھو کیونکہ وہ آیتیں رحمت، قرب الٰہی کا سبب اور دعا بھی ہیں (اس حدیث کو دارمی نے مرسلاً روایت کیا)۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن سورہ ہود کی تلاوت کرو۔

(دارمی)

۲۰۷۱/۶۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اَضَاءَ لَہُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ۔

(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ)

۲۰۷۲/۶۶ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِیَۃَ وَھِیَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ فَاِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَقْرَؤُھَا مَا یَقْرَاُ شَیْئًا غَیْرَھَا وَکَانَ کَثِیْرَ الْخَطَایَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَھَا عَلَیْہِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَہٗ فَاِنَّہٗ کَانَ یُکْثِرُ قِرَاءَتِیْ فَشَفَّعَھَا الرَّبُّ تَعَالٰی فِیْہِ وَقَالَ اکْتُبُوْا لَہٗ بِکُلِّ خَطِیْئَۃٍ حَسَنَۃً وَّارْفَعُوْا لَہٗ دَرَجَۃً وَقَالَ اَیْضًا اِنَّھَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِھَا فِی الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ مِنْ کِتَابِکَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ وَاِنْ لَّمْ اَکُنْ مِّنْ کِتَابِکَ فَامْحُنِیْ عَنْہُ وَاِنَّھَا تَکُوْنُ کَالطَّیْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَھَا عَلَیْہِ فَتَشْفَعُ لَہٗ فَتَمْنَعُہٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِیْ تَبَارَکَ مِثْلَہٗ وَکَانَ خَالِدٌ لَا یَبِیْتُ حَتّٰی یَقْرَاَھُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰی کُلِّ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ بِسِتِّیْنَ حَسَنَۃً۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

۲۰۷۳/۶۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُہٗ۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا)

۲۰۷۴/۶۸ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارِ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ یٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَءُوْھَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ۔

(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

۲۰۷۵/۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرے گا اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نورانیت پھیلا دی جاتی ہے۔

(دعوات کبیر)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نجات دلانے والی سورۃ الم تنزیل کی تلاوت کرو کیونکہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص اس سورۃ کی کثرت سے تلاوت کرتا تھا اور اس کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھتا تھا اور یہ شخص بڑا گنہگار تھا اس سورت نے اس پر اپنے پر پھیلا کر رب تعالیٰ سے عرض کیا خداوندا اس کی مغفرت فرما کیونکہ یہ میری کثرت سے تلاوت کرتا تھا اللہ اس کی شفاعت اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور یہ فرمایا کہ اس کے ہر گناہ کے بدلے میں نیکی لکھو اور اس کے درجات کو بلند کرو۔ راوی نے یہ فرمایا کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لیے قبر میں بھی جھگڑے گی اور اللہ تعالیٰ سے کہے گی خداوندا اگر میں تیری کتاب کا ایک جزو ہوں تو اس شخص کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب کا حصہ نہیں ہوں تو مجھے اس سے محو فرما دے راوی فرماتے ہیں کہ یہ سورہ جاندار پرندے کی طرح سے ہو گی اور اپنے پڑھنے والے کو اپنے پروں میں چھپائے گی اور اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھنے کے لیے شفاعت کرے گی راوی نے سورہ ملک کے بارے میں بھی وہی کہا جو سورہ الم تنزیل کے بارے میں کہا تھا اور راوی حدیث کا معمول یہ تھا کہ وہ ان دونوں سورتوں کو پڑھے بغیر سوتے نہیں تھے جناب طاؤس فرماتے ہیں کہ دونوں سورتوں کو قرآن کریم کی دوسری سورتوں کے مقابلہ میں ساٹھ ساٹھ نیکیوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے (دارمی)

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن کے اول حصہ میں سورہ یٰسین کی تلاوت کرے گا اس کی ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔

(دارمی مرسلاً)

حضرت معقل بن یسار مزنی روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر سورہ یٰسین کی تلاوت کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے تم اس سورۃ کی اپنے مردوں کے پاس تلاوت کرو۔

(شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہر چیز کا

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۷۶ / ۷۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوْسٌ وَعُرُوْسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمٰنُ۔

۲۰۷۷ / ۷۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۲۰۷۸ / ۷۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۰۷۹ / ۷۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

۲۰۸۰ / ۷۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَسْتَطِيْعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَقْرَأَ

کوہان ہے اور قرآن کریم کا کوہان سورہ البقرہ ہے اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کا خلاصہ قصار مفصل (سورہ حجرات سے آخر قرآن تک) ہے۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر چیز کا حسن و جمال ہوتا ہے اور قرآن کریم کا حسن جمال سورہ رحمٰن ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا راوی حدیث اپنی صاحبزادیوں کو ہر رات سورہ واقعہ پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کو بہت محبوب رکھتے تھے۔

(احمد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں تو آپ نے فرمایا ان تین سورتوں کی تلاوت کرو جن کی ابتدا الر سے ہے اس شخص نے کہا کہ میری عمر زیادہ ہے دل سخت ہے اور زبان موٹی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ تین سورتیں پڑھو جن کی ابتدا حم سے ہوتی ہے لیکن اس نے وہی عذر کیا جو پہلے کیا تھا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی جامع سورۃ بتا دیں تو نبی علیہ السلام نے اس کو سورہ زلزال پڑھائی جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس پر زیادتی نہیں کروں گا اور یہ کہہ کر پشت کر کے روانہ ہو گیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس شخص نے مقصود حاصل کر لیا یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا۔

(احمد و ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی دن میں ہزار آیتوں کو تلاوت کرنے کی استطاعت رکھتا ہے صحابہ نے عرض کیا کس میں یہ استطاعت ہوگی

أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

کہ وہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھ سکے تب نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ سورہ الھٰکم التکاثر کی تلاوت کرے۔

(شعب الایمان)

٢٠٨١/٧٥ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُورَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ مرسلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرے اس کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر ہوگا اور جو کوئی بیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے دو محل تعمیر ہوں گے اور جو تیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے تین محل تعمیر ہوں گے۔ اس موقع پر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یا رسول اللہ اس طرح تو ہم جنت میں بہت سے محل بنالیں گے تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی رحمت اور اس کا فضل بے پایاں ہے۔

(دارمی)

٢٠٨٢/٧٦ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن سے مرسلاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درمیانی شب میں دو سو آیتوں کی تلاوت کرے گا اس کے لیے پوری رات عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرے گا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا کہ اس کو ہزار سال تک روزانہ صبح کو ایک قنطار کے برابر ثواب ملے گا لوگوں نے معلوم کیا قنطار کیا ہے تو آپ نے فرمایا بارہ ہزار۔

(دارمی)

آدَابُ التِّلَاوَةِ

تلاوت کے آداب

پہلی فصل

٢٠٨٣/١ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ قرآن سینے سے باہر آنے میں بھی اتنا ہی تیز ہے جس طرح کہ اونٹ رسی سے گردن نکالتے ہیں۔ (متفق علیہ)

٢٠٨٤/٢ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تم میں سے ایک شخص کے لیے بہت بری ہے کہ

يَقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا)

٢٠٨٥ ٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٠٨٦ ٤ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٠٨٧ ٥ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٢٠٨٨ ٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٠٨٩ ٧ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٠٩٠ ٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہے میں فلاں آیت کو بھول گیا بلکہ اس کے بجائے یہ کہے کہ میں بھلا دیا گیا قرآن کا ورد رکھو کیونکہ یہ لوگوں کے سینے سے نکلنے میں اتنا ہی تیز ہے جتنا کہ اونٹ رسی تڑوا کے میں (بخاری) اور امام مسلم نے اس اضافے کے ساتھ نقل کیا کہ اونٹ رسی بندھے ہوں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ رکھنے والے کی سی ہے جس نے اس کو رسی سے باندھ رکھا ہے اگر وہ اس کی خبر گیری کرتا رہتا ہے تو وہ بندھا رہتا ہے اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم میں ذوق و شوق باقی رہے تو تلاوت کرتے رہو لیکن جب طبیعت منتشر ہونے لگے تو (تلاوت کرنے سے) کھڑے ہو جاؤ۔

(متفق علیہ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف پڑھنے کا کیا انداز تھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام ترتیل کے ساتھ طویل قرات فرماتے اور تلاوت سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے اور بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے اسی طرح رحمٰن و رحیم کو بھی کھینچ کر پڑھتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ رب العالمین کسی چیز کو نہیں سنتا جیسا کہ نبی کی تلاوت قرآن کی آواز کی طرف توجہ فرماتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نبی کی اس آواز کے علاوہ جب وہ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں کسی آواز کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے تلاوت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری)

۲۰۹۱ ۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى أَتَيْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز تھے اس وقت مجھے حکم فرمایا کہ میں تلاوت قرآن کروں میں نے عرض کیا کہ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے میں آپ کے سامنے تلاوت کروں! آپ نے فرمایا میں کسی اور سے سننا چاہتا ہوں لہٰذا میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا "اس وقت ان کافروں کا کیا حال ہوگا جبکہ ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے (یعنی ہر امت کا نبی) اور تمہیں ان بیخبروں کا گواہ بنائیں گے" یہ آیت سن کر رسول اللہ نے فرمایا بس اتنا کافی ہے پھر رسول اللہ کی طرف توجہ کی تو اس وقت چشم مبارک آبدیدہ تھیں۔ (متفق علیہ)

۲۰۹۲ ۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اٰللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رب کریم نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت قرآن کروں حضرت ابی نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے میرا تذکرہ ہوا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! اس وقت فرط مسرت سے جناب ابی رونے لگے اور ایک روایت میں اس طرح مروی ہے رسول اللہ نے حضرت ابی سے فرمایا حکم ربی ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کروں جناب ابی نے کہا کیا رب العالمین نے میرا نام لیا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں تو جناب ابی رونے لگے (متفق علیہ)

۲۰۹۳ ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَإِنِّيْ لَا اٰمَنُ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو ساتھ لے کر دشمنان اسلام کے علاقوں میں سفر سے منع فرمایا ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ حالت سفر میں قرآن کریم ساتھ نہ رکھو کیونکہ مجھے یہ اطمینان نہیں کہیں وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔

دوسری فصل

۲۰۹۴ ۱۲ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِيْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں غریب مہاجر مسلمانوں کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے اپنی بے مائیگی اور نامناسب اور پھٹے لباس کی وجہ سے ایک دوسرے سے چشم پوشی کر رہے تھے اور ان میں سے ایک صاحب قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک جانب کھڑے ہوئے تو تلاوت کرنے والے صاحب خاموش ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے تو لوگوں نے بتایا کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کو سن رہے تھے اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا تمام تعریفیں اس

مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَّذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۲۰۹۵/۱۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۰۹۶/۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۰۹۷/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۰۹۸/۱۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۹۹/۱۷ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

۲۱۰۰/۱۸ وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ

خدا کے فضل کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو پیدا فرمایا جن کے بارے میں مجھے یہ فرمایا گیا میں خود کو ان کے پاس روکوں (یعنی ان کے پاس بیٹھوں) پھر آپ ہماری نشست کے وسط میں بیٹھے تاکہ ماحول میں یکسانیت پیدا ہو جائے پھر آپ نے اشارہ کر کے فرمایا اس طرح حلقہ بنا لو لہٰذا سب حلقہ بنا کر بیٹھے اور سب کے چہرے حضور علیہ السلام کے سامنے ہو گئے اس وقت آپ نے فرمایا خوش ہو اے مہاجرین کے غریب گروہ تمہیں قیامت کے دن کی مکمل نورانیت مبارک ہو تم مالداروں سے نصف یوم پیشتر جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور وہ نصف یوم پانچ سو سال کا ہوگا (ابوداؤد)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آواز کے ساتھ قرآن کو زینت دو۔ (یعنی حسن قرأت اختیار کرو) (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم پڑھ کر اس کو بھول جائے وہ قیامت کے دن رب کریم سے بحالت جذام میں ملے گا۔

(ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس نے قرآن کریم تین دن سے کم میں ختم کیا وہ اس کو کچھ بھی نہ سمجھ سکے گا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ علی الاعلان صدقہ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا خاموشی کے ساتھ صدقہ دینے والے کی مثل ہے (ابوداؤد۔ نسائی۔ صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا قرآن پر ایمان نہیں ہے جو قرآن کے حرام کیے ہوئے کو حلال جانے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں)۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلی بن مملک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ

سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے حرفاً حرفاً نبی علیہ السلام کی قرأت سے آگاہ فرمایا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۱۰۱/۱۹ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ)

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھتے پھر وقفہ فرماتے پھر الرحمن الرحیم پڑھتے اور توقف فرماتے تھے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب لیث نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے یعلیٰ بن مملک سے انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ سے روایت کیا جناب لیث کی مروی حدیث اگر متصل ہے تو صحیح تر ہے جو اوپر درج کی گئی ہے)۔

تیسری فصل

۲۱۰۲/۲۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُوْنَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جن میں دیہاتی اور عجمی بھی شامل تھے تلاوت قرآن میں مشغول تھے اس وقت رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے ہم سے فرمایا مشغول تلاوت رہو ہر شخص اچھا پڑھ رہا ہے۔ عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت ترتیل کے ساتھ اور صحیح انداز میں پڑھیں گے لیکن وہ اس قرأت کا اجر دنیا میں فوراً ہی چاہیں گے اور اس اجر کو آخرت تک موخر نہیں کریں گے (ابوداؤد۔ شعب الایمان)

۲۱۰۳/۲۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن کریم کو عربوں کے لہجہ اور انداز میں پڑھو گویوں اور اہل کتاب یعنی توراۃ وانجیل کے ماننے والوں کے انداز میں نہ پڑھو اور میری حیات ظاہری کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت قرآن گویوں اور نوحہ خوانوں کے انداز میں پڑھے گی اور ان کا حال یہ ہو گا کہ قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اور ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے اس کے علاوہ جو لوگ ان کی تلاوت کو پسند کریں گے ان کے دل بھی مبتلائے فتنہ ہوں گے۔

(شعب الایمان رزین)

۲۱۰۴/۲۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت حسن صوت

بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۱۰۵ / ۲۳ وَعَنْ طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۱۰۶ / ۲۴ وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

کے ساتھ کرو کیونکہ حسن قرأت قرآن کریم کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔

(دارمی)

طاؤس سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں تلاوت قرآن کے سلسلہ میں حسن صوت اور حسن قرأت والا شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شخص وہ ہے کہ جب وہ تلاوت کرے تو سننے والے کو یہ معلوم ہو کہ وہ شخص خوف خدا رکھتا ہے۔ راوی کہتے ہیں جناب طلق میں یہ خصوصیت تھی (دارمی)

حضرت عبیدہ الملیکی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف میسر ہوا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا قرآن کریم سے ٹیک نہ لگاؤ اور اس کی اس کے حق کے مطابق تلاوت کرو خواہ رات کے وقت یا دن میں۔ قرآن کریم بلند آواز کے ساتھ اچھی آواز سے تلاوت کرو مضامین قرآن پر غور کرو تاکہ فلاح پاؤ اور اس قرأت کا اجر فوری طلب نہ کرو کیونکہ تاخیر، بڑے اجر کا سبب ہے۔

(شعب الایمان)

اختلاف قرأت کا بیان

پہلی فصل

۲۱۰۷ / ۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيْهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا تو وہ اس قرأت کے خلاف پڑھ رہے تھے جس طرح کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی اس وقت میں ان سے فوراً مواخذہ کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے ان کو مہلت دی اور قرأت سے فارغ ہوئے تو میں ان کی گردن میں چادر ڈال کر ان کو کھینچتا ہوا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورہ فرقان کی تلاوت اس طرح نہیں کرتے جس طرح آپ نے مجھے تعلیم فرمائی ہے؟ میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ان کو چھوڑ دو پھر ہشام سے فرمایا مجھے سناؤ تو جناب ہشام نے پھر اسی طرح تلاوت کی جس طرح پہلے کی تھی اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا اس طرح بھی نازل ہوئی ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اب تم پڑھو جب میں نے یہ سورت سنائی تو آپ نے فرمایا اسی

فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

۲۱۰۸ ۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۰۹ ۳ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَإِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُّ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

طرح نزول ہوا ہے۔ بیشک یہ قرآن مجید سات قراتوں اور سات حروف پر نازل ہوا لہٰذا تمہیں جو آسان ہو اس سے تلاوت کرو۔

(بخاری۔ مسلم الفاظ حدیث بحوالہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو قرأت کرتے سنا اور اس آیت کی تلاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے برخلاف سنی تو میں اس شخص کو لے کر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کی تلاوت کی بابت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کیا تو آپ کے چہرہ مبارک سے ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے آپ نے فرمایا تم دونوں ہی اچھی طرح تلاوت کرتے ہو لیکن آپس میں اختلاف نہ کرو تم سے پہلی امتوں نے بھی قرأت میں اختلاف کیا تھا اور ہلاک ہو گئے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں موجود تھا ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اس نے دوران نماز جس طرح تلاوت کی وہ میرے علم کے مطابق درست نہ تھی اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور اس نے جو تلاوت کی وہ اس پہلے شخص سے مختلف تھی جب ہم دونوں نماز سے فارغ ہوئے تو ہم تینوں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا کہ اس پہلے شخص نے جب تلاوت کی تو میں نے اس کے انداز کا انکار کیا لیکن دوسرے شخص نے اگر اس سے بھی مختلف انداز میں تلاوت کی نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا ان کے دوران تلاوت نبی علیہ السلام نے ان دونوں کی تعریف فرمائی تو میرے دل میں جھوٹ یا (اتہام) کا خیال آیا جس کا مرتکب میں زمانہ قبل اسلام میں بھی نہ ہوا تھا۔ نبی علیہ السلام نے میری حالت کو معلوم فرمایا اور میرے سینے پر ہاتھ مارا میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور خوف الٰہی مجھ پر طاری ہوا اور میں اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا سرکار نے اس موقع پر فرمایا اے ابی میرے پاس فرشتہ قرآن لے کر آیا کہ میں اس کو ایک قرأت سے پڑھوں میں نے اس سلسلہ میں اپنے رب کریم سے سوال کیا کہ قرآن کو میری امت پر آسان فرما دے تو مجھے دو قراتوں میں پڑھنے کی آسانی ملی لیکن میں نے پھر درخواست کی تو تین قراتوں کی آسانی میسر ہوئی اس کے بعد سات قراتوں میں پڑھنے کی آسانی میسر کی گئی اور یہ اس طرح ہوا کہ میں ہر مرتبہ آسانی کا سوال کرتا رہا تو سات تک نوبت آئی رب کریم نے مجھے حکم دیا کہ ہر بار کے بدلے سوال کرنا ہے تو مجھ سے مانگ لو۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے عرض کیا خداوندا میری امت کو بخش دے خداوندا میری امت کو بخش دے تیسرے سوال کو میں نے اس دن تک مؤخر کر دیا جبکہ لوگ حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف شفاعت کے لیے توجہ کریں گے (مسلم)

۲۱۱۰ ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِي حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل امین نے مجھے ایک قرأت پر قرآن پڑھایا تو میں نے ان سے تکرار کی تو وہ انداز قرأت میں اضافہ کرتے رہے اور پڑھواتے رہے یہاں تک کہ سات قرأتوں تک نوبت آئی۔ ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات انداز ان امور سے متعلق ہیں جب تک کہ وہ حلال و حرام میں مختلف نہ ہوں۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۱۱۱ ۵ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلٰى أُمَّةٍ أُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِي وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيْلُ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب جبرئیل سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا جبرئیل میں ایک امی (بے پڑھی)، امت کی جانب مبعوث ہوا ہوں جن میں بوڑھے بھی ہیں اور بوڑھیاں بھی بڑے بھی اور بچے بچیاں بھی اور ایسے افراد بھی جنہوں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی ہے۔ جناب جبرئیل نے کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے (ترمذی) لیکن احمد اور ابوداؤد کی روایت میں اس طرح ہے کہ ان قرأتوں میں کوئی قرأت ایسی نہیں جو شافی و وافی نہ ہو اور نسائی کی ایک روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل و میکائیل میرے پاس آئے اور علی الترتیب میرے دائیں اور بائیں بیٹھے اس وقت جبرئیل نے کہا کہ قرأت کی ایک انداز پر تلاوت کیجیے لیکن میکائیل نے کہا ایک سے زیادہ قرأتوں سے پڑھئے جن کی تعداد سات تک پہنچ جائے اس کا ہر حرف شافی و وافی ہے)۔

۲۱۱۲ ۶ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرا گزر ایک قصہ گو پر ہوا جو تلاوت قرآن کرکے بھیک مانگ رہا تھا اس وقت جناب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور یہ کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کرکے اللہ سے مانگو اور عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھ کر بندوں سے طلب کرے گی۔

(احمد و ترمذی)

تیسری فصل

۲۱۱۳ / ۷ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول معاش کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ہڈیاں ہوں گی گوشت کا نام نہ ہوگا۔ (شعب الایمان)

۲۱۱۴ / ۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورہ کے درمیان فصل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے معلوم کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

۲۱۱۵ / ۹ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علقمہ سے روایت ہے کہ ہم حمص میں تھے تو وہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ . . . . . . نے سورہ یوسف کی تلاوت کی تو ایک شخص نے کہا کہ یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی تو جناب ابن مسعود نے کہا کہ میں نے دور رسالت میں بھی اسی طرح تلاوت کی تھی تو نبی علیہ السلام نے میرے پڑھنے کی تعریف فرمائی تھی اس گفتگو کے دوران جناب ابن مسعود کو اپنے مخاطب کے منہ سے شراب کی بو آئی تو ابن مسعود نے فرمایا تو شراب پی کر کتاب الٰہی کی تکذیب کرتا ہے اس کے بعد انہوں نے اس شخص پر حد جاری کرائی۔

(بخاری و مسلم)

۲۱۱۶ / ۱۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق نے یمامہ کی جنگ کے بعد کسی شخص کو بھیج کر مجھے بلایا جب میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جناب صدیق نے مجھ سے کہا کہ جناب عمر نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے قاری شہید ہوئے ہیں اور انہوں نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر اسی طرح قاری شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کا بہت حصہ جاتا رہے گا ان کا اصرار ہے کہ میں جمع قرآن کا انتظام کر دوں لیکن میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ جس کام کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے لیکن عمر کہتے ہیں خدا کی قسم یہ بہت بہتر اور ضروری کام ہے یہ مجھ سے اس موضوع پر طویل گفتگو کرچکے ہیں جس کی وجہ سے انشراح صدر ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے اب اس سلسلہ میں میری رائے حضرت عمر کی رائے کے مطابق

إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ
تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ
نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ
مِمَّا أَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ
كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ
فَلَمْ يَزَلْ أَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ
اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ
وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ
اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِيْ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ
لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ
فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ
اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ
بِنْتِ عُمَرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٢١١٧ ١١ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ
قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِيْ أَهْلَ الشَّامِ
فِيْ فَتْحِ أَرْمِيْنِيَةَ وَأَذْرَبِيْجَانَ مَعَ أَهْلِ
الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي
الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ
يَخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَ
النَّصَارٰى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ
أَرْسِلِيْ إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ
ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلٰى
عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ

ہے حضرت زید فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوبکر نے مجھ سے فرمایا تم جوان اور عقلمند انسان ہو معاشرہ کے صالح فرد ہو کوئی تمہیں کسی طرح متہم نہیں کرتا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں کتابت وحی کرتے رہے ہو۔ لہٰذا قرآن کریم کو تلاش کر کے اس کو جمع کرو حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں خدا کی قسم اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کو کہتے تو میرے لیے اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا کام قرآن کریم جمع کرنا میرے لیے مشکل معلوم ہوا میں نے جناب صدیق سے کہا کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا وہ آپ کس طرح کریں گے تو صدیق اکبر نے فرمایا خدا کی قسم یہ بہت بہتر کام ہے پھر جناب ابوبکر مجھے اس کام کے لیے مجبور کرتے رہے یہاں تک کہ میرا بھی انشراح صدر اللہ رب العالمین نے کر دیا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر و عمر کا کیا تھا پھر میں نے قرآن کریم کو جمع کرنا شروع کیا جو پتھروں کھجور کی چھالوں پر اور لوگوں کے سینوں میں جمع تھا۔ یہاں تک کہ سورہ توبہ کا آخری حصہ مجھے جناب ابوخزیمہ انصاری سے ملا جو مجھے کسی دوسرے سے نہیں ملا تھا وہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم (آخر سورہ تک) یہ مجموعہ قرآن وقت وفات تک جناب صدیق اکبر کے پاس رہا ان کی وفات کے بعد مجموعہ قرآن جناب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور ان کی شہادت کے پاس جناب حفصہ کی تحویل میں رہا۔

(بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حذیفہ بن یمان حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دوران جناب عثمان شام اور عراق آرمینیا آذربائیجان سے جنگ کی تیاری کر رہے تھے جناب حذیفہ کو اختلاف قرأت کے خوف نے پریشان کر رکھا تھا اس لیے انہوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ اے امیرالمومنین اس امت کی ابھی سے خبر لیں قبل اس کے کہ وہ قرآن میں اس طرح اختلاف قرأت کا شکار ہو جائیں جس طرح کہ یہود و نصاریٰ ہوئے تھے یہ سن کر جناب عثمان نے جناب حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہلوایا کہ آپ ہمیں وہ نسخہ قرآن (جو زید بن ثابت نے جمع کیا تھا) دے دیں ہم اس کی نقول کرا کر آپ کو واپس کر دیں گے حضرت حفصہ نے وہ مجموعہ جناب عثمان کو بھیج دیا۔ جناب عثمان نے حضرات زید بن ثابت۔ عبداللہ بن زبیر سعید بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا کہ وہ اس کی

بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلٰى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلٰى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نقول تیار کریں جب عثمان نے تینوں قریشیوں سے کہا جب تم اور زید اور ثابت کہیں قرأت میں اختلاف کرو تو اس آیت کا تلفظ لغت قریش کے مطابق کرو کیونکہ قرآن کریم لغت قریش پر نازل ہوا ہے ان کاتب حضرات نے اسی طرح نقول تیار کیں اور اصل نسخہ جناب حفصہ کو واپس کر کے نقول صوبوں کے گورنروں کو بھجوا دیں۔ اس کے بعد حکم دیا کہ منتشر اور متفرق اوراق کو نذر آتش کر دیا جائے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے زید بن ثابت کے صاحبزادے جناب خارجہ نے کہا کہ میرے والد کو سورہ احزاب کی ایک آیت ان صحائف میں نہ ملی لیکن میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا تلاش کے بعد وہ آیت جناب خزیمہ بن ثابت انصاری سے ملی وہ آیت من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ یہ آیت بھی ہم نے اس سورہ میں شامل کر دی (بخاری)

۲۱۱۸ ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَإِلٰى بَرَاءَةٍ وَّهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ تَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان سے معلوم کیا آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ آپ نے سورہ انفال اور سورہ برأت کو اکٹھا کر دیا جبکہ سورہ انفال مثانی میں سے اور سورہ برأت مئین دو سو آیت والی سے ہے اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی نہیں لکھی سورہ انفال کو بڑی سورتوں میں شامل کرنے کی وجہ کیا ہے تو جناب عثمان نے فرمایا جب قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تو آپ ان حضرات سے فرماتے جو آیات قرآن کو نقل کرتے تھے کہ اس آیت کو فلاں مضمون کی اس آیت کے ساتھ لکھو۔ جبکہ سورہ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی پہلی سورت ہے اور سورہ برأت نزول کے اعتبار سے آخری سورۃ ہے اور ان دونوں کے مضامین آپس میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں حضور انور علیہ السلام نے اپنی حیات

ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِّنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ)

مقدس کے آخری دور تک یہ نہ فرمایا کہ سورہ انفال اور سورہ برأت دونوں ایک سورۃ ہیں اس لیے دونوں کو مجتمع تو کر دیا گیا (لیکن ان کی انفرادیت برقرار رکھی) اور ان کے درمیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی اور سورہ انفال کو سات بڑی سورتوں میں شامل کر دیا۔

(احمد - ترمذی - ابوداؤد)

کِتَابُ الدَّعْوَاتِ

دعاؤں کا بیان

پہلی فصل

۲۱۱۹ ۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَاِنِّي اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ اَقْصَرُ مِنْهُ)

۲۱۲۰ ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۲۱ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهُ اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا کی قبولیت کی خصوصیت عطا کی گئی ہے ہر نبی نے اس دعا کے سلسلہ میں عجلت کی لیکن میں نے اس دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت تک مؤخر کر دیا ہے اب اس دعا میں ان شاء اللہ وہ شخص شامل ہوگا جس نے اللہ کی ذات کے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔ (مسلم لیکن صاحب بخاری نے اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی خداوندا میں نے تیری بارگاہ میں دعا کی ہے مجھے اس کی قبولیت سے ناامید نہ فرما۔ خداوندا میں بلباس بشری میں ہوں میں نے تیرے جس بندے کو ایذا دی اس کو برا کہا اس پر لعنت کی یا اس کو سزا دی۔ ان سب باتوں کو اس کے لیے رحمت کا سبب بنا دے۔ گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنے اور قیامت میں اپنے تقرب کا سبب موجب بنادے (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ انداز اختیار نہ کرے کہ خداوندا اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما دے اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر اور تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ دعا کرتے وقت قبولیت کا یقین رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق کرتا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں (بخاری)

۲۱۲۲ ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے کہ خداوندا اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما دے بلکہ یقین اور رغبت کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کچھ دینے سے کوئی روکنے والا نہیں۔

(مسلم)

۲۱۲۳ ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب تک گناہ، قطع رحم اور جلدی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اس وقت نبی علیہ السلام سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ جلدی سے کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا دعا کرنے والا یہ کہے میں نے دعا کی لیکن اس کی قبولیت کی کوئی علامت میں نے نہیں دیکھی اور دعا کو قبول نہ ہوتا دیکھ کر تھک کر بیٹھ جائے۔ (مسلم)

۲۱۲۴ ۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی عدم موجودگی میں اگر اس کا کوئی بھائی دعا کرتا ہے تو وہ مقبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کے ساتھ ایک فرشتہ متعین کر دیا جاتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے اور اس کے لیے بھی ویسی ہی دعا کی "قبولیت کی دعا کرتا ہے" (مسلم)

۲۱۲۵ ۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں، اموال اور اولاد کے لیے بد دعا نہ کرو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ قبولیت کی ساعت ہو اور تمہاری دعا مقبول ہو جائے۔ (مسلم اور حضرت ابن عباس کی روایت کردہ حدیث جس میں مظلوم کی دعا کا ذکر ہے وہ کتاب الزکوٰۃ میں نقل کی گئی ہے)۔

دوسری فصل

۲۱۲۶ ۸ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے اس موقع پر آپ نے فرمایا تمہارا رب فرماتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنتا ہوں۔

(احمد- ابوداؤد- ترمذی- نسائی- ابن ماجہ)

۲۱۲۷/۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی)

۲۱۲۸/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے)۔

۲۱۲۹/۱۱ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کے علاوہ اور کوئی چیز قضا کو تبدیل نہیں کرتی اور عمر کی زیادتی کا سبب سوائے نیکی کے اور کوئی نہیں۔

(ترمذی)

۲۱۳۰/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہر اس مصیبت کو رفع کرتی ہے جو آئی ہو یا نہ آئی ہو اے اللہ تعالیٰ کے بندو خود پر دعا کو لازم کرلو۔

(صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے لیکن امام احمد نے اس کو حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے۔

۲۱۳۱/۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ مَا سَاَلَ اَوْ کَفَّ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَہٗ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی فرد نہیں جو اللہ سے مانگتا ہے مگر رب تعالیٰ اس کو وہ عطا فرمادیتا ہے جو وہ مانگتا ہے یا اس سے بلا کو رفع فرمادیتا ہے جب تک کہ وہ شخص گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی۔

(ترمذی)

۲۱۳۲/۱۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی طلب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے دست طلب بڑھایا جائے اور بہترین عبادت وسعت اور فراخی کا انتظار کرنا ہے۔ (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

۲۱۳۳/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی)

۲۱۳۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَآءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٢١٣٥/١٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَآءَ فِي الرَّخَآءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

٢١٣٦/١٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

٢١٣٧/١٩ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

٢١٣٨/٢٠ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَّسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

٢١٣٩/٢١ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لیے قبولیت دعا کے دروازے کھولے گئے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دعا یہ ہے کہ اس سے عافیت کے لیے دعا کی جائے۔

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات محبوب ہو کہ سختی کے عالم میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے اس کو چاہیئے کہ وسعت اور فراخی کے عالم میں اللہ سے کثرت کے ساتھ طلب کرے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ سے دعا کرو تو تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہونا چاہیئے اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دلوں کی دعا کو قبول نہیں کرتا

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو ہتھیلیوں کا رخ چہرہ کی طرف رکھو اور ہاتھوں کی پشت تمہارے چہرہ کی جانب نہ ہو اور جب دعا سے فارغ ہو تو ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر پھیر لو ایک اور روایت جو جناب ابن عباس سے مروی ہے اس طرح ہے کہ اللہ سے دعا ہاتھوں کے اندرونی حصہ کی طرف سے مانگو اور ہاتھوں کے بیرونی رخ سے طلب نہ کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔ (ابوداؤد)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارا رب حی و کریم ہے جب بندہ دعا کے لیے اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ وہ بندے کے ہاتھوں کو خالی واپس کر دے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دعوات کبیر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو ان کو منہ پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ رکھتے۔

(ترمذی)

٢١٣٠/٢٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ دوسری دعاؤں کو ترک فرما دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

٢١٣١/٢٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیر موجود کے حق میں غیر موجود کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

٢١٣٢/٢٤ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَلَا تَنْسَنَا)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے کر فرمایا بھائی ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک کرنا اور ہمیں نہ بھولنا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے اس جملہ سے زیادہ اور کوئی جملہ مسرت نہیں دیتا تھا۔ (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے صرف نہ بھولنا تک روایت کیا ہے)

٢١٣٣/٢٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ روزہ دار کی دعا جو وہ افطار کے وقت کرتا ہے۔ امام عادل کی دعا اور مظلوم کی دعا ان دعاؤں کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر بلند فرما دیتا ہے ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں رب کریم فرماتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں ان کی ضرور مدد کروں گا چاہے کچھ عرصہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو (ترمذی)

٢١٣٤/٢٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں والد کی دعا اولاد کے حق میں۔ مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

٢١٣٥/٢٧ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتّٰى يَسْاَلَهُ الْمِلْحَ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے حاجتوں کو طلب کرے یہاں تک کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی لیکن جامع ترمذی نے مرسلاً جناب ثابت بنانی کی روایت کو اس

حَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَهُ إِذَا انْقَطَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٢١٤٦ / ٢٨ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

٢١٤٧ / ٢٩ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ۔

٢١٤٨ / ٣٠ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

٢١٤٩ / ٣١ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيْرَ بِإِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

٢١٥٠ / ٣٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ يَقُوْلُ إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ إِلَى الصَّدْرِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

٢١٥١ / ٣٣ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ)

٢١٥٢ / ٣٤ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ

طرح نقل کیا کہ نمک کی طلب بھی اللہ تعالیٰ سے کرے اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اس کے بارے میں اس سے مانگے (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا کے دوران ہاتھوں کی انگلیوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے تھے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند فرماتے اور (بعد میں) ان کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے (مذکورہ بالا تینوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہیں)۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سوال (دعا) کرنے کے آداب یہ ہیں کہ تم اپنے ہاتھوں کو کندھوں یا ان کے قریب تک اٹھاؤ، اور طلب مغفرت کا ادب یہ ہے کہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرو دعا میں عاجزی اور مبالغہ یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو لمبا کرو ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ عاجزی کرنا یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاؤ اور ہاتھوں کی پشت منہ کے قریب ہو۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تمہارا اپنے ہاتھوں کو اٹھانا بدعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سینے سے اونچے نہیں اٹھائے۔

(احمد)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے تو پھر اس کیلئے دعا فرماتے اس دعا میں پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی دعا کرے

يدعو ليس فيها إثم ولا قطيعة رحم إلا أعطاه الله بها إحدى ثلث إما أن يعجل له دعوته وإما أن يدخرها له في الآخرة وإما أن يصرف عنه من السوء مثلها قالوا إذا نكثر قال الله أكثر۔

(رواه أحمد)

جس میں گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک کو پورا کر دیتا ہے یا تو وہ جلد پوری ہو جاتی ہے یا وہ آخرت کے لیے ذخیرہ کر دی جاتی ہے یا اس سے برائی کو دفع کر دیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ رسول خدا نے فرمایا اللہ کا فضل بہت زیادہ ہے (احمد)

۲۱۵۳ ۳۵ وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خمس دعوات يستجاب لهن دعوة المظلوم حتى ينتصر ودعوة الحاج حتى يصدر ودعوة المجاهد حتى يقعد ودعوة المريض حتى يبرأ ودعوة الأخ لأخيه بظهر الغيب ثم قال وأسرع هذه الدعوات إجابة دعوة الأخ بظهر الغيب۔

(رواه البيهقي في الدعوات الكبير)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں مظلوم کی دعا جو بدلہ کے طور پر ہو۔ حاجی کی دعا جب وہ حج کر کے واپس آتا ہے مجاہد کی دعا جب وہ جنگ سے بیٹھے ایک مسلمان بھائی کی دوسرے مسلمان کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا پھر آپ نے فرمایا ان میں جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک بھائی کی عدم موجودگی میں دوسرے بھائی نے کی ہو۔

(بیہقی نے دعوات کبیر میں اسے روایت کیا۔

بَابُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ

ذکر الٰہی اور تقرب خداوندی

پہلی فصل

۲۱۵۴ ۱ عن أبي هريرة وأبي سعيد قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقعد قوم يذكرون الله إلا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده۔ (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ و ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جماعت ذکر الٰہی کے لیے بیٹھتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے سکونِ اطمینان کی دولت ان کے لیے نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان فرشتوں میں فرماتا ہے جو اس کے قریب ہوتے ہیں (مسلم)

۲۱۵۵ ۲ وعن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في طريق مكة فمر على جبل يقال له جمدان فقال سيروا هذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون يا رسول الله قال الذاكرون الله كثيرا والذاكرات (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کے راستہ میں جب جبل جمدان پہنچے تو صحابہ سے فرمایا جلد چلو یہ جمدان کی پہاڑی ہے پھر فرمایا مفردون پیش قدمی کر گئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ مرد جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں اور وہ خواتین جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں۔ (مسلم)

٢١٥٦ ٣ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اشخاص کی مثال جو اللہ رب العالمین کو یاد کرتے ہیں زندوں کی سی ہے اور جو ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ مردوں کی طرح ہیں۔

(متفق علیہ)

٢١٥٧ ٤ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْہُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان سے بھی زیادہ نزدیک ہوں جو وہ میری ذات سے رکھتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ میرا ذکر دل میں کرتا ہے تو میں بھی دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ اجتماع میں میرا تذکرہ کرتا ہے تو میں اس سے بہتر اجتماع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔

(متفق علیہ)

٢١٥٨ ٥ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَآؤُہٗ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُہَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ہَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِہَا مَغْفِرَۃً۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے جو شخص ایک نیکی کرے تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اس سے زیادہ بھی عطا کرتا ہوں لیکن جو برائی کا ارتکاب کرے تو برائی کا بدلہ اس کے مساوی دیتا ہوں یا اس کی بخشش کر دیتا ہوں اور جو میری جانب ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی جانب ایک گز بڑھتا ہوں اور جو میری جانب ایک گز آتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے برابر اس کی جانب سبقت کرتا ہوں اور جو میری جانب قدم بقدم آتا ہے تو میں تیزی سے اس کی جانب آتا ہوں اور جو میری جانب زمین کی مقدار کے مطابق گناہوں کے ساتھ آتا ہے اور اس نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں زمین کی مقدار کے مساوی بخشش لے کر اس سے ملاقات کروں گا (مسلم)

٢١٥٩ ٦ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے جس نے میرے دوست کو تکلیف دی میری طرف سے اس کے لیے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں مجھے سب سے پیارے فرائض ہیں جو میں نے عائد کیے ہیں اور وہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرے قرب کے حصول میں کوشاں رہتا ہے یہاں تک کہ میں نے اس کو محبوب کیا اور جب میں نے اس کو محبوب بنا لیا تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ سنتا ہے اور بصارت بنتا ہوں جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ بن جاتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے اور پیر بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور مجھ سے طلب مغفرت کرتا ہے تو میں اس کی مغفرت

بُدَّ لَهُ مِنْهُ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۶۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَّبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ

کرتا ہوں اور کسی کام کے کرنے میں تردد نہیں کرتا میرا تردد اس مومن کے بارے میں ہوتا ہے جو موت کو پسند نہیں کرتا میں اس کی ناپسندگی کو پسند نہیں فرماتا ہوں ولیکن اس کو موت سے چھٹکارا نہیں (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکر الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں تو وہ ندا کرتے ہیں آؤ تمہاری مراد پوری ہو گئی ذکر کرنے والے مل گئے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر فرشتے ان ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر رب کریم فرشتوں سے ان کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح و تحمید تکبیر اور تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر رب تعالیٰ فرشتوں سے معلوم کرتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا نبی علیہ السلام نے فرمایا تب ان سے رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں۔ رب کریم اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ عبادت کرتے تیری تسبیح زیادہ کرتے اور تیری عظمت زیادہ بیان کرتے۔ نبی علیہ السلام فرماتے تھے رب کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ وہ رب سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کے سوالی ہیں رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں تیری ذات اقدس کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کی طلب میں اور زیادہ حریص ہوتے اور اس کی طلب میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت کا اظہار کرتے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کے علاوہ بندے کیا کر رہے ہیں فرشتے عرض کریں گے کہ وہ پناہ مانگ رہے ہیں رب کریم دریافت فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ فرار حاصل کرتے

الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَآءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيَسْأَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْأَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِيْ قَالُوْا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔

$\frac{۲۱۶۱}{۸}$ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ لَقِيَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور اس سے بہت ڈرتے تب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کی مغفرت فرما دی۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں وہ ان کے پاس کسی کام سے آیا تھا اور بیٹھ گیا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں ہے (بخاری) لیکن مسلم شریف میں اس طرح مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ذکر کی مجالس کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں اور جب کوئی ایسی مجلس ملتی ہے تو وہیں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو اپنے پروں میں چھپا لیتے ہیں اس طرح فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں بھر جاتے ہیں اور جب ذکر کرنے والے ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر واپس ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے معلوم فرماتا ہے حالانکہ وہ ان کے حال سے بخوبی واقف ہوتا ہے فرشتو تم کہاں سے آ رہے ہو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے ان بندوں کے پاس سے آ رہے ہیں جو تیری تسبیح، تہلیل، تحمید اور تیری بڑائی بیان کرنے میں مشغول تھے اور تیرے سامنے سوال بھی کر رہے تھے رب کریم فرماتا ہے کہ وہ کیا سوال کر رہے تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری جنت مانگ رہے تھے رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ (بقیہ بر صفحہ ۴۹۹)

حضرت حنظلہ بن ربیع الاسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت فرمایا اے حنظلہ کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ حنظلہ تو منافق ہو گیا تو صدیق اکبر نے فرمایا سبحان اللہ تم کیا کہہ رہے ہو حنظلہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ جب ہم بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ و جنت کی بابت بتاتے ہیں اس وقت ہماری حالت یہ ہوتی ہے گویا جنت و دوزخ ہمارے سامنے ہیں لیکن جب ہم بارگاہ نبوی سے اہل و عیال میں آتے ہیں تو ہم اہل و عیال زمینوں اور باغوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور ان باتوں کو بھول جاتے ہیں جناب ابوبکر نے فرمایا خدا کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہوتا ہے پھر میں اور جناب ابوبکر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا کیونکر حنظلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو جنت و دوزخ کی بابت سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی نظروں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب آپ کی خدمت سے جاتے ہیں تو بیوی بچوں اور زمینوں میں گھر کر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اس حالت پر رہو جیسا کہ میرے پاس ہوتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہو تو فرشتے تم سے بستروں اور راستوں میں مصافحہ کریں رسول اللہ نے فرمایا اے حنظلہ ایک گھڑی۔ ایک گھڑی اور یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا۔

(مسلم)

دوسری فصل

۲۱۶۲ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۹ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَّقَفَهٗ عَلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے ان اعمال سے خبردار نہ کروں جو تمہارے بہترین اعمال ہیں اور تمہارے مالک کو پسند ہیں اور درجات کے لحاظ سے بہت بلند ہیں اور زر و مال کے خرچ سے بھی بہتر ہیں اور اس جنگ سے بھی بہتر ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتا دیں تو آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

(مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن مالک نے اس حدیث کو ابو الدرداء پر موقوف کیا ہے)۔

۲۱۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ
۱۰ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون شخص بہتر ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ خوش قسمت جس کی عمر طویل ہو اعمال اچھے ہوں اس نے ایک اور سوال کیا کہ اچھے عمل کون سے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا جب تو دنیا کو چھوڑ رہا ہو تو تیری زبان ذکر الٰہی سے تر ہو۔

(احمد۔ ترمذی)

۲۱۶۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
۱۱ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا گزر جنت کے باغوں سے ہو تو اس کے میوے کھاؤ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغ کون سے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ذکر و شغل کے حلقے (ترمذی)

۲۱۶۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۱۲ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کرے اس کی نشست اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اور جو شخص بستر پر لیٹ کر اللہ کا ذکر نہ کرے تو بھی اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۱۶۶/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِیْفَةِ حِمَارٍ وَکَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۱۶۷/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۲۱۶۸/۱۵ وَعَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ کَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَیْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْیٌ عَنْ مُنْکَرٍ اَوْ ذِکْرُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

۲۱۶۹/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ کَثْرَةَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۲۱۷۰/۱۷ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَقَلْبٌ شَاکِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِیْنُهٗ عَلٰی اِیْمَانِهٖ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

خسارے کی جگہ ہوگی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ایسی نہیں جو ایک جگہ بیٹھیں اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کریں تو ان کی حیثیت مردہ گدھے کی سی ہوتی ہے اور ان پر حسرت کی کیفیت ہوتی ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے اور اس مجلس میں نہ تو اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھا تو یہ نشست ان کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ان کی مغفرت فرمائے گا اور چاہے گا تو مبتلائے عذاب فرمائے گا۔ (ترمذی)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ابن آدم کا ہر کلام اس کے لیے وبال ہے اس کو اس کا کوئی نفع نہیں ملتا سوائے نیکی کے حکم کرنے اور برائی سے روکنے اور ذکر الٰہی کے۔

(ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی گفتگو ذکر الٰہی سے خالی نہ رکھو کیونکہ بہت ہی زیادہ گفتگو کا ذکر الٰہی سے خالی ہونا شقاوت قلبی کا سبب ہے اور شقاوت قلبی اللہ سے دوری کا سبب ہوتی ہے۔

(ترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب آیۃ والذین یکنزون الذہب والفضۃ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اس موقع پر بعض صحابہ نے عرض کیا یہ آیت تو سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگر ہمیں یہ پتہ چل جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسی کو لیتے اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا بہترین دولت یاد الٰہی میں مشغول رہنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل ہے اور مسلمان کی بیوی اس کے ایمان پر مدد کرنے والی ہے (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۱۷۱ / ۱۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی حَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُہْمَۃً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِّنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰہُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُہْمَۃً لَّکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۲۱۷۲ / ۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

۲۱۷۳ / ۲۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاکِرَ لِلّٰہِ اَفْضَلُ مِنْہُ دَرَجَۃً

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھ کر فرمایا تم لوگ یہاں کس لیے اکٹھے ہوئے ہو تو لوگوں نے کہا ہم یہاں ذکر الٰہی کے لیے بیٹھے ہیں امیر معاویہ نے کہا خدا کی قسم کیا تم اسی کام کے لیے بیٹھے ہو تو ان لوگوں نے کہا بیشک ہم اسی کام کے لیے بیٹھے ہیں۔ امیر معاویہ نے کہا میں نے تمہیں تہمت لگانے کے لیے قسم نہیں کھائی ہے میں نے تم لوگوں کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام سے بہت کم حدیثوں کی روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے دریافت کیا تم لوگ کس لیے جمع ہوئے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم ذکر الٰہی اور اس کی تعریف کے لیے جمع ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت کی دولت سے سرفراز فرما کر احسان فرمایا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم کیا تم اسی لیے جمع ہوئے ہو ان لوگوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم کو اس کے سوا اور کسی چیز نے اکٹھا نہیں کیا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے تہمت دینے کے لیے تمہیں قسم نہیں دی لیکن جبریل امین نے آکر مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل تم لوگوں پر ملائکہ کے مجمع میں فخر کرتا ہے (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے مجھ پر بہت سے احکام ہیں آپ مجھے ایسی بات بتا دیں جس پر میں تکیہ کروں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ تر رہے۔ (ابن ماجہ لیکن ترمذی میں اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا گیا ہے)۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا شخص بہتر ہے اور قیامت میں اس کا مرتبہ بلند ہوگا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی یاد میں زیادہ مشغول رہنے والے مرد اور عورتیں سائل نے کہا کیا یہ جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے تو آپ نے فرمایا اگر تم کفار و مشرکین سے جنگ کرو اور جہاد میں تمہاری تلوار ٹوٹ جائے اور تم خون میں لتھڑ جاؤ تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا مرتبہ میں تم سے بہتر ہوگا۔

(احمد لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

۲۱۷۴ ۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّیْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا)

۲۱۷۵ ۲۲ وَعَنْ مَالِکٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّیْنَ وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِیْ شَجَرٍ یَابِسٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِثْلُ الشَّجَرَۃِ الْخَضْرَآءِ فِیْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِیْ بَیْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُرِیْہِ اللّٰہُ مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھُوَ حَیٌّ وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُغْفَرُ لَہٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِیْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَہَائِمُ

(رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

۲۱۷۶ ۲۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

۲۱۷۷ ۲۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

۲۱۷۸ ۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ صِقَالَۃٌ وَصِقَالَۃُ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالُوْا وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنْ یَضْرِبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ۔

(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ابن آدم کے دل سے چپکا ہوا ہے لیکن جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے اور جب ابن آدم غافل ہو جاتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے (بخاری میں اس حدیث کو معلقاً ذکر کیا گیا ہے)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الٰہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ بھاگنے والوں کا پیچھا کرنے والا مجاہد اور غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الٰہی کرنے والا ایسا ہی ہے جس طرح خشک درخت میں سبز شاخ۔ ایک اور روایت میں اس طرح مروی ہے کہ ذکر الٰہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسی کہ خشک درختوں میں سبز درخت اور اندھیرے گھروں میں روشن مکان اور اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کو زندگی ہی میں اس کا جنتی مقام دکھا دیتا ہے اور ذکر الٰہی کرنے والے کے گناہ اگر انسانوں اور جانوروں کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔

(رزین)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن آدم کا کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو اس کو عذاب الٰہی سے نجات دلا دے سوائے ذکر الٰہی کے (مالک۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ ذکر الٰہی کے لیے اپنے ہونٹوں کو ہلاتا اور ذکر الٰہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کے لیے صفائی کی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی خدا کی یاد ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے عذاب سے مکمل نجات دلا دے اور وہ ذکر الٰہی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ جہاد بھی اس کے مقابل نہیں تو رسول اللہ نے فرمایا ہاں جہاد بھی۔ حتیٰ کہ لڑتے ہوئے تمہاری تلوار بھی ٹوٹ جائے۔ (بیہقی دعوات کبیر)

WWW.NAFSEISLAM.COM

کِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی

اسمائے الٰہی کا بیان

پہلی فصل

٢١٧٩ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1] اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّهُوَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ سو میں ایک کم جو ان کی مواظبت کرے گا وہ داخل جنت ہوگا۔ دوسری روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

٢١٨٠ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2] اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ
الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ
الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ
الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ
الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ
الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ
الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ
الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ
الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ
الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ
الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ
الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کی محافظت کرے گا وہ داخل جنت ہوگا وہ ایسا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مہربانی فرمانے والا بخشش فرمانے والا مالک حقیقی۔ بے عیب۔ بے حد پاک سلامتی دینے والا۔ امن عطا کرنے والا۔ نگہبان۔ بے نہایت۔ درست کرنے والا۔ بے حد بزرگ۔ عدم سے وجود میں لانے والا۔ صورت بنانے والا۔ بے حد بخشش والا۔ رزق دینے والا۔ خلقت کرنے والا۔ حکم دینے والا۔ مواخذہ کرنے والا۔ وسعت عطا کرنے والا۔ بلند و پست کرنے والا۔ عزت و ذلت عطا کرنے والا۔ سننے والا۔ دیکھنے والا۔ حکم کرنے والا۔ انصاف فرمانے والا۔ حقیقت پر نظر فرمانے والا۔ دلوں کا حال جاننے والا۔ بردبار۔ بزرگ۔ بخشش کرنے والا۔ قدردان۔ بلند مرتبہ۔ بڑا۔ حفاظت کرنے والا۔ بڑا سخی۔ نگہبانی کرنے والا۔ قبول کرنے والا۔ وسیع علم والا۔ کاموں کو درست کرنے والا۔ دانا۔ دوست رکھنے والا بزرگ۔ شریف۔ اٹھانے والا۔ حاضر۔ ثابت رکھنے والا۔ قوت والا۔ تمام کاموں میں مدد کرنے والا جس کی تعریف کی گئی۔ گھیرنے والا۔ پہلی بار پیدا کرنے والا دوبارہ تخلیق فرمانے والا۔ زندہ کرنے والا۔ مارنے والا۔ زندہ۔ قائم۔ غنی۔ بزرگ۔ تنہا۔ ایک۔ بے پروا۔ مقدرت والا۔ قدرت کا اظہار کرنے والا۔ کام میں سبقت کرنے والا اور اس کا اختتام کرنے والا۔ سب سے پہلے سب سے آخر۔ ظاہر۔ پوشیدہ۔ کارساز۔ بلند مرتبہ۔ احسان کرنے والا

الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ
مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ
الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ
الْبَاقِيْ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۱۸۱[۳] وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا
سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

۲۱۸۲[۴] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُّصَلِّيْ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْاَلُكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ
بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا
سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَ
النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۸۳[۵] وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ
الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

توبہ کو قبول کرنے والا۔ بدلہ لینے والا۔ معاف کرنے والا۔ نہایت مہربان
کائنات کا مالک۔ بزرگی اور جلالت والا۔ بخشش کرنے والا۔ جمع کرنے
والا۔ بے پروا۔ بے پرواہ کرنے والا۔ راہ دکھانے والا۔ پیدا کرنے والا۔
ہمیشہ رہنے والا باقی۔ کائنات کا راہ نما۔ بردبار۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور ترمذی
نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے سنا یا اللہ میں تجھ سے اس لیے
سوال کرتا ہوں کہ تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا اور بے نیاز
ہے نہ تو نے کسی کو جنا اور نہ تو کسی سے جنا گیا تیرا کوئی ہمسر نہیں رسول خدا
نے فرمایا اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لے کر دعا کی ایسا اسم اعظم
جب اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو اللہ عطا فرما دیتا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے
ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت ایک صاحب نماز پڑھ رہے
تھے نماز کے بعد انہوں نے دعا میں کہا خداوندا میں تجھ سے طلب کرتا ہوں
کیونکہ تو تمام تعریفوں کا سزاوار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات
مہربان عطا کرنے والی ہے تو نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے تیری
ذات بزرگی اور بخشش کی مالک ہے اے زندہ اور خبر گیری کرنے والے
میں تیرے سامنے دست بدعا ہوں رسول خدا نے فرمایا اس نمازی نے
اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے واسطے سے دعا کی اور اسم اعظم وہ نام ہے
جب اس کے واسطے سے دعا کی جائے تو وہ قبول کی جاتی ہے اور جب
جو اس کے ذریعہ کوئی سوال کیا جائے تو مقصد برآری ہوتی ہے (ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں پوشیدہ ہے پہلی آیت والٰہکم
الٰہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور دوسری سورہ آل عمران کی پہلی آیت
الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۱۸۴ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذْ دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے ان الفاظ میں تھی خداوندا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے تھا۔ اس دعا کو پڑھ کر جو مسلمان بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

(احمد۔ ترمذی)

تیسری فصل

۲۱۸۵ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيْبٌ قَالَ وَأَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ أَبُوْ مُوْسَى يَدْعُوْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُخْبِرُهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ أَنْتَ الْيَوْمَ لِيْ أَخٌ صَدِيْقٌ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء کے لیے مسجد میں داخل ہوا تو ایک صاحب بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے اس وقت میں نے نبی علیہ السلام سے کہا کہ یہ شخص ریاکار تو نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا مسلمان ہے جناب بریدہ ہی کہتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ اشعری بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور نبی علیہ السلام ان کی قرأت کو سن رہے تھے تلاوت کے بعد جناب ابو موسیٰ معروف دعا ہوئے اور ان الفاظ میں دعا کی۔ خداوندا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو معبود ہے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے تو نے نہ کسی کو جنا اور نہ تو جنا گیا۔ تیرا کوئی رشتہ دار نہیں تو یکتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابو موسیٰ نے اس نام کے ساتھ مانگا ہے جس کے ذریعہ مانگنے والا ہمیشہ دیا جاتا ہے اور اس کے واسطے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام سے اجازت مانگی کہ یہ باتیں جو میں نے سنی ہیں لوگوں کو بتادوں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں! تب میں نے سب سے پہلے جناب ابو موسیٰ کو یہ بات سنائی تو انہوں نے مجھ سے کہا آپ آج سے میرے بھائی ہیں کیونکہ آپ نے مجھے حدیث نبوی سنائی ہے۔

(رزین)

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ

تسبیح تحمید تکبیر و تہلیل پڑھنے کا اجر وثواب

پہلی فصل

٢١٨٦ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت رکھنے والے کلمے چار ہیں سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ ولا الٰہ الا اللہ۔ واللہ اکبر کہنا اور دوسری روایت کے مطابق یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا اور ان میں سے جس سے ابتدا کرے کوئی ضرر کی بات نہیں۔ (مسلم)

٢١٨٧ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا تسبیح وتحمید تہلیل وتکبیر کرنا مجھے خطہ زمین کی ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔ (مسلم)

٢١٨٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں (متفق علیہ)

٢١٨٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے قیامت کے دن اس سے کوئی افضل نہ ہوگا سوائے اس کے جو اس کو پڑھتا ہو یا اس سے زیادہ پڑھتا ہو۔ (متفق علیہ)

٢١٩٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر آسان ہیں لیکن میزان عمل میں بھاری اور رب کریم کو محبوب ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢١٩١ ٦ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّ فِیْ كِتَابِهٖ فِیْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُّوْسَى الْجُهَنِیِّ اَوْ يُحَطُّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ الْبَرْقَانِیُّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْعَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُّوْسَى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ۔

٢١٩٢ ٧ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢١٩٣ ٨ وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِیَ فِیْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِیَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢١٩٤ ٩ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ فِیْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ

اور سبحان اللہ العظیم ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم اور دیگر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی اس عمل سے عاجز ہے کہ ایک ہزار نیکیاں روز کمائے حاضرین میں سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ کس طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں روز حاصل کرے تو آپ نے فرمایا جو شخص سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ہزار گناہ معاف کیے جائیں گے (شک راوی) صحیح مسلم میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ جہنی کی روایتوں میں معاف کرنے کے الفاظ ابوبکر برقانی سے منقول ہیں لیکن شعبہ ابو عوانہ اور یحییٰ قطان نے موسیٰ جہنی سے جو روایت کی اس میں ہزار کا لفظ نہیں ہے اور یہی حمیدی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا کلام سب سے بہتر و افضل ہے تو آپ نے فرمایا وہ جس کو اللہ اور فرشتوں نے اپنے لیے منتخب فرمایا ہے وہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ سے نماز فجر کے لیے تشریف لے گئے تو میں اس وقت مصلے پر تھی لیکن جب چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو مجھے مصلے پر پاکر فرمایا کیا تم اس وقت سے جبکہ میں یہاں سے گیا ہوں مصلے پر ہی ہو میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اس وقت سے بیٹھی ہوں آپ نے فرمایا یہاں سے جانے کے بعد تین بار چار ایسے کلمات پڑھے ہیں اگر تمہاری سارے دن کی عبادت کا ان سے موازنہ کیا جائے تو وہ کلمات وزن میں بھاری ہوں گے اور وہ کلمات سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضیٰ نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور اس کے نامہ اعمال

عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس دن شام تک کے لیے وہ شیطان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اور کسی کا عمل اس پڑھنے والے کے عمل سے فوقیت حاصل نہ کر سکے گا مگر سوائے اس شخص کے جس نے ان کلمات کو بکثرت پڑھا ہو۔

(متفق علیہ)

۲۱۹۵ / ۱۰ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهٗ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى وَأَنَا خَلْفَهٗ أَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو لوگوں نے آواز سے تکبیر کہنا شروع کر دیا تو سرکار نے فرمایا لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو تم ایسی ذات کو نہیں پکار رہے ہو جو بہری یا تم سے دور ہو درحقیقت تم ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو سمیع و بصیر ہے وہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تو تم سے تمہاری سواریوں کی گردن کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہے راوی حدیث فرماتے ہیں میں نبی علیہ السلام کے پیچھے تھا میں نے دل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھی اس وقت سید عالم علیہ السلام نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی بابت مطلع نہ کر دوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ضرور مجھے اس سے آگاہ فرما دیں تو آپ نے فرمایا وہ خزانہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۱۹۶ / ۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جائے گا۔

(ترمذی)

۲۱۹۷ / ۱۲ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کرنے والے جب صبح کرتے ہیں تو فرشتہ کہتا ہے پاک بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔

(ترمذی)

۲۱۹۸ / ۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام تذکروں یا اذکار میں سے افضل ترین

اَلدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهُ۔
۱۴

۲۲۰۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ۔
۱۵

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۲۲۰۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ وَاَدْعُوْكَ بِهٖ فَقَالَ يَا مُوْسٰى قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ قَالَ يَا مُوْسٰى لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِيْ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِيْ كِفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔
۱۶

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۲۲۰۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِيْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
۱۷

ذکر اللہ کی وحدانیت کا تذکرہ اور بہترین دعا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حمد بیان کرنا شکر کے سر کی طرح ہے جس نے اللہ کی حمد بیان نہ کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جن کو سب سے پہلے جنت میں بلایا جائے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو آسانی اور تنگی میں اللہ کی حمد کرتے رہتے ہیں مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان[2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم سے کہا خداوندا مجھے ان کلمات کی تعلیم فرما جن سے میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا کروں رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ (علیہ السلام) میری وحدانیت کا ذکر کرو لا الہ الا اللہ کہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو سب ہی کہتے ہیں مجھے تو کوئی خاص چیز بتا دیجئے رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر ساتوں آسمان اور جو ان کے آباد کرنے والے ہیں (یعنی بسنے والے) اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور دوسرے پلڑے میں لا الہ الا اللہ کو رکھا جائے تو یہ پہلا پلڑا دوسرے پلڑے در آباد کا روں[3]

حضرات ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو رب تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب یہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی لائق ستائش اور اسی کے لیے ملک ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے ہی لیے ملک اور حمد ہے اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی اطاعت کرنی ہے اور وہی گناہ سے پھیرنے والا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میری طاعت کرنی ہے اور میں ہی گناہ سے پھیرتا[4]

---

[2] میں نقل کیا ہے)۔

[3] کے پلڑے سے بھاری ہو گا (شرح السنہ)

[4] ہوں نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے بیماری میں یہ کلمات کہے اور اس کو موت آگئی تو اس کو آگ نہ جلائے گی (ترمذی ابن ماجہ)

۲۲۰۳ ۱۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گیا تو وہ ان کے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں ان سے نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی تسبیح نہ بتاؤں جو بہتر یا اس سے آسان ہو وہ تسبیح یہ ہے اللہ رب العالمین کے لیے تسبیح ہے آسمان میں پیدا شدہ اشیاء کے مطابق یا زمین میں پیدا ہونے والی چیزوں کے مطابق اللہ کے لیے تسبیح جہاں دونوں (زمین و آسمان) کے درمیان اشیاء کے مطابق اللہ کے لیے تسبیح ہے ان چیزوں کے مطابق جن کی اس نے تخلیق فرمائی ہے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اپنی شان کے مطابق اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی شان کے مطابق وہ اپنی شان کے مطابق وہی تحویل فرماتا ہے اور وہ اپنی شان کے مطابق رکھتا ہے (ابوداؤد۔ جامع صحیح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)۔

۲۲۰۴ ۱۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جو شخص صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے گویا اس نے سو حج کیے ہیں اور جو شخص صبح و شام اللہ کی حمد کرتا ہے گویا وہ اللہ کی راہ میں سو گھوڑے خیرات کرتا ہے اور جو شخص صبح و شام لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے سو غلاموں کو آزاد کیا اور جس شخص نے صبح و شام اللہ کی تکبیر بلند کی اس کے برابر کسی کو سوائے اس شخص کے جس نے تکبیر بلند کی ہو ثواب نہ ملے گا یا اس سے زیادہ مرتبہ اللہ اکبر کہا ہو (جامع صحیح ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

۲۲۰۵ ۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُونَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ إِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح میزان عدل کا نصف وزن رکھتی ہیں اور تحمید اس وزن کو مکمل کر دیتی ہے اور تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے حجابات کو دور کرتی ہے یہاں تک کہ بندہ بارگاہ الٰہی میں رسائی حاصل کر لیتا ہے (جامع صحیح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)۔ اس کی سند قوی نہیں۔

۲۲۰۶ ۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ إِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

نے فرمایا کوئی شخص جب صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک رسائی حاصل کر لیتا ہے جب تک کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے (جامع صحیح ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

٢٢٠٧ ٢٢ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا۔)

حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا شب معراج جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انھوں نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور انھیں یہ بتانا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور زرخیز ہے اور مسطح ہے وہاں کا پانی میٹھا ہے اور اس میں شجر کاری سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔

(جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث غریب ہے)۔

٢٢٠٨ ٢٣ وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

جناب یسیرہ رضی اللہ عنہا جو مہاجرات میں سے ہیں روایت کرتی ہیں کہ ہم سے رسول خدا نے فرمایا سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کا ورد خود پر لازم کر لو اور انھیں انگلیوں پر شمار کرو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے اور وہ شہادت دیں گی اور تم ان سے غافل نہ رہو ورنہ رحمت الٰہی سے فراموش کر دیئے جاؤ گے۔

(ترمذی۔ ابو داؤد)

تیسری فصل

٢٢٠٩ ٢٤ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا أَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول خدا سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسا ذکر تعلیم فرمائیں جس کو میں کہتا رہوں تو سرکار نے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم یہ سن کر دیہاتی نے کہا یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف میں ہیں میرے لیے کیا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھا کرو اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی راوی فرماتے ہیں مجھے یہ شک ہے کہ نبی علیہ السلام نے عافنی فرمایا یا نہیں۔

(مسلم)

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۲۱۰ / ۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک خشک درخت پر ہوا آپ نے اس پر عصا مارا تو اس سے پتے جھڑنے لگے اس وقت آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔ الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنے سے بندہ کے گناہ ایسے ہی جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے جھڑ رہے ہیں۔ ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ۔

۲۲۱۱ / ۲۶ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهَا الْفَقْرُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت مکحول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت رکھو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ راوی حدیث جناب مکحول فرماتے ہیں جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے نقصان کے ستر دروازے دور فرما دیتا ہے اور اس نقصان کا ادنیٰ حصہ فقر ہے (جامع ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب مکحول کی سماعت حضرت ابوہریرہ سے ثابت نہیں)۔

۲۲۱۲ / ۲۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهَمُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۹۹ ننانوے بیماریوں کا علاج ہے جس کا ادنیٰ حصہ غم ہے۔

۲۲۱۳ / ۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے عرش کے نیچے سے آیا ہے وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے اس کے بارے میں رب کریم نے فرمایا ہے میرا بندہ اسلام لایا اور اس نے خود کو میرے سپرد کر دیا (دعوات کبیر)۔

۲۲۱۴ / ۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِيَ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سبحان اللہ مخلوق کی عبادت اور الحمد للہ کلمہ شکر ہے اور لا الٰہ الا اللہ کلمہ اخلاص ہے اور اللہ اکبر کا اجر آسمان اور زمین کے درمیان خلا کو پر کرتا ہے جب بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو رب کریم فرماتا ہے بندہ اسلام لایا اور خود کو سپرد کر دیا۔

(رزین)

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ توبہ و استغفار کا بیان

پہلی فصل

۲۲۱۵ [۱] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ستر بار سے زیادہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(بخاری)

۲۲۱۶ [۲] وَعَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اغرمزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات میرے قلب پر حجابات کی کیفیت محسوس ہوتی ہے میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔

(مسلم)

۲۲۱۷ [۳] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اغرمزنی رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ سے توبہ و مغفرت طلب کرو کیونکہ میں بھی روزانہ سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔

(مسلم)

۲۲۱۸ [۴] وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ

حضرت ابوذر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی کے بارے میں فرمایا رب کریم فرماتا ہے اے میرے بندو میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور اس کو تمہارے لیے بھی حرام کیا ہے تم آپس میں ظلم و تشدد نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص گمراہی میں مبتلا ہے مگر جس کو میں ہدایت سے نوازوں۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں غذا فراہم کروں لہٰذا مجھ سے غذا طلب کرو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں لباس عطا کروں تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تم کو کپڑے پہناؤں گا۔ اے میرے بندو تم شب و روز گناہوں میں مبتلا رہتے ہو اور میں سب کے گناہ معاف کرتا ہوں مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کروں گا۔ اے میرے بندو! نہ تو تم مجھ کو ضرر پہنچا سکتے ہو اور نہ مجھے نفع دے سکتے ہو۔ اے میرے بندو! اگر تم میں سے سب سے پہلا اور سب سے آخری انسان

فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۱۹ ۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَلَهٗ تَوْبَةٌ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ وَجَعَلَ يَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۰ ۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۱ ۷ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْٓءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْٓءُ

اور تمام انس و جن اگر قلب خاشع کے ساتھ آ جائیں تو کوئی بھی میرے ملک میں زیادتی نہیں کر سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارا پہلا اور آخری یا تمام جن و انس مل کر برے دل کے ساتھ میرے ملک میں کچھ نقصان کرنا چاہیں تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے اے میرے بندو! اگر اگلے پچھلے انسان اور جن ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے کچھ مانگیں اور کچھ دریافت کریں تو میں ان کے سوالات کو پورا کروں گا اور اس سے میرے خزانہ میں کوئی کمی نہ ہوگی اور اس کی کیفیت یہ بھی نہ ہوگی جیسا کہ سوئی کو دریا میں بھگو یا جائے۔ میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں اور ان کی جزا بھی اسی طرح دوں گا۔ بس جو بھلائی پائے تو اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور جو شخص برائی میں مبتلا ہو تو اس کو اپنے نفس پر ملامت کرنی چاہیئے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے افراد کو قتل کیا پھر وہ توبہ کے لیے دربدر مارا مارا پھرا یہاں تک کہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے توبہ کے بارے میں معلوم کیا کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے تو راہب نے کہا نہیں اس نے راہب کو مار ڈالا۔ اس قاتل نے پھر ایک شخص سے کہا کہ اب کیا کیا جائے تو اس نے کہا کہ تم فلاں فلاں گاؤں میں جاؤ لیکن راستہ میں ہی اس کو موت آگئی لیکن اس کا منہ اسی گاؤں کی طرف تھا اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آپس میں مزاحم ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کو حکم دیا کہ اس شخص سے قریب ہو جا اور دوسری بستی سے کہا کہ تو اس سے دور ہو جا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اب ان دونوں بستیوں م کا فاصلہ ناپو جب فاصلہ دیکھا گیا تو وہ جس طرف جا رہا تھا وہ ایک بالشت کم تھا لہٰذا اس بنا پر اس کی بخشش کر دی گئی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم ارتکاب گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جا کر ایسی قوم کو لائیگا جو ارتکاب گناہ کر کے اللہ سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کی مغفرت فرمائے۔

(مسلم)

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم شب میں اپنا دست قدرت پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے اسی طرح دن کو دست قدرت دراز کرتا ہے تاکہ

اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٢٢٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ٨ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٢٢٣ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ٩ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٢٢٤ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ١٠ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٢٢٥ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ١١ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے اور یہ سلسلہ مغرب سے سورج کے طلوع ہونے تک (تا قیام قیامت) جاری رہے گا۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بندہ جب گناہ کا اعتراف کرکے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے تو وہ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک (یعنی قیامت تک) اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول فرماتا رہے گا۔

(مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی توبہ کرے اس کی مثال ایسی ہے کہ جنگل میں کسی کی سواری جس پر کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو کھو جائے اور وہ اس کی بازیابی کی امید کھو کر ایک سایہ دار درخت کے نیچے پڑ کر سو جائے اور جب بیدار ہو تو دیکھے کہ میری سواری کھڑی ہے اور فرط مسرت سے اس کی مہار پکڑ کر یہ بھی کہہ دے خداوندا تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں اور خوشی کی زیادتی میں غلط کلمات ہی کہہ دے۔

(م)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر بندے نے گناہ کرکے یہ کہا خداوندا مجھ سے صدور گناہ ہوا ہے میری مغفرت فرمائے رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کو یہ معلوم ہے کہ اس کا پروردگار بخشش فرمانے والا ہے جو گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے لہٰذا میں نے اس کے گناہوں کو بخش دیا پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے زندگی کے لمحات گزارتا رہتا ہے لیکن پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرکے کہتا ہے خداوندا مجھ سے گناہ ہو گیا تو اس کی مغفرت فرما دے رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب گناہ پر مواخذہ کرتا ہے اور مغفرت بھی کر دیتا ہے لہٰذا میں نے اس کو بخش دیا پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایک زمانہ گزرتا ہے پھر اس بندے سے گناہ صادر ہوتا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرکے کہتا ہے خداوندا میری مغفرت فرمائے رب تعالیٰ پھر فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے٭

٭ اور ان کو بخش دیتا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت فرما دی اب وہ جو چاہے کرے (متفق علیہ)

۲۲۲۶/۱۲ وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَتَاَلّٰى عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا لیکن رب کریم نے فرمایا ہے کون شخص یہ گمان کرتا ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں بخشوں گا میں نے تو اس کی مغفرت کر دی اور اس شخص کے اس کہنے پر اس کے عمل ضائع کر دیئے (مسلم)

۲۲۲۷/۱۳ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین طریقہ استغفار کا یہ ہے کہ تم اس طرح طلب مغفرت کرو خداوندا تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی صلاحیت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں میں اپنی کوتاہیوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری دی ہوئی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی گناہوں کی مغفرت فرمانے والا نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر ان الفاظ میں یقین کامل کے ساتھ دعا کرے اور اسی دن شام تک فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور اگر رات کو دعا کرے اور دن نکلنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی مستحق جنت ہے

(بخاری)

دوسری فصل

۲۲۲۸/۱۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِیْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِیْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِیْ لَا تُشْرِكُ بِیْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو نے مجھے جب بھی پکارا اور مجھ سے رجوع ہوا میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کی اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچیں پھر تو نے مجھ سے طلب مغفرت کی تو میں نے تیری مغفرت کی اور میری ذات بلند بالا ہے اے ابن آدم اگر میری تجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو محیط ہو جائیں لیکن تو نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں تیرے لیے اتنی ہی مغفرت مقرر کروں (احمد لیکن دارمی نے اس حدیث کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا)۔

۲۲۲۹/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ

حضرت ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے جس بندہ نے یہ جان لیا کہ میں گناہوں

ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۲۲۳۰ ۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۳۱ ۱۷ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

۲۲۳۲ ۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۲۳۳ ۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۲۲۳۴ ۲۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۳۵ ۲۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ

کی مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اور میری ذات بے نیاز ہے جب تک کہ وہ بندہ شرک نہ کرے (شرح السنہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے استغفار کو اپنا وظیفہ بنا لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلوں کو آسان فرما دیتا ہے اور ہر غم سے نجات عطا فرماتا ہے اور اس کو بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اور اس نے اللہ سے مغفرت طلب کی اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کا ارتکاب کیا ہو تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندۂ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے لیکن جب وہ توبہ کر لیتا ہے اور اللہ سے مغفرت کا طالب ہوتا ہے تو اس کا قلب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر گناہ کرتا رہتا ہے تو یہ سیاہی بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہ زنگ ہے جس کا تذکرہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے بےشک ان کے (بندوں کے) اعمال نے ان کے قلوب کو زنگ آلود کر دیا ہے۔

(احمد ابن ماجہ۔ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک کہ سانس کا ڈورا باقی رہتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان نے رب تعالیٰ سے کہا اے میرے رب تیری عزت و جلال کی قسم میں تیرے بندوں کو جب تک کہ روح ان کے جسموں میں ہے بہکاتا رہوں گا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی

وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

٢٢٣٦/٢٢ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

٢٢٣٧/٢٣ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

٢٢٣٨/٢٤ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَحَابَّيْنِ أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُولُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ خَلِّنِي وَرَبِّي حَتَّى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَحْظُرَ عَلَى عَبْدِي رَحْمَتِي فَقَالَ لَا يَا رَبِّ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

٢٢٣٩/٢٥ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ

عزت و جلال اور بلند مقام کی قسم میں ہمیشہ اس وقت تک ان کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے (احمد)

حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت ایک دروازہ کھولا ہے جس کی لمبائی ستر برس کی راہ ہے وہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا رہے گا اور یہ کلام الٰہی کی اس آیت کی تشریح ہے رب کریم کی جانب سے اس دن بعض ایسی نشانیاں آئیں گی کہ جو پہلے سے دولت ایمان سے مشرف نہ ہوا ہوگا اس کو اب ایمان لانا کوئی نفع نہ دے گا۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت معاویہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم نے فرمایا ہجرت توبہ کے موقوف ہونے تک موقوف نہ ہوگی اور توبہ کرنے کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔

(احمد، ابوداؤد، دارمی)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو دوست تھے جن میں سے ایک تو عابد و زاہد تھا جبکہ دوسرا گنہگار عابد اپنے دوست سے کہتا کہ تو گناہ کم کر دے تو یہ کہتا کہ تو مجھے میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دے ایک مرتبہ عابد نے اس کو گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر اس کو بہت برا سمجھا تو اس سے کہا کہ گناہ نہ کر تو گنہگار نے کہا تو مجھے میرے حال پر رہنے دے کیا تو میرا نگران ہے یہ سن کر عابد نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تیری ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا اور تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف ملک الموت کو بھیجا جنہوں نے ان دونوں کی ارواح کو قبض کر لیا جب دونوں روحیں بارگاہ الٰہی میں پیش ہوئیں تو رب تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا پھر عابد سے فرمایا کیا تو گنہگار کو میری رحمت سے محروم رکھنے کی طاقت رکھتا ہے کہنے لگا نہیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا فرشتو اس بندے کو دوزخ میں لے جاؤ (احمد)

حضرت اسماء بنت یزید روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا

اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِيْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَأُ۔

٢٢٣٠ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ إِلَّا اللَّمَمَ
٢٦ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَّأَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا أَلَمَّا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

٢٢٣١ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
٢٧ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا أُبَالِيْ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهٗ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِأَنِّيْ جَوَادٌ مَّاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَّعَذَابِيْ كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِيْ لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ)

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرمانے والا ہے اور وہ بے نیاز ہے (احمد، جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے صاحب شرح السنۃ نے تلاوت کی بجائے یقول کا لفظ استعمال کیا ہے)۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ارشاد ربانی الا اللمم کے بارے میں سرکار دو عالم نے کہا! خداوندا اگر تو مغفرت فرماتا ہے تو کل کبیرہ معاف فرما ورنہ وہ کونسا بندہ ہے جس سے گناہ صغیرہ کا ارتکاب نہ ہوا ہو (جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا رب کریم نے ارشاد فرمایا ہے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت عطا فرماؤں لہٰذا تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو راہ دکھاؤں گا اور تم سب کے سب فقیر ہو مگر جس کو میں غنی کر دوں۔ مجھ سے مانگو میں تم کو رزق دوں گا اور تم میں سے ہر ایک گنہگار ہے مگر جس کو میں عافیت عطا کروں پس تم میں سے جس نے یہ جان لیا کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں اور اس نے مجھ سے مغفرت مانگی تو میں نے اس کو بخش دیا اور میری ذات بے نیاز ہے اگر تمہارے (بندوں میں سے) اگلے اور پچھلے زندہ اور مردہ۔ تر اور خشک میرے کسی متقی بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں تو میرے ملک و اقتدار میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندہ اور مردے۔ خشک و تر میرے شقی بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں تو وہ میرے ملک و اقتدار سے ایک مچھر کے پر کے برابر کمی نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندہ اور مردے خشک و تر جمع ہو کر کچھ مانگنے لگیں اور ان سب کو ان کی خواہش کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہ ہوگی جس طرح کہ تم میں سے کوئی سمندر میں ایک سوئی کو ڈالے تو اس کے سرے میں جتنا پانی لگے گا (یہ عطا اس لیے ہے کہ میں سخی اور جواد ہوں اور وہی کرتا ہوں جو چاہتا ہوں میری عطا اور میرا عذاب کلام ہے اور میرا ارادہ کسی کام کے لیے ایسا ہی ہے جب میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو میں کہتا ہوں ہو جا تو وہ عالم وجود میں آجاتا ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۲۳۲ ۲۸ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وہ صاحب تقویٰ اور بخشش والا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا رب کریم فرماتا ہے میری شان کے لائق یہ ہے کہ لوگ مجھ سے ڈریں اور جس کے دل میں میری خشیت پیدا ہوئی تو میری شان یہ ہے کہ اس کی مغفرت کر دوں (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

۲۲۳۳ ۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ کے سامنے طلب مغفرت کے الفاظ کو سو مرتبہ شمار کر لیا کرتے تھے آپ دعا کرتے۔ خداوندا میری توبہ کو قبول فرما میری مغفرت فرما۔ بیشک تو توبہ کو قبول فرمانے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے (احمد ترمذی۔ ابوداؤد ابن ماجہ)

۲۲۳۴ ۳۰ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ لٰكِنَّهٗ عِنْدَ اَبِيْ دَاؤٗدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت بلال بن یسار بن زید جو رسول خدا کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو دادا جان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا آپ نے فرمایا جس نے یہ کلمات کہے میں اس رب العالمین سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی ذات حی و قیوم ہے اس سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگر چہ وہ کفار کے مقابلہ سے بھاگا ہوا ہی کیوں نہ ہو (صاحب ابوداؤد نے بلال کی بجائے ہلال نام کہا ہے جبکہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

تیسری فصل

۲۲۳۵ ۳۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نیک بندے کے درجات کو جنت میں بلند فرماتا ہے تو یہ نیک بندہ کہتا ہے پرور دگار مجھے کس طرح مل گیا تو رب کریم فرماتا ہے کہ تجھے یہ منزلت تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے ملی ہے (احمد)

۲۲۳۶ ۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا قبر میں مردہ کی حالت ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی ہوتی ہے وہ دعاؤں کا انتظار کرتا ہے خواہ وہ ماں باپ کی طرف سے ہو یا بھائی اور دوست کی طرف سے اور جب یہ دعا اس مردہ کو پہنچتی ہے تو وہ اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور بیشک رب کریم

عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۲۲۳۷/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَآئِيُّ فِيْ عَمَلِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ)

۲۲۳۸/۳۴ وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَآءُوْا اسْتَغْفَرُوْا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

۲۲۳۹/۳۵ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَّفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَّخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَيْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ نَّزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَّهْلِكَةٍ مَّعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ

دنیا والوں کی دعائیں مُردوں کو پہاڑوں کی طرح کر کے پہنچاتا ہے اور زندوں کا اپنے مُردوں کی طرف تحفہ ان کے لیے مغفرت کی طلب ہوتی ہے (شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے خوشخبری ہے جس نے اپنے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت دیکھی (ابن ماجہ نسائی نے اپنی کتاب عمل یوم ولیلۃ میں نقل کیا)۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے، خداوندا مجھے ان لوگوں میں سے کر دے کہ وہ نیکی کر کے خوش ہوں اور برائی کر کے تجھ سے مغفرت کے طالب ہوں (ابن ماجہ دعوات کبیر)

حضرت حارث بن سوید روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے دو حدیثیں نقل کیں ایک کی نسبت تو رسولِ خدا کی ذات سے کی اور دوسری خود سنائی اس کے الفاظ یہ ہیں مومن اپنے گناہوں کو دیکھ کر یہ خیال کرتا ہے کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان ہے اور وہ پہاڑ اس پر گر پڑیں گے اور گنہگار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح سمجھتا ہے جو اس کی ناک پر بیٹھی ہے جس نے اس کو ہاتھ کے اشارہ سے ناک سے اڑا دیا اس کے بعد جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم کی حدیث اس طرح نقل کی میں نے سرکار سے سنا رب کریم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے مومن بندے سے بہت خوش ہوتا ہے بمقابلہ اس شخص کے جس نے خود کو اس طرح ہلاکت میں ڈالا اور اس طرح میدان میں اترا کہ اس کے ساتھ سواری اور کھانے پینے کا سامان موجود تھا لیکن وہ زمین پر سر رکھ کر سو گیا لیکن جب بیدار ہوا تو اس کی سواری مع سامان کے بھاگ چکی تھی جس کو اس نے تلاش کیا لیکن جب گرمی اور پیاس کا غلبہ ہوا یا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اس پر وہ کیفیت طاری ہوئی تو کہنے لگا کہ میں جہاں سواری کی تلاش میں روانہ ہوا تھا اپنی اس جگہ جہاں کہ میں تھا لوٹ کر سوؤں گا یہاں تک کہ مجھے موت آئے لہٰذا اپنی کہنی پر سر رکھ کر موت کے انتظار میں لیٹ گیا لیکن جب آنکھ کھلی تو سواری موجود تھی اور اس پر کھانے

هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ، وَزَادِهٖ رَوَى مُسْلِمٌ اِلَيْهِمْ دُوْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ تَحْسَبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا۔

۲۲۵۰ / ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ۔

۲۲۵۱ / ۳۷ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا الْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

۲۲۵۲ / ۳۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

۲۲۵۳ / ۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

۲۲۵۴ / ۴۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوٰى عَنْهُ مَوْقُوْفًا

پینے کا سامان بعینہٖ موجود تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو بندہ مومن کی توبہ سے اتنی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ اس شخص کو اپنی سواری اور سامان کے ملنے پر نہیں ہوتی (امام مسلم نے ان دونوں حدیثوں کو رسول خدا تک پہنچایا اور امام بخاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ تک موقوف کیا ہے۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو بہت پسند کرتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو کر بہت زیادہ توبہ کرتا ہے (احمد)

حضرت ثوبان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا میں اس آیت کی وجہ سے دنیا کو محبوب نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم میری رحمت سے ناامید نہ ہو۔ تا آخر آیت تک ہم حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا جس نے شرک بھی کیا ہو یہ سن کر نبی علیہ السلام نے سکوت فرمایا لیکن بعد میں فرمایا ہاں جس نے شرک بھی کیا ہو یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا (احمد)

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مغفرت فرماتا ہے جب تک کہ پردہ حائل نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پردہ کیا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا انسان کو حالت شرک میں موت آئے۔

(بیہقی کتاب البعث والنشور)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس نے کسی کو دنیا میں اللہ کا شریک نہ بنایا ہو اور اس پر پہاڑ کے برابر گناہ ہوں، تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(بیہقی کتاب البعث والنشور)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس سے صدور گناہ نہ ہوا ہو (ابن ماجہ شعب الایمان میں بیہقی نے روایت کرکے یہ کہا کہ یہ روایت صرف نہرانی سے منقول ہے جو مجہول ہیں لیکن شرح السنہ میں انہیں سے موقوف ذرائع پر روایت منقول ہے راوی نے فرمایا ندامت بھی توبہ کی طرح ہے اور

قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ۔

توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جس سے صدور گناہ نہ ہوا ہو۔

بَابٌ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِهٖ

وسعت رحمت الٰہی

پہلی فصل

۲۲۵۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ۔ ١

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رب کریم نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تو ایک تحریر فرمائی جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے اس میں تحریر ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے ایک اور روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے (متفق علیہ)

۲۲۵۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ ٢

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے …… فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی تعداد سو ہے لیکن اس نے صرف ایک رحمت نازل فرمائی جو انسانوں جنوں درندوں اور پرندوں کے درمیان تقسیم ہوئی اسی رحمت کی وجہ سے یہ سب آپس میں محبت اور رحم کرتے ہیں اسی رحمت کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے رکھی ہوئی ہیں اور وہ اس دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا (متفق علیہ لیکن امام مسلم نے حضرت سلمان کے حوالے سے فرمایا کہ اس ایک رحمت سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی قیامت کے دن تکمیل فرمائے گا)

۲۲۵۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔ ٣

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم …… نے فرمایا اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ جنت کے سوا کسی چیز کی تمنا نہ کرے لیکن اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا علم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو (متفق علیہ)

۲۲۵۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ ٤

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت و دوزخ تمہاری جوتی کے تسمہ سے زیادہ قریب ہیں۔

(بخاری)

۲۲۵۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ٥

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِأَهْلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصٰى بَنِيْهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّا يُعَذِّبُهٗ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۰/۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۱/۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنْجِيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۲/۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ

نے فرمایا ایک شخص نے یہ کہا کہ میں نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ کبھی بھلائی نہیں کی اور ایک روایت کے مطابق اس شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی اس نے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور میری نصف خاک جنگل میں اڑا دینا اور نصف کو دریا میں بہا دینا۔ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مجھ پر رحم نہ کیا تو مجھے ایسا عذاب ہوگا کہ ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔ جب وہ شخص مر گیا تو وارثوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن خالق و مالک نے دریا اور خشکی کو حکم دیا کہ اس کی خاک کے ذرات کو جمع کریں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو میرے حال سے خوب واقف ہے اس کی عرضداشت سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی (متفق علیہ)

حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے ان میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ ٹپک رہا تھا جب بھی اس کو قیدیوں میں کوئی شیر خوار بچہ نظر آتا تو وہ بھاگ کر اس کو اٹھاتی سینے سے لگاتی اور اس کو دودھ پلاتی تھی اس موقعہ پر رسول خدا نے فرمایا کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی ہم حاضرین نے عرض کیا جب تک اس کا بس چلے گا وہ ایسا نہ کرے گی نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس (عورت) سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نجات نہیں ملے گی صحابہ نے عرض کیا نہ آپ کو یا رسول اللہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا لہٰذا اپنے کردار و گفتار کو درست کرو طلب ثواب کرو صبح و شام عمل خیر کرو میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو تاکہ مقصد (ثواب و نجات) حاصل کر لو (متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کا عمل اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ نار دوزخ

الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سے بچائے گا صرف رحمت الٰہی میری بھی معاون ہوگی۔

(مسلم)

۲۲۶۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى [9] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیقین کامل اور اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے اور اگلے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے اعمال خیر کا ایک سے سات سو گنے تک بلکہ اس سے دوگنا اجر عطا فرماتا ہے لیکن اس کا گناہ صرف ایک ہی لکھا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگزر فرماتا ہے۔ (بخاری)

۲۲۶۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ [10] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور گناہ مقرر کر دیئے ہیں جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن عمل نہیں کرتا تو اس کو اس ارادہ کا ایک اجر ملتا ہے اور اگر ارادہ پر عمل بھی کرے تو ایک نیکی کے عوض دس نیکیوں سے سات سو گنے تک بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر عطا فرماتا ہے اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو بھی اس کو ایک نیکی کا اجر ملتا ہے لیکن اگر برائی کا ارادہ کر کے اس کا ارتکاب کیا تو ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۲۶۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ [11] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرٰى فَانْفَكَّتْ أُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس شخص کی [illegible] برائیوں میں پکڑا ہوا ہو پھر وہ نیکیوں کی طرف مائل ہو ایسی [illegible] ہے کہ [illegible] اس پر تنگ [illegible] باعث اذیت زرہ ہو، جب وہ نیکیاں کرتا ہے تو اس کے حلقے گرنے لگتے ہیں اور آخر میں وہ کھل کر زمین پر گر جاتی ہے۔

(شرح السنہ)

۲۲۶۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى [12] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ

حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا جو شخص بارگاہ الٰہی میں کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو جنتیں ہیں راوی کہتے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ہیں میں نے اس وقت سوال کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ چوری و زنا کا ارتکاب کرتا ہو لیکن رسول خدا نے اس جملہ ولمن خاف مقام ربہ جنتان کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کا اعادہ کیا لیکن تیسری مرتبہ بھی سرکار نے اسی خشیت والے جملہ کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کو دہرایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ ابو الدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔

(احمد)

۲۲۶۷ ۱۳ وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَاْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ اُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَاَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَاُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . . . . . کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک کمبل پوش صاحب آئے ان کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جو کمبل میں چھپی ہوئی تھی انہوں نے آکر کہا یا رسول اللہ میں گھنے جنگل میں گزر رہا تھا وہاں میں نے پرندوں کی آوازیں سنیں تو ان کے بچوں کو پکڑ کر اپنے کمبل میں چھپا لیا لیکن ان بچوں کی ماں آکر میرے سر پر اڑنے لگی تو میں نے کمبل کو کھول دیا تو وہ بھی کمبل میں آگئی تو میں نے اس کو بھی چھپا لیا اب یہ سب میرے کمبل میں ہیں نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا ان کو رکھ دو۔ لہٰذا اس نے سب کو کمبل سے نکال کر سامنے رکھ دیا تو ان پرندوں کی ماں اپنے بچوں کے گرد طواف کرنے لگی اور انہیں فرط محبت میں چمٹانے لگی اس موقعہ پر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ماں کی بچوں سے محبت کرنے سے تعجب کرتے ہو اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے وہ خالق و مالک اپنے بندوں پر اس ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ طرز عمل سے زیادہ مہربان ہے جاؤ اور ان بچوں کو ماں کے ساتھ وہیں چھوڑ آؤ جہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا تعمیل ارشاد میں وہ شخص ان پرندوں کو لے کر چلا گیا (ابو داؤد)

تیسری فصل

۲۲۶۸ ۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَاَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں جا رہے تھے راستہ میں کچھ لوگ ملے تو ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت کیا تم کون ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں وہیں ایک عورت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا جب آگ کی لپٹ اٹھتی تو وہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبٰى أَنْ يَّقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

٢٢٦٩ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ١٥ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ أَنْ يُّرْضِيَنِيْ أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا أَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ إِلَى الْأَرْضِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

٢٢٧٠ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى ١٦ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

بچے کو دور کر لیتی تھی۔ بعد میں وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کیا آپ اللہ کے رسول ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ پھر اس عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پہ قربان ہوں کیا اللہ تعالیٰ ان بہت زیادہ رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جیسا کہ ماں کا بچے کے ساتھ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہے۔ تب اس عورت نے کہا ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی نبی علیہ السلام نے یہ سن کر سر مبارک کو جھکایا اور آپ پر رقت طاری ہو گئی پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر اس عورت سے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پہ عذاب نہیں فرماتا مگر سرکشی کرنے والوں اور اس کی وحدانیت کا انکار کرنے والوں پہ (ابن ماجہ)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بندہ جب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ جناب جبریل سے فرماتا ہے میرا فلاں بندہ میری رضامندی کا طالب ہے خبردار ہو جاؤ اس پر میری رحمت سایہ فگن ہے پھر جناب جبریل اعلان کرتے ہیں کہ فلاں شخص پہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن ہے تو حاملان عرش اور ان کے گرد اگرد جو فرشتے ہیں اس جملہ کا اعادہ کرتے ہیں اسی طرح ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اعلان کرتے ہیں پھر وہ رحمت زمین پر اس بندے پر نازل ہوتی ہے۔

(احمد)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ بعض ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان بندوں میں سے اعتدال پسند ہیں اور بعض نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ سب جنتی ہیں۔

(بیہقی کتاب البعث والنشور میں نقل کیا)

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح وشام اور سوتے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

پہلی فصل

۲۲۷۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا کا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تو آپ کہتے ہم نے شام کی اور اللہ تعالیٰ کا ملک بھی شام کے وقت میں داخل ہوا تمام تعریفیں خالق و مالک کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے حمد ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوندا میں اس رات میں جو بھی بھلائی ہو طلب کرتا ہوں اور اس رات میں جو بھی شر ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ خداوندا میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں سستی سے بڑھاپے سے تکبر اور برائی بڑھاپے سے دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔ جب صبح ہوتی تو اس طرح کہتے ہم پر صبح نمودار ہوئی اور ملک خداوندی میں بھی صبح نمودار ہوئی دوسری روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام کہتے تھے خداوندا میں تیری جانب سے دوزخ کے عذاب اور فتنہ قبر سے پناہ مانگتا ہوں (مسلم)

۲۲۷۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر کہتے :۔ خداوندا تیرا نام لے کر مرتے ہیں اور تیرا نام لے کر زندہ ہوتے ہیں (یعنی تیرا نام لے کر سوتے اور جاگتے ہیں) اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو اس طرح کہتے :۔ اس رب کی تعریف ہے جس نے مرنے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اس کی طرف لوٹنا ہے (بخاری) لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو حضرت براءؓ (سے روایت کیا)

۲۲۷۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهٖ فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهٗ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی بستر پر جائے تو چاہیے کہ پہلے اسے چادر سے جھاڑے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بستر پر کیا گرا پڑا ہے پھر بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے خداوندا تیرا نام لے کر میں نے بستر پر کروٹ لی ہے اور تیرے ہی حکم سے بستر سے اٹھوں گا اور اگر نیند میں تو میری

أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ
لْيَقُلْ بِاسْمِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّاِنْ
اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا۔

۲۲۷۴ [۴] وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ
نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ
نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ
اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّ
رَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ
اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ
اَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى
الْفِطْرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ
فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ
الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ اِلٰى
قَوْلِهٖ اَرْسَلْتَ وَقَالَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ
عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۷۵ [۵] وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ
لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۷۶ [۶] وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى
وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ
ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ

جان لے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو مجھے زندہ رکھے تو میری حفاظت فرما جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے ایک اور روایت کے مطابق اس طرح منقول ہے کہ بستر کو جھاڑ کر داہنی کروٹ لیٹے پھر مذکورہ دعائیہ کلمات کہے (متفق علیہ) لیکن ایک اور روایت کے مطابق بستر کی چادر کو اپنے لباس (کی چادر) سے تین مرتبہ جھاڑے اس کے بعد مغفرت کی دعا کرے۔

حضرت براء ابن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کے لیے بستر پر آتے تو داہنی کروٹ لیٹ کر کہتے: خداوندا میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کیا اور اپنے چہرہ کو تیری جانب متوجہ کر لیا میں نے اپنے تمام کام تیرے سپرد کر دیئے اپنی پیٹھ کو تیرے لیے جھکا دیا رغبت اور ڈر سے۔ کوئی جائے پناہ اور چھڑانے والا نہیں مگر تیری طرف سے میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے مبعوث کردہ نبی پر ایمان لایا (خود نبی علیہ السلام پر اپنی نبوت و رسالت پر ایمان لازم تھا۔ اشعۃ اللمعات) نبی علیہ السلام نے فرمایا ان کلمات کو کہنے کے بعد اگر کسی کو اسی رات موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی۔ ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ راوی حدیث جناب براء نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا جب تم سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو نماز کا سا وضو کرو پھر داہنی کروٹ لیٹ کر کہو خداوندا میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کر دیا اور مذکورہ دعا سے اَرْسَلْتَ تک کے کلمات پڑھو اگر رات میں موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی لیکن اگر زندگی میں صبح کی تو بھلائی ملے گی۔

(متفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کے لیے بستر پر جاتے تو یہ دعائیہ کلمات فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا تمام کاموں میں ہماری مدد فرمائی ہمیں پناہ دی ہم میں بہت سے ایسے ہیں جن کا بیڑہ پار کرنے والا ہے اور نہ ہی ٹھکانا دینے والا

حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہاتھوں میں چکی پیسنے کی وجہ سے نشانات کی شکایت اور اپنی تکلیف کا اظہار کرنے کے لیے گئیں کیونکہ انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ نبی علیہ السلام کے پاس غلام آئے ہیں لیکن

فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس وقت نبی علیہ السلام سے ملاقات نہ ہوئی تو آپ نے حضرت عائشہ سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا جب سرکار تشریف لائے تو جناب عائشہ نے سارا واقعہ آپ کو سنایا حضرت علی فرماتے ہیں نبی علیہ السلام رات کو اس وقت ہمارے گھر تشریف لائے کہ جب ہم بستروں پر سونے کے لیے لیٹ گئے تھے آپ کی آمد کی وجہ سے ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا لیٹے رہو پھر آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھے اور اتنا قرب میسر ہوا کہ میں نے اپنے پیٹ پر آپ کے پیر کی ٹھنڈک محسوس کی اس وقت آپ نے فرمایا کیا میں تم کو اس چیز سے بہتر چیز نہ بتلادوں جو تم نے مجھ سے طلب کی ہے جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھو یہ وظیفہ تمہارے لیے غلام سے بہتر ہے (متفق علیہ)

۲۲۷۷ ۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ ایک خادم کا سوال کرنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہو تم ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو۔

(مسلم)

دوسری فصل

۲۲۷۸ ۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسٰى قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے خداوندا تیری توفیق سے ہم نے صبح و شام کی۔ تیرا نام لے کر ہم سوتے اور جاگتے ہیں اور تیری طرف ہمیں لوٹنا ہے شام کے وقت آپ اس طرح کہتے خداوندا تیری توفیق کے مطابق ہم نے شام و صبح کی تیرا نام لے کر ہی سوتے اور جاگتے ہیں تیری جانب ہمیں واپس ہونا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۷۹ ۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ أَقُوْلُهٗ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میں صبح و شام پڑھا کروں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تم یہ دعا پڑھو خداوندا! ظاہر و باطن کو جاننے والے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے ہر چیز کو درجہ کمال تک پہنچانے والے ہر چیز کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے

وإذا أمسيت وإذا أخذت مضجعك۔
(رواه الترمذي وأبو داود والدارمي)

اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوندا میں شیطان کے مکر و فریب اور اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں یہ دعائیہ کلمات صبح و شام اور رات کو سوتے وقت پڑھا کرو (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۲۲۸۰ وعن أبان بن عثمان قال سمعت أبي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يقول في صباح كل يوم ومساء كل ليلة بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم ثلاث مرات فيضره شيء فكان أبان قد أصابه طرف فالج فجعل الرجل ينظر إليه فقال له أبان ما تنظر إلي أما إن الحديث كما حدثتك ولكني لم أقله يومئذ ليمضي الله علي قدره۔ (رواه الترمذي وابن ماجه وأبو داود وفي روايته لم تصبه فجاءة بلاء حتى يصبح ومن قالها حين يصبح لم تصبه فجاءة بلاء حتى يمسي۔
۱۰

حضرت ابان بن عثمان نے اپنے والد ماجد سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ روزانہ صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات کہے گا اس خالق و مالک کے نام کے ساتھ جس کے نام سے زمین و آسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا تی وہ سننے والا اور جاننے والا ہے تو اس کو کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہوگا جناب ابان کو فالج ہو گیا تو ایک شخص رات کے وقت عیادت کے لیے آیا اور ان کو دیکھنے لگا تو جناب ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے۔ حدیث کی صداقت مسلم ہے لیکن جس دن مجھ پر مرض کا حملہ ہوا اس دن میں یہ دعا نہیں پڑھ سکا تھا (ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن سنن ابوداؤد میں اس طرح ہے جو شخص اس دعا کو پڑھے گا اس کو شام سے صبح تک کوئی مصیبت نہ آئے گی اور جو صبح کو پڑھے گا وہ شام تک محفوظ رہے گا)۔

۲۲۸۱ وعن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول إذا أمسى أمسينا وأمسى الملك لله والحمد لله لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير رب أسألك خير ما في هذه الليلة وخير ما بعدها وأعوذ بك من شر ما في هذه الليلة وشر ما بعدها رب أعوذ بك من الكسل ومن سوء الكبر أو الكفر وفي رواية من سوء الكبر والكبر رب أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر وإذا أصبح قال ذلك أيضا أصبحنا وأصبح الملك لله۔ (رواه أبو داود والترمذي وفي روايته لم يذكر من سوء الكفر)
۱۱

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کہا کرتے، ہم نے اور مملکت خداوندی نے شام کی ہے تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی لائق ستائش ہے اور اس کے لیے اقتدار اعلیٰ ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوندا میں آج کی شب اور اس کے بعد کی راتوں کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور آج کی رات اور آئندہ راتوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوندا میں سستی بڑھاپے کی برائی یا کفر سے پناہ مانگتا ہوں ایک روایت میں اس طرح ہے کہ میں بڑھاپے تکبر دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں صبح کے وقت دعا میں صبح کا تذکرہ کرتے اور شام کے وقت دعا میں شام کا تذکرہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد لیکن جامع ترمذی میں کبر کے ساتھ کفر کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

۲۲۸۲ وعن بعض بنات النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان
۱۲

حضور کی ایک صاحبزادی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں صبح کے وقت اس دعا کو پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے

يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

پاک اور لائق حمد ہے اللہ رب العالمین کی ذات قوت و اقتدار اسی کے پاس ہے جو وہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور علم الٰہی ہر چیز کو محیط ہے جو شخص یہ کلمات صبح کو کہے گا تو شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو کہے گا وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

(ابوداؤد)

۲۲۸۳ / ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ كَذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون .. تک جس نے یہ دو آیتیں صبح کو تلاوت کیں تو یہ دن کے رہ جانے والے معمولات کی تلافی کرتی ہیں اور جس نے شام کو تلاوت کیں تو یہ رات کو رہ جانے والے معمولات کی تلافی کر دیتی ہیں

(ابوداؤد)

۲۲۸۴ / ۱۴ وَعَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ فِيْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّآئِمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوعیاش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور شام تک شیطان کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور جو شخص شام کے وقت ان کلمات کو پڑھتا ہے وہ صبح تک شیطان سے امن میں رہتا ہے ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے خواب میں معلوم کیا یا رسول اللہ ابوعیاش آپ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۸۵ / ۱۵ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيِّ عَنْ

حضرت حارث بن مسلم تمیمی اپنے والد ماجد سے روایت

أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے آہستہ سے فرمایا نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بغیر بولے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھو خداوندا مجھے نار دوزخ سے پناہ دے اگر اسی رات تمہاری موت واقع ہو گئی تو آتش دوزخ سے آزاد ہو جاؤ گے اور اگر فجر کی نماز کے بعد پڑھو اور اسی دن میں موت آجائے تو نار دوزخ سے خلاصی ملے گی۔

(ابوداؤد)

۲۲۸۶ ۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَایَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِي الْخَسْفَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام یہ دعا پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے خداوندا میں تجھ سے دین دنیا میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میں دینی دنیاوی امور میں اپنے اہل و مال میں عفو اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ خداوندا میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما خوف سے امن دے دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے ہر طرف سے حفاظت فرما خداوندا میں تیری عظمت کا اعتراف کرتا ہوں اور نیچے سے ہلاکت میں پڑنے یعنی زمین میں دھنس جانے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

۲۲۸۷ ۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِيْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَإِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہو خداوندا ہم نے صبح کی تیری ذات کو تیرے حاملان عرش تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ کرتے ہیں کہ تو ہی معبود حقیقی ہے تیرے۔ اکوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تحقیق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس دن اس سے سرزد ہونے والے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو اس رات میں ہونے والے گناہوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(ابوداؤد لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)

۲۲۸۸ ۱۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسٰى

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مومن شام کے وقت اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ یہ کلمات

وَإِذَا أَصْبَحَ ثَلٰثًا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

٢٢٨٩/١٩ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَأْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ)

٢٢٩٠/٢٠ وَعَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

٢٢٩١/٢١ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

WWW.NAFSEISLAM.COM

٢٢٩٢/٢٢ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِيْ إِلٰى فِرَاشِهٖ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

٢٢٩٣/٢٣ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود پر لازم کر لیتا ہے کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے وہ کلمات یہ ہیں "میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر اسلام کے دین بر حق ہونے اور محمد مصطفےٰ کی رسالت پر راضی ہوا" (احمد۔ ترمذی)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سونے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹتے پھر کہتے:۔ خداوندا مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو بندوں کو جمع فرمائے گا یا یہ کہا کہ بندوں کو اٹھائے گا۔

(ترمذی لیکن احمد نے براء سے روایت کیا)

حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کے لیے لیٹتے تو داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کلمات تین مرتبہ ادا فرماتے تھے۔ خداوندا تو مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میں تیری ذات پاک سے اور تیرے جامع و مانع کلمات سے پناہ طلب کرتا ہوں اے رب کریم میں اس شر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں جس کی تو پیشانی پکڑ کر کھینچ لیتا ہے خداوندا تو گناہوں اور قرض کو دور کرتا ہے اور تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا تیرا وعدہ غلط ہوتا ہے اور تیرے عذاب سے کسی دولتمند کو اس کی دولت نہیں بچا سکتی پاک ہے تیری ذات اور تو ہی لائق ستائش ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سونے کے لیے بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ یا ریگستان کے ریت کے برابر یا درختوں کے پتوں کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں ان کی مغفرت فرما دیتا ہے وہ دعا یہ ہے میں اس ذات سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی و قیوم ہے میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ بِقِرَاءَةِ سُورَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مَتَى هَبَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۹۴ / ۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِي رِوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ۔

۲۲۹۵ / ۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ

علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بستر پر جاتے وقت قرآن کریم کی کسی سورت کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محافظ فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے جاگنے تک کوئی اذیت دینے والی چیز نہیں آتی۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں ایسی ہیں جن کی پابندی کرنے والا مسلمان داخل جنت ہوگا متوجہ ہو کر وہ دونوں باتیں بہت آسان ہیں لیکن عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں ان باتوں میں پہلی بات ہر فرض نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ۔ دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھے راوی حدیث کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام کو نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ نمازوں میں یہ عدد ایک سو پچاس ہوتا ہے مگر ترازو میں باعتبار وزن ڈیڑھ ہزار ہیں دوسری بات یہ کہ جب مسلمان بستر پر لیٹے تو اللہ تعالیٰ کی ۳۳ بار تسبیح کرے ۳۳ بار حمد و ثنا کرے اور ۳۴ بار اس کی بڑائی بیان کرے یہ تعداد تو سو ہوتی ہے مگر میزان میں ایک ہزار ہو جاتا ہے تم میں کون ایسا ہے جو شب و روز میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کیوں اس اجر کو حاصل نہ کریں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں ہر شخص کے پاس حالت نماز میں شیطان آتا ہے اور اس کو بہت سی باتیں یاد دلاتا ہے اور نماز سے اس کی توجہ منعطف کراتا ہے اسی طرح رات کو سوتے وقت بھی اس کو سلا دیتا ہے (اور اعمال خیر سے غافل کر دیتا ہے) ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن صاحب ابوداؤد نے اس طرح روایت کیا ہے دو خصلتیں یا دو عادتیں ایسی ہیں جن پر کوئی مسلمان پوری طرح عمل نہیں کرتا اس کے علاوہ دوسری روایت میں وہ تعداد ایک سو پچاس ہیں کے بعد فرمایا، جو اللہ اکبر چونتیس بار کہے جائیں اور بستر پر لیٹتے وقت ۳۳ بار اللہ کی حمد کرے چونتیس بار تکبیر اور تینتیس بار تسبیح پڑھے یہ روایت مصابیح کے اکثر نسخوں میں ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے)۔

حضرت عبداللہ بن غنام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہے خداوندا جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کو ملتی ہے تیری ذات واحد سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لیے حمد ہے

وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِیْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد)

۲۲۹۶/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّيْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ)

۲۲۹۷/۲۷ وَعَنْ اَبِی الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَخْسِاْ شَيْطَانِیْ وَفُكَّ رِهَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِيِّ الْاَعْلٰى۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

۲۲۹۸/۲۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

۲۲۹۹/۲۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

تیری ذات لائق شکر ہے۔ جو مسلمان صبح کے وقت کلمات تشکر ادا کرے تو اس نے دن کا شکر ادا کیا اور جس نے شام کو یہ کلمات کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کیا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام بستر پر لیٹتے تو یہ دعائیہ کلمات کہتے۔ خداوندا! آسمانوں۔ زمینوں اور ہر چیز کے خالق۔ دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے تورات انجیل اور قرآن کریم کو نازل کرنے والے میں تیری ذات سے ہر برائی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو ہی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے یعنی مواخذہ کرنے والا۔ تیری ذات سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں۔ تو ظاہر ہے تجھ سے برتر کوئی نہیں تو باطن ہے تیرے علاوہ کوئی مخفی نہیں۔ میرے قرضوں کی ادائیگی کا انتظام فرما اور مجھے فقر سے غنی بنا۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے)

حضرت ابوالازہر انماری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر جاتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے میں نے بستر پر کروٹ لی۔ خداوندا میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرما۔ قرضوں کی ادائیگی کرا دے اور مجھ کو اعلیٰ مجلسوں میں جگہ عطا فرما۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے تمام تعریفیں خالق ومالک کے لئے ہیں جس نے مجھے کفایت کی۔ مجھے ٹھکانا عطا کیا۔ اور مجھے کھلایا پلایا وہ ذات جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور بہت کچھ دیا۔ وہ ذات جس نے مجھ پر عطاؤں کے دروازے کھول دیئے اور بہت عطا فرمایا اس رب کی ہر حالت میں تعریف ہے۔ ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والے سب کے معبود میں تجھ سے نار دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب خالد بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نیند نہ

اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَحَكِيْمُ بْنُ ظُهَيْرٍ الرَّاوِيْ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ)

آنے کی شکایت ہو گئی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم بستر پر لیٹو تو دعا کرو۔ خداوندا ساتوں آسمانوں کے بنانے والے اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں اور جو کچھ وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان کے بنانے والے اے شیاطین اور جن کو یہ گمراہ کرتے ہیں کے پیدا کرنے والے مجھے تمام اپنی مخلوق کے شر سے پناہ عطا فرما اور مجھے ہر زیادتی کرنے والے کی زیادتی اور ظلم سے محفوظ فرما۔ تیری پناہ سب سے محفوظ ہے تیری ثنا سب سے بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی معبود حقیقی ہے (جامع ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکیم بن ظہیر کی روایت کردہ حدیث کو بعض راویان حدیث نے ترک کیا ہے)

تیسری فصل

۲۳۰۰ ۳۰ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ کلمات کہے ہم نے صبح کی اور پروردگار عالم کے ملک نے صبح کی خداوندا میں آج کے دن کی فتح و نصرت نور و برکت اور ہدایت طلب کرتا ہوں۔ میں آج کے دن اور اس کے بعد آنے والے دنوں کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اسی طرح شام کے وقت کہے۔

(ابوداؤد)

۲۳۰۱ ۳۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ يَا اَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِيْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ يَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ روزانہ صبح و شام یہ کلمات پڑھتے ہیں: خداوندا تو میرے جسم سماعت اور بصارت کو عافیت عطا فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا ہے اس لیے میں بھی یہ محبوب رکھتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کروں۔

(ابوداؤد)

۲۳۰۲ ۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے ہم نے

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَآخِرَهُ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ۔

صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے ملک نے صبح کی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ کبریائی اور عظمت اللہ کے لئے ہے۔ خلق۔ امر اللہ کے لئے ہیں شب و روز اور ان دونوں میں جو آرام حاصل کرتے ہیں سب اللہ کے لیے ہیں خداوندا اس دن کی ابتداء نیکی کا سبب درمیانی حصہ کو حاجتوں سے نجات کا سبب اور آخری حصہ کو فلاح کا سبب بنا۔ اے سب رحم کرنیوالوں کے زیادہ رحم کرنیوالے (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن سنی کے حوالے سے نقل کیا ہے)

۲۳۰۳ / ۲۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے " ہم نے اسلام کی فطرت پر توحید کے کلمہ پر۔ اپنے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف پر جو مشرکوں میں نہ تھے صبح کی۔"

(احمد۔ دارمی)

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

مخصوص اوقات کیلئے دعائیں

پہلی فصل

۲۳۰۴ / ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ (اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔ خداوندا ہمکو اور ہمیں جو اولاد عطا فرمائے اس کو شیطان سے محفوظ رکھ۔ زن و شوہر کی اس مقاربت سے جو بچہ پیدا ہوگا اسکو شیطان کبھی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔

(متفق علیہ)

۲۳۰۵ / ۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھتے۔ عظیم اور حلیم خالق کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمینوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔

(متفق علیہ)

۲۳۰۶ / ۳ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت دو آدمیوں

جُلُوْسٌ وَّاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۷ ۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَّاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۸ ۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۰۹ ۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ

نے آپس میں ایک دوسرے کو گالی دی۔ ایک شخص اپنے ساتھی کو غصہ میں بہت زیادہ برا بھلا کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں جس کو غصہ کی حالت میں پڑھنے سے غصہ بالکل جاتا رہتا ہے۔ ”اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم“ یہ سن کر صحابہ نے اس سے کہا کیا تم نے وہ نبی علیہ السلام کا فرمان نہیں سنا تو ان صاحب نے کہا کہ میں مجنون نہیں ہوں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالےٰ سے فضل کے طالب ہو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے اور جب گدھے کو رینگتے سنو تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو اونٹ پر سوار ہوتے وقت، تین بار اللہ اکبر پڑھ کر اس آیت کو پڑھتے تھے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری پر ہم کو قدرت عطا فرمائی حالانکہ ہم اس کو مسخر نہیں کر سکتے تھے اور ہمیں ایک دن اپنے رب کی جانب لوٹنا ہے۔ خداوندا ہم اس سفر میں بھلائی اور تقوے اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جو تیری رضا کا سبب ہو۔ خداوندا اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرما۔ اور سفر کی درازی کو مختصر فرما دے خداوندا تو سفر میں ہمارا اور ہماری عدم موجودگی میں اہل وعیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس سفر کی مشقتوں برے حالات اور اہل وعیال میں مصیبت کے عالم میں واپسی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور جب نبی علیہ السلام سفر سے واپس ہوتے تو ان کلمات سے دعا فرماتے ہم واپس ہونیوالے توبہ کرنیوالے اپنے رب کریم کی عبادت کرنے والے اور اسکی حمد کرنیوالے ہیں (مسلم)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو سفر کی مشقتوں واپسی کے مصائب سے، نعمتوں کے بعد کے نقصان سے مظلوم کی بددعا اور واپسی پر اہل وعیال کو بری حالت میں اور عزت میں بگاڑ دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔

وَالْمَالِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۰ ۷ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۱ ۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۲ ۹ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَّاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَآئِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۳ ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۱۴ ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ

(مسلم)

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو کسی منزل پر اترے اور یہ کلمات کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ لیتا ہوں مخلوق کے شر سے۔ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ اپنی اس منزل سے کوچ کر جائے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گزشتہ رات بچھو نے کاٹ لیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی وہ کلمات یہ ہیں میں اللہ تعالیٰ سے اس کے کامل کلمات کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں تو وہ تمہیں ضرر نہ پہنچاتا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو صبح صادق کے وقت ان الفاظ میں دعا فرماتے: اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سننے والے نے سنی اور اس کی بہتر نعمت پر ہمارا اقرار جو اس نے ہم پر فرمائی۔ خداوندا تو ہماری محافظت فرما اور فضل فرما ہم یہ دعا آتش دوزخ سے پناہ حاصل کرنے کیلئے

[illegible]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد۔ حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے آپ راستہ میں ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اس کے بعد فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اقتدار اور حمد کا سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت اور سجدہ کرنے والے ہیں اپنے رب کے لیے اور حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کے لشکر کو تنہا شکست دی۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کے حق میں بددعا کرتے ہوئے یہ کلمات کہے: اے کتاب کے نازل فرمانے والے جلدی

اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حساب لینے والے معبود خداوندا کفار کے لشکر کو شکست سے ہمکنار فرما انہیں شکست دے اور انکے پائے ثبات میں لغزش ڈالدے (متفق علیہ)

۲۳۱۵ ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مہمان ہوئے ہم نے آپکی خدمت میں کھانے کی چیزیں بشمول ملیدہ پیش کیں اسکے بعد آپکی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں تو آپنے انمیں سے کچھ کھائیں اور گٹھلیوں کو انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان دبالیا۔ اور ایک روایت میں اسطرح منقول ہے کہ کھجور کی گٹھلیوں کو اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے وسط میں پشت کی طرف سے لیا اسکے بعد آپکی خدمت میں پانی لایا گیا جو آپنے پیا۔ راوی کہتے ہیں میرے والد نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے تھے تو نبی علیہ السلام سے التجا کی کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں تو آپنے ان الفاظ میں دعا فرمائی خداوندا انہیں جو رزق تو نے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے ان پر رحم کر اور ان کی بخشش فرما۔ (مسلم)

دوسری فصل

۲۳۱۶ ۱۳ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نیا) چاند دیکھتے تو دعائیہ کلمات اس طرح کہتے: خداوندا امن۔ ایمان۔ سلامتی اور اسلام کے ساتھ (زیر سایہ) ہم پر چاند کو نکال دے۔ اے چاند تمہارا ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ (جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)

۲۳۱۷ ۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ)

حضرت عمر و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی شخص کو کسی تکلیف میں مبتلا پاتے تو ان الفاظ میں دعا فرماتے۔ تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ فرمایا جس میں دوسرے کو مبتلا کیا۔ اور بزرگی دینے والے نے مجھے بہتوں پر بزرگی عطا فرمائی۔ اس دعا کو پڑھنے سے وہ مبتلائے آلام نہیں ہوگا (ابن ماجہ نے اس حدیث کو جناب ابن عمر سے روایت کیا لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا کیونکہ عمرو بن دینار راوی قوی نہیں ہے)

۲۳۱۸ ۱۵ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّ مَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَّبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ۔

(مرقات سے منقول ہے)

۲۳۱۹ (۱۶) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۲۰ (۱۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

۲۳۲۱ (۱۸) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی لائق ستائش اور صاحب اقتدار ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے اسکو کبھی موت نہیں آئے گی اسکے دست قدرت میں بھلائی ہے اور ہر چیز پر اسکا اقتدار ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسکے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور دس لاکھ برائیاں اسکے نامۂ اعمال سے مٹائے گا اور اس کا اعزاز دس لاکھ درجہ بلند کرے گا اس کیلئے جنت میں گھر بن جائے گا (ابن ماجہ لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ میں بازار کی بجائے سوق جامع بڑے بازار کا لفظ ہے جہاں خرید و فروخت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا خداوندا میں تجھ سے پوری نعمت کا طلبگار ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا پوری نعمت سے کیا مراد لیتے ہو تو دعا کرنے والے نے کہا اس دعائیہ کلمے سے میں بھلائی کی توقع کرتا ہوں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا نعمت کی تکمیل سے مراد دخول جنت اور دوزخ سے آزادی ہے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام نے ایک اور دعا کرنے والے سے سنا وہ ذوالجلال والاکرام کہہ رہا تھا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تیری دعا قبول ہوئی۔ اب مانگ لے۔ نبی علیہ السلام نے ایک اور شخص کو اسطرح دعا کرتے سنا خداوندا میں تجھ سے صبر کی توفیق طلب کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا تو نے بلا کا سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی نشست میں بیٹھ کر بیکار باتیں کی ہوں تو اس کو چاہیے کہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعائیہ کلمات کہے خداوندا تیری ذات پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتے اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔ اس طرح اس مجلس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے (ترمذی بیہقی دعوات کبیر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سواری کیلئے جانور لایا گیا۔ جب آپ نے رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری کی پشت پر بیٹھے تو الحمد للہ کہا پھر سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پڑھا اس کے بعد پھر الحمد للہ تین مرتبہ اور اللہ اکبر تین مرتبہ کہا پھر یہ کلمات کہے خداوندا تیری ذات پاک ہے میں نے

ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَقُولُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

۲۳۳۲/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَ فِي رِوَايَتِهِمَا لَمْ يَذْكُرْ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ۔

۲۳۳۳/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

۲۳۳۴/۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۳۳۵/۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ

اپنے نفس پر ظلم کیا تو میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی مغفرت کرنے والا نہیں یہ کلمات کہہ کر جناب علیؓ مسکرائے تو لوگوں نے کہا اے امیر المومنین مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے وہی عمل کیا جو سرکار کو کرتے دیکھا تھا میں نے سرکار کو مسکراتے دیکھ کر معلوم کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بندہ جب اپنے رب سے اپنے ۲ طلب کرتا ہے تو رب کریم خوش ہوتا ہے اور اپنے بندے سے فرماتا ہے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی مغفرت نہیں کرتا۔

(گناہوں کی مغفرت)

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی کو رخصت فرماتے تو آپ اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک کہ وہ خود ہاتھ کو نہ چھڑاتا اور ان الفاظ سے دعا کرتے۔ میں نے تیرے دین اور تیرے آخری عمل اور تجھے اللہ کی امان میں دیا دوسری روایت میں اختتامی عمل کے الفاظ منقول ہیں (ترمذی لیکن ابوداؤد اور ابن ماجہ میں آخری عمل کا ذکر نہیں ہے)

حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو اس طرح دعا کرتے تھے میں نے تمہیں اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کی امانت میں دیا۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ میرا سفر کا ارادہ ہے آپ میرے لئے دعائے برکت فرمائیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں پرہیزگاری عطا فرمائے اس میں کچھ زیادتی فرمائیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کی مغفرت فرمائے اس شخص نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اور دعا کریں تو آپ نے فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تم پر آسانی فرمائے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

([illegible])

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا خشیت الٰہی خود پر لازم کر لو اور ہر بلند جگہ

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٢٣٢٦/٢٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

٢٣٢٧/٢٤ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ أَحُوْلُ وَبِكَ أَصُوْلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

٢٣٢٨/٢٥ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

٢٣٢٩/٢٦ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

٢٣٣٠/٢٧ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تکبیر کہو جب وہ شخص مجلس نبوی سے روانہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خداوندا! اسکے سفر کے بُعد کو کم فرما اور سفر کو اسکے لئے آسان فرما۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات کو سفر کرتے تو اس طرح دعا فرماتے اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں تیرے اور تیرے اندر جو برائی ہے اس سے اور تجھ پر جو چلتے ہیں ان سب کے شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں شیر کالے ناگ سانپ، بچھو، شہر میں رہنے والوں، پیدا شدہ اور پیدا ہونے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے موقعہ پر اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا تو میرا قوتِ بازو اور مددگار ہے میں تیری ہی مدد سے جنگی حکمت عملی مرتب کرتا ہوں اور حملہ کرتا ہوں اور تیری نصرت کے سہارے جنگ کرتا ہوں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن کا خوف ہوتا تو آپ اس طرح دعا کرتے خداوندا ہم تجھے دشمن کے مقابل کرتے ہیں اور دشمن کے شر سے تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر جاتے تو ان الفاظ میں دعا کرتے اللہ کے نام کیساتھ جس پر میں نے بھروسہ کیا۔ خداوندا ہم تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم لغزش میں پڑیں یا ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہم پر ظلم ہو یا ہم کسی پر ظلم کریں۔ ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہم پر جہالت کا عمل ہو (نسائی۔ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے۔ لیکن ابوداؤد و ابن ماجہ کی روایت میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی علیہ السلام گھر سے باہر جاتے تو آسمان کی جانب منہ کر کے کہتے خداوندا میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں کج روی کروں یا راہ سے بھٹکایا جاؤں۔ ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ میں ارتکاب جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کا عمل کیا جائے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُوْلُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلٰى قَوْلِهٖ لَهُ الشَّيْطَانُ)

۲۳۳۱ / ۲۸ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لْيُسَلِّمْ عَلٰى أَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

۲۳۳۲ / ۲۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۳ / ۳۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۴ / ۳۱ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

۲۳۳۵ / ۳۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ

جب کوئی شخص گھر سے باہر نکلے تو ان الفاظ میں دعا کرے۔ میں اللہ کا نام لے کر اسکے بھروسے پر نکلا ہوں۔ اسکے سوا نہ تو گناہ سے پھیرنے اور نہ نیک عمل کرنے کی کسی میں طاقت ہے۔ اس شخص سے کہا جاتا ہے تیری راہ راست کی جانب رہنمائی کی گئی۔ تیری ذمہ داری اور تیری حفاظت کا ذمہ لیا گیا۔ اس طرح شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اس وقت ایک شیطان دوسرے سے کہتا ہے کہ اب تو اس شخص کو کس طرح اذیت دے گا جبکہ اس کو ہدایت دی گئی اس کی حفاظت کی گئی اور تیرے شر سے بچایا گیا (ابو داؤد لیکن جامع ترمذی نے صرف شیطان کی دوری تک روایت کیا)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو تو اس طرح دعا کرے خداوندا میں گھر میں داخل ہونے اور باہر جانے میں خیر طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اسی پر بھروسہ کیا۔ اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی شدہ کے لئے اس طرح دعا فرماتے اللہ تعالیٰ تجھے برکتیں عطا فرمائے اور تم دونوں پر برکتیں نازل کرے اور تم دونوں میں اتفاق پیدا فرمائے (احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ انکے دادا سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شادی کرے یا غلام کو خریدے تو اس طرح دعا کرے خداوندا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور جس بھلائی پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی اور اس کے شر سے اور جس پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی پناہ مانگتا ہوں اور جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کو پکڑ کر بھی اسی طرح دعا کرے۔ اور ایک روایت کے مطابق عورت اور خادم کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا کرے (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو بکرۃ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت زدہ کے لئے دعائیہ کلمات یہ ہیں خداوندا میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں مجھے اپنے نفس پر ایک لمحہ بھی قبضہ نہ دے اور میری حالت کو درست فرما تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

(ابو داؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّي وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ غموں کا مارا اور قرض کے بوجھ سے نڈھال ہوں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں ایسی بات نہ سکھاؤں جو تمہارے غموں کو دور کر کے قرض سے نجات دلائے! اس شخص نے کہا بیشک آپ فرمائیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم صبح وشام یہ دعا پڑھو۔ خداوندا میں تجھ سے غم اور تفکرات سے عجز اور سستی سے بزدلی اور کنجوسی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے مالک و مولیٰ میں قرض اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ راوی نے کہا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق صبح وشام ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے غموں کو بھی دور کیا اور قرض سے بھی نجات عطا فرمائی (ابوداؤد)

۲۳۳۶ ۳۳ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَاءَهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرٍ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِي بَابِ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک مکاتب (غلام) نے آکر کہا کہ میں اپنی کتابت (شرائط آزادی) سے عاجز آگیا ہوں میری مدد کریں۔ جناب علی کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں تمہیں وہ کلمات بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلاتے تھے اگر تم پر پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کی سبیل کردے گا۔ تم اس طرح دعا کرو خداوندا مجھے حلال کا رزق عطا فرما اور حرام روزی سے بے پروا کردے اور مجھے اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔

(ترمذی۔ دعوات کبیر اور جناب جابر کی حدیث اذا سمعتم نباح الکلاب فی باب تغطیۃ الاوانی انشاء اللہ تعالیٰ کے ذیل میں نقل کریں گے)

تیسری فصل

۲۳۳۷ ۳۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف رکھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات پڑھتے تھے میں نے آپ سے ان کلمات اور ان کی حیثیت کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم بھلائی کی باتیں کرو گی تو یہ کلمات قیامت تک کے لیے اس پر مہر ہو جائیں گے اور اگر بری باتیں کرو گی تو یہ کلمات کفارہ بن جائیں گے وہ کلمات اس طرح ہیں۔ رب کریم تیری ذات پاک تو لائق حمد ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (نسائی)

۲۳۳۸ ۳۵ وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ اٰمَنْتُ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے میں اس ذات پر ایمان لایا جس

بِالَّذِیْ خَلَقَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِشَھْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَھْرِ كَذَا۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

٢٣٣٩
٣٦ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ ھَمُّہٗ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اَلْھَمْتَ عِبَادَكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ مَكْنُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجِلَآءَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ مَا قَالَھَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْھَبَ اللّٰہُ غَمَّہٗ وَاَبْدَلَہٗ بِہٖ فَرَجًا۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

٢٣٤٠
٣٧ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

٢٣٤١
٣٨ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَہٗ اَمْرٌ یَقُوْلُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَیْسَ بِمَحْفُوْظٍ)

٢٣٤٢
٣٩ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قُلْنَا یَوْمَ الْخَنْدَقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ مِنْ شَیْءٍ نَّقُوْلُہٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰہُ وُجُوْہَ اَعْدَآئِہٖ بِالرِّیْحِ وَھَزَمَ اللّٰہُ بِالرِّیْحِ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

٢٣٤٣
٤٠ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ

نے مجھ کو پیدا فرمایا یہ کلمات بھی تین مرتبہ فرماتے۔ پھر فرماتے اس خدا کی حمد ہے جو ماہ گزشتہ کو لے گیا اور یہ مہینہ عطا فرمایا۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زیادہ متفکر ہو وہ اس طرح دعا کرے خداوندا میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہوں تیرے زیر اقتدار ہوں میری پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے مجھ پر تیرا حکم جاری ہے تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو نے خود کو مسمیٰ کیا یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اپنے بندوں میں سے کسی کو بتایا یا پردہ غیب میں جو اختیار کیا کہ قرآن کریم کو میرے قلب کی بہار میرے غموں کا مداوا بنا دے جب بندہ اس طرح دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور کر دیتا ہے اور پریشانیوں کو آسائیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔

(رزین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارا معمول یہ تھا کہ جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر پڑھتے اور نیچے اترتے تو تسبیح بیان کرتے تھے

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں اس طرح دعا فرماتے تھے اے حی و قیوم میں تیری رحمت سے مدد طلب کرتا ہوں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب اور غیر محفوظ بتایا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن ہم (صحابہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اب تو دل گردن تک آگئے ہیں (پریشانی کی حالت کا بیان) کیا کوئی ایسی دعا ہے جس کو ہم پڑھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! اس طرح دعا کرو خداوندا ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی کر اور خوف سے امان دے۔ ابوسعید خدری رضی فرماتے ہیں۔ ہوا کی تیزی سے دشمنوں کے چہرے پھر گئے اور اس ہوا نے دشمن کو شکست دیدی۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں جاتے تو یہ کلمات فرماتے۔ اللہ کا نام لیکر یہاں آتا ہے۔ [illegible] اس بازار اور جو کچھ اس بازار [illegible] طلب کرتا

بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔

(رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ)

ہیں اور اس کے شر اور جو اس میں برائی ہے اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ خداوندا میں پناہ مانگتا ہوں اس مصیبت سے جو یہاں پہنچنے والی ہو۔

(بیہقی دعوات کبیر)

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

پناہ طلب کرنے کا بیان

پہلی فصل

۲۳۴۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[1] تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت کی مشقت، بد بختی آنے، تقدیر کی برائی اور دشمنوں کی مسرت سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔

(متفق علیہ)

۲۳۴۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[2] یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تفکرات۔ غم۔ بیچارگی۔ سستی بزدلی۔ کنجوسی۔ قرض اور دشمنوں کے غلبے سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(متفق علیہ)

۲۳۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[3] یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے سستی طول عمر قرض اور گناہ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میں دوزخ کے عذاب آگ کے نقصانات۔ قبر کے فتنہ اس کی برائیوں۔ دجال کے فتنوں اور اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ خداوندا میرے دل کو پاکیزہ کر دے جس طرح کہ میلا کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے۔ خداوندا میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا ہی بُعد پیدا کر دے جیسا کہ تو نے مشرق و مغرب میں بُعد رکھا ہے۔

(متفق علیہ)

۲۳۴۷ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[4] یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے بیکسی، سستی۔ بزدلی۔ بخل۔ طول عمر اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میرے نفس کو تزکیہ عطا فرما اور اس میں خشیت پیدا کر خداوند

أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو بہترین تزکیہ فرمانے والا کارساز اور مالک مطلق ہے۔ خداوندا! میں تجھ سے نفع نہ دینے والے علم اور ایسے دل سے جس میں خوف (خدا) نہ ہو اور ایسے نفس سے جس میں سیری نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم)

۲۳۴۸ [۵] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی خداوندا! میں تجھ سے نعمت کے زائل ہونے سکون کے ختم ہونے، ناگہانی عذاب اور تیرے غضب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)

۲۳۴۹ [۶] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے خداوندا! میں تجھ سے اپنے اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا ہے یا نہیں کیا پناہ مانگتا ہوں۔

(مسلم)

۲۳۵۰ [۷] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوندا! میں نے تیرے اسلام کو قبول کیا تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع ہوا تیری مدد سے میں نے جنگ کی۔ خداوندا! میں تیری عزت و جلال کی پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہ نہ کرنا۔ تو ایسا زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی جبکہ جن و انس کو موت آئے گی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۳۵۱ [۸] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا! میں ان چار باتوں سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ایسے علم سے جو نافع نہ ہو ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو ایسے نفس سے جسکو کبھی سیری نہ ہو۔ اور ایسی دعا سے جو مقبول نہ ہو (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، جامع ترمذی نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کیا اور نسائی نے دونوں راویوں سے روایت کیا ہے)

۲۳۵۲ [۹] وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ بزدلی۔ کنجوسی۔ بری عمر سینہ

وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

۲۳۵۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
۱۰
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ
الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ
اُظْلَمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

۲۳۵۴ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
۱۱
کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ
وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

۲۳۵۵ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
۱۲
کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ
بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ
الْبِطَانَةُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۵۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
۱۳
وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ
الْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

۲۳۵۷ وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی
۱۴
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْکَرَاتِ
الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۲۳۵۸ وَعَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ
۱۵
قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِیْذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ
قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ
وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

۲۳۵۹ وَعَنْ اَبِی الْیَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
۱۶
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ

کے فتنے اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں فقر، معاشی کمی اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں خداوندا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے اختلاف نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں فاقہ سے پناہ طلب کرتا ہوں کیونکہ وہ برا ہمزاد ہے اور میں خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری عادت ہے۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں برص۔ جذام۔ جنون اور بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوندا میں برے اخلاق واعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ترمذی)

حضرت شتیر بن شکل بن حمید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیں جس کا میں ورد کروں تو آپ نے فرمایا (اس طرح دعا کرو) خداوندا میں اپنی سماعت بصارت۔ نطق۔ قلبی اور مادہ مردمی کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے پناہ

الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَالْغَمِّ)

۲۳۶۰/۱۷ وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَبَعٍ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

۲۳۶۱/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيذِي بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۶۲/۱۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۶۳/۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ

طلب کرتا ہوں کہ میں کسی چیز سے دب کر مروں۔ بلند جگہ سے گرنے غرق ہو کر اور جل کر مرنے سے . . . . ۔ خلاو بلا میں طول عمر سکرات کے وقت شیطان کے بہکانے۔ میدان جنگ سے بھاگ آنے اور سانپ کے ڈسنے کی موت سے پناہ مانگتا ہوں (ابو داؤد، لیکن صاحب نسائی نے غم کے لفظ کا بھی اضافہ کیا ہے)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ایسے لالچ سے پناہ طلب کرو جو نقصان کی طرف لے جاتا ہو۔

(احمد، بیہقی۔ دعوات کبیر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا اے عائشہ اس کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ یہ پوشیدہ ہونے کے بعد تاریکی کا سبب بنتا ہے۔

(ترمذی)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا تم دن میں کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو تو میرے والد نے کہا سات کی جن میں سے چھ زمین پر ہیں اور ایک آسمان پر۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم امید اور خوف میں کس سے رجوع ہوتے ہو۔ میرے والد نے کہا آسمان والے سے نبی علیہ السلام نے فرمایا اے حصین اگر تم اسلام قبول کر لو تو میں تمہیں ایسی دو باتیں بتاؤں جو تمہارے لیے منفعت بخش ہوں گی۔ میرے والد نے جب اسلام قبول کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ اب مجھے وہ باتیں بتا دیں جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا یہ دعا کرو خداوندا میرے دل میں ہدایت ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ (ترمذی)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو وہ اس طرح دعا کرے :۔ میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ اس کے غضب اور سزا اور اس کے بندوں کے شر اور اپنی ذات پر شیطانوں کے تسلط اور ان کی اپنے پاس موجودگی

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وُّلْدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ)

۲۳۶۴ ۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

سے پناہ طلب کرتا ہوں ان کلمات کو پڑھنے سے شیطان کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔ جناب عبداللہ بن عمرو دعائیہ کلمات اپنے بچوں کو یاد کراتے تھے اور کاغذ پر لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔

(ابوداؤد الفاظ حدیث بحوالہ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت یہ التجا کرتی ہے خداوندا اس کو جنت میں داخل کر دے اور جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگے تو دوزخ درخواست کرتی ہے۔ خداوندا اس کو آگ سے محفوظ فرما دے۔

(ترمذی۔ نسائی)

تیسری فصل

۲۳۶۵ ۲۲ عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۲۳۶۶ ۲۳ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۳۶۷ ۲۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب کعب احبار کہتے تھے کہ اگر میں یہ چار کلمات نہ کہتا تو یہودی مجھے گدھا بنا ڈالتے جب ان سے معلوم کیا گیا وہ کلمات کیا ہیں تو انہوں نے بتایا "میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات سے جس سے بڑا اور کوئی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان جامع ومانع کلمات کے ساتھ جن سے نیک و بد کوئی تجاوز نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس اسماء صفات کیساتھ جنکو میں جانتا ہوں یا انکا علم نہیں رکھتا۔ اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسکو اسنے پیدا کیا اس کو پھیلایا اور اپنی حکمت سے قطع و برید کی۔ (مالک)

حضرت مسلم بن ابی بکرہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میں کفر۔ فقر اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔ مسلم کہتے ہیں کہ میں بھی یہ دعائیہ کلمات پڑھنے لگا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے یہ دعا کہاں سے سیکھی تو میں نے کہا آپ سے اس وقت انہوں نے بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے (نسائی لیکن جامع ترمذی نے ہر نماز کے بعد کے الفاظ نقل نہیں کئے لیکن امام احمد نے الفاظ حدیث میں ہر نماز کے بعد کا تذکرہ کیا ہے)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے سنا خداوندا میں کفر اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں

وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ایک مرتبہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کفر اور قرض کو برابر سمجھتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! دوسری روایت کے مطابق یہ دعا اس طرح منقول ہے خداوندا میں کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں ایک شخص نے کہا کیا یہ دونوں برابر ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! (نسائی)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَآءِ

جامع دعائیں

پہلی فصل

۲۳۶۸ ۱ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ان الفاظ سے دعا فرماتے تھے خداوندا میری ان خطاؤں میری لاعلمی اور میرے اپنے کاموں میں اسراف اور میری کمزوریوں کو جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان سب کو بخش دے خداوندا میری بیجا کوششوں بیہودہ گوئی قصداً اور بلاقصد مجھ سے سرزد ہونے والی غلطیوں کو معاف فرما دے۔ خداوندا میرے اگلے پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو جن کو تو خوب جانتا ہے معاف فرما دے تیری ذات پیش منظر اور پس منظر میں ڈالنے والی ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (متفق علیہ)

۲۳۶۹ ۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا دین کو میرے لئے بہتر اور آسان فرما۔ جو میرے کاموں کا نگران ہے اور دنیا کو میرے لئے بہتر کر دے جس میں میرے لئے معاش ہے اور آخرت کو میرے لئے بہتر فرما کیونکہ مجھے وہیں لوٹنا ہے۔ میری دنیاوی زندگی میں ہر کار خیر کی زیادتی فرما اور میری موت کے ہر شر سے مجھے راحت عطا فرما۔

(مسلم)

۲۳۷۰ ۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے خداوندا میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری حرام روزی سے باز رہنے اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

۲۳۷۱ ۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۷۲/۵ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۷۳/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح دعا کرو خداوندا مجھے ہدایت عطا فرما مجھے سیدھا رکھ آپ نے فرمایا کہ ہدایت سے سیدھے راستہ کا تصور کرو اور سیدھا رکھنے سے نظر کی راستی کا تصور رکھو۔ (مسلم)

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام لاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے اور اس سے فرماتے کہ ان الفاظ سے دعا کرو" خداوندا میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت عطا فرما مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعائیہ کلمات اکثر یہ ہوتے تھے خداوندا ہمیں دنیا اور آخرت میں نیکیاں عطا فرما اور ہمیں عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۳۷۴/۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۷۵/۸ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے خداوندا میری مدد فرما اور میرے مقابلہ میں دشمنوں کی مدد نہ کر۔ مجھ کو فتح عطا فرما اور مجھ پر کسی کو غلبہ نہ دے۔ میرے لئے تدبیر فرما میرے مقابل کی تدبیر میں مدد کر مجھے ہدایت دے اور اس کو مجھ پر آسان کر دے اور جو مجھ سے بغاوت کرے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما اے میرے رب تو مجھے اپنا شکر کرنے والا۔ اپنا ذکر کرنے والا۔ اپنا مطیع۔ اپنی جانب رجوع ہونے والا۔ تجھ سے عاجزی کرنے والا اور تجھ سے تضرع کرنے والا بنا۔ خداوندا میری توبہ کو قبول فرما۔ میرے گناہوں کو دھو ڈال۔ میری دعا کو قبولیت عطا فرما میری بات کو سچا کر میرے قلب کو ہدایت عطا فرما اور میرے قلب کی سیاہی کو دور فرما۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے تو ان پر گریہ طاری ہوا پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی سے عفو اور عافیت طلب کرو کیونکہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر اور کوئی دولت عطا نہیں ہوتی۔

وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا۔

۲۳۷۶ [۹] وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

۲۳۷۷ [۱۰] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۷۸ [۱۱] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا

ابن ماجہ لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن اور غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے تو آپ نے فرمایا پروردگار سے سکون اور دنیا و آخرت کے کاموں میں معافی طلب کر۔ اس شخص نے دوسرے دن آکر یہی سوال کیا تو آپ نے وہی جواب دیا پھر تیسرے دن آکر اس نے وہی سوال کیا تو آپ نے وہی جواب دیکر فرمایا جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات مل گئی تو فلاح حاصل ہو گئی۔

(ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث حسن اور غریب ہے)

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا میں یہ کلمات فرماتے تھے خداوندا مجھے اپنی محبت اور جس کی محبت مجھے تیرے ساتھ نفع پہنچائے عطا فرما خداوندا تو نے مجھے میری پسندیدہ چیز عطا فرمائی جس کو تو محبوب رکھتا ہے۔ اس کو میرے لئے تقویت کا سبب بنا دے اور اے پروردگار میری پسندیدہ چیز جس کو تو نے مجھ سے سمیٹ دیا ہے اور جسکو تو محبوب رکھتا ہے اس سے مجھے بے نیاز کر دے (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اٹھتے تو ان کلمات کے ساتھ حاضرین (صحابہ) کے لئے دعا فرماتے۔ خداوندا تو ہمیں اپنی اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی طاعت کی اتنی توفیق دے جس کے سبب تو ہم کو داخل جنت فرمائے اور ہمیں اتنا یقین عطا کر کہ دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں خداوندا زندگی میں ہمیں اچھی سماعت بصارت اور قوت عطا فرما جو ہماری دنیا سے واپسی پر ہمارے ساتھ ہوں اور ہماری کینہ کشی کو ہمارے دشمنوں کیلئے کر دے اور جو ہم پر ظلم کرے ہمیں اس پر غلبہ عطا فرما اور دنیا کو ہمارے دین اور ہمارے علم کے لئے مرکز آزمائش نہ بنا اور جو ہم پر رحم نہ کرے اس کو ہم پر

وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۲۳۷۹/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ بِمَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

۲۳۸۰/۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

غلبہ نہ عنایت کر۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا جو علم تو نے مجھے عطا فرمایا اس سے مجھے نفع عطا فرما میرے علم میں زیادتی کر اور مجھے علم نافع عطا فرما۔ ہر حالت میں اللہ کی حمد ہے اور میں دوزخیوں کی سی حالت سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ سے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی تھی ایک مرتبہ نزول وحی کے وقت ہم آپ کے پاس ٹھہرے رہے جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی علیہ السلام نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دعا فرمائی خداوندا ہم میں افزائش فرما کمی نہ کر ہم کو عزت عطا فرما ذلیل نہ کر۔ ہمیں بھلائی عطا فرما اس میں کمی نہ کر ہم کو بزرگی عطا فرما ہم پر کسی کو بزرگ نہ کر۔ ہم کو راضی کر اور راضی رہ ہم سے دعا کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو ان پر عامل ہوگیا۔ وہ داخل جنت ہوگا اس کے بعد قد افلح المؤمنون سے لے کر دس آیات کی تلاوت فرمائی (احمد ترمذی)

تیسری فصل

۲۳۸۱/۱۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے عافیت کی دعا فرمادیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کردوں اور چاہو تو اس پر صبر کرلو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نابینا نے کہا آپ دعا فرمادیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرکے یہ دعا پڑھو۔ خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے میں آپ کے ذریعے اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ وہ حاجت کو پورا فرمادے خداوندا نبی علیہ السلام کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرمالے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

۲۳۸۲/۱۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۳۸۳/۱۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَأَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَّا عَلَى ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي غَيْرَ أَنَّهُ كَنّٰى عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۲۳۸۴/۱۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے۔ خداوندا میں تیری اور تیرے چاہنے والوں کی محبت طلب کرتا ہوں اور ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو تیری محبت تک رسائی کرا دے۔ اے مالک و مولیٰ اپنی محبت کو میری اپنی ذات۔ مال۔ اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی کی محبت پر فوقیت عطا فرما۔ نبی علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ اس طرح فرماتے تھے کہ جناب داؤد بہت زیادہ عبادت کرنیوالا ہے (جامع [illegible] یہ حدیث حسن غریب ہے)

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عمار بن یاسر نے ایک مرتبہ ہمارے ساتھ نماز ادا کی۔۔۔ تو نہایت مختصر نماز پڑھی تو لوگوں نے کہا کہ آپ نے ہلکی اور مختصر نماز پڑھائی۔ جناب عمار نے فرمایا کوئی بات نہیں میں نے اس دوران کئی دعائیں مانگی ہیں جن کو میں نے نبی علیہ السلام سے سنا تھا۔ جب نبی علیہ السلام کھڑے ہو گئے تو آپ کے پیچھے ایک صاحب چلے جو میرے والد تھے وہ خاموشی سے چلتے رہے لیکن بعد میں اس دعا کے متعلق معلوم کیا اور آ کر اپنی قوم کو وہ دعا بتائی (الفاظ دعا) خداوندا میں تیرے عالم الغیب ہونے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے موت دیدے جب تیرے علم میں میرے لیے موت بہتر ہو۔ اے اللہ میں غیب و شہادت میں تیرے خوف کا سوال کرتا ہوں اور غم و سرور میں تجھ سے کلمۂ حق کہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں مالداری اور غربت میں تجھ سے میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعمت طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو ہمیشہ رہے۔ اور قضاء کے بعد تیری رضا چاہتا ہوں اور مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک کا طالب ہوں مالک و مولیٰ میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت طلب کرتا ہوں تیری لقاء شوق کا ایسے انداز میں طالب ہوں کہ نہ میں تو فتنے میں پڑوں اور نہ نقصان اٹھاؤں خداوندا ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما۔ اور ہمیں سیدھا چلنے والوں کا راہنما بنا (نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد اس طرح دعا فرماتے خداوندا میں تجھ سے

نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

٢٣٨٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ
١٨ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِي أُعْظِمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نُصْحَكَ
وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٢٣٨٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
١٩ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَ
الْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ۔

٢٣٨٧ وَعَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
٢٠ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ
النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ وَ
عَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا
تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔
(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

٢٣٨٨ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
٢١ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ
مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ
كُنْتُ أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ
فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهُ وَلَا تَسْتَطِيْعُهُ أَفَلَا قُلْتَ
اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٣٨٩ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
٢٢ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا
وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا
يُطِيْقُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

نفع دینے والے علم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

(احمد ابن ماجہ۔ بیہقی دعوات کبیر)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہے جس کو میں کبھی ترک نہیں کرتا وہ یہ ہے خداوندا مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرا خوب شکر کروں اور بہت زیادہ ذکر کروں تیرے احکامات کی پابندی کروں اور تیری نصیحت کو یاد رکھوں (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے خداوندا میں تجھ سے صحت عفت (پرہیزگاری) حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں (دعوات کبیر)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا۔ خداوندا میرے قلب کو نفاق سے میرے عمل کو ریاکاری سے میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے محفوظ فرما دے اے مالک و مولیٰ تو آنکھ کی خیانت اور دل کے حال کو جانتا ہے۔

(دعوات کبیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے یہ صاحب طویل العمری کی وجہ بہت کمزور اور پرندہ کی طرح کمزور ہو گئے تھے ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کی تھی تو اس مریض نے کہا میں رب کریم کی بارگاہ میں دعا کرتا تھا خداوندا اگر تو مجھے آخرت میں عذاب دینا چاہتا ہے تو مجھے دنیا ہی میں جلد عذاب دے دے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اس کی طاقت اور استطاعت تو نہیں رکھتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی خداوندا تو مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائی سے ہمکنار کر اور ہمیں نار دوزخ سے محفوظ فرما راوی کہتے ہیں اس مریض نے اس طرح دعا کی تو اللہ نے اسکو صحت عطا فرمائی (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے صحابہ نے عرض کیا اپنے نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا نفس کو ایسی آفتوں میں مبتلا کرے جسکی طاقت نہ ہو

فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ بیہقی در شعب الایمان) جامع ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے)

~~۲۳۹۰~~ ۲۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ [illegible] عَلَانِيَتِي [illegible] أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دعا تعلیم فرمائی [illegible] ظاہر کو آراستہ کرے [illegible] وہ بہتری طلب کرتا ہوں جو تو لوگوں کے مال و منال میں مرحمت فرماتا ہے جو نہ گمراہ ہوتے ہیں اور نہ گمراہ کرتے ہیں۔

(ترمذی)

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

ارکانِ حج کا بیان

پہلی فصل

۲۳۹۱ ۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔ ایک شخص نے سوال کیا؟ یا رسول اللہ ہر سال؟ یہ سن کر نبی علیہ السلام خاموش رہے تو اس نے اپنے سوال کا تین مرتبہ اعادہ کیا۔ بعد میں آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج تم پر لازم ہوجاتا جو تمہاری استطاعت سے باہر ہوتا۔ آپ نے فرمایا جس بات سے میں صرف نظر کروں تو اس پر اصرار نہ کرو پہلے لوگوں کے لوگ اپنے نبیوں سے سوالات کی کثرت اور اختلافات کی وجہ سے ہلاک ہوئے جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو استطاعت کے مطابق عمل کرو اور جب کسی بات سے منع کروں تو اسکے کرنے سے رک جاؤ۔ (مسلم)

۲۳۹۲ ۲ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان (لانا) سائل نے معلوم کیا اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ عرض کی گئی کہ اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا مقبول حج (متفق علیہ)

۲۳۹۳ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کیلئے حج کیا اور اسکے درمیان کوئی غلط اور گناہ کا کام نہیں کیا تو وہ اسطرح واپس ہوگا جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت تھا (متفق علیہ)

٢٣٩٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [٤] اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کا درمیانی عرصہ گناہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کی جزا جنت ہے۔

(متفق علیہ)

٢٣٩٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [٥] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔

(متفق علیہ)

٢٣٩٦ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [٦] لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَآءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحاء میں ایک قافلہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا تم کون ہو تو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں قافلہ والوں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا آپ کا تعارف کیا ہے تو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس وقت ایک عورت نے بچہ کو اٹھا کر معلوم کیا کہ اس کیلئے حج ہے تو آپ نے فرمایا ہاں لیکن اجر کا ثواب تمہیں ملے گا (مسلم)

٢٣٩٧ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ [٧] يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے فرائض میں ایک فریضہ حج میرے والد پر لازم ہو گیا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں انکی طرف سے حج کر دوں تو آپ نے فرمایا ہاں (راوی کہتے ہیں یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے (متفق علیہ)

٢٣٩٨ وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [٨] وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَآءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی لیکن اس کا انتقال ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے اس نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا اب اللہ کے قرض کو ادا کرو اس کو ادا کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

(متفق علیہ)

٢٣٩٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [٩] وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَّلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِيْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ غیر عورتوں کے ساتھ تخلیہ میں نہ بیٹھیں اور عورتیں محرم کے علاوہ کسی کے ساتھ سفر میں نہ جائیں۔ اس وقت ایک صحابی نے کہا کہ میرا نام تو فلاں فلاں غزوہ کے لئے مقرر ہوا ہے اور میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو (متفق علیہ)

۲۴۰۰ / ۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے لئے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (متفق علیہ)

۲۴۰۱ / ۱۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت بغیر محرم کے ایک رات اور دن کا سفر نہ کرے۔

(متفق علیہ)

۲۴۰۲ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ (میقات) ذوالحلیفہ (موجودہ نام بیر علی) شام والوں کے لئے جحفہ نجدیوں کیلیے قرن منازل یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ مقامات ان لوگوں کے لیے ہیں جو ان کی حدود میں رہتے ہیں یا جو شخص غیر علاقوں سے ان کی جانب گزر کر آئیں اور ان کی حدود سے باہر رہتے ہوں انکی حدود میں رہنے والے شخص اگر حج وعمرہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کیلئے اسکا گھر میقات ہے اور یہ حکم تمام مواقیت کیلئے ہے یہاں تک کہ مکہ کے رہنے والے بھی وہیں سے احرام باندھیں گے (متفق علیہ)

۲۴۰۳ / ۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مدینہ والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ایک راستے ذوالحلیفہ ہے اور دوسرے راستہ سے جحفہ ہے، عراقیوں کے لئے میقات ذات عرق ہے نجدیوں کے لئے قرن اور یمنیوں کے لئے یلملم ہے۔

(مسلم)

۲۴۰۴ / ۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا اور یہ تمام عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں ہوئے سوائے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر دوسرا عمرہ اس کے اگلے سال اور ایک عمرہ کے لئے جعرانہ سے جنگ حنین کے بعد اموال غنیمت کی تقسیم سے فارغ ہو کر روانہ ہوئے یہ تین عمرے ذی القعدہ میں ایک عمرہ حج کے ساتھ (ذی الحجہ میں)

(متفق علیہ)

۲۴۰۵ / ۱۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ثُمَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی القعدہ کے مہینہ میں عمرہ کیا (بخاری)

دوسری فصل

٢٤٠٦/١٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے جناب اقرع بن حابس نے کھڑے ہوکر معلوم کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا جس کو تمہارے لئے ہر سال پورا کرنا مشکل ہو جاتا اب حج عمر میں صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے اور جو زیادہ مرتبہ کرے تو نفل ہے (احمد، نسائی، دارمی)

٢٤٠٧/١٧ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُولٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسی سواری کا مالک ہو جو اسکو خانہ کعبہ تک پہنچا دے یا اس کے پاس اخراجات سفر ہوں اسکے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر ارشاد ربانی ہے اور اللہ کیلئے ان لوگوں پر حج لازم ہے جو زادراہ کی کفالت کرسکیں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا اور اسکی سند محل نظر ہے کیونکہ ہلال بن عبداللہ مجہول اور حارث ضعیف الحدیث ہیں)

٢٤٠٨/١٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں صرورت نہیں ہے (صلاحیت کے باوجود حج و نکاح نہ کرنا) (ابوداؤد)

٢٤٠٩/١٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا حج کا ارادہ ہو وہ اسکو پورا کرنے میں عجلت کرے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

٢٤١٠/٢٠ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج و عمرہ یکے بعد دیگرے کرو کیونکہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جسطرح بھٹی میں لوہے سونے اور چاندی کا میل صاف ہو جاتا ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں (ترمذی، نسائی) جبکہ احمد اور

أحمد وابن ماجة عن عمر إلى قوله خبث الحديد)

۲۴۱۱ وعن ابن عمر قال جاء رجل إلى النبي صلى
۲۱
الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما يوجب الحج
قال الزاد والراحلة۔ (رواه الترمذي)

۲۴۱۲ وعنه قال سأل رجل رسول الله صلى الله
۲۲
عليه وسلم فقال ما الحاج قال الشعث التفل
فقام آخر فقال يا رسول الله أي الحج أفضل قال
العج والثج فقام آخر فقال يا رسول الله ما السبيل
قال زاد وراحلة۔ (رواه في شرح السنة وروى ابن
ماجة في سننه إلا أنه لم يذكر الفصل الأخير)

۲۴۱۳ وعن أبي رزين العقيلي أنه أتى النبي
۲۳
صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن أبي
شيخ كبير لا يستطيع الحج والعمرة ولا الظعن
قال حج عن أبيك واعتمر۔
(رواه الترمذي وأبو داود والنسائي وقال الترمذي
هذا حديث حسن صحيح)

۲۴۱۴ وعن ابن عباس قال إن رسول الله صلى
۲۴
الله عليه وسلم سمع رجلا يقول لبيك عن شبرمة
قال من شبرمة قال أخ لي أو قريب لي قال أحججت
عن نفسك قال لا قال حج عن نفسك ثم حج عن
شبرمة۔ (رواه الشافعي وأبو داود وابن ماجة)

۲۴۱۵ وعنه قال وقت رسول الله صلى الله عليه
۲۵
وسلم لأهل المشرق العقيق۔
(رواه الترمذي وأبو داود)

۲۴۱۶ وعن عائشة أن رسول الله صلى الله
۲۶
عليه وسلم وقت لأهل العراق ذات عرق۔
(رواه أبو داود والنسائي)

۲۴۱۷ وعن أم سلمة قالت سمعت رسول الله
۲۷
صلى الله عليه وسلم يقول من أهل بحجة أو عمرة

ابن ماجہ نے حضرت عمر سے صرف لوہے کے میل تک روایت کیا ہے۔)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ حج کی فرضیت کے اسباب کیا ہیں تو آپ نے فرمایا سامان سفر اور سفر کی سہولت کا موجود ہونا۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حج اور حج کرنے کی تعریف کیا ہے آپ نے فرمایا بغیر خوشبو لگائے سر کے بالوں کو پراگندہ رکھنا ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ کونسا حج افضل ہے آپ نے فرمایا بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھنا اور قربانی کرنا اسی دوران ایک اور سائل نے کھڑے ہو کر سوال کیا یا رسول اللہ (قرآن میں) سبیل سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا زاد راہ اور سواری (شرح السنۃ لیکن صاحب ابن ماجہ نے آخری الفاظ نقل نہیں کیے)

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد بوڑھے ہوگئے ہیں اور نہ تو سواری پر سوار ہوسکتے ہیں نہ حج و عمرہ کرسکتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے والد کی طرف سے حج و عمرہ کرلو۔
(ابوداؤد۔ نسائی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی جانب سے لبیک پکارتے سن کر اس سے دریافت فرمایا شبرمہ کون ہے؟ تو اس شخص نے کہا میرا بھائی یا رشتہ دار (شک راوی) نبی علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنا حج کر چکے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں تو سرکار دوعالم نے فرمایا پہلے اپنا حج کرو اسکے بعد شبرمہ کی جانب سے حج کرو (شافعی ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کے رہنے والوں کے لئے میقات عقیق مقرر فرمایا (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے میقات ذات عرق مقرر فرمایا۔
(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس شخص نے حج و عمرہ کے لئے

مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۳۱۸/۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَإِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یمن والوں کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ حج کیلئے آتے تو اپنے ساتھ زادراہ نہ لاتے اور یہاں آکر بھیک مانگتے اور کہتے کہ ہم تو متوکل ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا زادراہ لیکر چلو اور بہتر زادراہ تقویٰ ہے۔ (بخاری)

۲۳۱۹/۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ عورتوں پر جہاد ہے تو آپ نے فرمایا ہاں ایسا جہاد جس میں جنگ وجدل نہیں وہ حج وعمرہ ہے (ابن ماجہ)

۲۳۲۰/۳۰ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج کی ادائیگی میں نہ تو کوئی ظاہری حاجت مزاحم ہوئی نہ وہ بیماری یا حاکم کے جبر کی وجہ سے رکا بلکہ بلاوجہ حج نہ کیا اب اس کو چاہیے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی)

۲۳۲۱/۳۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی اور اگر مغفرت چاہیں گے تو بخشے جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

۲۳۲۲/۳۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ الْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان تین ہیں۔ مجاہد حج یا عمرہ کرنے والا۔ (نسائی۔ شعب الایمان)

۲۳۲۳/۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهٗ فَإِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَهٗ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اور اپنے لئے اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے بخشش کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے (احمد)

۲۴۲۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
۳۴
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ
مَاتَ فِیْ طَرِیْقِهٖ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَ
الْمُعْتَمِرِ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج۔ عمرے یا جہاد کے ارادے سے گھر سے چلا اور راستہ میں اس کو موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اس کو غازی حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان)

بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِیَةِ

احرام اور تلبیہ (لبّیک) کا بیان

پہلی فصل

۲۴۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
۱
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ
قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْهِ مِسْكٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ
اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور احرام کھولتے تو طواف سے پہلے بھی ایسی خوشبو لگاتی جس میں مشک شامل ہوتا۔ گویا کہ میں آپ کی مانگ میں اس خوشبو کے اثرات دیکھتی حالانکہ آپ احرام کی حالت میں ہوتے تھے۔

(متفق علیہ)

۲۴۲۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
۲
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ مُلَبِّدًا یَّقُوْلُ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ
لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ
لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی هٰؤُلَاءِ
الْکَلِمَاتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے بال کسی چیز سے جمے ہوئے تھے اور آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے خداوندا میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیشک تمام حمد نعمتیں اور اقتدار تیرے لئے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں راوی کہتے ہیں ان کلمات میں اور اضافہ نہ کرتے تھے (متفق علیہ)

۲۴۲۷ وَعَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
۳
وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ
قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد ذی الحلیفہ کے قریب رکاب میں پیر رکھتے اور اونٹنی اٹھنے لگتی تو آپ تلبیہ شروع کر دیتے تھے۔

(متفق علیہ)

۲۴۲۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
۴
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم راستہ میں بلند آواز سے بارگاہ الٰہی میں فریاد کرتے تھے (مسلم)

۲۴۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ رَدِیْفَ اَبِیْ طَلْحَةَ
۵
وَاِنَّهُمْ لَیَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِیْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں سفر حج میں حضرت ابوطلحہ کی سواری پر تھا تمام ساتھی صحابہ بلند آواز سے حج و عمرہ کر رہے تھے۔ (بخاری)

۲۴۳۰/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں سے بعض نے عمرہ (تمتع کا) کا احرام باندھا بعض نے حج و عمرہ کے لئے (قران کا) احرام باندھا اور بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح صرف حج کے لئے احرام باندھا۔ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو عمرہ کرکے حلال ہو گئے۔ لیکن جنہوں نے حج و عمرہ یا صرف حج کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک احرام باندھے رہے اور حلال نہ ہوئے۔

(متفق علیہ)

۲۴۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تمتع کیا بعض نے پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا پھر حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۴۳۲/۸ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے لباس اتارا اور غسل کیا۔ (ترمذی۔ دارمی)

۲۴۳۳/۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَهٗ بِالْغِسْلِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام باندھنے سے قبل) اپنے بالوں کو خطمی سے جمایا۔ (ابوداؤد)

۲۴۳۴/۱۰ وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل امین نے آکر مجھے بتایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ وہ احرام باندھ کر بلند آواز سے تکبیر یا تلبیہ کہیں شک راوی (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۴۳۵/۱۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں کے شجر و حجر اور مٹی کے ڈھیلے بھی لبیک پکارتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر اور ادھر سے ختم ہوتی ہے یعنی جانبین میں کنارۂ زمین تک

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۲۳۶[۱۲] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعات (نفل) پڑھتے اور جب مسجد کے قریب اونٹنی پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تو ان کلمات سے تلبیہ پڑھتے حاضر ہوں خداوندا تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں سعادتمندی اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میرے رب میں حاضر ہوں۔ تیری طرف رجوع کیا اور عمل تیرے لئے ہیں۔

(متفق علیہ بالفاظ مسلم)

۲۲۳۷[۱۳] وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا و جنت کی دعا فرماتے اور اس کی رحمت سے آتش دوزخ سے پناہ مانگتے۔

(شافعی)

تیسری فصل

۲۲۳۸[۱۴] عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو صحابہ میں اس کا اعلان کرایا جب صحابہ سفر کے لئے جمع ہو گئے اور مقام بیدا تک آ گئے تو وہاں سے احرام باندھا (بخاری)

۲۲۳۹[۱۵] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ إِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مشرکین تلبیہ اس طرح پکارتے خداوندا میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ تم پر افسوس ہے بس بس خاموش ہو جاؤ لیکن مشرک برابر کہتے رہتے۔ مگر وہ جو تیرا شریک ہے اس کا تو مالک ہے اور جس چیز کا وہ مالک ہے اسکا تو بھی مالک ہے۔ وہ لوگ دوران طواف اسطرح کہتے رہتے

(مسلم)

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع کے واقعات

پہلی فصل

۲۲۴۰[۱] عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نو سال قیام فرمایا لیکن اس دوران حج نہیں کیا

يَحُجَّ ثُمَّ اُذِّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ

دسویں سال جب آپ نے حج کا ارادہ کیا تو اعلان کرا دیا کہ نبی علیہ السلام کا حج کا ارادہ ہے پس بہت سے لوگ مدینہ آ گئے اور حضور علیہ السلام کے ساتھ حج کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو جناب اسماء بنت عمیس کے یہاں جناب محمد بن ابی بکر متولد ہوئے تو جناب اسماء نے نبی علیہ السلام سے معلوم کرایا کہ اب میں کیا کروں۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا غسل کرو اور گدی لگا کر احرام باندھ لو یہاں نبی علیہ السلام نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی۔ اور قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اور جب اونٹنی مقام بیداء میں ٹھہری تو آپ نے ان الفاظ میں تلبیہ پڑھی میں حاضر ہوں خدایا میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تمام حمد اور نعمتیں تیرے لئے ہیں تو صاحب اقتدار ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ جناب جابر فرماتے ہیں کہ اسوقت ہماری نیت حج کی تھی اور ہم عمرہ سے واقف بھی نہ تھے جب ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ آئے تو آپ نے رکن کا استلام کیا اور سات مرتبہ طواف کیا جس میں تین میں رمل کیا اور چار پھیروں میں معمول کے مطابق چلے۔ پھر مقام ابراہیم پر آ کر یہ آیت تلاوت کی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور اس طرح کھڑے ہوئے کہ مقام ابراہیم آپکے اور بیت اللہ کے درمیان تھا ایک اور روایت کے مطابق وہاں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جس میں سورۃ اخلاص اور سورۃ کافرون کی تلاوت فرمائی۔ پھر رکن کے پاس آئے اس کو بوسہ دیا اور دروازہ سے صفا کی جانب چلے گئے اور صفا کے قریب پہنچ کر یہ کلمات ارشاد فرمائے بیشک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں میں شروع کرتا ہوں جسطرح اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔ پھر سعی کی ابتداء میں صفا پر آئے وہاں سے خانہ کعبہ کو دیکھ کر اسکی جانب منہ کر کے اللہ کی تکبیر و تحمید بیان کی اور کہا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اقتدار والا۔ لائق حمد اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اس نے اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور کفار کے لشکروں کو تنہا شکست دی اسکے بعد دعا فرمائی اسی طرح یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر صفا سے اتر کر مروہ کی جانب روانہ ہوئے جب پہاڑی سے اتر کر ہموار جگہ آئے تو دوڑنے لگے لیکن جب اونچائی شروع ہوئی تو آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر آئے اور اسی طرح پر دعائیں اور تسبیح و تہلیل کی جس طرح صفا پر کی تھی۔

آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا

لیکن جب آخری پھیرے میں مروہ پر آئے تو صحابہ پہاڑی سے نیچے تھے اس وقت آپ نے فرمایا اگر مجھے وہ پہلے سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لیکر نہ آتا اور پہلے عمرہ کرتا اب تم میں سے جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول لے اور حلال ہو جائے اور عمرہ کرے۔ اس وقت جناب سراقہ بن مالک بن جعشم نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ابدی ہے تو نبی علیہ السلام نے اپنی ایک انگلی دوسری انگلی میں ڈال کر فرمایا اب عمرہ حج میں داخل کر دیا گیا ہے یہ آپ نے دو مرتبہ کہا۔ آپ نے فرمایا یہ حکم ابدی ہے ابدی ہے۔ حضرت علی اپنے ساتھ یمن سے نبی علیہ السلام کے لئے ہدی لے کر آئے تھے آپ نے ان سے دریافت کیا جب تم نے خود پر حج لازم کیا تھا (نیت کی تھی) تو کیا الفاظ کہے تھے تو حضرت علی نے کہا میں نے یہ کہا تھا خداوندا میں اس کی نیت کرتا ہوں جو احرام تیرے رسول نے باندھا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا چونکہ تم ہدی ساتھ لائے ہو اسلئے ابھی احرام کھولکر حلال نہ ہو راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی ہدی کے جو اونٹ ساتھ لائے تھے وہ تعداد میں سو تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ سوائے ان کے جو ہدی کے جانور ساتھ لائے تھے بشمول نبی علیہ السلام احرام میں رہے باقی سب نے احرام اتار دیئے اور قصر کرانے کے بعد حلال ہو گئے جب ترویہ کا دن آیا یعنی آٹھ تاریخ ہوئی تو منیٰ کی جانب نبی علیہ السلام کے ساتھ روانگی ہوئی تو ان احرام اتارنے والوں نے حج کے لئے احرام باندھا منیٰ آکر نبی علیہ السلام نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نمازیں ادا کیں۔ پھر طلوع آفتاب کے بعد تھوڑی دیر اور قیام کیا۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا۔ پھر نبی علیہ السلام نے وادی نمرہ میں خیمہ نصب کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ خیمہ بالوں کا بنا ہوا تھا پھر نبی علیہ السلام وہاں سے روانہ ہوئے لوگوں کو اس بارے میں شک نہ تھا کہ آپ مشعر حرام کے قریب قیام کریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کا دستور تھا لیکن نبی علیہ السلام یہاں سے گزرتے ہوئے عرفہ میں تشریف لائے۔ وہاں آپ نے دیکھا کہ آپ کا خیمہ وادی نمرہ میں لگا دیا گیا ہے آپ نے وہاں اتر کر قیام فرمایا جب سورج ڈھل گیا (بعد دوپہر) آپ نے ناقہ قصواء کو لانے کا حکم دیا اس پر سوار ہوتے اور وادی نمرہ کے اندر آکر حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہارے خون، مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جسطرح کہ آجکا دن حرمت والا اور یہ حرمت والا مہینہ ہے اور تمہارا حرمت والا شہر ہے۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ

ہوشیار وخبردار! دورِ جاہلیت کا ہر کام میرے قدموں کے نیچے ڈال دیا گیا ہے۔ دورِ جاہلیت کے تمام خون معاف کردیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اس خون کو معاف کرتا ہوں جو ابن ربیعہ بن حارث کا تھا جنہوں نے بنی سعد میں دودھ پیا تھا اور انکو قبیلہ ھذیل نے قتل کیا تھا اسی طرح دورِ جاہلیت کے تمام سود ختم کردیئے گئے ہیں اور میں اس سلسلہ میں پہل کرکے حضرت عباس بن عبد المطلب کے سودی اموال کو ختم کرتا ہوں لوگو! تم خواتین کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان کی وجہ سے انکی ذمہ داری لی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی وجہ سے ان کی شرمگاہیں حلال ہوئی ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے شخص کو نہ آنے دیں جن کو تم اچھا نہیں سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو مناسب سزا دو۔ اور ان خواتین کا مردوں پر یہ حق ہے کہ تم ان کے کھانے کپڑے اور ضروریات زندگی کی حسن سلوک سے کفالت کرو میں نے تم میں ایسی چیز کو چھوڑا ہے جب تک اسکو مضبوطی سے پکڑے رہوگے تو گمراہ نہ ہوگے۔ وہ چیز کتاب الٰہی ہے۔ اور جب تم سے میرے بارے میں سوال ہوگا تو تم کیا کہوگے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم شہادت دیں گے کہ آپ نے پیغام حق کو پہنچایا امانت کو ادا کیا اور ہمیں نصیحت وخیر خواہی کی۔ اس کے بعد نبی علیہ السلام کبھی اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی جانب اٹھاتے اور کبھی لوگوں کی جانب اشارہ کرتے تھے اس دوران آپ نے تین مرتبہ فرمایا خداوندا تو گواہ رہ۔ اس خطبہ کے بعد جناب بلال نے اذان واقامت پڑھی تو آپ نے نماز ظہر پڑھائی اس کے فوراً بعد جناب بلال نے پھر اقامت پڑھی تو نبی علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سنتیں ونفل نہ پڑھے گئے۔ نماز سے فارغ ہوکر ناقہ قصواء پر سوار ہوکر عرفات تشریف لائے اور اس طرح اونٹنی کو روکا کہ اس کا پیٹ صخرات کی جانب تھا اور جبل مشاۃ نبی علیہ السلام کی دائیں جانب تھا اور چہرہ قبلہ کی طرف اسطرح آپ اسوقت تک کھڑے رہے جب تک آسمان پر تھوڑی سی زردی ختم نہ ہوگئی اور آفتاب غروب نہ ہوگیا یہاں آپ نے جناب اسامہ کو اونٹنی پر اپنے ساتھ بٹھایا اور مزدلفہ کی جانب روانہ ہوئے جب یہاں آئے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور ان دونوں نمازوں کے درمیان اور کچھ نہ پڑھا پھر طلوع فجر تک لیٹے رہے صبح نمودار ہونے کے بعد نماز فجر اذان واقامت کے بعد پڑھائی۔ پھر ناقہ قصواء پر سوار ہوکر مشعر حرام آئے

الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطٰى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَّسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهٗ فِي هَدْيِهٖ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَّحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتٰى عَلٰى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّأَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ

قبلہ کیطرف منہ کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تکبیر و تہلیل کی اللہ کی وحدانیت بیان کی اور اس وقت تک یہ سلسلہ جاری ہوا جب تک خوب روشنی نہ پھیل گئی۔ پھر وہاں سے روانہ ہوتے اب سرکار کے ساتھ فضل بن عباس اونٹنی پر تھے راستہ میں وادی محسر میں اونٹنی کو تیز چلایا۔ پھر وہ راستہ اختیار کیا جو جمرہ کبریٰ (بڑے شیطان) کی طرف آتا ہے پھر درخت کے قریب والے جمرہ پر آ کر سات چھوٹی کنکریاں بطن وادی سے شیطان پر ماریں اور ہر کنکر کے مارتے وقت اللہ اکبر کہا رمی سے فارغ ہو کر قربان گاہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کر کے بقیہ اونٹوں کو ذبح کرنے کا حکم حضرت علی کو دیا نبی علیہ السلام نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور یہ بھی فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کا لے لیا جائے یہ گوشت ہانڈی میں پکوا کر اس گوشت میں سے خود کھایا اور شوربا بھی پیا۔ اس کے بعد آپ اونٹنی پر سوار ہو کر خانہ کعبہ تشریف لائے طواف (زیارت) کیا اور حرم کعبہ میں نماز ظہر ادا فرمائی۔ نماز سے فارغ ہو کر چاہ زمزم پر آئے اور بنو عبدالمطلب سے جو زمزم کے کوئیں سے پانی نکال رہے تھے فرمایا تم کنوئیں سے پانی نکالو اگر مجھے تم پر لوگوں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کنوئیں سے پانی نکالتا ان لوگوں نے پانی کا ڈول نبی علیہ السلام کو دیا آپ نے اس سے پانی پیا۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے روانہ ہوتے ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ نے عمرہ کا۔ جب ہم مکہ آئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جن لوگوں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا ہے اور قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے ہیں وہ (طواف کے بعد) حلال ہو جائیں لیکن جنہوں نے عمرہ کا احرام تو باندھا ہے لیکن ہدی ساتھ لائے ہیں انکو چاہیئے کہ وہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لیں وہ حلال نہ ہوں اور ایک روایت کے مطابق اپنی ہدی کی قربانی تک حلال نہ ہوں اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا ہے وہ اپنا حج مکمل کریں حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے ان دنوں ماہواری آنے لگی میں نے نہ تو طواف کیا تھا نہ سعی یہاں تک کہ عرفہ کا دن (نو ذی الحجہ) آ گیا۔

يَوْمَ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوْا أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نے عمرہ کیلئے احرام باندھا تھا۔ مجھے نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ چوٹی کھول کر کنگھی کروں عمرہ چھوڑ دوں اور حج کے لئے احرام باندھ لوں چنانچہ میں نے اسی طرح حج کیا۔ پھر نبی علیہ السلام نے میرے ساتھ جناب عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بھیجا اور فرمایا کہ تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کر لو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے منیٰ سے آکر طواف بھی کیا اور سعی بھی کی پھر حلال ہو گئے لیکن جن لوگوں نے حج و عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے صرف طواف ہی کیا۔

(متفق علیہ)

٢٤٤٢ ٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدٰى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کا احرام باندھا لیکن ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کے ساتھ آپ نے ہدی کو ساتھ لیا صحابہ کرام نے بھی نبی علیہ السلام کے اتباع میں ویسا ہی کیا لیکن ان میں کچھ لوگ ایسے تھے جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے۔ جب نبی علیہ السلام مکہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا جن کے ساتھ ہدی کے جانور ہیں ان کے لئے کوئی چیز جو ان پر حرام ہو چکی ہے جب تک وہ حج نہ کر لیں حلال نہ ہوگی لیکن جن کے پاس ہدی کے جانور نہیں ہیں وہ طواف کر کے صفا و مروہ کی سعی کریں اور بال کترا کر حلال ہو جائیں اور حج کے لئے وہ دوبارہ احرام باندھیں اور قربانی دیں لیکن جن کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ تین روزے سفر حج میں رکھیں اور سات روزے گھر واپس آکر رکھیں مکہ آکر نبی علیہ السلام نے طواف کعبہ کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیا طواف کے تین چکروں میں تیز دوڑے اور بقیہ چار چکر متوسط رفتار سے مکمل کئے طواف مکمل کر کے مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں نماز کا سلام پھیر کر صفا و مروہ کے سات چکر لگائے لیکن اس کے بعد بھی وہ چیزیں آپ پر حلال نہ ہوئیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں یہاں تک کہ آپ نے ارکان حج مکمل نہ کر لئے پھر آپ نے قربانی کے دنوں میں ذبح کیا۔ پھر خانہ کعبہ کا طواف افاضہ کر کے حلال ہوتے اب احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوئی تھیں وہ حلال ہو گئیں۔ لیکن جو صحابہ اپنے ساتھ ہدی کا جانور لاتے تھے

هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہوں نے بھی اسی طرح کیا جیسا کہ نبی علیہ السلام نے کیا تھا۔ (متفق علیہ)

٢٢٤٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اِسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے استفادہ (تمتع) کیا ہے۔ لہٰذا جس شخص کے پاس ہدی کا جانور نہ ہو تو وہ بلا تکلف عمرہ کے بعد حلال ہو جائے کیونکہ عمرہ کو قیامت تک کے لئے اب حج کا جزو بنا دیا گیا ہے (مسلم) اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

تیسری فصل

٢٢٤٤ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَعِيَ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَّلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَائِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے مجمع میں کہتے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے خالصتاً صرف حج کے لئے احرام باندھا تھا راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے کہا کہ نبی علیہ السلام چار ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ) آئے اور ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم (احرام اتار کر) حلال ہو جائیں اب ہم اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کر سکتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ہم بستری کرنے کو واجب نہیں کیا تھا بلکہ اجازت دے دی اس وقت ہم نے سوچا کہ اب یوم الحج میں صرف پانچ دن باقی ہیں اور ہمیں یہ حکم مل رہا ہے کہ ہم قربت کریں اور جب عرفات آئیں تو ہمارے آلات تناسل سے مادہ منی خارج ہو کر ٹپکتا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر اس دوران جس طرح ہاتھ ہلا کر یہ حدیث نقل کر رہے تھے وہ منظر اب تک میری آنکھوں میں ہے جناب جابر نے فرمایا اس کے بعد نبی علیہ السلام نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا۔ تم میں سے سب سے زیادہ صادق القول اور بہت زیادہ صالح ہوں اگر میرے ساتھ ہدی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی اسی طرح حلال ہو جاتا جس طرح تم حلال ہوتے ہو اور اگر مجھے اس بات کا اس وقت خیال نہ آ جاتا جس کا اب خیال آیا تو میں ہدی کا اپنے ساتھ نہ لاتا لہٰذا تم (احرام اتار دو) اور حلال ہو جاؤ چنانچہ ہم نے آپ کے فرمان کو سنا اور اطاعت کرتے ہوئے حلال ہو گئے راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے فرمایا

فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جب حضرت علی اپنے کام سے فارغ ہو کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے تو انہوں نے فرمایا میرا احرام تو وہی ہے جو اللہ کے رسول نے باندھا ہے تو آپ نے نبی علیہ السلام نے فرمایا قربانی کے جانور کو ساتھ رکھو اور حج تک حالت احرام میں رہو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ آنحضرت کے قربانی کے جانور م

م حضرت علی لائے تھے اس وقت سراقہ بن مالک بن جعشم نے معلوم کیا تھا یہ حکم صرف اسی سال کے لیے ہے یا ابدی۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ حکم ابد تک کے لیے ہے۔

۲۲۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيْ حَتّٰى اَشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار یا پانچ ذی الحجہ کو مکہ تشریف لائے جب آپ میرے پاس آئے تو اس وقت آپ حالت غضب میں تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے جس نے آپ کو غصہ دلایا۔ تو مجھ سے حضور نے فرمایا کیا تمہیں علم نہیں میں نے لوگوں کو ایک بات بتائی لیکن انہیں اس کے کرنے میں تردد ہے اگر مجھے پہلے سے اس بات کا احساس ہو جاتا جو بعد میں ہوا یعنی میں ہدی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اسکو خرید لیتا اور حلال ہو جاتا جس طرح دوسرے حلال ہوتے ہیں۔

(مسلم)

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ مکہ میں داخلہ اور طواف کعبہ

پہلی فصل

۲۲۳۶ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی مکہ آتے تو مقام ذی طوی میں رات کو قیام کرتے اور صبح کو غسل کر کے نماز ادا کرتے پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور اسی طرح واپسی میں رات کو ذی طوی میں قیام کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عمل تھا۔

(متفق علیہ)

۲۲۳۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لاتے تو بلندی کی طرف سے یعنی جنت المعلیٰ کی طرف سے آتے اور زیریں سمت سے واپس ہوتے۔ (متفق علیہ)

۲۲۳۸ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ مکہ مکرمہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے آپ نے وضو کیا اور خانہ کعبہ کا طواف کیا

بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیکن یہ عمرہ نہ تھا پھر جناب ابوبکر جب حج کے لئے آئے تو انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف کعبہ کیا اور عمرہ نہ کیا پھر حضرت عمر و عثمان نے بھی ایسا ہی کیا۔

(متفق علیہ)

۲۴۴۹ [۴] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَّمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب وہ حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں تیز چلتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے تھے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

۲۴۵۰ [۵] وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے تین چکروں میں حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود پر ختم کرتے ہوئے رمل کیا اور بقیہ چار پھیرے معمول کی رفتار سے مکمل کئے اور سعی میں صفا و مروہ کے درمیان اس خطے میں جہاں پانی بہتا تھا تیز چلے۔

۲۴۵۱ [۶] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آتے تو خانہ کعبہ میں آکر پہلے حجر اسود کو بوسہ دیتے پھر دائیں جانب چلتے اور تین پھیروں میں رمل کرتے اور بقیہ چار چکر معمول کے مطابق چلتے۔

(مسلم)

۲۴۵۲ [۷] وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زبیر بن عربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حجر اسود کا استلام کرتے اور اسکو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری)

۲۴۵۳ [۸] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں سوائے ان دونوں کونوں کے جو یمین کی جانب ہیں بوسہ دیتے نہیں دیکھا (متفق علیہ)

۲۴۵۴ [۹] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور آپنے چھڑی کے اشارے سے استلام کیا (متفق علیہ)

۲۴۵۵ [۱۰] وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا اور جب بھی حجر اسود کے سامنے آتے تو آپ کے ہاتھ میں جو چھڑی تھی

إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اس سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے (بخاری)

۲۲۵۶/۱۱ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ دوران طواف آپ حجر اسود کی جانب اپنی چھڑی سے اشارہ کرکے اس کو چومتے تھے۔
(مسلم)

۲۲۵۷/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ جب حج کے لیے روانہ ہوئے تو دوران سفر ہماری زبانوں پر حج کا تذکرہ تھا جب ہم مقام سرف آئے تو مجھے ماہواری آگئی۔ جب نبی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا شاید تمہیں ماہواری آگئی میں نے کہا بیشک۔ تو آپ نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی بیٹیوں پر مقرر کردی ہے تم وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ پاک ہونے تک خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔ (متفق علیہ)

۲۲۵۸/۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے ایک سال قبل جبکہ رسول اللہ نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنا کر بھیجا تھا تو انہوں نے قربانی کے دن حکم دیا کہ میں لوگوں میں جا کر اعلان کردوں کہ اس سال کے بعد نہ تو کسی مشرک کو حج کی اجازت ہے اور نہ کسی کو برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۲۵۹/۱۴ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت مہاجر مکی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب جابر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے بارے میں معلوم کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا کے ساتھ حج کیا تھا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا تھا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۲۶۰/۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا جب مکے میں تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آکر اس کو بوسہ دیا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر صفا آکر اس پر چڑھے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کیا اور جب تک اللہ نے چاہا دعا کرتے رہے (ابوداؤد)

اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

۲۳۶۱/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

۲۳۶۲/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۲۳۶۳/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۳۶۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۶۵/۲۰ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسولِ خدا نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے سوائے اس فرق کے کہ تم طواف کی حالت میں باتیں کرتے ہو لہٰذا جو بھی دوران طواف گفتگو کرے وہ کلمات خیر کہے (نسائی۔ دارمی لیکن جامع ترمذی نے اس کو حضرت ابن عباس تک موقوف کیا ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا نے فرمایا جب حجر اسود جنت سے اترا تھا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن اس کو بنی آدم کی خطاؤں نے کالا کر دیا۔ (احمد جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

انہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا خدا کی قسم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اس کی زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور ہر شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے اس کو عقیدت و محبت کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں جن کے نور کو اللہ تعالیٰ نے سلب کر لیا ہے اگر ان کا نور سلب نہ ہوتا تو یہ مشرق و مغرب کے درمیان روشنی کرتے۔

(ترمذی)

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اصحابِ رسول میں کسی کو سوائے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینے میں اتنا اہتمام کرتے نہیں دیکھا وہ فرماتے سچ ہے میں ایسا اس لیے کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے میں نے آپ سے یہ بھی سنا جس نے اس گھر کا سات مرتبہ طواف کیا اور تمام شرائط کی پابندی کی تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا آپ نے یہ بھی فرمایا تھا جو شخص ایک قدم رکھتا اور اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک گناہ کو مٹاتا اور ایک نیکی لکھتا ہے (ترمذی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

۲۳۶۶ / ۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ میں نے دونوں رکنوں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پڑھتے سنا۔

(ابوداؤد)

۲۳۶۷ / ۲۲ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تَجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهٗ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهٗ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ)

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ مجھے ابو تجراۃ کی صاحبزادی نے بتایا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ آلِ ابو حسین کے گھر میں داخل ہوئی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھیں۔ میں نے آپ کو سعی کرتے دیکھا اور تیز دوڑنے کے باعث آپ کا بالا پوش اڑ رہا تھا اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا، سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سعی کو تمہارے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور احمد نے کچھ فرق کے ساتھ۔

۲۳۶۸ / ۲۳ وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان اونٹ پر سوار ہو کر سعی کرتے ہوئے دیکھا اس وقت نہ سواری کو مارتے تھے نہ ہانکتے اور نہ ہٹو بچو کی صدائیں تھیں۔ (شرح السنہ)

۲۳۶۹ / ۲۴ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبز چادر اوڑھ کر حالت مضطباع میں خانہ کعبہ کا طواف کیا (چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پہ ڈالنے کو مضطباع کہتے ہیں۔ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)۔

۲۳۷۰ / ۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَّجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جعرانہ کے مقام سے عمرہ کیا اور طواف کے تین چکروں میں تیز چلے اور طواف میں چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا۔

تیسری فصل

۲۳۷۱ / ۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيْ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَآءٍ

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام (چھونا) بھیڑ ہونے یا نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت سے

مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ
عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ
مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

۲۴۷۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ
۲۷
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَكِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ
مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ
يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۷۳ وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ
۲۸
يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ
وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۷۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
۲۹
وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِی الرُّكْنَ الْيَمَانِیَّ
فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۴۷۵ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۳۰
قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّ
كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّمَنْ
طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِیْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِی الرَّحْمَةِ
بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

نہ چھوڑا جب سے رسول اللہ کو ان دونوں کا استلام کرتے دیکھا تھا (متفق علیہ) اور ان دونوں کی ایک اور روایت کے مطابق حضرت نافع نے فرمایا میں نے جناب ابن عمر کو ہاتھ سے حجر اسود کو چھوتے اور پھر اس ہاتھ کو چومتے ہوئے دیکھا راوی کہتے ہیں ابن عمر فرماتے تھے میں نے اسے ترک نہیں کیا جب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . . . سے عرض کیا میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا تم لوگوں سے پیچھے ہو کر سواری پر طواف کر لو دوران طواف میں نے نبی علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی ایک جانب نماز پڑھتے دیکھا نماز میں آپ سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو چومتے دیکھا اور یہ کہتے سنا کہ میں یہ جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع دیتا ہے نہ نقصان۔ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رکن یمانی پر اللہ تعالیٰ نے ستر فرشتوں کو مقرر کیا ہے جو شخص (اس کے قریب) یہ دعا پڑھے الفاظ کے خداوندا میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں خداوندا تو ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے محفوظ فرما تو اس دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . . . نے فرمایا جس شخص نے بغیر باتیں کیے ہوئے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور یہ دعا پڑھی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کے نامہ اعمال سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دوران طواف باتیں کرے تو اس کی کیفیت ایسی ہے جو دریائے رحمت میں اسی طرح پیر

ہو رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پیروں سمیت جاتا ہے (ابن ماجہ)

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ وقوف عرفات

پہلی فصل

۲۴۷۶ ۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے ساتھ منیٰ سے عرفات جا رہا تھا اس دوران میں نے ان سے معلوم کیا کہ آپ اس دن رسول اللہ کے ساتھ حج کے موقعہ پر کیا پڑھ رہے تھے تو انہوں نے بتایا ہم میں بعض تلبیہ پڑھ رہے تھے اور ان پر کوئی معترض نہ تھا اسی طرح بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور ان سے بھی کوئی تعرض نہ کر رہا تھا۔

(متفق علیہ)

۲۴۷۷ ۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قربانی کے جانور کو یہاں ذبح کیا ہے اور منیٰ کا پورا علاقہ قربانی کے لیے ہے تم اپنے خیموں میں قربانی کرو اور عرفات میں فرمایا میں نے فلاں جگہ قیام کیا ہے اور عرفات پورا کا پورا موقف ہے مزدلفہ میں فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے یہاں کا پورا علاقہ ہے۔

۲۴۷۸ ۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ یوم العرفہ سے زیادہ بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہو پہلے رب کریم بندوں سے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر کرکے فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

۲۴۷۹ ۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ جِدًّا فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى

حضرت عمرو بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہما اپنے ماموں یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میدان عرفات میں اس جگہ کھڑے ہوئے تھے جو موقف عمرو بن عبد اللہ کے نام سے موسوم تھا یہ (نبی علیہ السلام) کی قیام گاہ سے دور تھی اس دوران ہمارے پاس ابن مربع انصاری آئے اور کہا کہ میں سرکار دو عالم کا قاصد ہوں آپ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنی عبادت کی جگہ ٹھہرے رہو کیونکہ تم اپنے جد اعلیٰ

إِرْثٍ مِّنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۴۸۰ / ۵ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۴۸۱ / ۶ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۴۸۲ / ۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِلَى قَوْلِهِ لَا شَرِيكَ لَهُ۔

۲۴۸۳ / ۸ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرَى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ قِيلَ مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ)

۲۴۸۴ / ۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّينَ مِنْ كُلِّ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہو۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا سارا میدان عرفات موقف ہے اور سارا منی قربانی کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے اسی طرح مکہ سے آنے والی شاہراہ قربانی کی جگہ ہے (ابوداؤد، دارمی)

حضرت خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا کو نویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ اس وقت اونٹنی پر کھڑے تھے اور آپ کے قدم مبارک رکابوں میں تھے (ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین کلمات دعا وہ ہیں جو میں نے اور انبیائے سابقین نے تعلیم فرمائے ہیں وہ کلمات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر ہیں۔

(ترمذی لیکن امام مالک نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے لا شریک لہ تک روایت کیا ہے)۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول خدا نے فرمایا شیطان یوم العرفہ کے سوا اور کسی دن زیادہ ذلیل، حقیر اور غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا گیا اور اس کا سبب رحمت الٰہی کا نزول اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہے اور یہی اس نے جنگ بدر میں دیکھا تھا کہ جناب جبرئیل ملائکہ کی صفوں کو ترتیب دے رہے ہیں۔

(بروایت امام مالک مرسلاً اور شرح السنہ بالفاظ مصابیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا نویں ذی الحجہ کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرشتوں سے فخریہ طور پر فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ میرے پاس پراگندہ حال شوریدہ بال دور دور سے آتے ہیں۔

فِجٍّ عَمِيْقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

ہیں تمہیں گواہ کرتا ہوں میں نے ان کی بخشش کر دی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں خداوندا فلاں شخص مرتکب گناہ مشہور ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی گناہوں میں آلودہ ہیں رب کریم فرماتا ہے میں نے ان کو بھی معاف کر دیا نبی علیہ السلام نے فرمایا یوم العرفہ کے علاوہ اور کسی دن اتنے زیادہ، نار دوزخ سے آزاد نہیں کیے جاتے۔

(شرح السنہ)

تیسری فصل

۲۴۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ كَانَ[10] دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ قریش اور جو ان کے دین کے تبع تھے وہ (نویں ذی الحجہ کو) مزدلفہ میں ٹھہر جاتے تھے اور انہیں حمس (بہادر) بھی کہا جاتا تھا لیکن باقی سب لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے ظہور اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا تم عرفات میں وقوف فرماؤ اور وہیں سے واپس ہوں اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے پھر واپس جاؤ جہاں سے لوگ واپس ہوتے ہیں (متفق علیہ)

۲۴۸۶ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى[11] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيْبَ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَإِنِّيْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيْبَ إِلٰى مَا سَأَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِأُمَّتِيْ أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَأَضْحَكَنِيْ مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول خدا نے نویں ذی الحجہ کی شام امت مسلمہ کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی جس کو قبول کرتے ہوئے رب کریم نے فرمایا میں نے ان کی خطاؤں کو معاف کر دیا سوائے مظالم کے کیونکہ میں ظالم سے مظلوم کا حق لوں گا نبی علیہ السلام نے کہا خداوندا اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے کر ظالم کو معاف فرما دے لیکن اس وقت یہ اضافہ منظور نہ ہوا مگر جب دوبارہ مزدلفہ میں دعا فرمائی تو قبول ہو گئی راوی کہتے ہیں اس وقت نبی علیہ السلام مسکرائے تو حضرات ابوبکر و عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان رب کریم آپ کو مسکراتا رکھے اس وقت مسکراہٹ کا سبب کیا ہے تو آپ نے فرمایا دشمن خدا ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمایا اور امت مسلمہ کی مغفرت فرما دی ہے تو اس نے سر پر خاک بکھیر لی ہے اور ہلاکت کو پکار رہا ہے اس کی بے چینی دیکھ کر مسکرا رہا ہوں۔

(ابن ماجہ بیہقی کتاب البعث والنشور)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ نَحْوَهُ۔

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات و مزدلفہ سے واپسی

۲۳۸۷/۱ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر واپسی کے سفر میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا انداز تھا تو انہوں نے کہا کہ آپ تیز چل رہے تھے اور جہاں سڑک کشادہ ہوتی تو سواری کو دوڑاتے (متفق علیہ)

۲۳۸۸/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس ہوئے دوران سفر آپ نے عقب سے اونٹوں کو مارنے اور انہیں تیز ہنکانے کی آوازیں سنیں تو آپ نے کوڑے سے اشارہ کرکے فرمایا لوگو آرام سے چلو اونٹوں کو دوڑانا اجر کا سبب نہیں ہے۔

(بخاری)

۲۳۸۹/۳ وَعَنْهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ∴ کے ساتھ اونٹنی پر تھے لیکن مزدلفہ سے منیٰ تک نبی علیہ السلام نے فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا تھا یہ دونوں بتاتے ہیں کہ نبی علیہ السلام جمرہ عقبہ پر دعا کرنے تک تلبیہ پڑھتے رہے۔

(متفق علیہ)

۲۳۹۰/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع فرمایا اور ہر نماز کی جماعت سے پہلے اقامت کہی گئی لیکن ان دونوں کے درمیان اور ان کے بعد نوافل نہ پڑھے۔ (بخاری)

۲۳۹۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا لِمِيْقَاتِهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کو اس کے وقت

إلا صلاتين صلاة المغرب والعشاء بجمع وصلى الفجر يومئذ قبل ميقاتها۔ (متفق عليه)

سے ٹالا ہو مگر صرف دو نمازیں مغرب و عشاء مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھیں اور اسی شب نماز فجر معمول سے پہلے پڑھ لی (متفق علیہ)

۲۴۹۲ ۶ وعن ابن عباس قال أنا ممن قدم النبي صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة أهله (متفق عليه)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اُن افراد میں تھا جنھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواتین اور ضعیف لوگوں کے ساتھ مزدلفہ کی رات پہلے روانہ کر دیا تھا (متفق علیہ)

۲۴۹۳ ۷ وعنه عن الفضل بن عباس وكان رديف النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في عشية عرفة وغداة جمع للناس حين دفعوا عليكم بالسكينة وهو كاف ناقته حتى دخل محسرا وهو من منى قال عليكم بحصى الخذف الذي يرمى به الجمرة وقال لم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى الجمرة۔

(رواه مسلم)

انھوں نے ہی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ نبی علیہ السلام نے عرفات میں شام کے وقت اور مزدلفہ میں واپسی کے وقت صبح کو اپنی اونٹنی کو روک کر فرمایا آرام سے چلو جب آپ وادی محسر میں منیٰ کے قریب آئے تو آپ نے حکم دیا رمی کے لیے کنکریاں چن لو۔ راوی کہتے ہیں آپ رمی کے وقت تک تلبیہ کہتے رہے۔

(مسلم)

۲۴۹۴ ۸ وعن جابر قال أفاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من جمع وعليه السكينة وأمرهم بالسكينة وأوضع في وادي محسر وأمرهم أن يرموا بمثل حصى الخذف وقال لعلي لا أراكم بعد عامي هذا لم أجد هذا الحديث في الصحيحين إلا في جامع الترمذي مع تقديم وتأخير۔

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم... مزدلفہ سے واپس ہوئے تو راستے میں آپ سکون و اطمینان کے ساتھ چلتے رہے آپ نے لوگوں کو سکون و آرام سے چلنے کے لیے فرمایا لیکن جب وادی محسر پر آئے تو سواری کو دوڑایا اس کے بعد آپ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ رمی کے لیے کنکریاں چنے کے برابر یا سنگریزے چنیں آپ نے صحابہ سے فرمایا "شاید کہ میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں"

(صاحب مشکوٰۃ نے فرمایا ہے میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا البتہ ترمذی میں الفاظ کے تقدم و تاخر کے ساتھ نقل کیا ہے)

دوسری فصل

۲۴۹۵ ۹ عن محمد بن قيس بن مخرمة قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن أهل الجاهلية كانوا يدفعون من عرفة حين تكون الشمس كأنها عمائم الرجال في وجوههم قبل أن تغرب ومن المزدلفة بعد أن تطلع الشمس حين تكون كأنها عمائم الرجال في وجوههم وإنا لا ندفع من عرفة حتى تغرب الشمس وندفع من المزدلفة قبل أن تطلع الشمس هدينا مخالف لهدي عبدة الأوثان والشرك۔ (رواه البيهقي في شعب الإيمان وقال خطبنا وساق نحوه)

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبے کے دوران فرمایا کہ دور جاہلیت میں لوگ عرفات سے اس وقت واپس لوٹتے جبکہ سورج اس کیفیت میں ہوتا جیسا کہ لوگوں کے سروں پر عمامے ہوتے تھے اور غروب آفتاب سے پہلے آجاتے تھے اسی طرح مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس آجاتے تھے اسی طرح مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد روانہ ہوتے اور سورج اتنا بلند ہو جاتا جس طرح لوگوں کے سروں پر پگڑیاں ہیں۔ البتہ ہم غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے روانہ نہ ہوں گے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے روانہ ہو جائیں گے ہمارا طریق کار مشرکوں اور بت پرستوں کے طریقے سے مختلف ہے (بیہقی شعب الایمان)

٢٤٩٦/١٠ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں قیام کی شب مجھے اور بنی عبد المطلب کے بہت سے لڑکوں کو گدھوں پر سوار کرا کے منیٰ کی طرف روانہ کر دیا۔ روانگی کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھٹنوں پر محبت سے ہاتھ مار کر فرمایا صاحبزادو طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہ کرنا (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

٢٤٩٧/١١ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی شب مزدلفہ سے بھیج دیا انہوں نے منیٰ آکر رمی کی اس کے بعد طواف افاضہ کیا۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ ام سلمہ کی باری کا دن تھا جس میں نبی علیہ السلام ان کے ساتھ قیام فرماتے (ابوداؤد)

٢٤٩٨/١٢ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيْمُ أَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (مکہ میں) مقیم یا عمرہ کرنے والا حجر اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے (ابوداؤد نے اس روایت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا ہے)

تیسری فصل

٢٤٩٩/١٣ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ أَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتّٰى أَتٰى جَمْعًا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

یعقوب بن عاصم بن عروہ نے حضرت شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹا تو مزدلفہ تک آپ کے قدم زمین سے نہ لگے۔

(ابوداؤد)

٢٥٠٠/١٤ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے سالم نے بتایا کہ جس سال حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اسی سال سالم سے حجاج نے معلوم کیا کہ ہم عرفات میں کس طرح قیام کریں تو جناب سالم نے فرمایا اگر تمہارا سنت کا ارادہ ہے تو عرفات میں نماز جلد پڑھ لو۔ یہ سن کر جناب عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا درست جواب دیا مسنون طریقہ یہی ہے کہ صحابہ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھتے تھے راوی کہتے ہیں میں نے جناب سالم سے معلوم کیا کہ کیا نبی علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے تو جناب سالم نے فرمایا صحابہ اسوہ رسول کو اپناتے تھے۔

(بخاری)

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ — کنکریاں مارنے کے احکام

پہلی فصل

۲۵۰۱[1] عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر رمی کرتے دیکھا اس موقع پر آپ نے فرمایا لوگو ارکان حج سیکھ لو سال آئندہ ممکن ہے کہ تمہیں میرے ساتھ حج کا موقع نہ ملے (مسلم)

۲۵۰۲[2] وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انھوں نے ہی فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو چاشت کے وقت چنے کی برابر کنکریوں سے رمی کی (مسلم)

۲۵۰۳[3] وَعَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو چاشت کے وقت اور بقیہ دنوں میں زوال آفتاب کے بعد رمی کی (متفق علیہ)

۲۵۰۴[4] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دس ذی الحجہ کو اس طرح رمی کی کہ خانہ کعبہ کی سمت میرے بائیں جانب اور منیٰ میرے دائیں جانب تھی پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور ہر سنگریزہ مارتے وقت تکبیر کہی راوی کہتے ہیں کہ پھر اسی طرح کہا جس طرح سورۃ البقرہ میں حکم نازل ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

۲۵۰۵[5] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استنجا میں طاق عدد ہے اسی طرح رمی جمار صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف کے چکر بھی طاق عدد میں ہیں جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق عدد میں ڈھیلے لے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۲۵۰۶[6] عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ

حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دس ذی الحجہ کو ناقہ صہباء پر سوار ہو کر رمی کرتے ہوئے دیکھا اس وقت نہ تو مار دھاڑ تھی نہ شور و شغب تھا

وَلَيْسَ قِيلَ الَيْكَ الَيْكَ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

ہٹو بچو کی آوازیں تھیں۔
(شافعی۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۵۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت عائشہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رمی جمار۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی ذکر الٰہی کے لیے مقرر کیے گئے ہیں (دارمی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)۔

۲۵۰۸ ۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخٌ مَنْ سَبَقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منیٰ میں سایہ دار جگہ نہ بنائیں جہاں آپ آرام کریں فرمایا نہیں منیٰ میں اس کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو وہاں جلد پہنچ جائے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی)

تیسری فصل

۲۵۰۹ ۹ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُو اللهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جمرہ اولیٰ و وسطیٰ کے پاس بہت دیر قیام کرتے یہاں وہ تسبیح و تہلیل اور تحمید کرتے اور جمرہ عقبہ کے پاس قیام نہ کرتے۔
(مالک)

بَابُ الْهَدْيِ ہدی کے احکام

پہلی فصل

۲۵۱۰ ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ظہر پڑھ کر اپنے لیے اونٹنی منگوائی اور اس کے دائیں کوہان کے کنارے پر زخم لگایا اور اس کے خون کو صاف کر کے اس کی گردن میں دو جوتیوں کا قلادہ ڈالا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب مقام بیدا پر آئے تو حج کے لیے تلبیہ پڑھا۔
(مسلم)

۲۵۱۱ ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی طرف ہدی کیلئے بکریاں روانہ کیں تو ان کے گلے میں قلادہ ڈالا۔ (متفق علیہ)

۲۵۱۲ ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۳ وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۴ عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۴ ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۵ ۶ وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۶ ۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۷ ۸ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۸ ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۹ ۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

نے دس ذی الحج کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گائے ذبح کی۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امہات المؤمنین کی طرف سے حج کے موقع پر گائے ذبح فرمائی۔

(مسلم)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے قلادے بٹے تھے جن کو نبی علیہ السلام نے ان کے گلے میں ڈالا پھر ان کو زخم لگا کر ہدی کے طور پر مکہ روانہ کیا اس وقت حلال چیزوں میں سے کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی تھی (یعنی[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے اونٹوں کے قلادے اون سے بنے تھے پھر ان کو اپنے والد کی معرفت روانہ کیا تھا (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہدی کے جانور کو ہنکاتا ہوا لے جا رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ جانور تو ہدی کا ہے آپ نے اس سے فرمایا تو سوار ہو جا اس نے پھر یہی کہا کہ یہ تو ہدی کا جانور ہے[4]

ابو الزبیر کا بیان ہے کہ میں نے سنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دوسرا جانور نہ ملے تو اس پر بمجبوری سوار ہو جاؤ۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ ہدی کے سولہ اونٹ روانہ کیے اور اس جماعت کا اس شخص کو امیر مقرر کیا اس نے معلوم کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے راستے میں ہی رک جائے تو کیا کروں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے خون میں اس کے کھر رنگ کر کوہان پر رکھ دینا اور تم اور تمہارے ساتھی اس کا گوشت نہ کھائیں (ترمذی)

حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[3] احرام نہ باندھا تھا (متفق علیہ)

[4] آپ نے فرمایا تیرے لیے برائی ہو تو اس پر سوار ہو جا یہ کلمات دو بار یا تین مرتبہ فرمائے (متفق علیہ)

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۲۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ
۱۱ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى
۱۲ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ
۱۳ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۲۵۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
۱۴ وَسَلَّمَ أَهْدَى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدَايَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ ذَهَبٍ يَغِيظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِينَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۲۴ وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
۱۵ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُونَهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ

کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں کی جانب سے ذبح کیے۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر ذبح کر رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اس کو کھڑا کر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسی طرح ذبح کرو جس طرح محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹ کی نگہداشت کروں اور ذبح کے بعد اس کے گوشت کھال اور جھول کا صدقہ کر دوں اور ان کو اجرت قصائی میں مجرا نہ کروں نبی علیہ السلام نے فرمایا قصائی کو اجرت ہم اپنے پاس سے دیں گے (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم تین دن سے زیادہ کھانا نہ کر لیے قربانی کے اونٹوں کا گوشت ذخیرہ نہ کرتے تھے پھر نبی علیہ السلام نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا کہ اس کو کھاؤ اور ذخیرہ کرو اس کے بعد ہم نے کھایا بھی اور ذخیرہ بھی کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال ابو جہل کے اونٹ کو ہدی کے طور مشرکین کو جلانے کے لیے روانہ کیا اس اونٹ کی ناک میں چاندی یا سونے کا چھلا تھا۔

(ابو داؤد)

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اگر ہدی کا اونٹ ہلاک ہونے لگے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے کھر خون میں لتھیڑ کر چھوڑ دو تاکہ لوگ اس کو کھا لیں (ترمذی ابن ماجہ لیکن ابو داؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا)

الْاَسْتِيْ)

۲۵۲۵ ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ)

حضرت عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم دن قربانی کا ہے اس کے بعد قر کا دن (گیارہ ذی الحجہ) نبی علیہ السلام کے پاس پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے ان میں سے ہر اونٹ حضور علیہ السلام کے قریب آیا کہ آپ کس کو پہلے ذبح کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اونٹوں کے پہلو زمین پر آئے تو سرکار نے کچھ فرمایا جس کو میں نہ سمجھ سکا راوی کہتے ہیں میں نے دوبارہ معلوم کیا آپ نے کیا فرمایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جو چاہے اس میں سے گوشت لے جائے (ابوداؤد) (حضرت ابن عباس اور جناب جابر کی حدیثیں باب الاضحیہ میں نقل کی گئی ہیں)

تیسری فصل

۲۵۲۶ ۱۷ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِيْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ ہونا چاہیے جب دوسرا سال آیا تو ہم نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ ہم گزشتہ سال کی طرح عمل کریں تو آپ نے فرمایا کھاؤ۔ کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو کیونکہ گزشتہ سال لوگوں نے شدید محنت کی تھی اس لیے میں نے چاہا کہ اس سلسلہ میں تم ان کی مدد کرو۔

(متفق علیہ)

۲۵۲۷ ۱۸ وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَآءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت نبیشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا تاکہ تمہیں وسعت حاصل ہو اب چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں وسعت حاصل ہو گئی ہے اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور طلب ثواب کرو۔ یہ دن کھانے پینے اور ذکر الٰہی کے ہیں۔

(ابوداؤد)

بَابُ الْحَلْقِ سر منڈانے کے احکام

پہلی فصل

۲۵۲۸ ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اکثر صحابہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈائے جبکہ بعض صحابہ نے بال کترائے۔ (متفق علیہ)

۲۵۲۹ ۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِیْ مُعَاوِيَةُ اِنِّیْ قَصَّرْتُ مِنْ رَّاْسِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مروہ کے قریب تیر کے پیکان سے کترے۔ (متفق علیہ)

۲۵۳۰ ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے دعا فرمائی خداوندا سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے کہا کہ قصر کرنے والوں کے لیے بھی دعا فرمائیں لیکن آپ نے پھر سر منڈانے والوں کے لیے دعا فرمائی لوگوں نے پھر قصر کرنے والوں کے لیے دعا کرنے کی درخواست کی تو آپ نے کہا خداوندا قصر کرنے والوں پر رحم فرما (متفق علیہ)

۲۵۳۱ ۴ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یحییٰ بن حصین نے اپنی دادی جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے تین دفعہ اور کترانے والوں کے لیے ایک مرتبہ دعا فرماتے ہوئے سنا۔ (مسلم)

۲۵۳۲ ۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منیٰ آئے تو جمرہ پر آکر رمی کی پھر اپنی قیامگاہ پر آئے اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا پھر حجام کو بلا کر پہلے حلق کرا کر بال ابوطلحہ انصاری کو دیئے پھر بائیں جانب کے بال منڈا کر وہ بال بھی ابوطلحہ انصاری کو دے کر فرمایا ان کو لوگوں میں تقسیم کرو۔ (متفق علیہ)

۲۵۳۳ ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں احرام باندھنے سے پہلے اور دس ذی الحجہ کو طواف خانہ کعبہ سے پہلے

قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیه مسک۔
(متفق علیه)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی۔
(متفق علیہ)

۲۵۳۴ وعن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظهر بمنی۔
(رواه مسلم)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو طواف افاضہ کیا اور واپس آکر منیٰ میں نماز ظہر ادا کی (مسلم)

دوسری فصل

۲۵۳۵ عن علی وعائشة قالا نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تحلق المرأة رأسها۔
(رواه الترمذی)

حضرت علی اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔
(ترمذی)

۲۵۳۶ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر۔ (رواه ابوداؤد والدارمی)
وهذا الباب خال عن الفصل الثالث

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خواتین کے لیے حلق نہیں بلکہ وہ کچھ بال کترا دیں۔
(ابوداؤد۔ دارمی)

(اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے)

قربانی کے ایام خطبہ اور طواف وداع کا بیان

پہلی فصل

۲۵۳۷ عن عبدالله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وقف فی حجة الوداع بمنی للناس یسألونه فجاءه رجل فقال لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج فجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی فقال ارم ولا حرج فما سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن شیء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج متفق علیه وفی روایة لمسلم اتاه رجل فقال حلقت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج واتاه آخر فقال افضت الی البیت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں کھڑے ہو کر لوگوں کے مسائل کے جوابات دیئے ایک شخص آیا اور کہا مجھے معلوم نہ تھا میں نے قربانی سے پہلے بال منڈائے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ایک اور صاحب نے سوال کیا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اب دوبارہ رمی کرو کوئی مضائقہ نہیں اس دن آپ سے ایسے ہی سوال کیے گئے جس میں کسی کام کو مقدم یا موخر کیا گیا تھا آپ نے ان کے جواب میں صرف یہی کہا ایسا کرو کوئی مضائقہ نہیں (مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے ایک صحابی آیا اور کہا میں نے رمی سے پہلے بال منڈا لیے تو آپ نے فرمایا رمی کر لو کوئی مضائقہ نہیں ایک اور صاحب نے کہا میں نے رمی سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا رمی کر لو کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۵۳۸ ۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ منیٰ میں قربانی کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں پھر ایک شخص نے معلوم کیا کہ غروب آفتاب کے بعد رمی کی ہے تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں (بخاری)

دوسری فصل

۲۵۳۹ ۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا سر منڈانے یا کترنے میں کوئی حرج نہیں دوسرے شخص نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپ نے فرمایا اب رمی کر لو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۴۰ ۴ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهٗ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوْفَ أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ میں سفر حج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا لوگ آپ کے پاس آتے اور اپنے بارے میں کہتے یا رسول اللہ میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا کوئی کام پہلے کر لیا یا کسی کام میں تاخیر کی ہے تو آپ فرما دیتے کوئی مضائقہ نہیں مگر جس کسی نے مسلمان کے تقدس کو پامال کیا اس نے گناہ کیا اور خود کو ہلاکت میں ڈالا۔
(ابوداؤد)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ

دس ذی الحجہ کا خطبہ، ایام تشریق کی رمی اور طواف وداع کا باب

پہلی فصل

۲۵۴۱ ۱ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا زمانہ اس حالت کی طرف بدل چکا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی سال میں بارہ مہینے ہیں جن میں سے تین ماہ مسلسل: ت

WWW.NAFSEISLAM.COM

وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى
وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ
فَقَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا
قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ
بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ
يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى
ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ
النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ
وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا
فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ
فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ
ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَلْ
بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۲ وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰى
۲
اَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهٖ فَاَعَدْتُ
عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ
رَمَيْنَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۴۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِيْ
۳
جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ
ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
طَوِيْلًا وَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى
بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَاْخُذُ
بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِيْ
جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ
يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ

بقیہ
والے ہیں ذی القعدہ ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی
اور شعبان کے درمیان ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے تو حاضرین
نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں یہ سن کر آپ خاموش
رہے صحابہ کہتے ہیں ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ اس کے مشہور نام کے علاوہ اور
کوئی نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہم نے جواب دیا بیشک
ذی الحجہ ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے تو ہم نے کہا اللہ اور اس
کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ خاموش رہے تو ہم نے خیال کیا کہ آپ اس
کا کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ عظیم (مکہ) نہیں ہے صحابہ
نے عرض کیا بیشک ہے پھر آپ نے فرمایا یہ دن کونسا ہے تو ہم نے عرض کیا
اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں جب آپ نے سکوت فرمایا تو ہم
نے یہ سوچا کہ آپ اس کے مشہور نام کے علاوہ اور کوئی نام لیں گے۔ اس
وقت آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ہے تو آپ نے
فرمایا تمہارے خون، مال، عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس
طرح اس دن کی اس شہر کی اور اس مہینہ کی حرمت ہے جب تم اپنے رب
سے ملاقات کرو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا
خبردار میری حیات ظاہری کے بعد گمراہ نہ ہونا اور ایک دوسرے کی گردن
مو نہ مارنا۔ بتادو کیا میں نے (حکم ربانی) تم کو پہنچا دیا ہم نے عرض کیا بیشک تو آپ نے کہا خداوندا تو بھی گواہ ہو جا، صحابہ سے فرمایا تم ان لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دینا جو یہاں موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ ہیں جن تک بات
جو پہنچائی جاتی ہے اور وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت وبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے سوال کیا کہ میں رمی کس وقت کروں تو انہوں نے بتایا جب تمہارا امام
(قائد) رمی کرے تو تم بھی کرو میں نے یہ سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے
کہا کہ ہم منتظر رہتے اور جب سورج ڈھلتا تو ہم رمی کرتے تھے (بخاری)

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ
وہ پہلے قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکر پر تکبیر کہتے اس کے
بعد نرم زمین پر آرام سے بہت دیر کھڑے ہوتے اور پھر قبلہ رو ہو کر دعا
کرتے پھر جمرہ وسطیٰ پر آ کر سات کنکریں مارتے اور ہر کنکر پر تکبیر کہتے پھر
بائیں جانب نرم جگہ آ کر قبلہ رو ہو کر طویل دعا کرتے پھر جمرہ عقبی پر جو وادی
کے درمیان ہے آ کر تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارتے اور اس کے
بعد وہاں نہ ٹھہرتے پھر واپس آ کر فرماتے ہیں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

(بخاری)

فَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۴۴ / ۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۵ / ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۴۶ / ۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۴۷ / ۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۸ / ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وقوف منیٰ کے دوران مکہ مکرمہ میں قیام کی اجازت طلب کی کیونکہ حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی نبی علیہ السلام نے انہیں اجازت دے دی (بخاری)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب کیا تو والد صاحب نے فضل سے کہا کہ جا کر اپنی ماں سے نبی علیہ السلام کے لیے پانی لاؤ حضور علیہ السلام نے ام الفضل سے کہا مجھے پانی پلاؤ تو ام الفضل نے کہا یا رسول اللہ اس برتن میں لوگ اپنے ہاتھ ڈال دیتے ہیں لیکن نبی علیہ السلام نے دوبارہ پانی طلب کر کے پیا پھر چاہ زمزم پر آئے اور دیکھا کہ لوگ کنوئیں سے پانی نکال کر پلا رہے ہیں آپ نے ان سے فرمایا لگے رہو تم نیک کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غلبہ حاصل کر لیں گے تو میں بھی سواری سے اتر کر رسی کو کندھے کی جانب اشارہ کر کے فرمایا اس پر رکھ لیتا (بخاری)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں (منیٰ میں) پڑھیں پھر تھوڑی دیر وادی محصب میں آرام فرمایا بعد میں سوار ہو کر حرم شریف آئے اور طواف کیا (بخاری)

حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے وہ بات بتائیں جو آپ نے رسول خدا سے سن کر یاد رکھی ہو کہ آپ نے ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحجہ) کو نماز ظہر کہاں پڑھی تھی تو انہوں نے بتایا کہ منیٰ میں میں نے معلوم کیا کہ یوم نفر (تیرھویں ذی الحجہ) کو نماز عصر کہاں ادا کی تھی تو انہوں نے کہا ابطح میں پھر انہوں نے بتایا کہ تم بھی اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امراء کریں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مقام ابطح میں قیام سنت نبوی نہیں ہے بلکہ رسول خدا نے وہاں قیام اس لیے کیا کہ آپ کی وہاں سے (مدینہ کے لیے) روانگی زیادہ آسان تھی (متفق علیہ)

۲۵۴۹ ٩ وَعَنْهَا قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ۔

۲۵۵۰ ١٠ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۵۱ ١١ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کی پابندیاں خود پر عائد کیں اور عمرہ ادا کیا سرکار دو عالم مقام ابطح میں میرا انتظار فرما رہے تھے جب میں عمرہ سے فارغ ہو کر وہاں پہنچی تو نبی علیہ السلام نے لوگوں کو روانگی کے لیے حکم دیا چنانچہ آپ روانہ ہوئے اور خانہ کعبہ آکر نماز فجر سے پہلے طواف کیا پھر مدینہ طیبہ کی جانب روانہ ہوئے (مولف کتاب فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں دیکھا بلکہ صاحب ابوداؤد نے آخر کے کلمات میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ نقل کیا ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حج سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں کا معمول یہ تھا کہ وہ جدھر چاہتے چل دیتے چنانچہ رسول خدا نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک اپنے گھر کو واپس نہ ہو جب تک کہ وہ طواف وداع نہ کرے لیکن ماہواری میں مبتلا خواتین اس سے مستثنیٰ ہوں گی (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ روانگی کی شب حضرت صفیہ کو ماہواری آگئی تو کہنے لگیں شاید میری وجہ سے تم سب کو رکنا پڑ جائے جب رسول خدا کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ نے (تعجب کے کلمات فرمائے اور دریافت کیا کہ انہوں نے طواف کر لیا تھا تو آپ کو بتایا گیا ہاں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا روانگی اختیار کرو (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۵۲ ١٢ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)۔

۲۵۵۳ ١٣ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ رَاَيْتُ

حضرت عمرو بن الاحوص سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: لوگو آج کونسا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا حج اکبر کا دن ہے تو آپ نے فرمایا تمہارے خون، تمہارے مال تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اور یہ شہر محترم ہے۔ خبردار کوئی شخص نہ تو اپنے نفس پر ظلم کرے نہ بیٹا اپنے والدین کو اذیت دے۔ خبردار ہو شیطان اس بات سے تو نا امید ہو چکا ہے کہ اس مقدس شہر میں اس کی اطاعت کی جائے گی لیکن جن کاموں کو تم حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اسی پر خوش ہو جائے گا (ابن ماجہ اور صاحب ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے)۔

حضرت رافع بن عمرو مزنی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَۃٍ شَھْبَاءَ وَعَلِیٌّ یُعَبِّرُ عَنْہُ وَالنَّاسُ بَیْنَ قَاعِدٍ وَّقَائِمٍ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

۲۵۵۴/۱۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّیَارَۃِ یَوْمَ النَّحْرِ اِلَی اللَّیْلِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

۲۵۵۵/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرْمُلْ فِی السَّبْعِ الَّذِیْ اَفَاضَ فِیْہِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

۲۵۵۶/۱۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمٰی اَحَدُکُمْ جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَی الْجَمْرَۃَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ)

۲۵۵۷/۱۷ وَعَنْھَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ حِیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مِنًی فَمَکَثَ بِھَا لَیَالِیَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ کُلَّ جَمْرَۃٍ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ وَّیَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰی وَالثَّانِیَۃِ فَیُطِیْلُ الْقِیَامَ وَیَتَضَرَّعُ وَیَرْمِی الثَّالِثَۃَ فَلَا یَقِفُ عِنْدَھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

۲۵۵۸/۱۸ وَعَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِی الْبَیْتُوْتَۃِ اَنْ یَّرْمُوْا یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ یَجْمَعُوْا رَمْیَ یَوْمَیْنِ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ فَیَرْمُوْہُ فِیْ اَحَدِھِمَا۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ)

کو منیٰ میں چاشت کے وقت سرمئی خچر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے کلمات کو ان لوگوں تک پہنچا رہے تھے یا تشریح کر رہے تھے جو دور کھڑے اور بیٹھے ہوئے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ و ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو دسویں ذی الحجہ کی رات تک موخر فرمایا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں فرمایا۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی اس کے بعد اس پر تمام چیزیں سوائے بیوی سے قربت کے حلال ہو گئیں، (صاحب شرح السنہ نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے اس کو ضعیف بتایا ہوا ہے لیکن احمد اور نسائی کی ایک روایت میں جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرمایا ہے یعنی نے فرمایا جب کوئی شخص جمرہ پر کنکریاں مارے تو اس کے لیے جو بیوی کے سوا سب کچھ حلال ہو گیا)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے آخری دن طواف افاضہ نماز ظہر کے بعد کیا پھر آپ تشریف لائے اور ایام تشریق کی بقیہ راتیں وہاں گزاریں اور جمرات کی رمی فرمائی ہر جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہا پہلے اور دوسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر ان کے درمیان ٹھہرے اور طویل قیام فرما کر رقت کے ساتھ دعا فرمائی لیکن تیسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر قیام و دعا نہ فرمائی (ابوداؤد)

حضرت ابو البداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے ان لوگوں کو جن کے پاس اونٹ تھے یہ اجازت دے دی کہ وہ دس تاریخ کو رمی کر لیں اور یوم نحر کے بعد دو دنوں کی رمی ایک دن کر لیں۔

(مالک۔ نسائی۔ صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا)

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ احرام باندھنے والے کے لیے احتیاطیں

پہلی فصل

۲۵۵۹[۱] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ محرم کس طرح کے کپڑے پہنیں تو آپ نے فرمایا نہ تو قمیص پہنو نہ پگڑیاں باندھو نہ پاجامے پہنو اور نہ بالاپوش استعمال کرو نہ موزے پہنو لیکن جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے اور ایسا لباس استعمال نہ کرو جس کو زعفران اور ورس سے معطر کیا گیا ہو (متفق علیہ لیکن امام بخاری نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ احرام باندھنے والی خاتون نہ تو چہرے پر نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے)۔

۲۵۶۰[۲] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوران خطبہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ حالت احرام میں موزے پہن لے اور اگر کسی کے پاس تہبند کی چادر نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے (متفق علیہ)

۲۵۶۱[۳] وَعَنْ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ ہم جعرانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ایک اعرابی آئے جنہوں نے خلوق زرد رنگ کی خوشبو سے لتھڑا ہوا کرتہ پہنا ہوا تھا عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور یہ لباس پہنا ہے۔ رسول خدا نے فرمایا خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور کرتے کو اتار دو اس کے بعد بھی ارکان عمرہ میں ادا کرو جو حج میں کرتے ہو۔

(متفق علیہ)

۲۵۶۲[۴] وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محرم بحالت احرام میں نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرائے نہ منگنی کرے۔ (مسلم)

[illegible]

۲۵۶۳[۵] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔

٢٥٦٤ ٦ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ بْنِ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ۔

٢٥٦٥ ٧ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٥٦٦ ٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٥٦٧ ٩ وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٥٦٨ ١٠ وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٥٦٩ ١١ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِانْسُكْ نَسِيْكَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یزید بن اصم ابن اخت میمونہ نے حضرت میمونہ سے روایت کی ہے کہ اُن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس وقت شادی کی جب آپ حلال تھے۔ (مسلم)۔ شیخ محی السنہ نے فرمایا اکثر علماء کا کہنا یہ ہے کہ جب آپ نے حضرت میمونہ سے شادی کی تو آپ حالت احرام میں نہ تھے لیکن اعلان نکاح حالت احرام میں ہوا اور احرام سے فارغ ہو کر مکہ کے راستے میں مقام سرف میں ہم بستری فرمائی ہے۔

حضرت ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں سر مبارک دھو لیتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم . . . . صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔

(متفق علیہ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی جبکہ ایک آدمی کی آنکھیں دکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوا تھا تو آپ نے اُن پر ایلوا لگوایا۔

(مسلم)

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال کو دیکھا کہ ایک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی کی نکیل پکڑی ہوئی ہے اور دوسرے نے دھوپ سے بچاؤ کے لیے سرکار پر کپڑے کا سایہ کیا ہوا ہے اس وقت آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (مسلم)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حالت احرام میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ کے مقام پر تھا رسول خدا میرے پاس تشریف لائے ہیں اس وقت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے مجھ سے فرمایا کیا یہ جوئیں تمہیں اذیت دے رہی ہیں میں نے کہا بیشک تو آپ نے فرمایا سر کو منڈا کر چھ مسکینوں کو ایک فرق کھانا کھلا دو فرق ایک پیمانہ ہے جس میں تین صاع جنس آتی ہے یا تین روزے رکھ لو یا ایک جانور ذبح کر دو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۷۰/۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَاءَ فِيْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْ خَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْ خُفٍّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں خواتین کو دستانے پہننے اور چہرے پر نقاب ڈالنے سے منع فرماتے سنا ہے آپ نے خواتین کو ایسے کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا جو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے ہوں ان کے علاوہ جس رنگ کے چاہیں کپڑے پہنیں چاہے وہ کسنبی رنگ کے ہوں یا خز کے آپ نے زیور پاجامہ قمیص اور موزے پہننے کی اجازت بھی دی (ابوداؤد)

۲۵۷۱/۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا جَاوَزُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سوار ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم احرام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ہم میں ہر ایک خاتون اپنی چادر سر پر ڈالتی اور چہرہ کو چھپا لیتی لیکن جب وہ گزر جاتے تو ہم اپنے چہروں کو کھول لیتے (ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا ہے)

۲۵۷۲/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ يَعْنِيْ غَيْرَ الْمُطَيَّبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں روغن زیتون استعمال فرماتے جو خوشبودار نہیں ہوتا۔ .... (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۷۳/۱۵ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حالت احرام میں سردی محسوس ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ پر کچھ ڈال دو تو میں نے ان پر برساتی ڈال دی اس وقت انہوں نے فرمایا تم مجھے اڑھا رہے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

۲۵۷۴/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں حالت احرام میں لحی جمل کے مقام پر دوران قیام سر کے درمیان سینگی لگوائی۔ (متفق علیہ)

۲۵۷۵/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۵۷۶/۱۸ وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

نے حالت احرام میں درد کی تکلیف کی وجہ سے پیر کے تلوے میں سینگی لگوائی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابورافع روایت کرتے ہیں کہ جب رسولِ خدا نے حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا تو آپ احرام میں نہ تھے اور جب ہم بستری فرمائی تو بھی آپ حالت احرام میں نہ تھے اور میں نے آپ دونوں کے درمیان قاصد کا فریضہ انجام دیا تھا۔ (احمد۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

حالت احرام میں شکار کی ممانعت

پہلی فصل

۲۵۷۷/۱ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهٗ أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۷۸/۲ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَآهُ أَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا أَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا فَلَمَّا أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهٗ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔

۲۵۷۹/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت صعب بن جثامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا کی خدمت میں گورخر پیش کیا آپ اس وقت مقام ابواء یا ودان نامی وادی میں تھے لیکن نبی علیہ السلام نے اس کو واپس کر دیا جب میرے چہرے پر نبی علیہ السلام نے اظہار افسوس دیکھا تو آپ نے فرمایا ہم نے اس کو اس لیے واپس کر دیا کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے راستے میں ہی چند محرم ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے لیکن وہ خود حالت احرام میں نہ تھے میرے ساتھیوں نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا لیکن وہ گورخر ان لوگوں کو نہ دیکھ سکا۔ ساتھیوں نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا حضرت ابوقتادہ نے اس کو دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہو کر ساتھیوں سے نیزہ مانگا تو انہوں نے نہ دیا تو انہوں نے خود کوڑا اٹھا کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کو زخمی کر کے ذبح کر لیا پھر اس کو خود بھی کھایا اور ساتھیوں کو بھی کھلایا لیکن وہ گوشت کھا کر شرمندہ ہوئے جب ہم رسولِ خدا سے جا ملے تو ساتھیوں نے اس بارے میں نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس گوشت میں سے کچھ باقی ہے تو لوگوں نے کہا کہ اس کی ٹانگ باقی ہے چنانچہ وہ بقیہ گوشت نبی علیہ السلام کو پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے کچھ کھایا۔ (متفق علیہ) بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح بھی ہے کہ جب لوگوں نے نبی علیہ السلام سے ھ

ھ سوال کیا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کے لیے کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ

ھ کیا تھا تو انہوں نے کہا نہیں تو، آپ نے فرمایا بقیہ گوشت بھی کھاؤ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پانچ جانور ایسے ہیں جن کو سرزمین حرم پر حالت احرام میں مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ چوہا۔ کوا۔ چیل۔ بچھو اور پاگل کتا۔

(متفق علیہ)

۲۵۸۰ [۴] وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ موزی جانور ایسے ہیں جنھیں حل و حرم میں مارنے کی اجازت ہے سانپ، ابلق کوا، چوہا، پاگل کتا اور چیل (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۸۱ [۵] عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادَ لَكُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حالت احرام میں شکار کا گوشت اس وقت تمہارے لیے حلال ہے جبکہ نہ تو تم خود اس کو شکار کرو یا تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۲۵۸۲ [۶] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹڈی دریائی شکار میں شامل ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

۲۵۸۳ [۷] وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حالت احرام میں درندہ کو قتل کیا جا سکتا ہے

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۵۸۴ [۸] وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ أَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بجو کے بارے میں معلوم کیا کہ وہ شکار میں شامل ہے تو انھوں نے کہا ہاں میں نے معلوم کیا کہ یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا ہاں۔

(نسائی و شافعی جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح بتایا ہے)

۲۵۸۵ [۹] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشًا إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بجو کے بارے میں دریافت کیا کیا وہ شکار میں شامل ہے تو آپ نے فرمایا ہاں اور اگر حالت احرام میں اس کا شکار کرے تو اس کے بدلے

وَالدَّارِمِيُّ)

مینڈھا قربان کرے (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

٢٥٨٦ ١٠ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَ يَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَ يَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ)

حضرت خزیمہ بن جزی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بجو کو کھانے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کیا بجو کو بھی کوئی کھاتا ہے پھر میں نے بھیڑیے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا جس کے اندر بھلائی ہے کیا وہ بھیڑیے کو کھاتا ہے (جامع ترمذی) ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے)۔

تیسری فصل

٢٥٨٧ ١١ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حالت احرام میں طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے ان کے پاس ایک پرندہ کا گوشت بھیجا گیا وہ اس وقت سوئے ہوئے تھے ہم میں سے بعض نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا بعض نے نہ کھایا جب طلحہ بیدار ہوئے تو انہوں نے گوشت کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا ہم نے نبی علیہ السلام کے ساتھ (حالت احرام میں کھایا ہے (مسلم)

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

حج فوت ہونے اور حالتِ احرام میں رک جانے کا بیان

پہلی فصل

٢٥٨٨ ١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں روکا گیا تو آپ نے سر مبارک منڈایا امہات المومنین سے ہم بستری فرمائی قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور دوسرے سال عمرہ کیا (بخاری)

٢٥٨٩ ٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش خانہ کعبہ کی حاضری میں مزاحم ہوئے تو نبی علیہ السلام نے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا بال منڈائے اور صحابہ نے بھی بال منڈائے (بخاری)

٢٥٩٠ ٣ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی یہی حکم دیا (بخاری)

۲۵۹۱ ۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُکُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی یَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَیُهْدِیْ اَوْ یَصُوْمُ اِنْ لَّمْ یَجِدْ هَدْیًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

۲۵۹۲ ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ وَقُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا، کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ سنت کافی نہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر شرعی پابندی سے آزاد ہو کر سال آئندہ حج کرے اور ہدی (قربانی) دے اور اگر ہدی نہ دے سکے تو روزے رکھے۔

(بخاری)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے دریافت کیا کیا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں خود کو بیمار پاتی ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم حج کرو اور یہ عہد کرو کہ جہاں بھی میں رک جاؤں گی۔ وہیں سے احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۹۳ ۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّبْدِلُوا الْهَدْیَ الَّذِیْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ فِیْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۵۹۴ ۷ وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِی الْمَصَابِیْحِ ضَعِیْفٌ)

۲۵۹۵ ۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمَرَ الدِّیْلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَیْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَیَّامُ مِنًی ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ وہ عمرہ قضا میں جانور بدل لیں جو انہوں نے حدیبیہ کے موقع پر ذبح کیے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت حجاج بن عمرو انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوران احرام حج کسی کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے لیکن اس پر سال آئندہ حج لازم ہے (نسائی ابن ماجہ دارمی لیکن صاحب ابوداؤد نے دوسری روایت کے مطابق یہ اضافہ کیا یا کوئی احرام میں بیمار ہو جائے جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا اور صاحب مصابیح نے ضعیف کہا ہے)

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ حج عرفہ کے دن ہے جس نے وقوف عرفہ مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے پہلے پایا اس نے حج کو پا لیا اور منیٰ میں قیام تین دن ہے لیکن جس نے دو دن میں جلدی اٹھان اور کر لیے اس پر مواخذہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حسن صحیح ہے۔

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرم مکہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

پہلی فصل

۲۵۹۶ [1] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهٗ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ۔

۲۵۹۷ [2] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۹۸ [3] وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ وَّقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۹۹ [4] وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا! اب ہجرت نہیں بلکہ جہاد اور نیت ہے جب تمہیں جہاد کی دعوت دی جائے تو گھروں سے باہر آجاؤ نبی علیہ السلام نے فتح مکہ کے دن فرمایا! کہ ایسا شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس دن حرام (معزز) فرمایا جس دن آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی اور وہ قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے مجھ سے پہلے اس سرزمین پر کسی اور نبی کے لیے قتال کی اجازت نہ تھی اور میرے لیے بھی دن کے ایک حصہ میں قتال کی اجازت ہے اب وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام (خطہ امن) ہے نہ تو اس کے خار دار درخت کو کاٹا جائے اور نہ یہاں کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز کو بغیر پہچانے اٹھایا جائے اور نہ گھاس کاٹی جائے حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اذخر کی اجازت مرحمت ہو کیونکہ وہ لوہاروں کے اور گھروں میں کام آتی ہے تو نبی علیہ السلام نے اس کے کاٹنے کی اجازت

[illegible] متفق علیہ لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نہ تو حرم کا درخت کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا جائے مگر اس کی تشہیر اور واپسی کے لیے۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی شخص مکہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر نہ چلے۔

(مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے اس کو اتارا تو ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ مکرمہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو (متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک ......

إِحْرَامٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۰۰ [5] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۰۱ [6] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۰۲ [7] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پر سیاہ عمامہ تھا اور آپ احرام میں نہ تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ پر ایک لشکر چڑھائی کرے گا جب وہ خطہ زمین پر ایک میدان میں ہوں گے تو ان کے اول و آخر زمین میں دھنس جائیں گے جناب عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلے اور پچھلوں کے ساتھ وہ کیسے دھنس جائیں گے جبکہ ان کے ساتھ عوام اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان کے ساتھ شریک کار نہیں ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس لشکر کے شروع والوں اور آخر والوں کو دھنسایا جائے گا پھر ان کی نیتوں کے مطابق انہیں اٹھایا جائے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حبشہ کا چھوٹی اور پتلی پنڈلیوں والا کعبہ مقدسہ کی حرمت کو پامال کرے گا (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ اور ٹیڑھی ٹانگوں والا ہے اور وہ کعبہ مقدسہ کی ایک ایک اینٹ کو اکھاڑ رہا ہے (بخاری)

دوسری فصل

۲۶۰۳ [8] عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۰۴ [9] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

۲۶۰۵ [10] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حرم مقدس کے لیے غلہ کی رسد کو روکنے والے کا عمل الحاد ہے (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم آیت سے مخاطب ہو کر فرمایا اے مکہ تو کتنا عمدہ شہر اور مجھے کس قدر محبوب ہے اگر مکہ والے مجھے ہجرت کے لیے مجبور نہ کرتے تو میں تیرے سوا اور کہیں سکونت اختیار نہ کرتا (جامع ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرکے فرمایا یہ حدیث تو حسن و صحیح ہے لیکن اس کی سند غریب ہے)

حضرت عبد اللہ بن عدی بن حمراء روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے ہیں اور یہ فرماتے ہیں اے سرزمین مکہ خدا کی قسم تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر مجھے یہاں چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں ہرگز اس سے نہ جاتا (ترمذی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۶۰۶ ۱۱ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَّهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَآرًّا بِدَمٍ وَّلَا فَآرًّا بِخَرْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِی الْبُخَارِیِّ الْخَرْبَةُ الْجِنَایَةُ۔

۲۶۰۷ ۱۲ وَعَنْ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ الْمَخْزُوْمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَیْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِیْمِهَا فَاِذَا ضَیَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوشریح عدوی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ عمرو بن سعید سے اس وقت جبکہ وہ اپنے لشکر کو مکہ کی جانب روانہ کر رہا تھا کہا اے امیر مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو ایک حدیث سناؤں جس کو میں نے رسول خدا سے فتح مکہ کے دوسرے دن کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا اور اپنی آنکھوں سے آپ کو بیان کرتے دیکھا اس وقت نبی علیہ السلام نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور اس کے بعد فرمایا اللہ نے سرزمین مکہ کو حرمت عطا فرمائی کسی بندے نے اس کو حرام نہیں کیا اب جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہاں خونریزی کرے اور یہاں کے درخت کاٹے لیکن اگر کوئی قتال حرم کعبہ کے بارے میں میرے عمل سے حجت پکڑے تو اس کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں قتال کی اجازت عطا فرمائی ہے دوسروں کو اس کی اجازت نہیں اور مجھے بھی صرف تھوڑی دیر کے لیے اجازت دی گئی تھی سرزمین حرم کا تقدس آج بھی وہی ہے جس طرح کل تھا اور یہ بات ان لوگوں کو بھی سنا دی جائے جو یہاں موجود نہیں ہیں راوی حدیث سے جب یہ معلوم کیا گیا کہ اس حدیث کا عمرو بن سعید پر کیا اثر ہوا تو اس نے کہہ دیا مجھے اس بارے میں تم سے زیادہ علم ہے لیکن اے ابوشریح حرم عاصی مجرم اور بھگوڑے قاتل یا بھگوڑے مجرم کو پناہ نہیں دیتا۔ (متفق علیہ لیکن امام بخاری نے مجرم کی بجائے مفسد کا لفظ استعمال کیا ہے)

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی پر قائم رہے گی جب تک کہ وہ سرزمین مکہ کی اس طرح حرمت قائم رکھیں گے اور اس کی تعظیم کرتے رہیں گے جس طرح کہ اس کا حق ہے لیکن جب وہ اس کی حرمت کو پامال کر دیں گے تو ہلاکت میں پڑ جائیں گے (ابن ماجہ)

بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرم مدینہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

پہلی فصل

2608 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
1
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ
حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا
أَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ
النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ
ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ
أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَالٰى
قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوْ
تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن مجید کے سوا اور کچھ نہیں لکھا اور جو اس کتابچے میں ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ عیر سے ثور تک کا علاقہ حرم ہے اب جو اس حد بندی میں ترمیم کرے یا ترمیم کرنے والے کی مدد کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام بندوں کی لعنت ہے اس کے نہ تو فرائض قبول کیے جائیں گے اور نہ نوافل اور مسلمانوں کا معاہدہ یکساں ہے جو ایک عام مسلمان بھی کر سکتا ہے اور جو کوئی مسلمان کے عہد کو توڑ ڈالے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور بندوں کی لعنت ہے جس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہ ہوگا اور جو کوئی اپنے دوستوں کی اجازت اور ان کی رضامندی کے بغیر دوسروں سے دوستی کی طرف ہاتھ بڑھائے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور اس کے تمام بندوں کی لعنت ہے اس کی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہ ہوگی (متفق علیہ) لیکن بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی جانب (نسبی) نسبت کی یا اپنے دوستوں کے علاوہ کسی اور سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور اس کے تمام بندوں کی طرف لعنت ہے اس کی نہ تو فرض عبادت قبول ہوگی نہ نفل۔

2609 وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
2
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ
يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ
خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا
إِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ
عَلٰى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا أَوْ
شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مدینہ کے دونوں کناروں کو حرام کرتا ہوں اس علاقے میں نہ تو خاردار درخت کاٹا جائے نہ اس میں شکار کیا جائے نبی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس (کے تقدس) کو جانتے ہوں اگر کوئی شخص مدینہ سے بے رغبتی رکھتے ہوئے اس کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل مہیا فرما دے گا اور جو شخص مدینہ کی سختی اور تنگی محنت و مشقت پر ثابت قدم رہے گا۔ میں قیامت میں اس کا شفیع و شہید ہوں گا۔ (مسلم)

2610 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
3

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِيْ إِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۱ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوْا بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْ أَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَإِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَّلَا يُحْمَلَ فِيْهَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۳ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَّقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهٗ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ أَنْ يَّرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبٰى أَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ

نے فرمایا میری امت میں سے جو کوئی مدینہ کی سختیوں اور شدتوں پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ لوگ جب فصل کا نیا پھل دیکھتے تو اس کو لے کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوتے جب نبی علیہ السلام اس پھل کو لیتے تو دعا فرماتے خداوندا ہمارے پھلوں اور ہمارے شہر کو برکت عطا فرما۔ خداوندا جناب ابراہیم تیرے بندے تیرے نبی و خلیل تھے میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی تھی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی کی مثل اور مزید اتنی دعا کرتا ہوں اس کے بعد خاندان میں سے چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل عطا فرما دیتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جناب ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین مکہ کو حرمت دی میں مدینہ کو حرمت دیتا ہوں اب اس کے دونوں کناروں کے درمیان نہ تو خونریزی کی جائے اور نہ یہاں جنگ کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں اور جانوروں کی غذا کے علاوہ یہاں کے درختوں کے پتے نہ جھاڑے جائیں۔ (مسلم)

حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ ہمارے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہو کر اپنے مکان کی جانب جو وادی عقیق میں تھا گئے تو ——— ایک غلام کو دیکھا کہ وہ یا تو درخت کاٹ رہا تھا یا پتے جھاڑ رہا تھا (شک راوی) تو جناب سعد نے اس کے کپڑے کو چھین لیا جب جناب سعد وہاں سے واپس آئے تو اس غلام کے مالک نے آکر جناب سعد سے کہا کہ وہ کپڑے یا تو مجھے واپس کر دیں یا اسی غلام کو دے دیں یہ سن کر والد محترم نے کہا اللہ کی پناہ کیا میں وہ چیز واپس کر دوں جو مجھے رسول خدا نے دلوائی ہے اور اس چیز کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ (مسلم)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو جناب صدیق اکبر اور حضرت بلال کو بخار ہو گیا میں نے آکر نبی علیہ السلام کو اطلاع دی تو آپ نے دعائیہ کلمات کہے کہ خداوندا مدینہ کو ہمیں ایسا ہی محبوب بنا دے جیسا کہ مکہ

وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۵ ۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۱۶ ۹ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۷ ۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۸ ۱۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۹ ۱۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبٰى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس خطہ کو صحت کا گہوارہ بنا دے یہاں سے اٹھا اور مد میں ہمارے لیے برکتیں عطا فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پراگندہ بالوں والی عورت مدینہ سے نکل کر مہیعہ جحفہ میں جا کر اتری ہے تو میں نے (نبی علیہ السلام نے فرمایا) اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ جحفہ منتقل ہو گئی (بخاری)

حضرت سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یمن فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے چلی جائے گی اور اگر انہیں اس کا علم ہو تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اسی طرح شام فتح ہوگا اور ایک جماعت اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے شام کی جانب کوچ کرے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو جان لیں اسی طرح عراق بھی فتح ہوگا وہاں بھی لوگ اپنے خاندان اور متعلقین کو لے کر چلے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو سمجھیں

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسی بستی کی جانب ہجرت کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر غالب آجائے گی جس کو لوگ یثرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے وہ بستی برے لوگوں کو اسی طرح صاف کر دے گی جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن اس کے بعد اس اعرابی کو بخار ہو گیا تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیعت ختم کر دیں لیکن نبی علیہ السلام نے انکار کر دیا بعد میں اس نے آکر پھر بیعت ختم کرنے کو کہا لیکن نبی علیہ السلام نے پھر انکار کر دیا لیکن اس نے پھر آکر بیعت فسخ کرنے کو کہا لیکن پھر نبی علیہ السلام نے انکار کر دیا تو وہ وہاں سے نکل کر چلا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتُنْصِعُ طِيْبَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۲۰ ۱۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۲۱ ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۲۲ ۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۲۳ ۱۶ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيْدُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۲۴ ۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۲۵ ۱۸ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۲۶ ۱۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

گیا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کو دور کر دیتی ہے اور خوشبو کو معطر کر دیتا ہے یعنی بہتر کو بہتر کر دیتا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے برے لوگوں کو اسی طرح نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

(مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے اس لیے اس میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جو دجال کی دستبرد اور پامالی سے محفوظ رہ جائے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اور ان کے داخلے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ ان شہروں پر فرشتوں کا پہرہ ہے جو صفیں بنا کر ان کی نگہبانی کرتے ہیں لہٰذا وہ ان شہروں سے باہر صحرا یا بنجر زمین میں اترے گا پھر مدینہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا پھر ہر کافر و منافق مدینہ سے نکل جائے گا (متفق علیہ)

حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھی اہل مدینہ کے ساتھ دھوکہ دہی کرے گا وہ اسی طرح ختم ہوگا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی ناقہ کو تیز کر دیتے اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس (مدینہ) کی محبت میں اُسے ایڑ لگاتے۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کو محبوب رکھتے ہیں جناب ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت دی اور میں ان دو پہاڑوں کے درمیان زمین (مدینہ) ہے اس کو حرمت دیتا ہوں (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محبت کرتے ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۲۶۲۷/۲۰ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب سعد بن ابی وقاص کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو مدینہ منورہ میں شکار کرتے دیکھ کر اس کو پکڑ لیا (کیونکہ نبی علیہ السلام نے یہاں شکار کرنا حرام قرار دیا ہے) تو اس شخص کے کپڑے چھین لیے جس پر اس شخص کے آقا نے آکر آپ سے کپڑوں کی واپسی کے سلسلہ میں بات چیت کی اس پر جناب سعد نے فرمایا نبی علیہ السلام نے مدینہ میں شکار کو حرام کر کے فرمایا کہ جو شخص یہاں کسی کو شکار کرتے دیکھے تو اس کے کپڑے چھین لے لہذا میں (روہ نہیں) تمہیں وہ لقمہ واپس نہیں کروں گا جو مجھے نبی علیہ السلام نے کھلایا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)

۲۶۲۸/۲۱ وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلٰى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت صالح جو جناب سعد کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت کرتے ہیں کہ جناب سعد نے مدینہ کے چند غلاموں کو دیکھا جو یہاں درخت کاٹ رہے تھے تو انہوں نے ان کا سامان چھین لیا اور ان کے مالکوں کو بتایا کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے مدینہ کے درخت کاٹنے کی ممانعت فرمائی اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو شخص کاٹنے والے کو پکڑے تو کاٹنے والے کا سامان پکڑنے والے کے لیے ہے۔

(ابوداؤد)

۲۶۲۹/۲۲ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حِرْمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوا أَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ أَنَّهُ بَدَلَ أَنَّهَا)

حضرت زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وادی وج میں شکار اور اس کے درختوں کا کاٹنا حرام ہے اور یہ اللہ کے لیے حرام قرار دیئے گئے ہیں (ابوداؤد) لیکن امام محی السنہ نے وج کے بارے میں فرمایا کہ اطراف طائف میں ایک وادی ہے اور خطابی نے وج کا تذکرہ مؤنث کی جگہ مذکر کی ضمیر سے کیا ہے۔

۲۶۳۰/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ توفیق نصیب ہو کہ مدینہ میں اس کو موت آسکے تو اس کو ترجیح دے مدینہ میں مرنے والوں کی میں شفاعت کروں گا۔ (احمد اور جامع ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن اس کی سند غریب ہے)۔

۲۶۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى [۲۴] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلامی بستیوں میں سے سب سے آخر میں جو بستی ویران ہو گی وہ مدینہ ہے (جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے)۔

۲۶۳۲ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى [۲۵] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِينَةِ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قِنَّسْرِينَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ ان تین بستیوں میں سے جس میں اترو وہ تمہاری جائے ہجرت ہو گی وہ مدینہ، بحرین اور قنسرین ہیں۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۲۶۳۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [۲۶] وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ پر نام نہاد مسیح (دجال) کا خوف مسلط نہ ہو سکے گا اس دوران مدینہ کے سات دروازے (راستے) ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے حفاظت کرتے ہوں گے (بخاری)

۲۶۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۲۷] قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی خداوندا تو نے جتنی برکت مکہ کو عطا فرمائی ہے اس سے دگنی برکت مدینہ کو عطا فرما۔

(متفق علیہ)

۲۶۳۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ [۲۸] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جِوَارِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

آل خطاب کے ایک فرد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان قصداً میری زیارت کو آتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ہمراہیوں میں ہو گا اور جو مدینہ کے دوران قیام یہاں کے مصائب پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا اور جو مسلمان حرمین میں سے کسی جگہ فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن یافتہ لوگوں کے ساتھ محشور ہو گا (شعب الایمان)

۲۶۳۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي [۲۹] بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری حیات ظاہری کے بعد حج کیا اور میری زیارت کو آیا گویا اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی (شعب الایمان)

۲۶۳۷ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى [۳۰]

حضرت یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ یُحْفَرُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِھَا مِنْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا)

۲۶۳۸ ۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِوَادِ الْعَقِیْقِ یَقُوْلُ اَتَانِی اللَّیْلَۃَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّیْ فَقَالَ صَلِّ فِیْ ھٰذَا الْوَادِ الْمُبَارَکِ وَقُلْ عُمْرَۃٌ فِیْ حَجَّۃٍ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ وَّقُلْ عُمْرَۃٌ وَّحَجَّۃٌ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

علیہ وسلم کی موجودگی میں مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی ایک شخص نے قبر میں جھانک کر کہا کہ مومن کی آخری آرامگاہ اچھی نہیں یہ سن کر رسول خدا نے فرمایا تو نے بُری بات کہی تو اس شخص نے کہا میرا یہ مطلب نہ تھا میری مراد تو اللہ کی راہ میں قتل کی تھی تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی تو مثال ہی نہیں لیکن اس زمین کے کوئی خطہ مجھے محبوب نہیں کہ جس میں میری آخری آرامگاہ ہو یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے۔

(مالک مرسلاً)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ وادی عقیق میں تھے آپ نے فرمایا رات رب کریم کا ایک فرشتہ نے آ کر مجھے بتایا کہ آپ یہاں نماز ادا کریں اور بتا دیں کہ عمرہ بھی حج کا حصہ ہے ایک روایت کے مطابق عمرہ و حج یعنی اس وادی میں نماز حج و عمرہ کا حکم رکھتی ہے۔

(بخاری)

(بقیہ از صفحہ ۳۹۳) کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب وہ تجھ سے اس کی پناہ طلب کرتے ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے پناہ کے طالب کیوں ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری دوزخ کے خوف سے پناہ کے طالب ہیں رب تعالیٰ دریافت کرتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں رب تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے کہتے ہے رب وہ تو بخشش کے طالب ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت رب تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ طلب کر رہے ہیں ان کو عطا کر دیا اور جس چیز سے پناہ کے طالب تھے اس سے پناہ بھی دی نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں اے رب ان میں ایک گناہگار بندہ بھی ہے جو وہاں سے گذرتے وقت ان میں بیٹھ گیا تھا نبی علیہ السلام نے فرمایا رب تعالیٰ فرما رہا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس بیٹھ گیا تھا جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا۔)

◆

جدول

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم - جلد اوّل)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب			میزان ابواب	تفصیل احادیث			میزان احادیث
۱	کتاب الایمان	۱	تا	۵	۵	۱	تا	۱۸۶	۱۸۶
۲	کتاب العلم		×		×	۱۸۷	تا	۲۶۰	۷۴
۳	کتاب الطہارۃ	۶	تا	۱۸	۱۳	۲۶۱	تا	۵۱۷	۲۵۷
۴	کتاب الصلوٰۃ	۱۹	تا	۷۲	۵۴	۵۱۸	تا	۱۴۳۵	۹۱۸
۵	کتاب الجنائز	۷۳	تا	۸۰	۸	۱۴۳۶	تا	۱۶۷۹	۲۴۴
۶	کتاب الزکوٰۃ	۸۱	تا	۸۹	۹	۱۶۸۰	تا	۱۸۵۹	۱۸۰
۷	کتاب الصوم	۹۰	تا	۹۸	۹	۱۸۶۰	تا	۲۰۰۶	۱۴۷
۸	کتاب فضائل القرآن	۹۹	تا	۱۰۰	۲	۲۰۰۷	تا	۲۱۱۸	۱۱۲
۹	کتاب الدعوات	۱۰۱	تا	۱۰۲	۲	۲۱۱۹	تا	۲۱۷۸	۶۰
۱۰	کتاب اسماء اللہ تعالیٰ	۱۰۳	تا	۱۰۹	۷	۲۱۷۹	تا	۲۳۹۰	۲۱۲
۱۱	کتاب المناسک	۱۱۰	تا	۱۲۴	۱۵	۲۳۹۱	تا	۲۶۳۸	۲۴۸
	میزان		×		۱۲۴		×		۲۶۳۸

گدائے درِ اولیاء :- عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

⁂